چند جمع کردہ مکاتیب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ کے لیے مجھے دیئے میں نے اسی سبب
کو اپنے لیے غیبی امداد تصور کر کے مصمم ارادہ کر لیا کہ یہی ذریعہ تالیف مناقب کے لیے سب سے
عمدہ ہے۔ اور کوشش کی کہ ان کے علاوہ اور جس قدر مکاتیب فراہم ہو سکیں کروں۔ لہذا
بقدر وسیع معتبر کتابوں سے جنکا ذکر آگے آئیگا تلاش کر کے وہ کل مبارک نامے جو حضور سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف وجوانب میں بنام اکابرین وقت تحریر و تسطیر فرمائے
ہیں جمع کیئے اور اون کا ترجمہ عام فہم سلیس زبان میں لکھا ہے تا کہ عام مسلمان اوس کے مطالعہ
سے اخلاق وعادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مسائل شریعت کے صحیح اصول اور یہہ کہ
اسلام دین حق ہونے کے سبب سے بذریعۂ اخلاق حسنہ کسقدر جلد پھیلا۔ اور ہمارے مقتدا نے
جسکے ہم پیرو ہیں کن کن چیزوں کی طرف دلالت فرمائی ہے اور کن طریقوں سے خداوند عالم
کا تقرب حاصل کرنے کا راستہ بتایا ہے اور توحید کے کیا اصول ہیں معلوم کر سکیں۔ لہذا کچھ
میری ہمت سے اور کچھ استاذی مولانائے موصوف مدظلہ کی پشت گرمی سے یہ ذخیرہ دنیاو
آخرت سنہ ۱۳۳۴ ہجری میں مرتب ہو کر لائق مطالعہ ناظرین بن گیا فالحمد للہ علی ذلک اور اس ذخیرہ کا
نام تاریخی (**رسالات نبویہ علیہ التحیہ**) رکھا۔ میرے احباب میں سے حافظ محمد عبید اللہ صاحب
نے بہت سے تاریخی نام لکھے جو اونکی فضیلت کے شاہد ہیں اسلئے میں اونکو ذیل میں درج کرتا ہوں:۔
خصائل مکارم رسول۔ ابلغ اسیر تسطیر الخطوط۔ ترجمۂ خطوط نبوی۔ اخبار و احادیث۔ اخلاق شارع۔ مراسلات الشارع
تقویم المذہب۔ ان مکاتیب کو جس نام سے تعبیر کیا جائے شایاں ہے۔ اللہ تعالی اس ذخیرہ کے مطالعہ سے
مسلمانوں کو توفیق اعمال حسنہ عنایت فرمائے۔ اور اس ناچیز کو بطفیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آلودگی عصیاں سے پاک کرے

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منہم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منہم آمین یا رب العالمین۔

فہرست الکتب و ما فیہا من المسائل

فهرست المسائل بترتیب الفقه — فہرست مسائل بہ ترتیب فقہ

کتاب الطهارة — طہارت کی کتاب

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین ٥ الرحمن الرحیم ٥ ملك
یوم الدین ٥ ایاك نعبد وایاك نستعین ٥
اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت
علیهم غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ٥
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انك حمید مجید۔
ثم صل وسلم وبارك علی محمد وعلی آله واصحابه
خصوصاً علی خیر البشر بعد الانبیاء ابی بکر
الصدیق الذی قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی حقه لو کنت متخذا من امتی
خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ٩ وقال صلی الله
علیه وسلم ابی الله والمؤمنون ان یختلف
علیك یا ابا بکر رضی الله عنه وعلی مزین
المنبر والمحراب امیر المؤمنین عمر بن
الخطاب الذی قال رسول الله صلی الله

تعریف تمام اللہ ہی کو ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے
نہایت مہربان بہت بخشش والا قیامت کے دن کا مالک الٰہی
ہمکو راہ راست پر قایم رکھہ اون لوگوں کی راہ جنپر تیرا غضب نہوا
نہ وہ گمراہ ہوئے اے اللہ رحمت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے
ابراہیم اور آل ابراہیم پر تو نے رحمت نازل کی ہے تو ستودہ صفات
ہے بزرگی والا۔ پھر درود وسلام و برکات نازل کر محمد پر اور اونکی
آل و اصحاب پر خاصکر انبیا کے بعد سب کے سردار ابو بکر صدیق پر
جن کے حق میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ اگر امت سے کیسکو میں اپنا خلیل بناتا تو ابو بکر کو خلیل بناتا اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ کو اور مومنون کو ناپسند
ہے کہ ابو بکر کے حق میں اختلاف کریں رضی اللہ عنہ اور منبر و محراب کی
زیبایش امیر المومنین عمر بن الخطاب پر جن کے حق میں حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ سبحانہ عمر کی زبان پر
اور عمر کے قلب پر حق بات نازل فرماتا ہے رضی اللہ عنہ،
اور امیر المومنین ذی النورین ابو عمرو عثمان بن عفان پر جنکے

عليه وسلم في حقه ان الله جعل الحق على
لسان عمر وقلبه رضي الله عنه وعلى
ذي النورين امير المؤمنين ابي عمرو عثمان
ابن عفان الذي قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم في حقه ان اشد هذه الامة بعد
نبيها عثمان رضي الله عنه وعلى صاحب الولاية
المؤمنين واميرهم علي بن ابي طالب الذي
قال في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم
عنوان صحيفة المؤمن حب علي بن ابي طالب
ومن كنت وليه فعلي وليه رضي الله عنه وعلى
سيدي شباب اهل الجنة الحسن والحسين
الذين قال في حقهما رسول الله صلى الله
عليه وسلم الحسن والحسين سيدا شباب
اهل الجنة وان احب اهل بيتي الي الحسن والحسين
رضي الله عنهما وعلى امهما سيدة النساء التي قال
في حقها رسول الله صلى الله عليه وسلم انما فاطمة
بضعة مني من اغضبها فقد اغضبني رضي الله
عنها وعلى ابي عمارة حمزة بن عبد المطلب الذي
قال فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم سيد
الشهداء عند الله يوم القيمة حمزة بن عبد المطلب
وانه لمكتوب عند الله في السماء السابعة حمزة
اسد الله واسد رسوله رضي الله عنه وعلى
ابي الفضل عباس بن عبد المطلب الذي قال
في حقه رسول الله صلى الله عليه وسلم العباس
مني وانا منه رضي الله عنه وعلى الستة الباقية
من العشرة المبشرة بالجنة وسائر المهاجرين
والانصار والتابعين الابرار رضوان الله

حق میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بعد نبی کے امت
کا زیادہ پختہ کار مرد عثمان ہے رضی اللہ عنہ۔ اور امیر المومنین صاحب
ولایت علی بن ابیطالب پر جن کے حق میں حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کے صحیفہ کا عنوان علی ابن ابی طالب کی
محبت ہے اور میں جس کا ولی ہوں اوس کا ولی علی ہے رضی اللہ عنہ
اور جنت کے جوانوں کے ہر دو سردار حسن وحسین پر جن کے حق میں
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے
زیادہ تر مجکو محبوب حسن وحسین ہیں رضی اللہ عنہما اور اونکی والدہ
فاطمہ پر جو ساری دنیا کی عورتوں کی سردار ہیں جن کے حق میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ فاطمہ میری لخت جگر
ہے جس پر اوس کا غضب ہے اوس پر میرا غضب ہے رضی اللہ عنہا
اور حضرت ابو عمارہ حمزہ بن عبد المطلب پر جنکے حق میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام شہدا کے سردار بروز قیامت
اللہ سبحانہ کے نزدیک حضرت حمزہ ہیں اور اللہ سبحانہ نے
ساتویں آسمان پر اونکو اللہ کا شیر اور اوس کے رسول کا شیر
لکھ رکھا ہے اور حضرت ابو الفضل عباس بن عبد المطلب پر جن کے
حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عباس مجھ سے ہے
اور میں عباس سے ہوں رضی اللہ عنہ اور عشرہ مبشرہ کے باقی
چھ حضرات پر جن سب کو جنت کی بشارت ہو چکی ہے اور تمام
مہاجرین اور انصار اور تابعین ابرار پر اللہ سبحانہ ان سب سے
راضی ہو۔ اے اللہ مجھے اور میرے بزرگوں کو اور جملہ مومنین
و مومنات کو بخشدے تو بندوں کی دعائیں سنکر قبول کرنے
والا ہے اور ہمکو اوس گروہ میں کر لے جو تجھپر ایمان لائے
اور تیرے رسول کی پیروی کی اور اپنی مرضی اور محبوب کاموں
کی ہم کو توفیق عطا فرما اور عادل امام سے ہماری تائید فرما
جو ہمپر رحم کرے اور ظالم کو ہمپر مسلط نہ کر تو غفور الرحیم ہے۔
اے اللہ کے بندو اللہ تمپر رحم فرماوے۔ اللہ سبحانہ نے تمپر ڈرا

علیهم اجمعین۔

اللهم اغفر لی ولاسلافی ولجمیع المؤمنین والمؤمنات انك سمیع مجیب الدعوات واجعلنا ممن آمن بك واتبع رسولك ووفقنا لما تحب وترضاه وایدنا بالامام العادل الراحم بنا ولا تسلط علینا من لا یرحمنا انك انت الغفور الرحیم۔ عباد الله۔ رحمكم الله لقد من الله علیكم اذ بعث فیكم ومنكم الانبیاء والرسل وانزل علیهم صحفا مطهرة فیها كتب قیمة وامر فیها ان تعبدوا الله مخلصین له الدین حنفاء وتقیموا الصلوة وتؤتوا الزكوة فقد جاءتكم البینة فمنكم من آمن بالرسل وصدقوا بما انزل علیهم وامتثلوا بما جاؤا به من الاوامر والنواهی والحلال والحرام ومنكم من كفر بهم وبما انزل علیهم من اهل الكتاب والمشركین الذین خالفوا دین الاسلام وما الدین عند الله الا الاسلام۔

امابعد۔ فان الله عز وجل نزل الكتاب علی نبینا محمد صلی الله علیه وسلم كما انزل علی الانبیاء من قبل وقال تعالی فیه یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیك فبلغ رسول الله صلی الله علیه وسلم رسالات ربه وامرنا بان یبلغ الشاهد الغائب فمن تبلیغه صلی الله علیه وسلم ما كتب الی ملوك الارض من العرب والعجم لما كانت بعثته عامة عمت الجن والانس من الاسود والاحمر فدعاهم الی الاسلام ومنه ما كتب الی الشعوب والقبائل فی ذلك ومنه ما كتب الی عماله وذكر فیها

احسان فرمایا ہے جو تم میں سے ہے تمپر نبی اور رسول بھیجے اور اون پر پاک ورق نازل فرمائے جن میں مضبوط کتاب لکھی ہیں اور اون میں یہ حکم دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اپنے دین کو شرک سے خالص کرکے یکسو دین ابراہیم کا سا اور نماز پڑھو اور زکوۃ دو کیونکہ روشن حکم تمپر آچکا سو تم میں سے کوئی رسولوں پر ایمان لایا اور جو کچھ رسولوں نے امر و نہی فرمائی۔ اون کی فرمانبرداری کی حرام و حلال کے بارے میں اور بعض تم میں سے منکر ہوئے کہ جن مشرکین و اہل کتاب نے دین اسلام کی مخالفت کی اونھوں نے رسولوں کو اور اون کے احکام کو نہ مانا حالانکہ اللہ سبحانہ کے نزدیک دین ایک اسلام ہے اور بس اس کے بعد معلوم ہو کہ اللہ سبحانہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب نازل فرمائی جیسے اگلے رسولوں پر اور اسمیں صاف حکم دیا کہ اے رسول جو کچھ تجھپر نازل ہوا ہے بندوں کو پہنچا دے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے تمام پیغام پہنچائے اور ہم کو یہ حکم دیا کہ سننے والا ان احکام کا نہ سننے والے کو پہنچاتا رہے سو اسی تبلیغ کے سلسلہ میں سے ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلاطین عرب و عجم کو فرمان ارسال فرمائے ہیں۔ کیونکہ رسالت آپ کی تمام روئے زمین کے بنی آدم و ذریات جن کو شامل ہے اور ان فرمانوں میں دعوت اسلام تحریر ہے اور بعض فرمان قبائل کو لکھے ہیں وہ بھی دعوت کے بارے میں ہیں اور بعض فرمان اپنے عمال اور اہلکاروں کو تحریر فرمائے ہیں جن میں احکام و مصالح اسلام وغیرہ ثبت ہیں ٭

اور علماء مصنفین نے اکثر ائمہ اسلام کے رسائل و مکتوبات جمع کیے اور اسلامی پیشواؤں کے ملفوظات تصنیف فرمائے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات و مکتوبات کی جانب بہت کم توجہ کی ہاں جو کچھ متفرق

الاحکام وغیر ذلک من مصالح الاسلام وقد کان
العلماء قد اعتنوا بجمع رسالات الائمة وکتبهم
ودونوا مقالات اهل الارشاد الهداة المهديين
وقد قل من اعتنی بجمع کتب رسول الله صلی الله
علیه وسلم ورسالاته الا ما روی فی اشتات
من دواوین الحدیث وکتب السیر وقلیل ما هو
وقد کان صاحب کتاب المصباح المضیٔ
وهو الشیخ ابو عبدالله محمد بن علی بن احمد المقدسی
ثم المصری المعروف بابن حدیدة الانصاری
من اهل المقدس نزیل مصر قد دون کتابه
وکتبه صلی الله علیه وسلم فی مجلد فی القرن
الثامن فبلغ عدة کتبه الی احدی و اربعین
کتبا- ثم کان جدی غفر الله له ولاسلافه وبارک
فی عقبه قد استدرک علیه فی کتابه الحلیه فی
مجلد کبیر فبلغت العدة الی اربعة وخمسین
کتبا- ثم ان الذی ربنی وادبنی فاحسن تادیبی
اعنی والدی بلغه الله الی ما یتمناه فی دینه ودنیاه
قد امرنی بان اترجم ما جمعه جدی من کتب
رسول الله صلعم من العربیة الی لغتنا الهندیة
کی یستفید به اهل لغتنا فان فی بلادنا قل من
یعرف اللسان العربی وقد کان هذا الباب
اعنی مراسلاته صلی الله علیه وسلم مما یتبارک به
عامة اهل الاسلام فبادرت الی امتثال امره لما فیه
من السعادة الابدیة وباشرت الترجمة ثم انی
قد کنت راجعت الی الاصول فی اثناء الترجمة
فرأیت مراسلاته صلعم تزید علی الاصل و
المستدرک اضعافا فلذلک سنح لی ان اصنف

کتب احادیث وسیر میں مختلف طور پر مروی ہیں ہے وہ بھی
قلیل الوجود البتہ صاحب کتاب مصباح مضئی نے یعنے
شیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بن احمد المقدسی ثم المصری
المعروف بابن حدیدۃ الانصاری نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے مکتوبات اور منشیوں کو آٹھویں صدی میں مستقل
ایک کتاب میں جمع کیا جس میں تعداد مکتوبات کی اکتالیس
ناموں تک پہونچی پہر میرے جدامجد غفراللہ لہ ولاسلافہ
وبارک فی عقبہ نے اپنی کتاب حلیہ میں اور سیر نامہ ہائے
مبارک اضافہ فرمائے جن کی تعداد ایک بڑی جلد میں چون
مکتوبات تک ہوئے اب اسوقت میرے مربی میرے
مؤدب یعنے والد ماجد بلغہ اللہ الی ما یتمناہ فی دینہ
ودنیاہ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ جو میرے جدامجد
نے کتاب حلیہ میں نامہ ہائے مبارک جمع فرمائے
ہیں اون کا اردو زبان میں ترجمہ کروں کہ اردو خواں
بہی اس سے مستفید ہوں کیونکہ ہمارے ملک میں
عربی زبان جاننے والے بہت کم ہیں- اور باب مراسلات
یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکتوبات عام اہل
اسلام کے لیے برکت کی چیز ہے اس لیے میں نے
حضرت والد ماجد کے ارشاد کی تعمیل میں جلدی کی کہ
سعادت ابدی کا باعث ہے- پس میں نے ترجمہ
شروع کیا- اثناء ترجمہ میں اصل کتاب سے ہر ایک نامہ
مبارک کو مقابلہ کر لیتا تہا (یعنے اون کتابوں کو دیکھ لیتا
تہا جن سے جدامجد نے نقل کیا) اس سے معلوم
ہوا کہ مکتوبات نبویہ اس اصل سے بہت کچھ زیادہ ہیں
اس لیے مجھے خیال ہوا کہ ایک کتاب مستقل تالیف
کروں جس میں اصل مصباح مضئی سے اور حضرت جدی
مغفور کے حلیہ سے لکھکر جو مکتوبات مجکو کتب حدیث

سفرًا مستقلا فی الباب و ردفہ فی مصباح المضی و حلیتہ جدی من الاستدراک علیہ و ما صاد فی کتب الحدیث والسیر فی اثنا ذلک فجاء بحمد اللہ سفر کبیر یحمل مائۃ وستا وعشرین کتبا من مراسلہ صلی اللہ علیہ وسلم و علی اختلاف الروایۃ تزید عدد الی تسع وثلثین ومائۃ کما تراہ فیما یأتی بعد انشاء اللہ تعالی۔

فاما الکتب التی رجعنا الیہا فی تصنیف ہذا الکتاب واخذنا منہا فکتاب الامامین الحافظین ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری ومسلم بن حجاج القشیری یعنی صحیحہما وکتاب السنن لحافظ السنۃ ابی داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی وکتاب الجامع للامام الحافظ ابی عیسے محمد بن عیسے بن سورۃ الترمذی۔ و المسند للحافظ الامام ابی داؤد سلیمان بن داؤد الطیالسی وکتاب الطبقات للامام ابی عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع وکتاب المسند لامام الائمۃ ابی عبد اللہ احمد بن حنبل وکتاب المستدرک علی الصحیحین للامام حاکم السنۃ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ النیسابوری وکتاب حلیۃ الاولیاء للامام الحافظ ابی نعیم احمد بن عبد اللہ الاصبہانی وکتاب الاستیعاب للامام ابی عمر و یوسف بن عبد اللہ القرطبی المعروف بابن عبد اللہ وکتاب جمع الجوامع وقسمہ الثانی الجامع الکبیر فی الحدیث للحافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی وکتاب الخصائص الکبری لہ ایضا وکتاب الجامع الازہر للشیخ عبد الرؤف المناوی وکتاب اسد الغابہ

وسیر میں زیادہ دستیاب ہوئے ہیں جمع کروں دیسے ایسا ہی کیا الحمد للہ کہ پوری ایک جلد ہوئی جس میں ایک سو چھبیس[۱۲۶] فرمان آئے اور بصورت اختلاف روایت ایک سو انتالیس[۱۳۹] تک پہونچتے ہیں جیسا اٰیندہ انشاء اللہ ملاحظہ کیجیگا۔ اور جن کتابوں سے کہ نامہ مبارک اخذ کئے گئے ہیں وہ یہہ ہیں۔

کتاب صحیح امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری کی وکتاب صحیح امام مسلم بن الحجاج قشیری کی اور کتاب سنن حافظ ابوداؤد سلیمان ابن اشعث سجستانی کی اور کتاب جامع امام حافظ ابو عیسے محمد بن عیسے ترمذی کی اور مسند امام حافظ ابوداؤد سلیمان بن داود طیالسی کی اور کتاب طبقات ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع کی اور کتاب مسند امام الامہ ابو عبد اللہ احمد بن حنبل کی اور کتاب المستدرک علی الصحیحین حاکم السنۃ امام عبد اللہ محمد بن عبد اللہ نیشاپوری اور کتاب حلیۃ الاولیا را امام حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی کی اور کتاب استیعاب امام ابو عمرو یوسف بن عبد اللہ قرطبی کی جو ابن عبد البر کے نام سے مشہور ہیں وکتاب جمع الجوامع اور اوس کی قسم ثانی جامع کبیر فی الحدیث حافظ جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی کی اور انہی کی کتاب خصائص کبرے اور کتاب جامع ازہر شیخ عبد الرؤف مناوی کی اور کتاب اسد الغابہ شیخ عز الدین علی بن محمد جزری کی جو ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب الاصابہ شیخ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی کی اور کتاب سیرۃ حافظ ابو محمد عبد الملک بن ہشام حمیری کی اور کتاب سیرۃ شامیہ جس کا نام سبل الہدے والرشاد ہے شیخ محمد بن علی بن یوسف الشامی کی اور کتاب انسان العیون جو سیرۃ حلبیہ کے نام سے

للشيخ عزالدين علي بن محمد المعروف بابن الأثير
الجزري وكتاب[16] الاصابة للشيخ شهاب الدين
ابي الفضل احمد بن علي بن حجر العسقلاني وكتاب[17]
السيرة للحافظ ابي محمد عبدالملك بن هشام
الحميري وكتاب[18] السيرة المسمى بسبل الهدى
والرشاد للشيخ محمد بن علي بن يوسف الشامي
وكتاب[19] انسان العيون المعروف بالسيرة الحلبية
للشيخ نورالدين علي الحلبي وكتاب[20] السيرة المحمدية
للشيخ سيد احمد بن زيني دحلان المكي والمواهب[21]
اللدنية للشيخ شهاب الدين ابي العباس احمد بن
محمد القسطلاني وشرحه[22] للشيخ محمد بن عبدالباقي
الزرقاني وكتاب[23] زاد المعاد للحافظ محمد بن ابي بكر
المعروف بابن القيم الجوزية وكتاب[24] السيرة المحمدية
كرامت علي الدهلوي وغير ذلك من كتب السيرة
والحديث == ثم لما وضعت هذا الكتاب كان
وضعه يقتضي ان يرتب المكاتيب على الزمان
اعني الشهور والسنين ليطابق الوضع الواقعة
رايت ان هذا الترتيب عسير فانه فلما ورد
الاخبار عن تواريخ المكاتبات ولم يتعين وقت
الكتابة في دواوين السير فلم يتيسر لنا هذا
الترتيب فلهذه العلة وضعنا المراسلات والمكاتبات
على ترتيب الاسامي من اسامي الذين ارسل اليهم
وكتب لهما واشتهر الكتاب باسمه على حروف
الهجاء بترتيب ابتث المعروف فيما بين علماء
الفن ثم انه كان كثير من الكتب يشتمل على
لغات غريبة لم تجربها العادة في العلوم فلذلك
فسرنا تلك اللغات عند كل كتاب في كذا الكتاب كانت

مشہور ہے شیخ نور الدین علی حلبی کی اور کتاب سیرۃ
محمدیہ شیخ احمد بن زینی دحلان کی اور کتاب
مواہب لدنیہ شیخ شہاب الدین ابو العباس احمد
بن محمد قسطلانی کی اور مواہب کی شرح محمد بن عبداللہ
زرقانی کی اور کتاب زاد المعاد محمد بن ابی بکر کی جو ابن
قیم کے نام سے مشہور ہیں۔ اور کتاب سیرۃ محمدیہ
محمد کرامت علی دہلوی کی وغیر ذلک من الکتب
فی السیر والحدیث۔

پھر جب میں نے اس کتاب کو ترتیب دیا تو خیال کیا
کہ اس کی اصل ترتیب کا مقتضے یہہ ہے کہ شہور وسنین
کی تاریخ پر مرتب ہوتا کہ تواریخ واقعات سے مرتب
ہو جائے لیکن جب یہہ معلوم ہوا کہ اصل ترتیب اس طرح
دینا سخت دشوار ہے اس لیئے کہ اخبار و احادیث
میں تواریخ مکتوبات وارد نہیں اور کتب سیرۃ
میں اوقات کتابت مکتوبات کے متعین نہیں پس
اس اشکال کی وجہہ سے اس کتاب کی ترتیب
مکتوب الیہم کے نام پر رکھی گئی۔ یعنے جن لوگوں
کو مکاتبات و مراسلات لکھے گئے ہیں یا اون کے
نام سے مشہور ہوئے ہیں اون لوگوں کے ناموں
کو حروف ابتث پر ترتیب دے کر مکاتبات
مرتب ہوئے کہ یہ ترتیب علماے فنون میں مروج
ہے۔ پھر اکثر مکاتبات لغات غریبہ پر شامل
ہیں جن کا استعمال محاورات علوم میں مروج نہیں
ہے۔ اس لیے ان لغات کے معانی مستعمل الفاظ
سے بیان کیئے گئے۔ اور بیشتر مکاتبات سے
ایسے احکام اسلام مستفاد ہوتے ہیں جن میں
متقدمین و متاخرین علماے امت کو اختلاف

الکتب ربما افادت المسائل دلت علیها ومن
الاحکام ما اختلف فیه سلف الامة وخلفها
لاختلاف الادلة والمآخذ وکونها محل اجتهاد
فصارت الکتب مما یفتح علیها نظر العلماء فی هذا
الباب فلذلک ذکرنا جملة من بحث المسائل
مما دلت علیه الکتب فی ذلک تحت کل کتاب ولم
نستوعب الکلام فیه لئلا یطنب البحث فیطول
بلا طائل فان هذا الکتاب لم یوضع لذلک
الباب واخذنا بحث المسائل من کتاب فتح الباری
والعینی شرحی البخاری والموطا للامام مالک
ونیل الاوطار للقاضی شوکانی وکتاب الصید
والرمی للامام ابن القیم وکتاب زاد المعاد ایضا له
ثم ان الکتاب کان قد طال بابه الذی وضع
فیه ومثله یحمل الکثیر مما لم یوضع له وقد
کان کتاب تبع الاول بن حسان الحمیری
اورده صاحب کتاب المضی فی المکاتیب
نظرا لذلک فان هذا الکتاب لا یخلو من
فائدة غریبة وان کان مما لم یوضع له الکتاب
وانا قد تبعنا الاصول فی کتاب تبع واوردنا
ایضا مثلها کتاب من الله الذی ستراه بعد
انشاء الله وتبارک کتابه۔ ومن هذا القبیل
وصیة ابینا آدم علیه السلام فوضعنا علیه
عدد المراسلات الذی سبق منا ذکره -
واما ما سوی ذلک من المراسلات التی کتب
الناس من الملوک والصحابة الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وذکرناها فی سبب کتابه
صلی الله علیه وسلم فانا قصصنا ها عند کثیر

کیا ہے بوجہ اختلاف ادلہ وماخذ کے کہ حکم محل اجتہاد میں
ہو۔ پس یہ موقع ہوا علما کی نظر کے لیے کہ مسئلہ میں غور کیا
جاوے۔ اس لیے میں نے اجمال و اختصار کے ساتھ
ان مسائل کی بحث کو بھی لکھدیا جس پر مکتوب دلالت
کرتا ہے ہر مکتوب کے تحت میں اور زیادہ تفصیل
اس بحث میں کلام کو طول دے کر نہیں کی گئی
اس لیے کہ یہ کتاب مسائل کے لیے موضوع نہیں
ہے اور مسائل کی بحث کو میں نے کتاب فتح الباری
و کتاب عینی کہ ہر دو شرح بخاری ہیں اور موطا امام مالک
اور نیل الاوطار قاضی شوکانی کی و کتاب الصید والرمی
امام ابن قیم اور انہی کی کتاب زاد المعاد وغیرہ سے
لکھی ہے۔ پھر جس باب میں کتاب لکھی گئی ہے مبسوط و مطول
ہوگیا اور ایسے طویل بیان میں گنجائش ہوتی ہے
کہ غیر موضوع کو بھی اختصار کے طور پر بیان کیا
جاوے اور مکتوب تبع بن حسان حمیری کا مصباح
مضی والا اس لیے اپنی کتاب میں لایا ہے۔
اگرچہ یہ مکتوب موضوع کتاب سے خارج لیکن
فوائد غریبہ سے خالی نہیں ہے نظر برآں میں نے
مصباح کی اتباع کی اور مکتوب تبع کو درج کیا اور اسی
سلسلہ میں ایک دو مکتوب اللہ سبحانہ تعالے
کے شامل کیے اور اسی قبیل سے وصیت حضرت
والدنا الاول آدم علیہ السلام کے بھی شمار میں آتے
ان کے سوا وہ مراسلات جو صحابہ وغیرہم نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لکھے
ہیں اور ہم نے ان کو سبب کتابت مکتوبات میں
بطور قصہ کے بیان کر دیئے ہیں استطرادًا
مکتوبات کی شمار سے باہر ہیں اور اس قسم شمار نہیں

من کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم استطرادا ولم
نضع علیہا عدد المراسلات- ثم انا فی مراجعتنا
الی الاصول قد وجدنا خیر المکاتیب من
مکاتبہ صلے اللہ علیہ وسلم من ان النبی
صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی فلان مثلاً
ولم نجد لفظہ فی شئ من الروایات حتی ندخلہ
فی الاعداد مع انا قد افرغنا جہدنا فی طلبہ
فلذلک اوردنا ذکرہ فی فہرست علیحدۃ
مستقلۃ ویبلغ عددہ الی ست وثمانین-

وھوھذا

لکھی گئی ہے پہر اثنائے تالیف کتاب میں اکثر
روایات سے معلوم ہوا کہ فلاں شخص کو مثلاً فرمان لکھا
گیا لیکن تلاش کے بعد بھی عبارت اوس نامہ مبارک
کی نہیں ملی اسلیے اون ناموں کا ذکر علیحدہ فہرست
میں مستقل طور پر کردیا جن کی تعداد چھیاسی مکتوب
تک پہونچتی ہے- وہ فہرست یہ ہے-

ارطاة بن كعب بن شراحيل بن كعب بن سمان بن عامر بن حارثة بن سعد بن مالك ابن النخع - وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فدعاه الى الاسلام فاسلم وكتب له كتابا وعقد له لواء شهد به يوم القادسية فقتل -

التخريج - قال الحافظ روى ابن شاهين باسناد ضعيف من طريق عبد الرحمن بن عابس النخعي عن قيس بن كعب النخعي انه وفد النبي صلى الله عليه وسلم واخوه ارطاة وكانا من اجمل اهل زمانهما وانطقه فدعاهما الى الاسلام فاسلما وكتب لارطاة كتابا وعقد لواء - وذكره الرشاطي عن ابن الكلبي نحوه وكذا قال ابن سعد في الطبقات (اصابه) واخرجه ابن الاثير في ترجمة الارقم فاتصل سنده بعبد الرحمن بن عابس فذكر نحو الحديث - **اياس** بن قتادة العنبري اقطعه الجابية وهو موضع فكتب له بذلك كتابا - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه

ارطاة بن کعب بن شراحیل بن کعب بن سلیمان بن عامر بن حارثہ بن سعد بن مالک بن النخع - ایچی بنکر آئی رسول اللہ کی خدمت میں پس آپنے دعوت اسلام کی تو مسلمان ہوگئی - پس لکھا اون کے لیے ایک فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کردیا - قادسیہ کی لڑائی میں وہ انکی پاس تہا - پس قتل کی گئی -

تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے شاہین نے ضعیف سند کے ساتھہ عبد الرحمن بن عابس نخع کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قیس بن کعب نخعی سے کہ وہ اور اون کے بہائی ارطاہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دونوا اپنی ہمعصروں میں حسین اور فصیح تہے پس آپنے دونو کو دعوت اسلام کی تو اسلام لے آئی اور لکھا ارطاہ کیلئے فرمان اور اونکو ایک جھنڈا تیار کرکے دیا - اور ذکر کیا ہے اسکو رشاطی نے ابن کلبی سے اسیطرح اور ایسا ہی کہا ہے ابن سعد نے طبقات میں (اصابہ) اور تخریج کی ہے ابن اثیر نے اسکی ارقم کے ترجمہ میں پس ملایا ہے اپنی سند کو عبد الرحمن بن عابس سے پہر ذکر کیا حدیث کو مثل اوس کے **ایاس** بن قتادۃ العنبری جاگیر میں دیا اونکو موضع جابیہ اور لکھا اسکی بابتہ فرمان (سند جاگیر)

تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی

ارطاة بن كعب

اياس بن قتادة العنبري

ابوموسی واختلف فی نسبتہ فقیل لعنبری بتقدیم النون علی الموحدۃ والراء المہملۃ والخبری بالغین المعجمۃ والموحدۃ والمہملۃ والغنزی بالعین المہملۃ والنون والزاء المعجمۃ - والصحیح انہ العنبری لان ھذا الحدیث مروی من اوفہ بن مولے فھو عنبری وساعدۃ لہ ذکر فی الحدیث ایضا العنبری وعادتھم فی الوفادۃ ان یفد من کل قبیلۃ جماعۃ (اسد الغابہ) - **آل اکیدر** کتب ما انا لھم من الظلم **التخریج** - قال الحافظ اخرج ابن مندۃ من طریق سعد بن الصلت عن ابراھیم ابن محمد الاسلمی عن یحیی بن وھب الکلبی عن ابیہ عن جدہ قال کتب صلی اللہ علیہ وسلم لآل اکیدر کتابا ولم یکن لہ یومئذ خاتم فختمہ بظفرہ وذکرہ الواقدی عن اسحق بن حباب عن یحیی بن وھب وکذا ذکرہ ابن الاثیر - (اصابہ - اسد الغابہ) **ابو بصیر وابو جندل** - لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ بعد الحدیبیۃ واطمأن الناس قدم علیہ ابو بصیر فارسل قریش لکتاب لیردہ علیھم فقال صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بصیر ان ھؤلاء قد صالحونا وانا لا نغدر فالحق بقومک فخرج وقتل فی الطریق احدی الصاحبین بالحیلۃ وعاد فقال صلی اللہ علیہ وسلم فی ابی بصیر ویل امہ مسعر حرب لو کان معہ احد ففطن ابو بصیر انہ یردہ فھرب واتفق معہ جماعۃ المؤمنین منھم ابو جندل یغیرون علے

ابو موسے ہے اور اختلاف ہے انکی نسبت میں پس کہا گیا ہے کہ عنبری - اول نون پھر بار موحدہ اور راء مہملہ اور کہا گیا ہے غبری غین معجمہ اور بار موحدہ اور راء مہملہ - اور کہا گیا ہے عنزی عین مہملہ اور نون اور زار معجمہ - اور صحیح یہی ہے عنبری ہے عین مہملہ اور نون پھر بار موحدہ اور راء معجمہ کیونکہ یہہ حدیث مروی ہے اوفہ بن موسے سے اور وہ عنبری ہیں ساعدہ جنکا ذکر ہے حدیث میں وہی عنبری ہیں اور عادت عرب کی ایلچی گری میں یہ تہی کہ آتے تھے ہر قبیلہ سے ایک جماعت ایک مرتبہ (اسد الغابہ) **آل اکیدر** لکھا اونکو فرمان امن کا ظلم سے **تخریج** - کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن مندہ نے سعد بن صلت کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد اسلمی سے وہ یحیٰی بن وہب کلبی سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے آل اکیدر کے لیے فرمان اور اوس زمانہ میں آپ کی مہر نہیں تھی پس مہر لگائی اپنے انگوٹھے سے اور ذکر کیا اوسکو واقدی نے اسحق بن حباب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں یحیٰی بن وہب سے اور اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے (اصابہ - اسد الغابہ) **ابو بصیر** اور ابو جندل جبکہ رسول اللہ حدیبیہ کے بعد مدینہ تشریف لائے اور مطمئن ہو گئے لوگ تو آئے اون کے پاس ابو بصیر (قریش سے بھاگ کر) پس لکھا قریش نے کہ وہ اونکو واپس دیدے جاویں (حسب قرارداد صلح) پس فرمایا رسول اللہ نے اسے ابو بصیر انہوں نے ہم سے صلح کرلی ہے اور ہم بد عہدی نہیں کرتے ہیں پس تو واپس ہو جا اپنی قوم میں پس گئے وہ اور قتل کیا راستہ میں اپنے ہمراہیوں میں سے ایک کو (جو بغرض حفاظت ہمراہ تھے) اور لوٹ آئے پس فرمایا رسول اللہ نے ابو بصیر کے بارہ میں حسنرابی ہو لڑائی بھڑکانیوالا ہے اگر اسکے ساتھہ کوئی ہو جاتے پس ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول اللہ پھر انکو واپس کرینگے پس بھاگ گئے اور پیر متفق ہو گئی اون کے ساتھہ ایک مسلمانوں کی جماعت جنمیں سے ابو جندل بھی لوٹ مار کرتے تھے

آل اکیدر

ابو بصیر وابو جندل

قریش فکتبوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یأوهما الیه فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الیهما ان تقدما علیه - **التخریج** - قال ابن
الاثیر اخبرنا ابو جعفر عبید اللہ بن احمد باسناده
عن یونس عن ابن اسحق عن الزهری عن عروة
عن المسور و مروان وفیه قال کتب الیهما لیقدما
علیه فیمن معهما فقرأ ابو جندل کتابه صلی اللہ
علیه وسلم وابو بصیر مریض فمات فدفنه
ابو جندل وصلی علیه وبنی علی قبره مسجدا -
(اسد الغابہ) اختلف فی اسم ابی بصیر فقیل
اسمه عتبة بن اسید بن جارية بن اسید بن
عبد اللہ بن ابی سلمة بن عبد اللہ بن نمیرة بن
عوف بن ثقیف قاله ابو مسعود وقال ابن اسحق
اسمه عتبة بن اسید بن جارية وقیل عبید
ابن اسید واختار الحافظ ان اسمه عتبة قال
من زعم انه عبید فقد صحف - **قوله بنی
علی قبره مسجدا** - فیه اباحة بناء المسجد علی
القبر لانه فعل صحابی فی عهد النبی صلی اللہ
علیه وسلم ولم ینهه صلی اللہ علیه وسلم عنه فکان
حجة لتقریره صلی اللہ علیه وسلم ولکن قد ثبت
فی ما اخرجه الشیخان عن عائشة رضی اللہ عنها
ان ام حبیبة وام سلمة رضی اللہ عنهما ذکرتا
کنیسة رأینها بالحبشة فیها تصاویر فذکرتا ذلك
للنبی صلی اللہ علیه وسلم فقال ان اولئك اذا
کان فیهم رجل صالح فمات بنوا علی قبره مسجدا
وصوروا فیه تلك الصور فاولئك شرار الخلق
عند اللہ یوم القیمة - قال العینی فیه منع بناء

قریش پر پس لکھا اونہوں نے رسول اللہ کو کہ اونکو اپنے پاس بلا لیں
(گویا یہ شرط عہد سے خارج کر دی) پس لکھا رسول اللہ نے ان
دونوں کو کہ آجاویں وہ رسول اللہ کے پاس **تخریج** کہا ابن
اثیر نے کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے
وہ روایت کرتے ہیں یونس سے وہ ابن اسحٰق سے وہ زہری سے
وہ عروہ سے وہ مسور اور مروان سے اور اوسمیں ہے کہ کہا کہ لکہا ان
دونوں کیطرف رسول اللہ نے کہ آجائیں وہ اپنے ساتہ والوں کو
لیکر پس پڑھا فرمان رسول اللہ کا ابو جندل نے اور ابو بصیر مریض
تھے پس وہ مر گئے تو ان کو دفن کیا ابو جندل نے اور نماز جنازہ
پڑہی اور بنائی اون کی قبر پر مسجد (اسد الغابہ) اختلاف کیا گیا
ہے ابو بصیر کے نام میں پس کہا گیا ہے کہ اونکا نام عتبہ بن اسید
بن حارثہ بن اسید بن عبد اللہ بن ابی سلمہ بن عبد اللہ بن نمیرہ
بن عوف بن ثقیف ہے بیان کیا اسکو ابو مسعود نے اور کہا
ابن اسحٰق نے اونکا نام عتبہ بن اسید بن جاریہ ہے اور بعض نے
کہا کہ عبید بن اسید اور اختیار کیا ہے حافظ نے کہ اون کا
نام عتبہ ہے اور کہا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ عبید ہیں تو دہوکا
کھایا ہے غلطی کتابت سے **قولہ بنی علی قبرہ مسجدا** - اس قول سے
قبر پر مسجد بنانیکا جواز معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ فعل ہے صحابی کا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ نے اس سے
منع نہیں فرمایا پس ہوگئی یہ حجت بوجہ خاموشی رسول اللہ کے
لیکن تخریج کی ہے شیخین نے عائشہؓ سے کہ ام حبیبہؓ اور
ام سلمہؓ نے ذکر کیا ایک کنیسہ کا جسکو دیکھا تہا حبشہ میں اوسمیں
تصویریں تہیں پس ذکر کیا یہہ اونہوں نے رسول اللہ سے آپ نے
فرمایا کہ یہ لوگ جبکہ کوئی ان کا نیک آدمی مرتا تہا تو اسکی قبر پر
مسجد بناتے تہے اور اوسمیں یہ تصویریں بناتے ہیں یہ بدترین
مخلوق ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن کہا عینی
نے کہ اس میں ممانعت ہے قبروں پر مسجدیں بنانیکی

المساجد علی القبور ومقتضاه التحریم کیف وقد ثبت اللعن علیه و اما الشافعی واصحابه فصرح بالکراهة وقال البندنیلجی و المراد ان یسوی القبر مسجدا ویصلی فوقه وقال انه یکره ان یبنی عنده مسجد فیصلی فیه الی القبر و اما المقبرة الداسرة اذا بنی فیها مسجد لیصلی فیه فلم ار فیه باسا لان المقابر وقف کذا المساجد فمعناهما واحد- **قلت** وحدیث الکتاب منسوخ لانه کان فی ابتداء الاسلام وحدیث الشیخین متاخر عنه- ۱۷- **ابوسفیان** رض- یبتهدیه ادما مع عمرو بن امیة- **التخریج**- قال الحافظ فی الاصابه رواه ابن سعد باسناد صحیح عن عکرمة- **اقرع بن حابس**- سأله فامر باسئله امر معویة فکتب له کتابا- **التخریج**- اخرجه ابوداؤد عن سہل بن الحنظلیة فی باب من روی نصف صاع من قمح- **الی اهل الذمة**- عن علی قال کنا عند النبی صلی الله علیه وسلم حین جاءه اہل الذمة فقالوا له اکتب لنا کتابا من لا نسأل فیه من بعدک فقال نعم اکتب لکم ما شئتم- الامرة الجیش وسفه الغوغاء فانهم قتلة الانبیاء- **التخریج**- اورده فی کنز العمال وقال اخرجه العسکری- **بنی حارثة بن عمرو بن قریط**- یدعوهم الی الاسلام فغسلوا الصحیفة ورقعوا بها دلوهم- اذهب الله بعقولهم فهم اہل سفه وعجلة وکلام مختلط- **التخریج**- قال الحافظ ذکره ابوموسی

مقتضٰے اس حدیث کا حرمت ہے، اور کیسے نہو جبکہ ثابت ہوئی لعنت اسپر لیکن امام شافعی اور اصحاب شافعی پس تصریح کی ہے انہوں نے کراہت کی اور کہا بندنیلجی نے اور مراد یہ ہے کہ نام رکھا جائے قبر کا مسجد اور نماز پڑہی جائے اوسپر اور کہا کہ مکروہ ہے کہ بنائی جائے اوس کے نزدیک مسجد پس نماز پڑہی جائے اوسمیں قبر کیطرف لیکن پورانا مقبرہ جبکہ بنائی جائے اوسمیں مسجد نماز پڑہنے کو تو میں اوسمیں کوئی برج نہیں خیال کرتا کیونکہ مقابر بہی وقف ہیں اور اسیطرح مساجد پس معنی دونوں کے واحد ہیں **کہتا ہوں میں** حدیث کتاب کی منسوخ ہے کیونکہ یہ ابتدا اسلام کی ہے اور حدیث شیخین کے متاخر ہے اس سے- **ابوسفیان** رض ہدیہ چاہتی تہی ادم اور ہوٹی عمرو بن امیہ کے ساتہ- **تخریج** کہا حافظ نے اصابہ میں کہ روایت کیا ہے اوسکو ابن سعد نے اسناد صحیح سے بروایت عکرمہ **اقرع بن حابس** آپ سے کچہ مانگا تہا پس وہ عطا کیا اور حکم یا معویہ کو پس لکہا اون کے لیے فرمان- **تخریج**- تخریج کی ہے اسکی ابوداؤد نے سہل بن حنظلیہ سے روایت کرکے باب من روی نصف صاع من قمح میں **(فرمان) اہل ذمہ کیطرف**- حضرت علی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جبکہ آپکے پاس اہل ذمہ آئے اور کہا کہ ہم کو آپ ایک ایسا فرمان لکہدیں کہ آپکے بعد ہمیں کسی سے دریافت کرنیکی ضرورت نہ رہے آپنے فرمایا بہت بہتر جو تم چاہو لکہے دیتا ہوں مگر لشکر اور کمینوں کے شور و غل میں نہ جانا کیونکہ یہ دراصل انبیاء کا مقابلہ کرنیوالے ہیں **تخریج** بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی عسکری نے **بنی حارثہ بن عمرو بن قریط** بلایا تہا اونکو اسلام کیطرف پس وہ ہو ڈالا اونہوں نے فرمان اور پیوند لگالیا اوسکا اپنے ڈول میں- کہو دیا اللہ نے اونکی عقل کو پس وہ بیوقوف ہوگئے اور اونکی باتیں دیوانوں کی سی ہوگئیں- **تخریج** کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو ابوموسے نے

عـ۱۷ ابوسفیان رض
عـ۱۸ اقرع بن حابس
عـ۱۹ کتاب الی اهل الذمة
عـ۲۰ بنی حارثه بن عمرو بن قریط

فی الذیل ھکذا بغیر اسناد کانہ نقلہ من مغازی الواقدی فانہ کذلک ذکرہ بغیر اسنادہ - وتبعہ ابن حبان والطبری (اصابہ)

بنی کعب بن اوس - قدم شداد بن ثمامۃ علیہ صلے اللہ علیہ وسلم فسئل ان یکتب لبنی کعب کتابا فکتب لھم وبعث شدادا علی الصلوۃ - **التخریج** - قال ابن الاثیر ذکرہ ابن الدباغ الاندلسی وقال الحافظ اخرجہ ابن السکن من طریق القاسم بن معن عن حمید عن انس - (اصابہ اسد الغابہ)

بنی فزارہ - کتبھم کتابا فی عسیب وھو اسم موضع **التخریج** - قال فی الاصابہ اخرجہ ابن الکلبی

بنی کلاب - کتب الیھم الرق فلم ینقادوا - **التخریج** - ذکر فی السیرۃ المحمدیۃ بحوالۃ السیرۃ الحلبی فی ذکر سریۃ الضحاک سنہ ۹ تسع - **قولہ** الرق - یقال فی رق منشور ھو جلد یکتب فیہ کذا فی مجمع البحار -

تمیم بن جراشۃ الثقفی - روی عن تمیم انہ قال قدمت علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فی وفد ثقیف فاسلمنا وبایعنا وسألناہ ان یکتب لنا کتابا فیہ شروط فقال اکتبوا ما بدا لکم ثم ائتونی بہ فسألناہ فی کتابہ ان یحل الربوا والزنا - فابی علی رضی اللہ عنہ ان یکتب لنا فسألناہ خالد بن سعید فقال لہ علی اتدری ما تکتب قال اکتب ما قالوا ورسول اللہ اولی بالامر فذھبنا بالکتاب الیہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال للقاری اقرأ فلما انتھی الی الربوا قال ضع یدی فی الکتاب علیھا فوضع

ذیل میں اسیطرح بے سند شاید اوس نے نقل کیا ہے اوس کو مغازی واقدی سے کیونکہ اسی طرح بے سند اونہوں نے بھی ذکر کیا ہے - اور متابعت کی ہے اس کی ابن حبان اور طبری نے (اصابہ)

بنی کعب بن اوس آئے شداد بن ثمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں پس خواہش کی کہ لکھدیں آپ بنی کعب کو فرمان پس لکھا اون کے لیے رسول اللہ نے اور امام بنایا شداد کو نماز کیلئے - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ابن دباغ اندلسی نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن سکن نے قاسم بن معن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حمید سے وہ انس سے - (اصابہ و اسد الغابہ)

بنی فزارہ - لکھا اونکو فرمان موضع عسیب کے بارہ میں - **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی اوسکی ابن کلبی نے **بنی کلاب** آپ نے اونکو فرمان لکھا پس نہیں اطاعت کی **تخریج** - ذکر کیا ہے سیرۃ محمدی میں سیر حلبی کے حوالہ سے سریہ ضحاک کے ذکر میں سنہ ۹ - رق بولا جاتا ہے وہ ایک کھال ہے جسمیں لکھا جاتا ہے - مجمع البحار

تمیم بن جراشہ ثقفی - روایت ہے تمیم سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف میں پس اسلام لائے ہم اور بیعت کی ہمنے اور خواہش کی کہ ہم کو ایک فرمان لکھدیا جاوے جسمیں کچھ شرطیں ہوں فرمایا لکھ لاؤ جو چاہو پس خواہش کی تھی ہم نے اوس تحریر میں آپ سے کہ حلال کردیں ہمارے لیے ربا اور زنا - پس انکار کیا حضرت علی نے یہ کہ لکھیں اسکو پس سوال کیا ہم نے خالد بن سعید سے پس کہا اون سے حضرت علی نے جانتے بھی ہو کہ کیا لکھتے ہو کہا کہ جو یہ کہتے ہیں وہ لکھتا ہوں اور حکم کا اختیار رسول اللہ کو ہے پس لے گئے ہم یہ تحریر رسول اللہ کے پاس تو فرمایا ایک پڑھنے والے سے کہ پڑھ پس ربوا کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اس جگہ میرا ہاتھ رکھدے پس ہاں ہاتھ رکھدیا تو فرمایا کہ اسے مٹا ڈالو اللہ نے اور چھوڑ دو جو کچھ کہ باقی ہے ربوا -

عہ بنی کعب بن اوس

عہ بنی فزارہ

عہ بنی کلاب

عہ تمیم بن جراشہ الثقفی

يده فقال يا ايها الذين امنوا اتقوا الله
وذروا ما بقي من الربوا - ثم محاها والقيت
علينا السكينة فما راجعناه حتى بلغ الزنا
فوضع يده وقال لا تقربوا الزنا انه كان
فاحشة - ثم محاها وامر بكتابنا ان ينسخ لنا -
التخريج - قال ابن الاثير ذكره ابن ماكولا
واخرجه ابو موسى وقال الحافظ ذكره مطين
في الصحابة وروى من طريق ابي اسحق بن
سمعان الاسلمي عن عبد العزيز بن الهيثم
عن ابيه عن جده عن تميم بن جراشة الثقفي
انه قال قدمت الحديث واسناده ضعيف
وابو اسحق هو ابراهيم بن محمد بن ابي يحيي وابو يحيي
هو سمعان - (اصابه - اسد الغابه)

ثور ابن غزره ابو العكير القشيري - اقطعه حمام
والسد وهما موضعان وكتب له بذلك كتابا
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
من طريق ابي الحسن المدائني (اصابه) ورواه
ابن سعد عن علي بن محمد القرشي هكذا ذكره
في السيرة الشامية في ذكر وفود بني قشير

جابر بن ظالم بن حارثة الطائي - وفد عليه
صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا - **التخريج**
ذكره الطبري واسنده ابن فتحون والرشاطي
كذا قال الحافظ في الاصابه وابن الاثير في
الاسد - **جحدم** بن قضالة الجهني - الى
النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا -
التخريج - قال الحافظ اخرجه ابن منده
من طريق محمد بن عمرو بن عبد الله بن

پھر بگاڑ دیا اوسکو - اور نازل کیگئی او پر رحمت جو موجب سکون ہے
پس نہیں حجت کی ہم نے آپ سے یہاں تک کہ زنا کا ذکر آیا پس
رکھا اوسپر اپنا ہاتھ اور فرمایا کہ نہ قریب جاؤ زنا کے کیونکہ وہ
فحش ہے - پھر بگاڑ دیا اوسکو اور حکم دیا اوس تحریر کے لکھے
جانیکا - **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو ابن ماکولا نے
اور تخریج کی اس کی ابو موسے نے اور کہا حافظ نے ذکر کیا
مطین نے انکو صحابہ میں اور روایت کی ابی اسحق بن سمعان
اسلمی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد العزیز بن ہیثم سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ تمیم بن جراشہ
ثقفی سے کہ کہا آیا میں الحدیث اور اسکی اسناد ضعیف ہے - اور
ابو اسحق وہ ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی ہیں اور ابو یحیی سمعان ہیں
اصابہ اسد الغابہ)

ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری - جاگیر میں دیا انکو حمام اور سد جو
دونو موضع ہیں اور لکھدیا اسکی بابتہ فرمان (سند) **تخریج** - کہا
حافظ نے تخریج کی ہے اسکی ابن شاہین نے ابن ابی الحسن المدائنی
کے طریقہ سے (اصابہ) اور روایت کیا اوسکو ابن سعد نے
علی بن محمد القرشی سے - اسیطرح ذکر کیا اوسکو سیرت شامی
میں بنی قشیر کے وفود کے بیان میں -

جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی - آئے رسول اللہ کی خدمت
میں پس لکھا آپ نے اون کے لیے فرمان **تخریج** - ذکر کیا اسکو
طبری نے اور مزاند کیا ہے اسکو ابن فتحون اور رشاطی نے
اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں

جحدم بن قضالہ جہنی - آئے رسول اللہ کی خدمت میں
پس لکھا اون کے لیئے فرمان - **تخریج** - کہا حافظ نے کہ
تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے محمد بن عمرو بن
عبد اللہ بن جحدم کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت

ثور بن غزرہ ابو العکیر القشیری

جابر بن ظالم بن حارثۃ الطائی - جحدم بن قضالۃ الجہنی

جدہ قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ
انہ اتی النبی صلعم- الحدیث وھو حدیث
غریب وفیہ نصر بن سلمۃ وھو متروک
الحدیث- (اصابہ) **جشیش الدیلمی**-
کاتبہ صلی اللہ علیہ و سلم فی قتل الاسود
العنسی- **التخریج**- ذکرہ الطبری و نقل
الحافظ عن کتاب الردۃ لسیف قال بعث
صلی اللہ علیہ و سلم الیہ والی فیروز و دادویہ
یامرھم بمحاربۃ الاسود اخرجہ بوجہین
عن ابن عباس رض- وکذا ذکرہ الواقدی من
روایۃ ھمام بن منبہ= (اصابہ) **جفینۃ**
الجہنی وقیل الھندی و یقال الغسانی- کتب
صلی اللہ علیہ و سلم لہ کتابا فرقع بہ دلوہ
فالت لہ ابنتہ عمدت الی کتاب سید العرب
فرقعت بہ دلوک فاخذ کل قلیل وکثیر
ھولہ فجاء بعد مسلما- **التخریج**- قال
الحافظ اخرجہ البغوی والطبرانی من ابی بکر
الزاھری عن سفیان عن ابی اسحق عن عیینۃ
عن جفینۃ- قال البغوی منکر من حدیث
الثوری وابوبکر الزاھری ضعیف الحدیث=
(اصابہ) **جنادہ** بن زید الحارثی- قال
ابن الاثیر **اخرجہ** ابو نعیم وابن مندۃ
وقال الحافظ روی ابن السکن والباوردی
من طریق عبد الرحمن بن عمرو عن سوادۃ
بنت المتلمس عن جدتھا ام المتلمس بنت جنادۃ
ابن زید عن ابیھا- (اصابہ) **جریحی** بن عمرو
العذری- روی عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ

کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں
الحدیث اور وہ حدیث غریب ہے اور اوسمیں نصر بن سلمہ ہے اور
وہ متروک الحدیث ہے۔ (اصابہ اسد الغابہ)
جشیش الدیلمی- مکاتبت کی اون سے رسول اللہ صلعم نے
اسود عنسی کے قتل کے بارہ میں **تخریج**- ذکر کیا اوسکو
طبری نے او نقل کیا حافظ نے کتاب الردۃ میں جو سیف
کی ہے کہا بھیجا رسول اللہ نے اونکی اور فیروز دیلمی اور دادویہ کی طرف
حکم کرتے تھے آپ اونکو اسود کی لڑائی کا تخریج کی ہے اس کی
دو طریقوں سے بروایت ابن عباس رض- اور اسیطرح ذکر کیا اس کو
واقدی نے ہمام بن منبہ کے طریقہ سے (اصابہ)
جفینۃ الجہنی اور بعض نے کہا کہ ہندی اور بعض نے کہا کہ غسانی
لکھا رسول اللہ نے ان کو فرمان پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے
ڈول میں کہا اونکی بیٹی نے کہ قصد کیا تو نے سید عرب کی کتاب
کا اور اوس کا اپنے ڈول میں پیوند لگا لیا پس لیا اپنا تھوڑا بہت سب
مال پس آیا بعد میں مسلمان ہوکر **تخریج**- کہا حافظ نے کہ تخریج
کی ہے اس کی البغوی نے اور طبرانی نے ابی بکر زاہری سے
بروایت سفیان وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ عیینہ
سے وہ جفینہ سے کہا بغوی نے منکر ہے حدیث بروایت ثوری
اور ابو بکر زاہری ضعیف الحدیث ہے۔ (اصابہ)
جنادہ بن زید حارثی- کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
ابو نعیم اور ابن مندہ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی
ہے ابن سکن اور باوردی نے عبد الرحمن بن عمرو کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں سوادہ بنت متلمس سے وہ اپنی دادی
یعنی متلمس کی ماں سے جو بیٹی ہیں جنادہ بن زید کی وہ اپنے
باپ سے- الحدیث (اصابہ)
جریحی بن عمرو عذری روایت کی گئی اون ہی سے
کہ وہ حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

علا جشیش الدیلمی

علا جفینۃ الجہنی

علا جنادہ بن زید الحارثی

علا جریحی بن عمرو العذری

علیہ وسلم فکتب لہ - ان لیس علیکم عشر ولاحشر - التخریج - اخرجہ ابو نعیم - کذا ذکرہ صاحب السیرۃ المحمدیۃ فی بیان الوفود حارث بن عبد شمس - خرج الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخذ لجمیع اصحابہ الامان علی دمائہم واموالہم فکتب صلی اللہ علیہ وسلم لہ کتابا واباحہم من بلادہم کذا وکذا - التخریج - اخرجہ ابو نعیم وروی ابن مندۃ باسناد غریب عن الحمیری بن الحارث بن عبد شمس عن ابیہ انہ خرج - الحدیث (اصابہ واسد الغابہ) حذیفۃ بن الیمان اخرج محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ ابو صفرۃ العتکی قال وکان ابو صفرۃ من ازد دباء ودباء فیما بین عمان وبحرین وفد کانوا اسلموا وقدم وفدہم علی رسول اللہ صلعم مقرین بالاسلام فبعث علیہم مصدقا منہم یقال لہ حذیفۃ بن الیمان الازدی من اھل دباء وکتب لہ فرائض الصدقات فکان یاخذ صدقات اموالہم ویردہا علی فقرائہم - حضرمی بن عامر - وفد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم مع قومہ فکتب لہم کتابا - التخریج اخرجہ ابو موسی کذا قالہ ابن الاثیر وقال الحافظ روی ابن شاہین من طریق المدائنی عن ابی معشر عن یزید بن رومان ومحمد بن کعب عن سعید المقبری عن ابی ہریرۃ وعن سلمہ بن محارب عن داؤد عن الشعبی و اسانید اخر فذکر الحدیث حوشب

پس لکھا اون کے لیے فرمان یہ کہ - نہیں تم پر عشر اور نہ تم جمع کیے جاؤ گے لشکر بنا تیکو تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم نے اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے وفود کے بیان میں حارث بن عبد شمس - آئے یہ رسول اللہ کیخدمت میں اور حاصل کی اپنے سب ساتھ والوں کے لیے امن اونکی جانوں اور ان کے مالوں پر پس لکھا رسول اللہ نے انکو فرمان - اور مباح کیا یعنی دیدیا انکے لیے اون کے شہر میں فلاں فلاں تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم نے اور روایت کی ہے ابن مندہ نے غریب سند سے حمیری بن حارث بن عبد شمس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ گئے الحدیث (اصابہ - اسد الغابہ) حذیفہ بن الیمان - تخریج کی ہے محمد بن سعد نے ابو صفرۃ العتکی کے ترجمہ میں اپنی کتاب طبقات میں اور کہا کہ ابو صفرہ ازد دبا کے رہنے والے تھے اور دبا عمان اور بحرین کے درمیان میں ہے اور وہاں والے اسلام لے آئے تھے اور اون کے ایلچی رسول اللہ کیخدمت میں حاضر ہوئے تھے اسلام کا اقرار کرکے پس رسول نے اونپر اونہیں ہی سے ایک شخص حذیفہ بن یمان ازدی کو عامل زکوۃ بنایا اور اون کو ایک فرمان لکھدیا جس میں زکوۃ کے فرائض کا بیان تھا پس وہ اون کے مالوں کا صدقہ لیتے تھے اور اون کے ہی فقرا پر تقسیم کر دیتے تھے حضرمی بن عامر گئے رسول اللہ کیخدمت میں اپنی قوم کے ہمراہ پس لکھا آپ نے انکو فرمان - تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے اسیطرح بیان کیا ہے ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی معشر سے وہ یزید بن رومان اور محمد بن کعب سے اور سعید مقبری نے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ اور سلمہ بن محارب سے وہ داؤد سے - وہ شعبی سے - اور مختلف اسنادیں - پس ذکر کیا حدیث کو حوشب ذو ظلیم اور وہ ابن طخمہ ہیں اور بعض نے کہا کہ

۱۱ حارث بن عبد شمس
۱۲ حذیفۃ بن الیمان
۱۳ حضرمی بن عامر
۱۴ حوشب ذو ظلیم

ذو ظليم هو ابن طخمة

وقيل ابن طخم ويقال ابن الساعي وغير
ذلك قاله الحافظ وقال ابن الاثير هو ابن
طخية - بعث صلى الله عليه وسلم اليه عبد الله
ابن جرير البجلي وكتب معه كتابا ليظاهر هو
وذو الكلاع وفيروز الديلمي ومن اطاعهم على
قتل الاسود العنسي - **التخريج** - قال الحافظ
روى ابن السكن من طريق محمد بن عثمان بن
حوشب عن ابيه عن جده وقال ابن الاثير
اخرجه ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر -
الى خزاعة - يبشرهم باسلام خالد وحرملة
ابنا هوذة - **التخريج** - قال ابن الاثير اخرجه
ابو عمرو وابو موسى وقال الحافظ ذكره ابن
شاهين وابن الكلبي **خراش بن جحش** بن
عمرو العبسي - كتب صلى الله عليه وسلم اليه
فحرق كتابه - **التخريج** - قال الحافظ ذكره ابن
بشكوال ذكره هكذا ابن الكلبي ايضا وكذا ذكره
محمد ابن سعد في الطبقات في ترجمة ربعي بن
خراش - **ذو الكلاع الحميري** اسمه سميفع
كتب صلى الله عليه وسلم في التعاون على قتل
الاسود العنسي - **التخريج** - قال ابن الاثير
روى ابن لهيعة عن كعب بن علقمة عن حسان
ابن كلسب الحميري قال سمعت من ذي الكلاع
ذهين بن القرضم - اختلف في اسمه قال الحافظ
قيل مصغرا جزم عليه ابن حبيب وقيل بالمعجمة
والياء التحتانية بعد الهاء جزم عليه الدارقطني
- قال ابن ماكولا في باب ذهين من حرف الذال

کہ ابن طخم اور کہا جاتا ہے ابن الساعی وغیرہ - بیان کیا اسکو
حافظ نے اور کہا ابن اثیر نے کہ وہ ابن طخیہ ہیں بھیجا
اونکی طرف عبد اللہ بن جریر کو اور لکھا اوس کے ساتھ
فرمان تاکہ وہ مدد کرے اور ذو الکلاع اور فیروز دیلمی اور جو
اون کی اطاعت کریں اسود عنسی کے قتل پر -
تخریج - کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن سکن نے
محمد بن حوشب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ اپنے دادا سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے
قبیلہ خزاعہ کیجانب بشارت دی آپنے اون کو خالد اور حرملہ
بن ہوذہ کے اسلام کی **تخریج** - کہا ابن اثیر نے کہ
تخریج کی اسکی ابو عمرو اور ابو موسے نے اور کہا حافظ نے
کہ ذکر کیا اوسکو ابن شاہین اور ابن کلبی نے - ×
خراش - بن جحش بن عمرو عبسی - فرمان لکھا اون کو جناب
رسول اللہ نے پس جلا دیا اوس نے آپ کے فرمان کو
تخریج کہا حافظ نے ذکر کیا اوسکو ابن بشکوال نے اور ذکر
کیا اوسکو ایسے ہی ابن کلبی نے بھی - اور ایسے ہی ذکر کیا ہے محمد بن
سعد نے طبقات میں ربعی بن خراش کے ترجمہ میں -
ذو الکلاع الحمیری جنکا نام سمیفع تھا لکھا رسول اللہ نے
انکو اسود عنسی کے قتل میں مدد کرنے کی بابتہ **تخریج** - کہا ابن
اثیر نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے وہ روایت کرتے ہیں کعب بن علقمہ سے وہ
روایت کرتے ہیں حسان بن کلیب حمیری سے کہا کہ سنا یعنی
ذو الکلاع سے × **ذہین بن القرضم** - اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں کہا حافظ نے کہ بیان کیا گیا بوزن تصغیر جزم کیا ہے
ابن حبیب نے اور بعض نے کہا ہے ذال معجمہ کے ساتھ اور یاء تحتانیہ
بعد ہا ہوز کے جزم کیا ہے اسپر دارقطنی نے - کہا ابن ماکولا
ذہین حرف ذال معجمہ کے باب میں کہ ذہین بفتح ذال معجمہ

۲۲ حوشب ذو ظلیم
۲۳ خزاعہ ابنا ہوذہ
۲۴ خراش بن جحش
۲۵ ذو الکلاع الحمیری
۲۶ ذہین بن القرضم

ذهين بفتح الذال المعجمة وسكون الهاء فهو ذهين
ابن القرضم بن العجيل بن قنات بن موسى بن
تفلد بن الجندي الوافد على النبي صلى الله عليه وسلم
وكان يكرمه لبعد داره ذكر ذلك ابن الكلبي و
ذكره الدارقطني القرضم بالقاف وهو بالفاء و
قال ابن قنات بفتح القاف وهو بكسر الفاء۔
التخريج۔ روى ابن شاهين من طريق ابن الكلبي
قال اخبرنا معمر عن عمران المهري قال وفد منا
رجل يقال له ذهين الحديث قال الحافظ في
الاصابة۔ رافع القرظي۔ كتب له انه لا يجني
عليه الا يده۔ التخريج۔ اخرجه ابو موسى
وذكره ابن شاهين من طريق فراش بن اسمعيل
عن عبد الملك بن عمير عن رافع واسناده
ضعيف قاله الحافظ۔ ربيعة بن لهيعة
الحضرمي۔ قال كتب بسم الله الرحمن الرحيم
لربيعة بن لهيعة الحديث۔ التخريج۔ اخرج
ابن منده وابو نعيم وابن عبد البر نقله ابن الاثير
وقال الحافظ روى يعقوب بن محمد الزهري
عن زرعة بن مغلس عن ابيه عن محمد بن
ربيعة عن ابيه ربيعة بن لهيعة قال وفدت
على رسول الله الحديث۔ رعية السحيمي۔
كتب اليه فرقع به دلوه۔ التخريج۔ قال ابن
الاثير اخرجه الثلاثة وقال الحافظ روى احمد
وابن ابي شيبة من طريق اسرائيل عن ابي
اسحق عن الشعبي عن رعية السحيمي۔
راشد بن عبد ربه۔ ذكر ابن عساكر ان
النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا قال الحافظ

رافع القرظی

ربیعہ بن لھیعہ

رعیۃ السحیمی

راشد بن عبد ربہ

اور سکون ہا پس وہ ذہین بن القرضم بن عجیل بن قنات بن
موسے بن تفلد بن عبدی ہیں جو آئے تھے رسول اللہ
کی خدمت میں اور رسول اللہ اون کا اکرام کرتے تھے بوجہ
دوری مسافت کے ذکر کیا اس کو ابن الکلبی نے اور ذکر
کیا دارقطنی نے قرضم قاف سے اور وہ فا کے ساتھ ہے اور
کہا ابن قنات نے فتح قاف کے ساتھ اور وہ کسر فا کے ساتھ
ہے۔ تخریج۔ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابن کلبی کے
طریقہ سے کہا خبر دی ہم کو معمر نے عمران مہری سے روایت
کر کے کہا گیا ہم میں سے ایک شخص جسکو ذہین کہتے تھے۔
الحدیث کہا اسکو حافظ نے اصابہ میں رافع القرظی۔ لکھا
اون کے لیے کہ نہیں گناہ کریگا اونپر مگر اون کا ہاتھ یعنی وہ اپنے
ہی قصور میں پکڑے جاویں گے۔ تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی
ابوموسی نے اور ذکر کیا اسکو ابن شاہین نے فراش بن اسمعیل کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن عمیر سے۔ وہ
رافع سے اور اسناد اسکی ضعیف ہے۔ بیان کیا اسکو حافظ نے
ربیعہ بن لہیعہ حضرمی۔ کہا کہ لکھا میرے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم
ربیعہ بن لہیعہ کیلئے۔ الحدیث۔ تخریج۔ تخریج کی ہے ابن مندہ
اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے نقل کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے
روایت کی یعقوب بن محمد زہری نے روایت زرعہ بن مغلس سے وہ روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ مہدی بن ربیعہ سے وہ اپنے باپ ربیعہ
بن لہیعہ سے کہا کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث رعیۃ سحیمی
فرمان لکھا اوسکی جانب پس پیوند لگالیا اوس کا اپنے ڈول میں تخریج
کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ثلثہ نے یعنی ابونعیم و ابن مندہ
و ابن عبد البر نے اور کہا حافظ نے روایت کی ہے احمد اور ابن
ابی شیبہ نے اسرائیل کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحق
سے وہ شعبی سے وہ رعیہ سحیمی سے راشد بن عبد ربہ۔ ذکر کیا ابن عساکر
نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا انکو بیان کیا اسکو حافظ

ا بلس بن عامر بن حصن الطائي - اخرجه
الطبري وذكره ابو عمرو - (اصابه اسد الغابه)
رجل من فهر - اهدى للنبي صلى الله عليه
وسلم العسل فقبلها - وقال احملي فحماه
وكتب له - التخريج - اخرجه البخاري و
مطين وابن منده من طريق ابي العاصم
ابي عبد الله بن عياض عن ابيه قال شهدت
الحديث قاله الحافظ وقال ابن الاثير اخرجه
ابو نعيم ايضا - زرارة بن قيس النخعي -
وفد فاسلم فكتب له كتابا - التخريج - اخرجه
ابو موسى وذكره ابن شاهين فقال حدثنا
المنذر بن محمد قال حدثنا الحسين بن محمد
قال حدثني يحيى بن زكريا النخعي عن الحسن
ابن الحكم عن عبد الرحمن بن عابس عن ابيه
عن زرارة وفد على النبي صلى الله عليه وسلم
الحديث - (اصابه اسد الغابه) زياد بن
الحارث الصدائي - ارسل صلى الله عليه وسلم
جيشا الى قومه فقال ردد الجيش انا لك
باسلامهم فرد وكتب اليهم كتابا بذلك - التخريج
قال ابن الاثير اخرجه ابونعيم وابن منده
وابن عبد البر - زيد الخير بن مهلهل الطائي
ويقال زيد الخيل - اقطعه فيدا فكتب له
بذلك كتابا - التخريج - قال الحافظ ذكره
هشام بن الكلبي وروى ابن سعد عن ابي
عمير الطائي عن عباد الطائي عن اشياخهم
كذا في السيرة الشامية في وفود طئ - زيد
ابن رفاعة الجذامي - ذكره ابن سعد في الطبقات

اتبس بن عامر بن حصن طائی تخریج کی اسکی طبری نے اور ذکر کیا
اسکو ابو عمرو نے (اصابہ واسد الغابہ) رجل من فہر ہدیہ دیا رسول اللہ
کو شہد پس قبول کیا آپنے اوسکو اور کہا اوس نے کہ مجھے رکھت
عنایت کیجئے پس دی آپنے اور لکھا فرمان تخریج - تخریج کی ہے
اسکی بخاری اور مطین اور ابن مندہ نے ابی عاصم ابی عبد اللہ بن
عیاض کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہا کہ
حاضر ہوا میں الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا ابن اثیر
نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم نے بھی زرارہ بن قیس نخعی
حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے اور لکھا اونکو فرمان -
تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اور ذکر کیا ہی اسکو
ابن شاہین نے پس کہا حدیث بیان کی ہمسے منذر بن محمد نے کہا
حدیث بیان کی مجھ سے یحیی بن زکریا نخعی نے حسن بن حکم سے روایت
کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن عابس سے وہ اپنے باپ سے
وہ زرارہ سے کہ وہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہوئے الحدیث (اصابہ)
زیاد بن حارث صدائی - بھیجا رسول اللہ نے لشکر اونکی قوم کیطرف پس
کہا کہ لوٹا لیجئے لشکر اور میں ذمہ دار ہوں اون کے اسلام کا
پس لوٹا لیا اور لکھا اونکی قوم کیطرف فرمان ان کے ہمراہ تخریج کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابونعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر
نے - زید الخیر بن مہلہل طائی اور انکو زید الخیل بھی کہا جاتا تھا -
جاگیر میں دیا اون کو موضع فید اپس لکھا اسکی بابتہ فرمان -
تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ہے اسکو ہشام بن کلبی نے
اور روایت کی ہے ابن سعد نے ابی عمیر طائی سے وہ روایت
کرتے ہیں عباد طائی سے وہ اپنے اساتذہ سے - اسی طرح ہے
سیرۃ شامیہ بیان وفود طی میں - زید بن رفاعۃ جذامی - بیان
کیا ہے ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا
کہ پھر زید بن حارثہ کا سریہ حسمی کیطرف اور وہ وادی قری کے
ورے ایک جگہ ہے جمادی الاخرے سنہ ۶ ہجری میں ہوا -

۲۱ اتبس بن عامر بن حصن الطائی ۲۲ رجل من فہر ۲۳ زرارۃ بن قیس النخعی ۲۴ زیاد بن الحارث الصدائی ۲۵ زید الخیر بن مہلہل الطائی ۲۶ زید بن رفاعۃ الجذامی

فی بیان السرایا فقال ثم سریة زید بن حارثة
الی حسمی وهی وراء وادی القری فی جمادی
الآخرة سنة ست من هاجر رسول الله
صلی الله علیه وسلم قالوا اقبل دحیة بن خلیفة
الکلبی من عند قیصر وقد اجازه وکساه
فلقیه هنید بن عارض وابنه عارض بن
هنید فی ناس من جذام الجسمی فقطعوا
علیه الطریق فلم یترکوا علیه الاسمل ثوب
فسمع بذالک نفر من بنی الضبیب فنفروا
الیهم فاستنقذ والدحیة متاعه وقدم
دحیة علی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره
بذالک فبعث زید بن حارثة فی خمسمائة رجل
ورد معه دحیة فکان زید یسیر اللیل ویکتم
النهار ومعه دلیل له من بنی عذرة فاقبل
بهم حتی هجم بهم مع الصبح علی القوم فاغاروا
علیهم فقتلوا فیهم فاوجعوا وقتلوا
الهنید وابنه واغاروا علی ماشیتهم ونعمهم
ونساءهم واخذوا من النعم الف بعیر ومن
الشاء خمسة آلاف شاة ومن السبی مائة من
النساء والصبیان فرحل زید بن رفاعة الجذامی
فی نفر من قومه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فدفع الی رسول الله صلی الله علیه وسلم کتابه
الذی کان کتب له ولقومه لیالی قدم علیه
فاسلم وقال یا رسول الله لا تحرم علینا حلالا
ولا تحلل لنا حراما فقال کیف اصنع بالقتلی
قال ابو یزید بن عمرو اطلق لنا یا رسول الله
من کان حیا ومن قتل فهو تحت قدمی هاتین

کہا روات نے کہ واپس آتے تھے دحیہ بن خلیفہ کلبی قیصر کے پاس
سے اور اس نے اسکو انعام اور خلعت دیا تھا پس ملا اون
ہنید بن عارض اور اوس کا بیٹا عارض بن ہنید قبیلہ جذام
کے چند آدمیوں کے ہمراہ حسمی میں اور انپر دھاڑا مارا پس نہیں
چھوڑا اونپر مگر ایک پرانا کپڑا۔ اور حاضر ہوئے دحیہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر
دی آپ نے زید بن حارثہ کو پانسو آدمیوں کے ہمراہ بھیجا اور
اون کے ساتھ دحیہ کو بھی واپس کیا۔ پس زید رات کو چلتے
اور دن کو پوشیدہ ہوجاتے تھے اور اون کے ہمراہ بنی
عذرہ میں کا ایک اگوا تھا پس صبح کیوقت وہاں پہونچے
اور لوٹ مار شروع کردی۔ پس قتل کیا اونکو اور تکلیف بھی
پہنچائی اور قتل کیا ہنید اور اوس کے بیٹے کو اور لوٹ
لیا اون کے جانوروں اور عورتوں کو اور بھی اون کے
اونٹوں میں سے ہزار اونٹ اور بکریوں میں سے پانچہزار
بکریاں اور سو عورتوں اور بچوں کو قید کیا۔ پس آئے
رفاعہ بن زید جذامی اپنی قوم کے چند آدمیوں کے ہمراہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیخدمت میں اور آپ کو وہ
فرمان دیا جو رسول اللہ نے اون کے اور اون کی قوم کے
لیے لکھا تھا جبکہ وہ حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لائے
تھے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ حرام
کیجئے ہمپر حلال کو اور نہ حلال کیجئے ہمارے واسطے حرام
کو تو آپ نے فرمایا کہ میں قتل شدہ لوگوں کا کیا کروں کہا
ابو یزید بن عمر نے رہا کر دیجئے ہمارے زندہ قیدیوں کو۔
اور جو مقتول ہوگئے ہیں وہ میرے قدم کے نیچے ہیں
یعنے معاف فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔
سچ کہا پس بھیجا آپ نے اون کے ساتھ علی کو زید بن
حارثہ کیطرف حکم دیا اون کو کہ چھوڑ دیں اون کے حرم

فقال صلی اللہ علیہ وسلم صدق فبعث معہ
علیا رض الی زید بن حارثة یامرہ ان یخلی بینہ
وبین حرمھم واموالھم فتوجہ علی ولقی
زیدا بالفحلتین وھی بین المدینة وذی
المروة فابلغہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرد الی الناس کلما کان اخذ لھم۔
اقول - انی وجدت کتابا لرفاعة بن زید
الجذامی وساذکرہ فی الکنی فی حرف الراء
لعل ھذا ھو والتشبہ فی اسمہ - سراقة
ابن مالک یکنی اباسفیان - لما ھاجر صلی
اللہ علیہ وسلم وتعقبہ قریش ادرکہ سراقة
فی الطریق فدعا صلی اللہ علیہ وسلم علیہ
حتی ساخت رجلا فرسہ فطلب منہ الخلاص
علی ان لایدخل علیہ ففعل وکتب لہ امانا
بسؤالہ لذلک واسلم یوم الفتح - التخریج
اخرجہ البخاری وغیرہ من ائمة الحدیث
والسیر کلھم فی قصة الھجرة واخرجہ ابن
الاثیر بسندہ الی براء بن عازب - ورأیت
فی اکثر کتب الحدیث والسیر کلھم وردوا
ھذہ القصة فی بیان الھجرة ولم یذکر
احد منھم لفظ الکتاب الا ان قالوا انہ
کتب لہ امانا - سرباتک الھندی -
زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسل الیہ
حذیفة واسامة وصھیبا وغیرھم یدعونہ
الی الاسلام فاسلم وقبل کتاب النبی صلی
اللہ علیہ وسلم - التخریج - اخرجہ ابوموسی
من طریق میسر بن احمد الاسفرائنی صاحب

اور واپس کر دیں اون کے مال پس گئے حضرت علی اور ملے
زید سے فحلتین میں اور وہ مدینہ اور ذوالمرہ کے درمیان
میں ہے پس پہونچایا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم
پس جو کچھ اون کے مال لوٹے تھے وہ سب واپس کر دیئے
کہتا ہوں کہ پائی ہے میں نے ایک کتاب رفاعہ بن زید کے
نام سے اور ذکر کروں گا اوسکو حرف راء رفاعہ بن زید کے
نام میں شاید کہ یہ نامہ وہی ہو اور ان کے نام میں شبہ
ہو گیا ہو۔ سراقہ بن مالک جنکی کنیت ابوسفیان ہے۔ جبکہ
ہجرت کی رسول اللہ نے اور تعاقب کیا آپ کا قریش نے
تو پا لیا آپ کو سراقہ نے راہ میں پس بددعا کی آپنے یہاں تک
کہ سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دہنس گئے پس
چاہی سراقہ نے اس امر سے خلاصی اس شرط پر کہ آپ سے
تعرض نہیں کریگا پس خلاصی دی اوسے اور لکھا فرمان
امن اوس کے خواہش کے موافق اور اسلام لائے فتح مکہ کے
دن تخریج کی ہے اسکی بخاری اور اون کے سوا سب
ائمہ حدیث اور ائمہ سیر نے ہجرت کے قصہ میں اور تخریج کی
ہے ابن اثیر نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے براء بن عازب تک
اور دیکھا میں نے اکثر کتب حدیث و سیر میں سب نے بیان
کیا ہے اس قصہ کو ہجرت کے ذکر میں اور نہیں ذکر کیا کسی نے
لفظ فرمان سوا اس کے کہ کہا کہ لکھا ان کے لیے فرمان امن
سرباتک ہندی۔ ایسا بیان کرتا تھا کہ بھیجا اوسکی طرف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حذیفہؓ اور اسامہؓ اور
صہیبؓ وغیرہ کو کہ وہ اوسکو دعوت اسلام کرتے
تھے۔ پس اسلام لایا اور قبول کیا فرمان رسالت کو۔
تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابوموسی نے میسر بن احمد
اسفرائنی۔ یحیی بن یحیی نیشاپوری کے شاگرد کے طریقہ
سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مکی بن احمد بروعی نے کہا

۱۲۸ سراقہ بن مالک

۱۲۹ سرباتک الہندی

يحيى بن يحيى النيسابوري قال حدثنا مكي
ابن احمد البروعي قال سمعت اسحٰق بن ابراهيم
الطوسي يقول وهو ابن سبع وتسعين سنة
قال رأيت سرباتك ملك الهند وذكر القصة
قاله الحافظ - سريع بن الحكم - قدم في وفد تميم
فكتب له كتابا - التخريج - اخرجه ابن مندة
وابو نعيم قاله ابن الاثير - سعيد بن عداء
الفريعي ويقال البكائي - وفد فكتب له كتابا
وزاد ابن مندة لفظ الكتاب - اني احضرتك
الزج - (اصابه) التخريج ذكره المدائني في
كتاب رسل النبي صلے الله عليه وسلم وروى
من طريق عبد الله بن يحيى قال رائي ابن
سعيد بن عداء كتابا من محمد رسول الله -
الخ - ورواه الباوردي قاله الحافظ وقال ابن
الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم - سمعان
ابن عمرو الكلابي - بعث اليه كتابا مع عبد الله
ابن عوسجة فرقع به دلوه فقيل لهم بنو المرقع
ثم اسلم وقدم علے رسول الله صلے الله عليه
وسلم - التخريج - ذكر ابو الحسن المدائني
في كتاب رسل النبي صلى الله عليه وسلم - قاله
الحافظ في الاصابه - سبز الاراشي ووقع
عند ابن فتحون سيّار بدل سبز لعله تصحيف
اتاه عمرو بن حسان وقال له يا رسول الله
اقطع حليفي فقطع له وكتب في عرجون -
التخريج - قال الحافظ رأيت هذا بخط الخطيب
وله ذكر في حديث ابن شاهين وابن السكن
اخرجاه من طريق زياد بن ابراهيم بن عاصم

سُنا میں نے اسحٰق بن ابراہیم طوسی سے کہتے تھے وہ اور اُن کی عمر
ستانوے برس کی تھی کہ دیکھا میں نے سرباتک بادشاہ ہند
کو۔ اور ذکر کیا قصہ۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے
سریع بن حکم آئے وفد تمیم کے ہمراہ پس لکھا اُن کے لیے
فرمان تخریج۔ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے
بیان کیا اسکو ابن اثیر نے سعید بن عداء فریعی اور ان کو
بکائی بھی کہا جاتا ہے۔ حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اُن کے
لیے فرمان اور زائد کیے ہیں ابن مندہ نے لفظ کتاب کی
کہ میں نے دیا تجھکو زج - (اصابہ) تخریج۔ ذکر کیا اسکو
مدائنی نے کتاب رسل النبی صلعم میں اور روایت کی ہے عبد اللہ
ابن یحیٰی کے طریقہ سے کہا کہ دکھائی مجکو سعید بن عداء کی بیٹی نے
ایک تحریر جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے تھی اور
روایت کیا اوسکو باوردی نے بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا
ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے۔
سمعان بن عمرو الکلابی بھیجا انکو فرمان عبد بن عوسجہ کے ہمراہ
پس پیوند لگا لیا اوس کا اپنے ڈول میں پس خطاب پڑ گیا
اون کا بنو مرقع پھر اسلام لائے اور رسول اللہ کی خدمت میں
حاضر ہوئے تخریج۔ ذکر کیا ابوحسن مدائنی نے کتاب رسل النبی
میں۔ بیان کیا اسکو حافظ نے اصابہ میں سبز الاراشی اور ابن
فتحون کے نزدیک سبز کیجگہ سیار ثابت ہوا ہے شاید غلطی
کتابت ہوئی ہے۔ آئے رسول اللہ کے پاس عمرو حسان
اور کہا کہ یا رسول اللہ میرے حلیف کو جاگیر دیجیے پس جاگیر
دی آپنے اور لکھا فرمان عرجون کی لکڑی کی تختی پر تخریج
کہا حافظ نے کہ دیکھا میں نے یہ خطیب کے خط سے اور اس کا ذکر
ہے ابن شاہین اور ابن سکن کا حدیث میں تخریج کی ہے
دونوں نے زیاد بن ابراہیم بن عاصم بن مالک بن عمرو البلوی
کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے دادا نے

۳۵ سریع بن الحکم
۳۶ سعید بن عداء الفریعی
۳۷ سمعان ابن عمرو الکلابی
۳۸ سبز الاراشی

ابن مالک بن عمرو البلوی قال حدثنی
جدی عن ابیه مالک قال عقلت رسول
الله صلے الله علیه وسلم واتاه عمرو بن حسان
بوادی القری برجل من بنی اراش - الحدیث
(اصابه) سنن الحج مع ابی بکرؓ - اخرجه
البیهقی فی الدلائل عن عروة قال بعث
رسول الله صلے الله علیه وسلم ابا بکر امیرا
علی الناس سنة تسع وکتب معه سنن الحج -
کذا ذکره فی السیرة المحمدیة - ضمام بن زید
الهمدانی - وقد فاسلم وکتب له کتابا وذلک
بعد مرجعه من تبوک - التخریج - قال
ابن الاثیر اخرجه الطبری و ذکره ابو عمرو فی
نمط - (اسد الغابه) علاء الحضرمی -
استعمله علی البحرین فکتب له عهدا - التخریج
قال الحافظ فی ترجمة صحار بن العباس روی
ابن شاهین من طریق حسین بن محمد قال
حدثنا ابی قال حدثنا جیفر بن الحکم العبدی
عن صحار بن العباس و مرثد بن مالک فی نفر
من عبد قیس قالوا فذکر القصة مطولة
وفیه استعمل العلاء علی البحرین وکتب له -
وقال فی ترجمة عبد الله بن عوف العبدی
ذکره الطبری عن الواقدی ان النبی صلی الله
علیه وسلم کتب الی العلاء - وقال ابن الاثیر
فی ترجمة شبیب اخرجه ابو موسی و له ذکر
فی طبقات محمد ابن سعد قال اخبرنا محمد بن
عمر قال حدثنی ابو بکر بن عبد الله بن ابی
سبرة عن محمد بن یوسف عن السائب بن

اپنے باپ مالک کی روایت سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ
صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آئے آپکے پاس عمرو بن حسان وادی
قرے میں بنی اراش کے ایک شخص کے ہمراہ - الحدیث (اصابہ)
سنن حج ہمراہ ابو بکرؓ - تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے دلائل میں
عروہ سے روایت کرکے کہا کہ بھیجا رسول اللہ نے ابو بکر صدیق
کو سنہ ۹ ہجری میں لوگوں پر امیر بنا کر اور لکھے آپکے ساتھ
سنن حج - اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو سیرۃ محمدیہ میں -
ضمام بن زید ہمدانی - حاضر خدمت ہوئے پس اسلام لائے
اور لکھا ان کے لیے فرمان اور یہ آپ کے تبوک سے واپسی
کے بعد کا قصہ ہے - تخریج - کہا ابن اثیر نے کہ تخریج
کی ہے اسکی طبری نے اور ذکر کیا اسکو ابو عمرو نے نمط میں
علاء الحضرمی - عامل بنایا انکو بحرین پر پس لکھا اون کے
لیے عہد (ہدایت نامہ) تخریج - کہا حافظ نے صحار بن
عباس کے ترجمہ میں کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے
حسین بن محمد کے طریقہ سے کہا حدیث بیان کی ہم سے
میرے باپ نے کہا حدیث بیان کی ہم سے جیفر بن حکم عبدی
نے صحار بن عباس اور مرثد بن مالک سے روایت کی کہ چند
عبد قیس کے اشخاص کے جلسہ میں کہا انہوں نے پس ذکر
کیا قصہ طویل اور اوسمیں ہے کہ - عامل بنایا علاء کو بحرین
پر اور لکھا اون کے لیے فرمان - اور کہا عبد اللہ بن
عوف عبدی کے ترجمہ میں کہ - ذکر کیا اسکو طبری نے
بروایت واقدی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا فرمان علاء
کیطرف اور کہا ابن اثیر نے شبیب کے ترجمہ میں کہ
تخریج کی ہے اسکی ابو موسے نے - اس کا ذکر ہے طبقات
محمد بن سعد میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمرو نے
کہا حدیث بیان کی مجھ سے ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ
نے محمد بن یوسف سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سائب بن

۲۴ سنن الحج مع ابی بکر ۲۵ ضمام بن زید الہمدانی ۲۶ علاء حضرمی

۴۳ عامر بن ہلال

۴۴ عامر بن الطفیل

يزيد عن العلاء بن الحضرمي ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم بعثه - فذكر وفيه - وكتب
صلی الله علیه وسلم للعلاء كتابا فيه فرائض
الصدقة في الابل والبقر والغنم والثمار
والاموال يصدقهم على ذلك وامره ان ياخذ
الصدقة من اغنيائهم فيردها على فقراءهم -
عامر بن هلال يكنى اباسيارة المتعي - كتب له
النبي صلی الله علیه وسلم كتابا فهو عند بني
عمه المتعيين - التخريج - اختلف في اسمه
وبهذا الاسم سماه ابو احمد العسكري وقيل
اسمه الحارث وهناك اخرجه ابن مندة و
ابو عامر وههنا اخرجه ابو موسى وابو عمرو
في الكنى اخرجه ابو نعيم وابن مندة وابن
عبد البر قاله ابن الاثير - عامر بن الطفيل
ذكر ابن سعد في الطبقات في غزوة منذر
ابن عمرو فقال ثم سرية منذر بن عمرو الى
بئر معونة في صفر على راس ستة وثلثين شهرا
من مهاجر رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا
وقدم عامر بن مالك بن جعفر ابو براء ملاعب
الاسنة الكلابي عليه صلعم فاهدى له
فلم يقبل منه وعرض عليه الاسلام فلم يسلم
ولم يبعد وقال لو بعثت معي نفرا من اصحابك
الى قومي لرجوت ان يجيبوا دعوتك فقال
اني اخاف عليهم اهل نجد فقال انا لهم
جار ان يعرض لهم احد فبعث صلی الله علیه
وسلم معه سبعين رجلا من الانصار
شببة يسمون القراء وامر عليهم المنذر

زید سے وہ علاء بن الحضرمی سے کہ رسول اللہ صلعم نے بہیجا اونکو
پس ذکر کیا حدیث کو اور اوسمیں ہے کہ اور لکہا رسول اللہ صلعم
نے علاء کے لیے ایک فرمان جسمیں زکوۃ کے فرائض کا بیان
تہا اونٹوں اور بقر وغنم اور پہلوں اور مالوں کی زکوۃ کی بابت
کہ صدقہ کرے اونکو اس طرح پر اور حکم دیا تہا اون کو کہ لیں زکوۃ
غنیوں سے اور دیں فقراء کو - عامر بن ہلال کی کنیت
سیارۃ المتعی ہے - لکہا اونکو رسول اللہ نے فرمان پس وہ اون کے
بنی عم متعیین کے پاس تہا - تخریج - اختلاف کیا گیا ہے
اون کے نام میں اور اسی نام سے نامزد کیا ہے انکو ابو احمد
عسکری نے اور کہا گیا ہے کہ اون کا نام حارث ہے - اور
اس موقع پر تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو عامر نے اور اسی
مقام پر تخریج کی ہے اسکی ابو موسی اور ابو عمرو نے اور کنیتوں میں
تخریج کی ہے ابو نعیم اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے - بیان کیا
ہے اسکو ابن اثیر نے - عامر بن الطفیل - ذکر کیا ہے ابن سعد نے
طبقات میں منذر بن عمرو کے غزوہ میں پس کہا کہ پہر ماہ صفر میں
رسول اللہ کی ہجرت کے چہتیسویں ۳۶ مہینہ بعد منذر بن عمرو کا سریہ
گیا بیر معونہ کیطرف کہا راویوں نے کہ آئے عامر بن مالک بن جعفر ابو
براء ملاعب الاسنہ کلابی رسول اللہ کیخدمت میں - پس
آپ کو ہدیہ دیا آپنے قبول نہیں کیا اور پیش کیا اوپر اسلام
پس اسلام نہیں لایا اور نہ زائد دوری ظاہر کی اور کہا اگر آپ
بہیجیں میرے ہمراہ میری قوم کیطرف اپنے اصحاب میں سے
تو میں امید کرتا ہوں کہ وہ آپ کی دعوت قبول کریں گے
آپ نے فرمایا کہ مجہے اہل نجد سے اونکو ضرر پہونچانے کا
اندیشہ ہے تو اوس نے کہا کہ میں اس بات کا ذمہ دار ہوں
اگر اون سے کوئی تعرض کرے تو آپنے بہیجے اوس کے ہمراہ
ستر انصاری جوان اور حافظ قرآن اور امیر بنایا امیر منذر
بن عمرو ساعدی کو - پس جب وہ پہونچے بیر معونہ تک

ابن عمرو الساعدی فلما وصلوا بئر معونة وهو ماء من مياه بني سليم وهو بين ارض بني عامر وبني سليم نزلوا عليها وعسكروا بها وقدموا حرام بن ملحان بكتاب رسول الله الى عامر بن الطفيل فوثب على حرام فقتله واستصرخ عليهم بني عامر فابوا وقالوا لا نخفر ذمة ابي براء فاستصرخ عليهم قبائل من سليم عصية ورعلا وذكوان فنفروا معه ورأسوه واستبطاء المسلمون حراما فاقبلوا في اثره فلقيهم القوم فاحاطوا بهم فكاثروهم فتقاتلوا فقتل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيهم سليم بن ملحان والحكم بن كيسان في سبعين رجلا قالوا اللهم انا لا نجد من يبلغ رسولك السلام غيرك فاقرأه منا السلام فاخبره جبرئيل بذالك فقال وعليهم السلام وبقي المنذر ابن عمرو فقالوا ان شئت آمناك فابى واتى مصرع حرام فقاتلهم حتى قتل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعنق ليموت يعني انه تقدم على الموت وكان معهم عمرو بن امية الضمري فقتلوا جميعا غيره فقال عامر بن الطفيل قد كان على امي نسمة فانت حر عليها وجز ناصيته۔ عبيد الله بن قدامة يكنى ابا محمد - قال ابن الاثير - اخرجه الثلاثة وابو عمر جعله من عامر وجعله ابن منده وابو نعيم سليميا وسمي ابن منده ابو قحافة بدل قدامة وذكره

جو ایک کنواں ہے بنی سلیم کے کوؤں میں سے اور وہ ارض بنی عامر اور بنی سلیم کے درمیان ہے تو اوترے وہاں اور وہیں قیام کر لیا اور آگے بھیجا حرام بن ملحان کو رسول اللہ کا فرمان لیکر عامر بن طفیل کیطرف پس جھپٹا وہ حرام پر اور مار ڈالا اوسے۔ اور برانگیخت کیا اوپر بنی عامر کے اونہوں نے انکار کیا اور کہا کہ نہ توڑا جاوے گا ذمہ ابو براء کا پس برانگیختہ کیا اوپر قبائل سلیم عصیہ رعل اور ذکوان کو تو وہ اوس کے ساتھ ہو گئے اور اوسکو سردار بنا لیا۔ اور جب حرام کی واپسی میں دیر ہوئی تو سب مسلمان اوس کے پیچھے گئے تو وہ لوگ اون سے ملے اور انکو گھیر لیا پس لڑے اور قتل کیے گئے اصحاب رسول اللہ صلعم اور ان میں سلیم بن ملحان اور حکم بن کیسان تھے مع ستر آدمیوں کے۔ کہا صحابہ نے کہ اے اللہ تیرے سوا ہم کسیکو نہیں پاتے جو ہمارا اسلام تیرے رسول کو پہونچادے پس تو ہی اونتک ہمارا اسلام بھیج۔ پس خبر دی حضرت جبرئیل نے اس کی بابتہ رسول اللہ کو آپنے فرمایا و علیہم السلام۔ اور باقی رہ گیا منذر بن عمرو ان سے کہا کہ اگر تو چاہے تو ہم تجھے امن دیدیں تو انکار کیا اور حرام کی مقتول ہونے کی جگہ پر پہونچکر لڑے یہاں تک کہ قتل کیے گئے تو فرمایا رسول اللہ نے کہ وہ تو موت کے مونہہ میں گیا اور تھے اونہی کے ہمراہ عمرو بن امیۃ ضمری پس مار ڈالا سب کو سوائے اون کے اور کہا اون سے عامر بن طفیل نے کہ میری ماں پر غلام تھا پس تو آزاد ہے اوس کی جانب سے اور ان کی پیشانی کے بال کاٹ لیے۔

عبید اللہ بن قدامہ جنکی کنیت ابا محمد ہے۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے انکی ثلاثہ نے اور نعیم بن منده اور ابن عبد البر نے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے اسکو بنی عامر میں سے اور ابن منده اور ابی نعیم نے انکو سلیمی کہا ہے اور نام بتایا ہے ابن منده نے ابو قحافہ بجائے قدامہ کے اور یہی ذکر

۵۹ عبید اللہ بن قدامہ

الآن فی موضعه فهما واحد والله اعلم۔
عبد الله بن ثمامة السلمی۔ اخرجه ابن
منده وتقدم تفصیله فی عبد الله بن
قدامة۔ عبد بن عمرو۔ اختلف فی
اسمه فهو الاصم عبد الرحمن۔ کتب له
کتابا بماءة الذی اسلم علیه۔ التخریج۔
رواه ابن سعد ذکره صاحب سیرة الشامیة
عریب بن عبد کلال۔ کتب الیه والی اخیه
حارث وکان الیهما امر حمیر۔ التخریج۔ ذکر
ابن الاثیر قاله ابن الکلبی۔ عدی بن
شراحیل من بنی عامر۔ وفد الیه صلی الله علیه
وسلم باسلامه واسلام اهل بیته وسأله
الامان من مخافة خافها فکتب له رسول الله
صلی الله علیه وسلم۔ التخریج۔ قال الحافظ
روی ابن شاهین من طریق ابراهیم بن یوسف
عن زیاد قال حدثنی بعض اصحابنا عن سماك
ابن حرب قال کان رجل من بنی عامر یقال له
عدی فمر بالنبی صلی الله علیه وسلم الحدیث
وفی اسناده من لا یعرف وقال ابن الاثیر
اخرجه ابو موسی۔ العداء بن خالد بن
هوذة۔ اخرج محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة العداء قال خبرنا المنهال بن بحر
ابو سلمة القشیری قال حدثنا عبد المجید
ابن ابی یزید قال لما کان زمن یزید بن
المهلب خرجت انا وحجر بن ابی النصر الی مکة
فمررنا بماء یقال له الزجیج فقالوا لنا هاهنا
رجل قد رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم

کرینگے ہم ابو قدامہ کو اوسکے موضع پر پس وہ دونو ایک ہیں اللہ اعلم
عبد اللہ بن ثمامہ سلمی۔ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ نے
اور گذر گئی اسکی تفصیل عبد اللہ بن قدامہ کے نام میں
عبد بن عمرو اختلاف ہے ان کے نام میں پس وہ اصم
عبد الرحمن ہیں اور لکھا ان کے لیے فرمان اوس پانی (مراد نہر
وغیرہ) کی بابتہ جسپر اسلام لائے تخریج۔ روایت کیا اسکو
ابن سعد نے۔ بیان کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے۔
عریب بن عبد کلال۔ فرمان لکھا اونکو اور اون کے
بھائی حارث کو جو وہ دونو حاکم تھے حمیر کے۔ تخریج۔ ذکر کیا ابن
اثیر نے کہ بیان کیا ہے اسکو ابن کلبی نے عدی بن شراحیل
قبیلہ بنی عامر سے ہیں۔ اپنی اور اپنی اہل بیت کے اسلام کی
خبر لیکر حاضر خدمت ہوئے اور خوف کیوجہ سے آپ سے امن چاہی
پس لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان۔ تخریج۔ کہا
حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ابراہیم
بن سیف کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد سے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے بعض اصحاب نے یہ روایت سماک
بن حرب کہا کہ تھا ایک شخص بنی عامر کا جسکو عدی کہتے تھے
پس گیا وہ رسول اللہ کے پاس۔ الحدیث اور اسکی سند میں
ایک غیر معروف شخص ہے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی
ہے اس کی ابو موسے نے عداء بن خالد بن ہوذہ۔ محمد بن
سعد نے طبقات میں عداء کے ترجمہ میں تخریج کی ہے کہ
خبر دی ہم کو منہال بن بحر ابو سلمہ قشیری نے کہا کہ حدیث
بیان کی ہم سے عبد المجید بن ابی یزید نے کہا کہ یزید
بن مہلب کے زمانہ میں اور حجر بن ابی النصر مکہ کو جاتے تھے
پس ہم ایک چشمہ پر پہونچے جس کا نام زجیج تہا ہم سے لوگوں
نے کہا کہ یہاں ایک آدمی رہتا ہے جس نے رسول اللہ کو
دیکھا ہے پس پہونچے ہم ایک بوڑھے آدمی کے پاس

عبد بن عمرو
عریب بن عبد کلال
عدی بن شراحیل
العداء بن خالد بن ہوذہ

فاتينا شيخا كبيرا قلنا ارايت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم وكتب لي بهذا الماء قال فاخرج لنا جلدة فيها كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قلنا ما اسمك قال العداء بن خالد - عمير بن افصى الاسلمي

روى انه قدم عمير في عصابة من اسلمة فقالوا قد آمنا بالله و رسوله واتبعنا منهاجك فاجعل لنا عندك منزلة تعرف العرب فضيلتنا فانا اخوة الانصار ولك علينا الوفاء والنصر في الشدة والرخاء فقال صلى الله عليه وسلم اسلم سالمها الله وغفار غفرها الله وكتب كتابا لاسلم ومن اسلم من قبائل العرب لمن سكن السيف والسهل - فيذكر فيه الصدقة والفرائض في المواشي وكتب الصحيفة ثابت بن قيس ابن شماس وشهد ابو عبيدة بن الجراح وعمر ابن الخطاب - التخريج - ذكر هذه القصة في السيرة الشامية برواية ابن سعد و قال ابن الاثير اخرجه ابو موسى وقال تركنا ذكره لان رواته نقلوه بالفاظ غريبة و بدلوها وصحفوها - عبد الرحمن ابن عوف - بعثه صلى الله عليه وسلم الى دومة الجندل فدعاهم ثلاثة ايام فيوم الثالث اسلم الاصبغ بن عمرو الكلبي فكتب عبد الرحمن الى النبي صلى الله عليه وسلم يخبره بذلك فكتب اليه - ان تزوج ابنة الاصبغ - التخريج - اخرجه الدارقطني في الافراد من طريق محمد بن الحسن صاحب

اور پوچھا کہ کیا تم نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا ہے اونہوں نے کہا کہ ہاں اور لکہا آپنے میرے واسطے یہ چشمہ۔ کہا عداء نے پس نکالا ہمارے لیے ایک چمڑہ کا ٹکڑا جس میں فرمان تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ ہم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عداء بن خالد عمیر بن اقصے سلمی - روایت ہے کہ آئے عمیر سلمہ کی ایک گروہ کے ہمراہ پس کہا کہ ایمان لائے ہم اللہ اور اوس کے رسول پر اور اختیار کیا ہم نے آپ کا طریقہ پس آپکے پاس ہمارا مرتبہ بڑہائیے تاکہ عرب ہمارے فضیلت معلوم کریں پس ہم بہائی ہیں انصار کے اور ضرور ہے آپکو ہماری مدد سختی اور آرام میں پس فرمایا رسول اللہ نے کہ قبیلہ اسلم سلامت رکہے اوسکو اللہ اور قبیلہ غفار بخشے اوسکو اللہ اور لکہا ایک فرمان قبیلہ اسلم کے لیے اور جو اسلام لائے قبائل عرب میں سے جو رہتے ہیں سیف و سہل میں پس ذکر کیا اوسمیں صدقہ اور جانوروں کی زکوۃ کا اور لکہا صحیفہ ثابت بن قیس بن شماس نے اور گواہی دی ابو عبیدہ بن الجراح اور عمر بن الخطاب نے - تخریج - ذکر کیا اس قصہ کو سیرۃ شامی میں ابن سعد کی روایت سے اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابوموسے نے اور کہا کہ چہوڑ دیا ہم نے اس قصہ کا ذکر کیونکہ اوس کے راویوں نے بیان کیا ہے اوسکو غریب الفاظ سے اور تصحیف کر دی ہے اوسمیں اور بدل دیا ہے اوسکو - عبد الرحمن بن عوف بہیجا اون کو رسول اللہ نے دومۃ الجندل کیطرف - پس دعوت اسلام کی اونکو تین دن پس تیسرے روز اسلام لائے اصبغ بن عمرو کلبی پس لکہا عبد الرحمن نے نامہ رسول اللہ کی خدمت میں خبر دیتے تہے آپ کو اس امر کی جواب لکہا رسول اللہ نے - شادی کر لے اصبغ کی بیٹی سے

تخریج - تخریج کی ہے اس کی دارقطنی نے افراد میں محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ کے طریقہ سے

عمیر بن افصی اسلمی

عبد الرحمن بن عوف

ابی حنیفة رح عن سعید بن مسلم بن قاتك عن عطا عن ابن عمر رض قال دعا النبی صلی الله علیه وسلم الحدیث قال الحافظ وقال قرأت بتمامه علی احمد بن الحسن الزینی ان محمد بن احمد بن خالد الفارقی (البارقی) اخبرهم قال اخبرنا ابراهیم بن محمد بن مناقب قال اخبرنا ابو الیمن الکندی قال اخبرنا ابو منصور القزار قال اخبرنا ابو الحسین بن الیعور قال اخبرنا ابو سعید الاسماعیلی بانتقاء الدارقطنی قال حدثنا محمد بن الحسن الخباز قال حدثنا عمرو بن تمیم قال حدثنا ابو سلیمان موسی ابن سلیمان موسی ابن سلیمان الجوزجانی قال حدثنا محمد بن الحسن صاحب ابی حنیفة رح فذکره مطولا - قال الدارقطنی فی الافراد تفرد به محمد بن الحسن عن سعید لم یروه عنه غیر ابی سلیمان قلت روایة الواقدی له عن سعید ترد علی هذا الاطلاق - ذکره الحافظ فی ترجمة الاصبغ بن عمرو - عبد الله ابن الحارث ابو ظبیان الاعرج الغامدی - کان اسمه عبد شمس فاسلم وغیر النبی صلی الله علیه وسلم اسمه عبد الله وکتب له کتابا - التخریج - قال ابن الاثیر والحافظ انه اخرجه ابن الکلبی - عبد رضی الخولانی یکنی ابا مکنف - وقد وکتب له کتابا - التخریج - قال الحافظ فی الاصابة اخرجه ابن مندة - عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن الحمیری - ذکره ابن مندة فقال

وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسلم بن قاتک سے وہ عطار سے وہ ابن عمر سے کہا کہ بلایا رسول اللہ نے - الحدیث بیان کیا اسکو حافظ نے اور کہا کہ پڑھا میں نے اسکو بتمامہ احمد بن حسن زینی کے سامنے کہ محمد بن احمد خالد فارقی (بارقی) نے خبر دی اون کو کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مناقب نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الیمن کندی نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو منصور قزار نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو حسین بن یعور نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو سعید اسماعیلی نے - کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حسن خباز نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن تمیم نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان موسی بن سلیمان جوزجانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن حسن شاگرد امام ابو حنیفہ نے پس ذکر کیا مطولاً کہا دارقطنی نے افراد میں کہ منفرد ہوئے ہیں اوس کے ساتھ محمد بن حسن بروایت سعید اور نہیں روایت کی اون سے سوا ابی سلیمان کے کہتا ہوں میں روایت واقدی کی سعید سے رد کرتی ہے اس اطلاق کو - ذکر کیا اسکو حافظ نے اصبغ بن عمرو کے ترجمہ میں -

عبد اللہ بن حارث ابو ظبیان اعرج غامدی - ان کا نام عبد شمس تھا پس اسلام لائے اور بدلا رسول اللہ نے اون کا نام عبد اللہ اور لکھا اون کے لیے فرمان تخریج - کہا ابن اثیر نے اور حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن کلبی نے - عبد رضی الخولانی جنکی کنیت ابا مکنف ہے حاضر خدمت ہوئے اور لکھا اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے -

عبد العزیز بن سیف بن ذی یزن حمیری - ذکر کیا ہے اسکو ابن مندہ نے پس کہا کہ لکھا فرمان

٥٧ - عبد اللہ بن الحارث الغامدی

٥٨ - عبد رضی الخولانی

٥٩ - عبد العزیز بن سیف ذی یزن

كتب صلے الله عليه وسلم اليه قال ابو موسى في الذيل تكر عليه ابو نعيم وقال ان الذى كتب له هو اخوه ذرعة - اورده الحافظ - عمرو بن الخفاجى وعمرو بن المحجوب - صحبا النبي صلى الله عليه وسلم وكتب له كتابًا - التخريج - قال الرشاطي صحب النبي صلى الله عليه وسلم - الخ واورد ذلك الطبرى وقال لسيف ان الرسول اليه بذلك كان زياد بن حنظلة ذكره ابن حجر فى الاصابة - عيينة بن حصن سأل فامر له بما سئل وامر معوية فكتب له بما سئل التخريج - اخرجه ابو داؤد فى باب من روى نصف صاع من قمح عن سهل بن الحنظلية - عبد الله بن جحش - بعث عبد الله بن جحش وكتب له كتابا وامره ان لا يقرأه حتى يبلغ مكان كذا وقال لا تكرهن احدا من اخوانك على المسير معك فلما قرأه استرجع وقال سمعا وطاعة لرسول الله فخبرهم الخبر وقرأ عليهم الكتاب فرجع رجلان ومضى بقيتهم فلقوا ابن الحضرمى وقتلوه ولم يدروا ان ذلك اليوم من رجب او جمادى فقال المشركون للمومنين قتلتم فى الشهر الحرام فانزل الله ويسئلونك عن الشهر الحرام الآيه - التخريج - اخرج هذه القصة ابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم والطبرانى والبيهقى فى سننه بسند صحيح عن جندب بن عبد الله - كذا فى السيرة

اونکو رسول اللہ نے اور کہا ابو موسے نے ذیل میں انکار کیا ہے اس کا ابو نعیم نے اور کہا کہ جسکی طرف فرمان لکہا ہے رسول اللہ نے وہ ان کے بہائی ذرعہ ہیں - بیان کیا اسکو حافظ نے عمرو بن خفاجی اور عمرو بن محجوب صحبت پائی ہے رسول اللہ کی اور لکہا ان کے لیے فرمان - تخریج کہا رشاطی نے صحبت پائی تہی صلے اللہ علیہ وسلم کی الخ اور بیان کیا ہے اسکو طبری نے اور کہا سیف نے کہ قاصد اون کیطرف اس کے زیاد بن حنظلہ ہتے ذکر کیا اسکو ابن حجر نے اصابہ میں عیینہ بن حصن - آپ سے کچہہ مانگا پس حکم دیا اوس چیز کے لیئے جس کا سوال کیا تہا اور حکم دیا معویہ کو پس لکہا اون کی شے مسئولہ کی بابت تخریج تخریج کی ہے اس کی ابو داؤد نے باب من روی نصف صاع من قمح میں بروایت سہل بن حنظلیہ عبد اللہ بن جحش - بہیجا عبد اللہ بن جحش کو اور لکہا اون کے لیے فرمان اور اور حکم دیا اون کو کہ نہ پڑہیں اوسکو یہاں تک کہ فلاں جگہ پہونچ جاویں اور کہا کہ مت مجبور کرو کسیکو اپنی بہائیوں میں سے اپنے ہمراہ جانے پر پس جب اوسکو پڑہا تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور کہا حکم ہو رسول اللہ کا پس خبر دی اونکو اوس کے مضمون کے اور پڑہا اونپر فرمان پس لوٹے دو شخص اور گئے باقی کے پس ملے ابن حضرمی سے اور مار ڈالا اوسے اور نہیں جانتے تہے کہ یہ دن رجب کا ہے یا جمادی کا پس کہا مشرکین نے مسلمانوں سے کہ قتل کیا انہوں نے شہر حرام میں پس آتاری اللہ نے یہ آیت کہ یسئلونک عن الشهر الحرام الآیہ تخریج - تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن جریر اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی نے اپنی سنن میں صحیح سند سے بروایت جندب بن عبد اللہ - اسی طرح سیرۃ محمدیہ میں ہے

عمرو بن الخفاجی
عیینۃ بن حصن
عبد اللہ بن جحش

المحمدية واخرجه محمد بن سعد في الطبقات
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني خارجة
ابن عبد الله عن داؤد بن الحصين عن نافع
ابن جبير قال بعث رسول الله صلى الله
عليه وسلم عبد الله بن جحش في رجب
على راس سبعة عشر شهرا سرية الى
نخلة وخرج معه نفر من المهاجرين ليس
فيهم انصاري وامره عليهم وكتب له كتابا
وقال اذا سرت يومين فانشره فانظر فيه
ثم امض لامري الذي امرتك به - عون
ابن فلان - روى ان طلحة خرج في عهد
النبي صلى الله عليه وسلم فنزل بسميراء
ودعى الناس الى امره وارسل الى النبي صلى
الله عليه وسلم يوادعه فارسل رسول
الله حزار بن الازور فقدم على سنان بن
ابي سنان وعلى قضاعة ثم اتى بني ورقاء
من بني صيداء بكتاب النبي صلى الله عليه
وسلم الى عون بن فلان فاجابه - التخريج
اخرجه ابن عساكر عن سيف بسنده عن
عثمان بن قطبة عن نفر من اسد اتوه احدهم
ان طلحة خرج - ذكره صاحب السيرة المحمدية
غالب بن عبد الله الليثي - ذكره ابن
سعد في الطبقات في ذكر السرايا فقال
اخبرنا عبد الله بن عمرو ابو معمر قال حدثنا
عبد الوارث بن سعيد قال حدثنا محمد
ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن مسلم
ابن عبد الله الجهني عن جندب بن مكيث

۱۹۲ عون بن فلان

۱۹۳ غالب بن عبد الله الليثي

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں کہا کہ خبر
دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے خارجہ بن
عبد اللہ نے بروایت داؤد بن حصین وہ روایت کرتے ہیں
نافع بن جبیر سے کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ بن
جحش کو ہجرت کے سترویں مہینہ کے شروع رجب کے
مہینہ میں ایک لشکر لیکر نخلہ کیطرف اور گئے اون کے ہمراہ
مہاجرین جنمیں انصاری کوئی نہیں تہا اور لکہا آپ نے
اون کے لیے ایک فرمان - اور فرمایا کہ جب دو روز
چل چکو تب اسے کہولنا اور دیکہنا اور جس امر کا میں نے
حکم دیا ہے وہ کرنا - عون بن فلاں - روایت ہے کہ
طلحہ نے خروج کیا رسول اللہ کے عہد میں پس اترا سمیراء
میں اور بلایا لوگوں کو اپنے دین کیطرف اور بہیجا آدمی
رسول اللہ کیطرف عہد چاہتا تہا آپ سے پس بہیجا رسول
اللہ نے حزار بن ازور کو پس گئے وہ سنان بن ابی سنان
اور قبیلۂ قضاعہ کے پاس پہر آئے بنی ورقاء کے پاس
جو بنی صیداء میں سے ہیں رسول اللہ کا فرمان لیکر بنام
عون بن فلاں پس قبول کیا اوس نے فرمان رسول اللہ کو
تخریج - تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے بروایت سیف
اپنی سند سے بروایت عثمان بن قطبہ جو روایت کرتے ہیں
قبیلہ اسد کے آدمیوں سے بیان کیا اونمیں سے ایک نے کہ طلحہ
نے خروج کیا - ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ محمدیہ نے -
غالب بن عبد اللہ لیثی - ذکر کیا ہے اسکو ابن سعد نے
طبقات میں سرایا کے ذکر میں پس کہا کہ خبر دی ہم کو عبد اللہ
بن عمرو ابو معمر نے کہا کہ ——— حدیث بیان کی ہم سے
عبد الوارث بن سعید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن
اسحق نے یعقوب بن عتبہ سے روایت کی وہ روایت کرتے ہیں مسلم بن عبد اللہ
جہنی سے وہ جندب بن مکیث جہنی سے کہا کہ بہیجا

الجهني قال بعث رسول الله صلى الله عليه
وسلم غالب بن عبد الله الليثي في سرية
فكتب فيهم وامرهم ان يشنوا الغارة
على بني الملوح بالكديد وهم من بني ليث
فذكر القصة مطولا - فيروز الديلمي -
روى عنه ان اول ردة كانت في الاسلام
كانت باليمن على عهده صلى الله عليه وسلم
على يدي ذو الحمار عهيلة بن كعب وهو
الاسود خرج بعد حجة الوداع فجاءتنا
كتاب النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا فيها
ببعث الرجال لمجادلته - التخريج - اخرجه
ابن عساكر والسيف عن الضحاك بن فيروز
الديلمي عن ابيه ان اول ردة الحديث كذا
في السيرة المحمدية - قيس بن كعب النخعي -
وفد على النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له كتابا
التخريج - قال ابن عايس حدثني ابي عن
زرارة عن قيس بن عمرو انه وفد فاسلم فكتب
له كتابا ذكره ابو موسى فيما فات ابن منده
ونسبه ابن حبيب عن ابن الكلبي - قال ابن
الاثير في الاسد في ترجمة الارقم النخعي - قتادة
ابن الاعور التميمي صحب النبي صلى الله عليه
وسلم وكتب له كتابا بالشبكة وهو موضع
بالدهناء - التخريج - قال ابن الاثير ذكره
البغوي في الوحدان وقال قال محمد بن سعد
صحب النبي صلى الله عليه وسلم - واخرجه
ابو موسى وهكذا ذكره محمد بن سعد في
الطبقات في ترجمة قتادة - قيس بن سلمة

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غالب بن عبد اللہ لیثی کو ایک
لشکر کے ہمراہ پس لکھا اون کے لیے فرمان اور حکم دیا
اونکو کہ لوٹ مار کریں بنی ملوح پر کدید میں اور وہ بنی لیث
میں سے ہیں - پس ذکر کیا پورا قصہ مطول - فیروز
دیلمی - روایت ہے فیروز سے کہ اول ارتداد جو اسلام میں
ہوا - رسول اللہ کے زمانہ میں یمن میں تھا ذو الحمار عہیلہ بن کعب کے
ہاتھوں اور وہ اسود ہے جس نے خروج کیا بعد حج وداع کے
پس آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ کا جس میں حکم
دیتے تھے آپ ہمکو لشکر بھیجنے کا اوسکی لڑائی کے لیے تخریج
تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور سیف نے بروایت ضحاک بن
فیروز جو روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ اول ارتداد
الحدیث اسیطرح ہے سیرۃ محمدیہ میں - قیس بن کعب
نخعی - حاضر ہوئے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اون کے لیے
فرمان - تخریج - کہا ابن عایس نے کہ حدیث بیان کی
مجھسے میرے باپ نے بروایت زرارہ وہ روایت کرتے ہیں
قیس بن عمرو سے کہ وہ حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور لکھا
اون کے لیے فرمان ذکر کیا ابو موسی نے اون لوگوں میں
جو رہ گئے تھے ابن مندہ سے اور روایت کیا ابن حبیب نے
ابن کلبی سے بیان کیا اسکو ابن اثیر نے اسد الغابہ
ترجمہ ارقم نخعی میں - قتادہ بن اعور تمیمی صحبت پائی رسول
اللہ کی اور لکھا آپنے اون کے لیے فرمان شبکہ کی بابت
جو ایک موضع ہے دہنا میں - تخریج - کہا ابن اثیر نے
کہ ذکر کیا اسکو بغوی نے وحدان میں اور کہا کہ کہا محمد بن
سعد نے کہ صحبت پائی رسول اللہ کی - اور تخریج کی ہے
اسکی ابو موسی نے - اور اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو
محمد بن سعد نے طبقات میں قتادہ کے ترجمہ میں

قیس بن سلمہ

۱۲۵ فیروز الدیلمی

۱۲۶ قیس بن کعب النخعی

۱۲۷ قتادة بن الاعور التمیمی

۱۲۸ قیس بن سلمة بن شراحیل

ابن شراحيل - وفد سلمة بن يزيد واخوه
لامه قيس بن سلمة بن شراحيل فاسلما
واستعمل النبي صلى الله عليه وسلم قيسًا على
بني مروان وكتب له كتابًا - التخريج - قال
الحافظ في الاصابة اخرج هذه القصة المرزباني
وذكره صاحب السيرة الشامية في وفود
الجعفي برواية ابن سعد -

۴۹ قيس بن نمط

قيس بن نمط
قيل ان قيس بن نمط لما وفد على النبي صلى
الله عليه وسلم وصفه بانه فارس مطاع
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم - التخريج
قال الحافظ ذكره الرشاطي والهمداني في
الاكليل -

۵۰ قيس بن يزيد

قيس بن يزيد - روى انه قال
وفدت الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت
وبايعت وكتب لي كتابا واعطاني عصًا -
فجاء الى قومه ودعاهم الى الاسلام فاجتمعوا
اليه الى جبل يقال له سلمان - (اصابه)
التخريج - قال الحافظ ذكره المستملي في
طبقات اهل بلخ واورد من طريق العباس
ابن زنباع عن ابيه عن ابيه ضحاك عن
ابيه عن جده فاتك بن قيس عن ابيه
قيس بن يزيد انه قال وفدت - الحديث

۵۱ قيس بن حصين المازني

قيس بن حصين المازني - لما وفد قيس
على النبي صلى الله عليه وسلم كتب له كتابا
الى قومه - التخريج - قال الحافظ خرج ابن
شاهين من طريق المدائني عن ابي معشر
عن يزيد بن رومان وسلمة بن علقمة عن
خالد الحذاء عن ابي قلابة وعن ابي ريحانة

بن شراحیل - حاضر ہوئے سلمہ بن یزید اور ان کے بھائی ماں کی
جانب سے قیس بن سلمہ بن شراحیل پس اسلام لائے دونو
اور عامل بنایا رسول اللہ نے قیس کو بنی مروان پر اور لکھا
اون کے لیے فرمان - تخریج - کہا حافظ نے اصابہ میں
کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی مرزبانی نے اور ذکر کیا
ہے اسکو صاحب سیرۃ شامی نے وفود جعفی میں بروایت
ابن سعد - قیس بن نمط - کہا گیا ہے کہ قیس بن
نمط جبکہ حاضر خدمت ہوئے تو تعریف کی آپنے اونکی
ان لفظوں میں کہ انہ فارس مطاع - یعنی وہ شہسوار ہے جس کی
اطاعت کیجاتی ہے - پس لکھا رسول اللہ نے اون کیطرف
فرمان - تخریج - کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو رشاطی نے
اور ہمدانی نے اکلیل میں قیس بن یزید - روایت
کی گئی ہے کہا قیس نے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ
کی خدمت میں پس اسلام لایا اور لکھا آپنے میرے
لیے فرمان اور عنایت کیا مجھکو ایک عصا (چوب دستی)
پھر آئے وہ اپنی قوم کیطرف اور بلایا اونکو اسلام کیجانب
پس جمع ہوئے وہ سب ان کے پاس ایک پہاڑ پر جس کا نام
سلمان تھا (اصابہ) تخریج کہا حافظ نے کہ ذکر کیا اسکو
مستملی نے طبقات اہل بلخ میں اور بیان کیا عباس بن زنباع
کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے باپ ضحاک سے
وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا فاتک بن قیس سے وہ اپنے باپ قیس
بن یزید سے کہ انہوں نے کہا کہ حاضر ہوا میں الحدیث -
قیس بن حصین المازنی جب حاضر ہوئے قیس رسول اللہ کی خدمت میں
تو لکھا آپنے اون کے لیے فرمان اونکی قوم کیجانب - تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے مدائنی کے طریقہ
سے روایت کرتے ہیں یزید بن رومان اور سلمہ بن علقمہ وہ روایت
کرتے ہیں خالد الحذاء سے وہ ابی قلابہ اور ابی ریحانہ وغیرہ سے

وغيرهم قالوا- وقاله ابن الكلبي ايضاً-
كبيس بن هوذة السدوسي- اتى النبي
صلى الله عليه وسلم وبايعه- فكتب له كتاباً-
التخريج- قال الحافظ اخرجه ابن شاهين
وابن مندة من طريق سيف بن عمر عن
عبد الله بن شبرمة عن اياد بن لقيط بن
كبيس بن هوذة احد بني الحارث بن سدوس
انه- الحديث وقال ابن مندة غريب من
حديث ابن شبرمة لم يثبته الا من هذا
الوجه وقال الحافظ وجدته في نسخة من
معجم ابن شاهين قديمة بنون بدل
الموحدة وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة
وابو نعيم وابن عبد البر- ماعز بن مالك
الاسلمي- كتب له النبي صلى الله عليه وسلم
كتاباً باسلام قومه وهو الذي اتى النبي
صلى الله عليه وسلم فاعترف بالزنا فرجم-
التخريج- قال ابن الاثير اخرجه ابن عبد البر
مسعود بن وائل ويقال ابن مسروق-
قدم على النبي صلى الله عليه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه قال يا رسول الله اني احب
ان تبعث الى قومي رجلاً يدعوهم الى الاسلام
عسى الله ان يهديهم بك فقال لمعوية
اكتب قال يا رسول الله كيف اكتب له قال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم- التخريج
اخرجه ابو نعيم واخرج ابن مندة من
عتيبة بن ابي عتبة عن سليمان بن عمرو
عن الضحاك بن النعمان بن سعد ان

کہا اور بیان کیا ہے اس کو کلبی نے بھی۔
کبیس بن ہوذہ سدوسی۔ آئے رسول اللہ کے پاس اور
بیعت کی اونسے پس لکھا ان کے لیے فرمان۔ تخریج
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین اور ابن
مندہ نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد اللہ بن شبرمہ سے وہ ایاد بن لقیط بن کبیس بن
ہوذہ سے جو بنی حارث میں سے ہیں الحدیث اور کہا
ابن مندہ نے غریب ہے بوجہ حدیث ابن شبرمہ کے۔ نہیں ثابت
ہے مگر اسی طریقہ سے اور کہا حافظ نے کہ پایا میں نے
اس کو معجم ابن شاہین کے قدیم نسخہ میں نون کے ساتھ
بعوض بار موحدہ۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے
اس کی ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عبد البر نے۔
ماعز بن مالک اسلمی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان
اون کے قوم کے اسلام کی بابت۔ اور وہ وہی ماعز ہیں۔
جنہوں نے رسول اللہ کے پاس حاضر ہوکر زنا کا
اقرار کیا پس رجم کیا آپ نے اون کو۔
تخریج کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن عبد البر نے
مسعود بن وائل اور ان کو ابن مسروق کہا جاتا ہے۔
آئے رسول اللہ کے پاس پس اسلام لائے اور اچھا ہو گیا
اون کا اسلام کہا اے رسول اللہ میں اچھا جانتا ہوں کہ
کسی کو آپ میری قوم کی جانب بھیجئے جو اونکو دعوت اسلام
کرے شاید اللہ اون کو آپ کی وجہ سے ہدایت دے
پس فرمایا معویہ سے کہ لکھ پوچھا کہ کس طرح لکھوں یا رسول اللہ
فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تخریج تخریج
کی ہے اس کی ابو نعیم نے اور تخریج کی ہے ابن مندہ نے
عتیبہ بن ابی عتبہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے
ہیں سلیمان بن عمرو سے وہ ضحاک بن نعمان بن سعد سے

۵۳ مسلم بن حارث التمیمی

مسعود بن وائل فذکر الحدیث (الاصابہ و
اسد الغابہ) **مسلم بن حارث التمیمی**
ویقال حارث بن مسلم التمیمی - کتب له
کتابا بالوصاۃ الی من یعرفه من ولاۃ الامر
التخریج وما اختلف فی اسمه - قال البخاری
وابو حاتم وابو زرعۃ الرازی ان له صحبۃ
وزاد البخاری هو والد الحارث وصحح البخاری
والترمذی وغیر واحد ان اسم الصحابی
مسلم واسم التابعی ولدہ الحارث و
الاختلاف فیه علی الولید بن مسلم فقال
جماعۃ عنه عن عبد الرحمن بن حسان عن
الحارث بن مسلم عن ابیه وقال هشام
ابن عمار وغیرہ عنه عن عبد الرحمن عن
مسلم بن الحارث والراجح الاول لان محمد
ابن شعیب بن سابور رواہ عن عبد الرحمن
کذلک وکذا قال صدقۃ بن خالد عن
عبد الرحمن فی حدیث آخر اخرجه البخاری
فی التاریخ عن الحکم بن موسی عن صدقۃ
ونقطۃ عن الحارث بن مسلم التمیمی عن
ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب
الحدیث - هکذا قال الحافظ فی الاصابه
واما عند ابن الاثیر فهذا هو الحارث فقال
فی ترجمۃ الحارث ویقال مسلم بن الحارث
والاول اصح یکنی ابا مسلم روی حدیثه
هشام بن عمار عن الولید بن مسلم عن
عبد الرحمن بن حسان الکنانی عن مسلم
ابن الحارث بن مسلم التمیمی ان اباہ حدثه

کہ مسعود بن وائل آئے الحدیث (اصابہ و اسد الغابہ)
مسلم بن حارث تمیمی اور کہا گیا ہے کہ حارث بن مسلم
تمیمی لکھا اون کے لیے فرمان جس میں وصیت کی تھی اون
کے لیے اون حاکموں کو جو اون کو پہچانتے تھے۔
تخریج اور ان کے نام کے اختلاف کا بیان۔ بخاری
ابو حاتم اور ابو زرعہ نے کہا کہ اون کی صحبت رسول اللہ
کے ساتھ ثابت ہے اور زاید کیا بخاری نے کہ وہ والد
ہیں حارث کے اور تصحیح کی ہے بخاری اور ترمذی اور بہت
سے اہل حدیث نے کہ صحابی کا نام مسلم ہے اور تابعی
کا نام جو اون کے بیٹے ہیں حارث ہے اور اختلاف اس
میں ولید بن مسلم پر ہے رجوا دی ہیں پس کہا ایک جماعت
نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان سے وہ حارث بن مسلم سے وہ اپنے باپ سے اور کہا
ہشام بن عمار وغیرہ نے اون کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں
عبد الرحمن سے وہ مسلم بن حارث سے۔ اور راجح قول اول ہے
کیونکہ محمد بن شعیب بن سابور نے روایت کی ہے اوسنے
بروایت عبد الرحمن اسی طرح۔ اور اسی طرح کہا ہے صدقہ بن خالد
نے بروایت عبد الرحمن دوسری حدیث میں تخریج کی ہے بخاری
نے تاریخ میں بروایت حکم بن موسیٰ وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
اور نقطہ سے وہ حارث بن تمیمی سے وہ اپنے باپ سے کہ رسول اللہ
نے لکھا الحدیث۔ اسی طرح کہا حافظ نے اصابہ میں لیکن ابن
اثیر کے نزدیک پس انکا نام حارث ہے پس کہا کہ اور کہا
جاتا ہے مسلم بن حارث ہے اور اول اصح ہے ان کی کنیت
ابو مسلم ہے روایت کیا ان کی حدیث کو ہشام بن عمار نے
بروایت ولید بن مسلم وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن
بن حسان کنانی سے وہ مسلم بن حارث بن مسلم
تمیمی سے کہ اون کے باپ نے حدیث بیان کی

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارسلهم - فذکر الحدیث وفیہ - قال لی صلی اللہ علیہ وسلم ساکتب لک کتابا واوصی بک من یکون بعدی من ائمۃ المسلمین فنفعل وختم علیہ ودفع الیّ - **مشمرج بن خالد** - وفد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم فی وفد عبد القیس فاقطعہ صلی اللہ علیہ وسلم رکی ماء بالبادیۃ وکتب لہ بھا کتابا - **التخریج** - اخرجہ ابن السکن عن الحسین بن اسمعیل الفارسی عن حاتم بن عبد اللہ بن عبدۃ عن علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج قال حدثنی ابی عن ابیہ ایاس عن جدہ مشمرج قال قدمت علی رسول اللہ فی وفد عبد القیس الحدیث کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر فی الاصابہ - **معویۃ بن ثور العامری البکائی** - کتب لہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابا ووھب لہ من صدقۃ عامۃ معونۃ لہ - **التخریج** - قال الحافظ اخرج ھذہ القصۃ ابن مندۃ بسند صاعد بن العلاء بن بشر قال حدثنی ابی عن ابیہ عن بشر بن معویۃ عن ابیہ معویۃ الحدیث (اصابہ) واخرجہ البخاری فی تاریخہ والبغوی وابن مندۃ وابو نعیم عن بشر بن معویۃ بن ثور - فذکر الحدیث - کذا ذکرہ فی السیرۃ الشہابیۃ - **مسقع** - ذکرہ ابو عبید القاسم بن سلام وقال کتب صلی اللہ علیہ وسلم الیہ مع جریر بن عبد اللہ البجلی کذا قالہ الحافظ - **سلمۃ بھری** - ذکرہ

اون سے کہ رسول اللہ نے بھیجا اون کو - پس ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ کہا مجھ سے رسول اللہ نے کہ لکھوں گا میں تیرے لیے ایک فرمان جس میں وصیت کروں گا تیری بابت اوس شخص کو جو ہوگا میرے بعد (خلیفہ) ائمہ مسلمین میں سے پس کیا یہ آپ نے اور مہر کی اوسپر اور دیدیا وہ فرمان مجھے - **مشمرج بن خالد** رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وفد عبد القیس کے ہمراہ پس جاگیر میں دیا رسول اللہ نے اونکو پانی کا کنواں جنگل میں اور لکھا اس کی بابت اونکو فرمان - **تخریج** - تخریج کی ہے ابن سکن نے حسین بن اسمٰعیل فارسی سے بروایت حاتم بن عبد اللہ بن عبدہ وہ روایت کرتے ہیں علی بن حجر بن ایاس بن مقاتل بن مشمرج سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے باپ ایاس سے وہ اپنے دادا مشمرج سے کہا آیا میں رسول اللہ کے پاس وفد عبد القیس میں الحدیث - اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو حافظ ابن حجر نے اصابہ میں - **معویہ بن ثور** عامری بکائی - لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے فرمان اور عنایت کیا اونکو بطور امداد کچھ صدقہ عامہ میں سے - **تخریج** کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس قصہ کی ابن مندہ نے صاعد بن علا ابن بشر کے سند سے کہا حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں بشر بن معویہ سے وہ اپنے باپ معویہ سے الحدیث (اصابہ) اور تخریج کی ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور بغوی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بروایت بشر بن معویہ بن ثور کے پس ذکر کیا حدیث کو - اسیطرح ذکر کیا اس کو سیرۃ شہابیہ میں - **مسقع** ذکر کیا ہے اوسکو ابو عبید قاسم بن سلام نے اور کہا کہ لکھا اون کی طرف رسول اللہ نے فرمان بہمراہی جریر بن عبد اللہ البجلی - اسی طرح بیان کیا ہے اوسکو حافظ نے - **سلمہ بھری** ذکر کیا ہے اوسکو

لے مشمرج بن خالد

ثہ معویۃ بن ثور العامری البکائی

صاحب السیرة المحمدیة فی ذکر السرایا بغیر تخریج - قال ارسل رسول الله صلے الله علیہ وسلم الحارث بن العمیر الازدی بکتابہ الی ملک بصری (بصرہ) فلما نزل موتة قتلہ شرحبیل بن عمرو الغسانی ولم یقتل سواہ من رسلہ صلے الله علیہ وسلم واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات فی ذکر السرایا بسریہ موتة وایضا فی ترجمة الحارث قال اخبرنا محمد بن عمر قال ثنی ربیعة بن عثمان عن عمر ابن الحکم قال بعث رسول الله صلے الله علیہ وسلم الحارث بن عمیر الازدی احد بنی لھب الی ملک بصری بکتاب فلما نزل موتة عرض لہ شرحبیل بن عمرو الغسانی فقتلہ ولم یقتل لرسول الله صلے الله علیہ وسلم رسول غیرہ - نجاشی ملک الحبشة - کتب الیہ ان یزوجہ ام حبیبة رض وایضا - کتب الیہ ان یبعث الیہ صلی الله علیہ وسلم من بقی من اصحابہ عندہ - التخریج ذکرھما فی السیرة المحمدیة ولم یذکر سندا ولا تخریجا - واخرجھا محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة عمرو بن امیة فقال اخبرنا عبد الله ابن نمیر قال حدثنا الاوزاعی عن یحیی بن ابی کثیر عن ابی قلابة فی حدیث رواہ عن النبی صلے الله علیہ وسلم فذکر القصة وقال فیہ بعثہ رسول الله صلے الله علیہ وسلم الی النجاشی بکتابین فی احدھما ان یزوجہ ام حبیبة وفی الآخر یسألہ ان یحمل الیہ من بقی عندہ من اصحابہ فزوجہ

(نجاشی بادشاہ حبشہ)

صاحب سیرة محمدیہ نے سرایا کے ذکر میں بغیر تخریج کے کہا کہ بھیجا رسول ______ نے حارث بن عمیر ازدی کو اپنا فرمان لیکر ملک بصرے (بصرہ) کی جانب پس جب وہ پہونچے مقام موتہ میں تو مار ڈالا اون کو شرحبیل بن عمرو غسانی نے اور اون کے سوا کوئی اور رسول اللہ کے قاصدوں میں سے قتل نہیں کیے گئے۔ اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر میں سریہ موتہ میں اور تخریج کیا ہے حارث کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ربیعہ بن عثمان نے بروایت عمر بن الحکم کہا کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے حارث بن عمیر ازدی کو جو بنی لہب میں سے تھے ملک بصرے کی طرف فرمان لیکر پس جب اترے وہ موتہ میں تو سامنے آ وے شرحبیل بن عمرو غسانی اور مار ڈالا اون کو اور نہیں مارا گیا اون کے سوا رسول اللہ کا اور کوئی قاصد۔ نجاشی بادشاہ حبشہ لکھا اون کی طرف یہ کہ نکاح کردیں آپ سے ام حبیبہؓ کا (بطور وکالت) اور بھی لکھا اون کی طرف کہ بھیجدیں رسول اللہ کے پاس آپ کے وہ اصحاب جو حبشہ میں باقی ہوں تخریج ذکر کیا دونو فرمانوں کو سیرت محمدیہ میں اور نہیں ذکر کی سند اور نہ تخریج اور تخریج کی ہے ان دونو فرمانوں کی محمد بن سعد نے طبقات میں عمرو بن امیہ کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو عبد اللہ بن نمیر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اوزاعی نے بروایت یحیی بن ابی کثیر وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ کو اوس حدیث میں جس کو روایت کیا ہے اونہوں نے رسول اللہ صلعم سے پس ذکر کیا قصہ اور کہا اوسمیں بھیجا عمرو بن امیہ کو رسول اللہ نے نجاشی کیطرف دو فرمان لیکر ایک میں تھا کہ بیاہ دیں آپسے ام حبیبہ کو اور دوسرے میں آپنے خواہش کی تھی کہ حبشہ میں جو صحابہ باقی ہیں اونکو آپ بھیجدیں

النجاشی ام حبیبة وحمل الیه اصحابه فی سفینتین
ولید بن جابر بن ظالم الطائی البحتری -
وفد فکتب له کتابا - التخریج - ذکره الحافظ
وابن الاثیر وقالا اخرجه ابو عمرو - **وفود**
ثمالة - قدم عبد الله بن عیسی الثمالی ومسلمة
ابن حزان الحرانی علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی رهط من قومهما فبایعا واسلما وبایعا علی
قومهم فکتب لهم رسول الله کتابا بما فرض علیهم من
الصدقة فی اموالهم - کتبه ثابت بن قیس
وشهد علیه عبادة ومحمد بن مسلمة - کذا
ذکره - فی السیرة الشامیة فی بیان الوفود
وفود جرم - روی انه وفد رجلان منهم
یقال لاحدهما اسقع بن شریح بن حریم بن
عمرو بن رباح وللآخر هوذة بن عمرو بن
یزید بن رباح فاسلما وکتب لهما رسول الله
کتابا - **اورده** فی السیرة الشامیة بروایة
ابن سعد - **وفد تجیب** - قدم علیه وفد تجیب
وهم ثلثة عشر رجلا قد ساقوا معهم صدقات
اموالهم التی فرض الله علیهم فسر رسول الله
بهم واکرم منزلهم وقالوا یا رسول سقنا الیك
حق الله فی اموالنا فقال صلی الله علیه وسلم
ردوها فاقسموها علی فقرائکم قالوا یا رسول
الله ما قدمنا علیك الا بما فضل عن فقرائنا
فقال ابو بکر یا رسول الله ما وفد من العرب
بمثل ما وفد به هذا الحی من تجیب فقال رسول
الله ان الهدی بید الله عز وجل فمن اراد به
خیرا شرح صدره للایمان وسألوا رسول الله

بھیجدیں پس بیاہ دیا نجاشی نے آپکے ام حبیبہ کو اور دو کشتیوں میں آپکے
کے صحابہ کو آپکی طرف روانہ کر دیا - **ولید بن جابر بن ظالم طائی**
بحتری - حاضر خدمت ہوئے پس لکھا اونکے لیے فرمان **تخریج**
ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا دونوں نے کہ تخریج کی
ہے اسکی ابو عمرو نے **وفود ثمالہ** آئے عبد اللہ بن عیسی الثمالی
اور مسلمہ بن حزان الحرانی رسول اللہ کے پاس اپنی قوم کے
ایک گروہ کے ساتھ پس بیعت کی دونوں نے اور اسلام لائے
اور بیعت کی اپنی قوم کی جانب سے پس لکھا اونکو رسول اللہ
نے فرمان اون فرائض صدقات کے بارہ میں جو واجب تھا
اون کے مالوں میں لکھا اسکو ثابت بن قیس نے اور گواہی دی
عبادہ اور محمد بن مسلمہ نے **اسیطرح** ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں
وفود کے بیان میں **وفود جرم** روایت ہے کہ آئے دو آدمی
اون میں سے جن میں سے ایک کا نام تو اسقع بن شریح بن حریم
بن عمرو بن رباح تھا اور دوسرے کا ہوذہ بن عمرو بن یزید بن
رباح تھا پس وہ دونو اسلام لائے اور لکھا اون دونوں کے لئے
رسول اللہ نے فرمان **بیان** کیا اسکو سیرت شامی میں بروایت
ابن سعد **وفد تجیب** آئے رسول اللہ کے پاس وفد تجیب
اور وہ ۱۳ آدمی تھے جو اپنے ساتھ اپنے مالوں کی زکوۃ مقررہ
لیکر آئے تھے - پس خوش ہوئے اونسے رسول اللہ اور اکرام
کیا اونکا کہا اونھوں نے یا رسول اللہ ہمارے مالوں میں جو اللہ
کا حق تھا ہم وہ لیکر آپکی خدمت میں آئے ہیں آپنے فرمایا کہ
اس کو لیجاؤ اور اپنے فقرا پر تقسیم کر دو جواب دیا کہ یا رسول اللہ
ہم آپکے پاس وہی مال لائے ہیں جو ہمارے فقرا سے
بچگیا ہے پس کہا ابو بکر صدیق نے کہ یا رسول اللہ کوئی قبیلہ عرب
کا اسطرح نہیں آیا جسطرح یہ قبیلہ تجیب آیا فرمایا رسول اللہ نے کہ
ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے کھول
دیتا ہے اوسکا سینہ اسلام کے لیے اور سوال کیا رسول اللہ سے

اشياء فكتب لهم بها وجعلوا يسألونه عن
القرآن والسنن فازداد رسول الله صلى الله
عليه وسلم بهم رغبة وامر بلالا ان يحسن
ضيافتهم فاقاموا اياما ولم يطيلوا اللبث
فقيل لهم ما يعجلكم فقالوا نرجع الى من وراءنا
فنخبرهم برؤيتنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
وكلامنا اياه وما رد علينا ثم جاؤا الى رسول
الله يودعونه فارسل اليهم بلالا فاجازهم
بارفع ما كان يجيز به الوفود قال هل بقي منكم
احد قالوا نعم غلام خلفناه على رحالنا وهو
احدثنا سنا قال ارسلوه الينا فلما رجعوا الى رحالهم
قالوا للغلام انطلق الى رسول الله فاقض حاجتك
منه وانا قد قضينا حاجاتنا منه وودعناه فاقبل
الغلام حتى اتى رسول الله فقال يا رسول الله
اني امرؤ من بني ابذى يقول من الرهط الذي
اتوك انفا فقضيت حوائجهم فاقض حاجتي يا رسول
الله قال وما حاجتك قال ان حاجتي ليست كحاجة
اصحابي وان كانوا قدموا راغبين في الاسلام و
ساقوا ما ساقوا من صدقاتهم واني والله ما اعملني
من بلادي الا ان تسأل الله عز وجل ان يغفر لي
ويرحمني وان يجعل غناي في قلبي فقال رسول
الله واقبل الى الغلام اللهم اغفر له وارحمه
واجعل غناه في قلبه ثم امر له بمثل ما امر به
لرجل من اصحابه - فانطلقوا راجعين الى
اهليهم ثم وافوا رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمنى سنة عشر فقالوا نحن بنو ابذى فقال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما فعل الغلام

اونہوں نے چند چیزوں کا پس لکھدیا اونکی بابتہ فرمان
اور سوال کرتے تھے وہ قرآن اور سنن کا پس رسول اللہ
کی رغبت اونکی جانب زائد ہوئی اور حکم دیا بلال کو کہ اونکی
دعوت اچھی طرح کریں پس رہے وہ چند دن اور زائد دن ٹھہرنے
کا ارادہ نہیں کیا پس کہا گیا اونسے کہ تمھیں کاہے کی جلدی
ہے تو جواب دیا کہ اپنے باقی ماندہ لوگوں کے پاس جاکر اونکو
خبر دینگے کہ ہم نے رسول اللہ کو دیکھا اور آپسے کلام کیا اور
خبر دینگے اونکو آپکے عطیہ کی پھر آئے رسول اللہ کی خدمت
میں رخصت ہونے کے لیے پس بھیجا اونکی طرف بلال کو پس انعام
دیا اونکو اوس سے زائد جسقدر کہ دیا کرتے تھے آپ وفود کو فرمایا کہ
کیا باقی ہے تم میں سے کوئی کہا ہاں ایک لڑکا ہے جسکو ہم نے
اپنے سامان میں چھوڑ دیا تھا وہ ہم میں سب سے چھوٹا ہے فرمایا
کہ اسے ہماری طرف بھیجدو پس جب وہ لوٹے اپنی جا قیام
کی طرف تو کہا اوس لڑکے سے کہ جا رسول اللہ کے پاس اور
اونسے اپنی حاجت پوری کر کیونکہ ہم اپنی حاجتیں پوری کر آئے
اور آپ سے رخصت ہو آئے پس چلا وہ لڑکا یہانتک کہ رسول اللہ کے
پاس پہونچا اور کہا کہ یا رسول اللہ میں بنی ابذی میں سے ایک شخص مراد اوس
وہ گروہ تھے ابھی آئے تھے آپکے پاس پس پوری کیں اونہوں نے اپنی
اپنی حاجتیں آپ سے پس اب پوری کیجیے آپ میری حاجت یا رسول اللہ
فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے کہا کہ میری حاجت میرے ساتھیوں جیسی
نہیں ہے اگرچہ وہ اسلام میں راغب ہوکر اور اپنے ہمراہ اموال زکوٰۃ لیکر حاضر خدمت
ہوئے ہیں اور قسم اللہ کی نہیں برانگیختہ کیا مجھے اپنے شہر سے سفر کرنے پر مگر
سوال کیجیے آپ اللہ عز وجل سے کہ بخشش کیجائے مجھے اور رحم کرے مجھپر اور میرے قلب میں غنا دے
پس فرمایا رسول اللہ نے اور آپ متوجہ تھے لڑکے کیطرف کہ اللھم اغفر الٰہی اللہ بخشدے اوسکو
اور رحم کر اوسپر اور اوسکے قلب میں غنی کردے پھر حکم دیا اوسکیلیے بھی اوسی عطیہ کا جو اوس کے
ساتھیوں کو دیا تھا پس لوٹے گھر اپنے اہل کی طرف پھر ملے رسول اللہ سے منی
سنہ دس ہجری میں اونہوں نے کہا ہم بنی ابذی ہیں تو پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا

الذی اتانی معکم قالوا یا رسول الله ما رأینا
مثله قط وما حدثنا باقنع منه بما رزقه الله
لوان الناس اقتسموا الدنیا ما نظر نحوها
ولا التفت الیها فقال رسول الله الحمد لله انی
لارجوا ان یموت جمیعا فقال رجل منهم
اولیس یموت الرجل جمیعا یا رسول الله
فقال رسول الله تشعب اهواءه وهمومه
فی اودیة الدنیا فلعل اجله ان یدرکه
فی بعض تلك الاودیة فلا یبالی الله عزوجل
فی ایها هلك قالوا فعاش ذلك الغلام فینا
علی افضل حال وازهده فی الدنیا واقنعه
بما رزق - فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم
ورجع من رجع من اهل الیمن عن الاسلام
قام فی قومه فذکرهم الله والاسلام فلم یرجع
منهم احد وجعل ابوبکر الصدیق یذکره
ویسأل عنه حتی بلغه حاله وما قام به فکتب
الی زیاد بن لبید یوصیه به خیرا - ذکره
فی السیرة الشامیة عن ابی الحویرث وکذا
بلفظه ذکر فی زاد المعاد - وفد الرهاویین
روی انه قدم خمسة عشر رجلا من الرهاویین
وهم حی من مذحج علی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فنزلوا دار رملة بنت الحارث فاتاهم
رسول الله فتحدث عنهم طویلا واهدوا
لرسول الله صلی الله علیه وسلم هدایا منه
الفرس یقال له المراوح فاسلموا وتعلموا
القرآن والفرائض واجازهم کما کان یجیز
الوفد ثم رجعوا الی بلادهم ثم قدم منهم

حال ہے اوس لڑکے کا جو تمہارے ہمراہ آیا تہا کہا یا رسول اللہ ہم
نے اوس جیسا کوئی نہیں دیکھا اور نہ اوس جیسا قانع نظر سے
گذرا اگر تقسیم کریں لوگ دنیا کو تو نہیں دیکھے اوسکی طرف اور نہ متوجہ
ہو فرمایا رسول اللہ نے الحمد للہ میں امیدکرتا ہوں کہ وہ مرے گا
جمعیت خاطر اور طمینان قلب کے ساتہہ پس کہا ایک شخص نے
اونمیں سے کیا نہیں مرتا ہے ہر شخص باطمینان خاطر یا رسول اللہ
فرمایا رسول اللہ نے کہ اوسکی افکار اور خواہشیں شاخ در شاخ
رہتی ہیں دُنیا میں پس شاید کہ موت پالے اوسکو ان میں سے
کسی شاخ میں پس نہیں پروا کرتا اللہ کہ وہ کس وادی میں ہلاک
ہوجاوے کہا اونہوں نے پس زندہ رہا وہ لڑکا ہم میں قانع
اوس پر جو اللہ نے اُسے دیا تہا اور زاہد اور بہترین حال پر
پس جب وفات پائی رسول اللہ نے اور اہل یمن میں سے
لوگ مرتد ہوگئے تو کہڑا ہوا وہ لڑکا اپنی قوم میں پس یاد دلایا
اونکو اسلام پس نہیں مرتد ہوا اون میں سے کوئی اور ابوبکر
صدیق ذکر کرتے تھے اوسکا اور پوچہتے تھے اوسکا حال
یہانتک کہ آپ کو معلوم ہوا اوسکا حال اور اوسکا وعظ کے
لئے کہڑا ہونا پس لکہا آپنے زیاد بن لبید کو جس میں وصیت کرتے
تھے آپ اوسکے لیے بہلائی کی ذکر کیا اسکو سیرت شامی میں بروایت
ابوحویرث اور اسیطرح ان ہی لفظوں سے ذکر کیا اوسکو زاد المعاد
میں. وفد الرہاویین - روایت ہے کہ آئے رسول اللہ کے پاس پندرہ
آدمی رہاویین میں سے اور وہ ایک قبیلہ ہے مذحج کا پس اُترے
وہ رملہ بنت حارث کے گہر میں پس آئے اون کے پاس
رسول اللہ اور بہت دیر اوسنے بات چیت کی ہدیہ دیں
اونہوں نے رسول اللہ کو چند چیزیں اونمیں سے ایک گہوڑا
تہا جسکا نام مراوح تہا پس اسلام لائے اور سیکہا قرآن و فرائض
اور انعام دیا آپنے انکو جیسا کہ دیا کرتے تھے وفود کو پہر لوٹے وہ اپنے
شہروں کو پہر آئے اونمیں سے چند آدمی پس

وفد الرہاویین

نفر فحجوا مع رسول الله من المدینة فاقاموا
حتی توفی رسول الله صلعم فاوصی لهم بمائة
وسق بخیبر فی الکتیبة جاریة علیهم وکتب لهم
کتابا فباعوا ذلك فی زمن معویة - اورده
صاحب السیرة الشامیة بروایة ابن سعد
فی وفادات العرب عن ابی طلحة التیمی یهودی
من اهل یثرب - عن یوسف بن عبد الله بن
سلام قال ان رجلا من اهل الشام نزل بیهودی
من اهل یثرب فانزله واکرمه فقال الشامی انی
لا ادری ما اجازیك بما صنعت الی الآن الا انی
اکرمك بحدیث احدثکه فاحفظه منی انه
خارج بارض العرب نبی فان ادرکته فاتبعه فان
انت لم تفعل فلیکن بینك و بینه عهد قال فلما
خرج رسول الله صلی الله علیه و سلم جاء الیهودی
الی رسول الله صلی الله علیه و سلم فقال انك
رسول الله فقال له رسول الله فاتبعنا فقال
الیهودی لا ادع دینی ولکن لی الف نخلة فلك منها
مائة وسق اودیه کل عام الیك انا آمن علی
اهلی و مالی فاکتب لی بذلك فکتب له رسول
الله صلی الله علیه و سلم - اورده - فی الکنز
العمال و قال خرجه ابن عساکر فی تاریخه -
الی یهودی اسمه فنحاص - عن عکرمة ان
النبی صلی الله علیه و سلم بعث ابا بکر الی فنحاص
الیهودی یستمده وکتب الیه وقال لابی بکر
لا تفتت علی بشیء حتی ترجع الی فلما قرأ فنحاص
الکتاب قال قد احتاج ربکم قال ابو بکر فهممت
ان اقده بالسیف ثم ذکرت قوله صلی الله علیه وسلم

۲۹ یهودی من اهل یثرب

۳۰ یهودی اسمه فنحاص

حج کیا رسول اللہ کے ساتھ مدینہ سے اور رہے یہانتک
کہ وفات پائی رسول اللہ نے پس وصیت کی آپنے اونکے
لیے سو وسق کٹی ہوئی کھجوروں کے لیے خیبر کے قلعہ کتیبہ میں
ہمیشہ کے لیئے جاری اون کے واسطے اور لکھا اونکو اس بابت فرمان
پس بیچدیا اونہوں نے اس کو معویہ کے زمانہ میں بیان کیا اسکو
صاحب سیرۃ شامی نے بروایت ابن سعد فادات عرب کے بیان
میں ابی طلحہ تیمی سے روایت کرکے یہودی اہل مدینہ میں سے - روایت
ہے یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے کہا ایک شامی مسافر اترا ایک
مدینہ کے یہودی کے پاس پس اوس نے مہمانی کی اور اوسکا اکرام
کیا پس کہا شامی نے کہ میں نہیں جانتا کہ جو تو نے میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تجھے کیا بدلہ دوں مگر یہ کہ میں تجھے ایک بڑی بات بتاتا
ہوں پس یاد رکھ تو اسکو کہ پیدا ہوگا ارض عرب میں ایک نبی
پس اگر پاوے تو اوسکا عہد تو اطاعت کرنا اوسکی پس اگر تو اسکی
پیروی نکرے تو چاہیے کہ اوسکے اور تیرے درمیان عہد ہو جاوے پس
جب مبعوث ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ یہودی آیا رسول اللہ
کے پاس اور کہا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپنے فرمایا کہ میری
اطاعت کر کہا یہودی نے کہ میں اپنا دین نہیں چھوڑونگا لیکن میرے
ملک ہزار درخت خرما ہیں پس اونمیں سے آپکو ہر سال سو وسق ادا
کرونگا اور میں اوسکا عوض امن میں ہو جاؤں اپنے مال اور
اہل پس لکھیے میری بابتہ فرمان پس لکھا رسول اللہ نے اوسکے
لیئے بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن
عساکر نے اپنی تاریخ میں فرمان ایک یہودی کی طرف جسکا نام
فنحاص تہا - عکرمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بھیجا ابو بکر صدیق کو فنحاص یہودی کیطرف امداد چاہتے تھے
آپ اوس سے اور لکھا اوسکے نام ایک فرمان اور فرمایا ابو بکر سے کہ اپنی
خوشی کوئی کام نکرنا یہانتک کہ لوٹے تو میری طرف پس جب پڑہا فنحاص نے
فرمان اسبارکرتو کہا کہ محتاج ہوگیا تمہارا رب کہا ابو بکر نے پس ارادہ کیا میں نے کہ گردن مار ڈالوں

لاتفتت علی بشیٔ ثم نزلت - لقد سمع الله قول الذین قالوا ان الله فقیر ونحن اغنیاء - الآیه - اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجه ابن جریر فی التفسیر وابن المنذر ورواه ایضاً ابن جریر عن السدّی نحوه - **قوله لاتفتت** - افتعال افتات فلان علی فلان اذا تفرد برایه فی التصرف والمراد ان لایفعل برایه شیئاً - **قوله ان افده بالسیف** - فدّ ای قطع وشق -

میں اوسکو تلوار سے پھر یاد آیا مجھے رسول اللہ کا فرمانا کہ کوئی بات اپنی خوشی نکرنا - پھر اتری یہ آیت - البتہ سنا اللہ نے اون لوگوں کا قول جنہوں نے کہا کہ اللہ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں - الآیۃ

تخریج - بیان کیا ہے کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن جریر نے تفسیر میں اور ابن منذر نے اور روایت کیا ہے اسکو ابن جریر نے سدی سے بھی اسی طرح - **قوله لاتفتت** - بولا جاتا ہے افتات علی فلاں جبکہ منفرد ہو جائے اپنی رائے کیساتھ تصرف کرنے میں اور مراد یہ ہے کہ اپنی رائے سے کچھ کام مت کر - **قوله ان افده بالسیف** - فدّ یعنی شق کر دیا اور کاٹ دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھذا ما کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصدقات وکان عند ابی بکر رضی اللہ عنہ

کتاب الصدقات

بسم اللہ الرحمن الرحیم - ہذہ فریضۃ الصدقۃ
التی فرضہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
علے المسلمین والتی امر اللہ بہا رسولہ - فمن
سُئلہا من المسلمین علے وجہہا فلیعطہا
ومن سُئل فوقہا فلا یعط - فی اربعۃ وعشرین
من الابل فما دونہا من الغنم فی کل خمس
شاۃ - فاذا بلغت خمسا وعشرین الی خمس
وثلثین ففیہا بنت مخاض انثی - فان لم تکن
بنت مخاض فابن لبون ذکر - فاذا بلغت
ستا وثلثین الی خمس واربعین ففیہا بنت
لبون انثی فاذا بلغت ستا واربعین الی ستین
ففیہا حقۃ طروقۃ الجمل - فاذا بلغت احدی
وستین الی خمس وسبعین ففیہا جذعۃ - فاذا
بلغت ستا وسبعین الی تسعین ففیہا
بنتا لبون - فاذا بلغت احدی وتسعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ (احکام) فرائض زکوۃ کے ہیں جنکو مقرر
کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر اور وہ جن کا حکم
کیا ہے اللہ نے اپنے رسول کو پس جو شخص مسلمانوں سے اوسکی
موافق طلب کرے تو دینا چاہیئے اور جو اس سے زائد طلب کرے
(خواہ زیادتی عدد میں ہو یا عمر میں) تو نہ دینا چاہیے - چوبیس یا اوس
سے کم اونٹوں کی زکوۃ بکری سے دیجائیگی اس طور سے کہ ہر پانچ
اونٹوں پر ایک بکری - اور جب پچیس ہو جاویں تو پینتیس تک
بنت مخاض یعنی وہ بوتی (بچہ مادہ شتر) جو عمر کا اول سال پورا
کر کے دوسرے میں داخل ہو جائے - اور اگر بنت مخاض نہو تو ابن
لبون (وہ بوتا جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا) اور جب چھتیس ہو جاویں تو
پینتالیس تک بنت لبون - اور چھیالیس سے ساٹھ تک حقہ طروقۃ
الجمل یعنی وہ بوتی جو چوتھے سال میں داخل ہو جاوے اور حاملہ ہونے کی
قابل ہو - اور جب اکسٹھ ہو جاویں تو پچھتر تک جذعہ یعنی وہ اونٹ
جو عمر کے پانچویں سال میں داخل ہو جاوے - اور جب چھہتر ہو جائیں
تو نوے تک دو بنت لبون - اور جب اکانوے ہو جاویں تو ایکسو بیس

الی عشرین ومائة ففیها حقتان طروقتا
الجمل - فان زادت عن عشرین ومائة ففی کل
اربعین بنت لبون وفی کل خمسین حقة -
ومن لم یکن معه الا اربع من الابل فلیس
فیها صدقة الا ان یشاء ربها - فاذا بلغت
خمسا من الابل ففیها شاة - ومن بلغت
عنده من الابل صدقة الجذعة ولیست
عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه
الحقة ویجعل معها شاتین ان استیسرتا له
او عشرین درهما - ومن بلغت عنده صدقة
الحقة ولیست عنده الحقة وعنده الجذعة
فانها تقبل منه الجذعة ویعطیه المصدق
عشرین درهما او شاتین - ومن بلغت عنده
صدقة الحقة ولیست عنده الا بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ویعطی المصدق
شاتین او عشرین درهما - ومن بلغت صدقته
بنت لبون وعنده الحقة فانها تقبل منه
الحقة ویعطیه المصدق عشرین درهما او
شاتین ومن بلغت صدقته بنت لبون
ولیست عنده وعنده بنت مخاض فانها
تقبل منه بنت المخاض ویعطی معها عشرین
درهما او شاتین - ومن بلغت صدقته بنت
مخاض ولیست عنده وعنده بنت لبون
فانها تقبل منه بنت لبون ویعطیه المصدق
عشرین درهما او شاتین - فان لم یکن عنده
بنت مخاض علی وجهها وعنده ابن لبون فانه
یقبل منه ولیس معه شیء - وفی صدقة الغنم

دو حقة قابل حمل - اور اگر ایکسو بیس سے زائد ہوجائیں تو ہر چالیس
کی زیادتی پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ
اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں تو اونمیں زکوۃ نہیں ہے
مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بغرض ثواب بطور نفل) اور
جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہوجائے تو اوس میں ایک بکری ہے
اور جس کے پاس اسقدر اونٹ ہوں کہ اوسکو زکوۃ میں جذعہ دینا
واجب ہو اور اوس کے پاس جذعہ نہو بلکہ حقہ ہو تو حقہ اوس سے
لیلیا جاوے اور لی جاویں اوس کے ہمراہ (کمی پوری کرنے کو) دو بکریاں
اگر اوسکو آسانی سے مہیا ہوسکیں ورنہ بیس درہم - اور جسکو حقہ دینا واجب
ہو اور اوس کے پاس حقہ نہو بلکہ جذعہ ہو تو اوس سے جذعہ لیلیا جاوے اور دیدے
اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو بکریاں (تاکہ زکوۃ میں غیر واجب زیادتی
نہ لی جاوے) اور جس کے پاس اونٹوں کی اسقدر تعداد ہو کہ اوسکو حقہ دینا
واجب ہو اور اوس کے پاس بنت لبون ہی ہو تو وہ اوس سے
لیلی جاوے اور دے وہ مصدق کو (علاوہ بنت لبون کے) دو بکریاں یا
بیس درہم - اور جس کے ذمہ بنت لبون واجب ہو اور اوس کے
پاس حقہ ہو تو وہ اوس سے لیلیا جاوے اور مصدق اوسکو
اپنے پاس سے بیس درہم یا دو بکریاں دیدے - اور جسکو بنت لبون
دینا ہو اور اوس کے پاس بنت لبون نہو بلکہ بنت مخاض ہو تو لیلی
جاوے اوس سے بنت مخاض لیکن دیوے وہ اوس کے ساتھ عامل زکوۃ کو
بیس درہم یا دو بکریاں - اور جسکو بنت مخاض دینا ہو اور اوس کے
پاس وہ نہو بلکہ بنت لبون ہو تو اوس سے بنت لبون
لیلی جاوے اور دے اوسکو عامل زکوۃ بیس درہم یا دو
بکریاں - اور اسیصورت میں اگر اوس کے پاس بنت
مخاض بشرط مقروضہ نہیں ہے اور اوس کے پاس
ابن لبون ہے تو وہ اوس سے لیلیا جائے برابری
میں نہیں ہے اوس کے ساتھ کچھ زیادتی - اور
اون بکریوں میں جو چراگاہ میں چریں چالیس سے ایکسو بیس تک

فی سائمتہا اذا بلغت اربعین الی عشرین و مائۃ
شاۃٍ شاۃٌ - فاذا زادت علے عشرین ومائۃ
الی مأتین شاتان فاذا زادت علے مأتین
الی ثلثمائۃ ففیہا ثلث شیاہٍ - فاذا زادت علے
ثلثمائۃ ففی کل مائۃ شاۃ شاۃ واحدۃ - فاذا
کانت سائمۃ الرجل ناقصۃ عن اربعین شاۃ
فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاءُ ربہا - ولا یجمع
بین متفرق ولا یفرق بین مجتمع خشیۃ
الصدقۃ وما کان من خلیطین فانہما یتراجعان
بینہما بالسویۃ ولا یوخذ فی الصدقۃ ھرمۃ
ولا ذات عوار ولا تیس الا ان یشاء المصدق -
وفی الرقۃ ربع العشر فان لم یکن الا تسعین
ومائۃ فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا -
اخرجہ البخاری بھذا اللفظ واتمہ فی عدۃ
ابواب من الزکوۃ وغیرہا مقطعا ورواہ
ایضا ابن ماجۃ والنسائی وابو داؤد وامام
احمد فی مسندہ باختلاف یسیر - وزاد ابو داؤد
فی روایتہ - انہ کان علیہ خاتم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم -

زکوۃ کی ایک بکری ہے - اور جب ایکسو ۱۲۰ بیس سے زائد ہو جائیں
تو دوسو تک دو بکریاں اور جب دوسو پر زائد ہو جاویں تو تین
سو تک تین بکریاں - اور جب تین سو سے زائد ہو جاویں تو ہر
سیکڑے کی زیادتی پر ایک بکری - اور اگر چرائی پر چرانے
والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو اونیں کچھ زکوۃ نہیں ہے
مگر کہ خود اون کا مالک چاہے (یعنی بطور نفل بغرض ثواب)
اور جمع نکیا جاوے زکوۃ لینے کے لیئے مال متفرق (تاکہ غیر نصاب
پر زکوۃ لیلیں) اور نہ متفرق کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال مجتمع
(تاکہ زکوۃ کم آوے) صدقہ کے خوف سے - اور جو مال دو شریکوں کا ہو
تو زکوۃ دونو پر برابر تقسیم کرنا چاہیئے اور نہ لیا جائے زکوۃ میں بہت
بوڑھا جانور اور نہ عیب دار اور نہ بوک (خواہ مینڈھا ہو یا بکرا) مگر
کہ خود عامل زکوۃ چاہے (بوجہ کسی مصلحت کے) اور زکوۃ دراہم
میں چالیسواں حصہ ہے پس اگر درہم ایک سو نوے ۱۹۰ ہوں (مثلاً)
تو نہیں ہے زکوۃ اوس میں مگر خود مالک مال خوشی سے دے (یعنی
اگر دوسو سے کچھ بھی کم ہو تو زکوۃ نہیں ہے حتی کہ ایک سو نانوے پر بھی)
تخریج کی ہے اسکی بخاری نے ان لفظوں کیساتھ اور تمام کیا ہے پوری تحریر کو زکوۃ اور
غیر زکوۃ کے چند بابوں میں علیحدہ علیحدہ ٹکڑے کرکے اور روایت کیا ہے اسکو ابن ماجہ
اور نسائی اور ابوداؤد نے بھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں الفاظ کے تھوڑا اختلاف کے ساتھ اور
زائد کیا ہے ابوداؤد نے اپنی روایت میں کہ تھی اوس تحریر پر مہر رسول اللہ صلعم کی

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

بنت او ابن مخاض - بفتح المیم والخاء والضاد
المعجمتین فصیل لناقۃ التی دخلت فی سنۃ
الثانیۃ - بنت او ابن لبون - بفتح اللام وھو
من الابل واتی علیہ سنتان ودخل فی الثالثۃ
الحقۃ - بکسر الحاء المھملۃ وتشدید القاف

بنت یا ابن مخاض بفتح میم خا معجمہ ضاد معجمہ وہ اونٹ کا بچہ خواہ
نر ہو یا مادہ جو عمر کا ایک سال پورا کر کے دوسرے میں داخل ہو جائے
ابن لبون یا بنت لبون بفتح لام وہ اونٹ یا اونٹنی جو دو برس
کی ہو کر تیسرے میں شروع ہو حقہ بکسر حا مہملہ اور تشدید
قاف -

وهو من الابل ما اتى عليه ثلث سنين ودخل
فى الرابعة - **طروقة الجمل** - بفتح الطاء
المهملة صفة حقة وهى ناقة دخلت فى سن
يركبها الفحل وتم لها ثلث سنين - **جذعة**
بالكسر وهى من الابل ما تم له اربع سنين -
سائمة هى من الماشية ما يرسل فى مراعيها -
هرمة - بفتح الهاء وكسر الراء المهملة
وهى كبيرة السن التى سقطت اسنانها -
ذات عوار - قال فى مجمع البحار عور بالفتح
العيب وقد يضم وكذا فى العينى وفى القاموس
هو ذهاب حس احد العينين - **التيس** -
بفتح التاء المثناة قال فى مجمع البحار اراد به
فحل الغنم يعنى اذا كان ماشيتها كلها او بعضها
اناثا لا يوخذ الذكر الا فيما ورد فيه السنة
التبيع من ثلثين بقرا وابن لبون مكان
بنت مخاض وقيل لا يوخذ التيس لان المالك
يقصد به الفحولة وقال العينى قوله ولا تيس
هو فحل الغنم وقيده ابن التين انه من المعز -
قوله لا يجمع بين متفرق الخ - بتقديم
الفوقية على الفاء وتشديد الراء وللحموى
والمستملى مفترق بتاخيرها ولا يفرق بين
مجتمع بكسر الميم الثانى كذا فى القسطلانى
قال العينى وغيره اختلف العلماء فى تاويل
هذا الحديث قال مالك فى الموطا تفسيره -
لا يجمع بين متفرق ان يكون ثلثة انفس لكل
واحد اربعون شاة واذا اظلهم المصدق
جمعوها ليودوا شاة - ولا يفرق بين مجتمع

وہ اونٹ یا اونٹنی جو پوری تین سال کی ہو جاوے اور چوتھے سال
میں شروع ہو - **طروقۃ الجمل** بفتح طاء مہملہ - یہ ترکیب میں صفت
واقع ہوئی حقہ کی یعنی وہ ناقہ جو ایسی عمر کو پہونچ جائے کہ حامل
ہونیکے قابل ہو اور پورے تین سال اوسکی عمر کے ہو جاویں - **جذعہ** بکسر
جیم وہ اونٹنی جو پوری چار سال کی عمر والی ہو - **سائمہ** وہ چوپایہ جو
چراگاہ میں چرائی جاویں - **ہرمہ** - بفتح ہاء ہوز - و کسر راء مہملہ - وہ
اونٹنی جو اس قدر بوڑھی ہو جاوے جس کے دانت بڑھاپے
کیوجہ سے گر جاویں **قولہ ذات عوار** - کہا مجمع البحار میں عور بفتح
عین مہملہ کے معنی عیب کے ہیں اور کبھی عین کا ضمہ ہوتا ہے اسی طرح
عینی میں ہے اور قاموس میں ہے کہ اوسکی معنی ہیں کہ جاتا رہنا ایک
آنکھ کی حس کا - **التیس** بفتح تاء فوقانیہ کہا مجمع البحار میں کہ مراد
اوس سے بکریوں کا نر ہے یعنی جبکہ ہوں اوس کے سب جانور یا بعض
مادہ تو نہ لے اوس سے نر مگر جس کے بارہ میں شرع سے حکم ہے جیسے کہ تیس
گائے بیل میں ایک تبیع یا ابن لبون بنت مخاض کے عوض
اور کہا گیا ہے کہ نہ لے نر اسوجہ سے کہ مقصود مالک کا اوس سے بچے لینا ہوتا ہے
اور کہا عینی نے قولہ ولا تیس اور وہ بکریوں کا نر ہے اور مقید کیا ہے ابن
تین نے معز یعنی بکری کیساتھ (یعنی بوک) **قولہ لا یجمع بین متفرق الخ**
تاء فوقانیہ پہ فاء پر راء مہملہ مشدد اور حموی اور مستملی کی روایت میں ہے
مفترق جس میں تاء فوقانیہ موخر ہے فاء سے - ولا یفرق بین مجتمع میم
ثانی کے کسرہ کے ساتھ قسطلانی نے یونہی لکھا ہے عینی وغیرہ نے
کہا کہ علماء نے اختلاف کیا ہے - اس حدیث کی تاویل میں
امام مالک نے موطا میں اس حدیث کی تفسیر میں لکھا ہے - کہ لا یجمع
بین متفرق یعنی تین شخص ہوں کہ ہر ایک کے چالیس
چالیس بکریاں ہوں جب کبھی کہ عامل زکوۃ آنے کو ہے تو
سب کو یکجا کر لیں تاکہ اون کو ایک بکری دینا ہو - ولا یفرق
بین مجتمع کے یہ معنی ہیں کہ دو شریکوں کی مثلاً دو سو دو بکریاں
ہوں پس ان دو کو تو تین بکریاں زکوۃ کی واجب ہیں

ان یکون للخلیطین مائتا شاة وشاتان
فیکون علیهما فیهما ثلث شیاه فیفرقونها
حتی لایکون علی کلواحد الاشاة واحدة
فنهوا عن ذلك وهو قول الثوری والاوزاعی
وقال الشافعی تفسیره ان یفرق الساعی
الاول لیاخذ من کلواحد شاة وفی الثانی
لیاخذ ثلثا - فالمعنی واحد لکن صرف الخطاب
الشافعی الی الساعی کما حکاه عنه الداؤدی
وصرفه مالك الی المالك وقال الخطابی عن
الشافعی انه صرفه الیهما - انتهی ملتقط کلام
العینی والقسطلانی - قال ابن همام اذا کان
النصاب بین شرکاء وصحت الخلطة بینهم
باتحاد السرح والمرعی والمراح والفحل والمحلب
یجب الزکوة فیه عنده ای عند الشافعی لقوله
علیه السلام لایجمع بین متفرق الحدیث
وعندنا لایجب والا لوجبت علی کلواحد
فیما دون النصاب - لنا هذا الحدیث ففی
وجوب الجمع بین الاملاك المتفرقة اذ المراد
الجمع والتفریق فی الامکنة الا تری ان النصاب
المتفرق فی امکنة مع وحدة الملك یجب
فیه - فمعنی لایفرق بین مجتمع انه لایفرق
الساعی بین الثمانین مثلا او المائة وعشرین
لیجعلها نصابین او ثلثة ولا یجمع بین
متفرق انه لایجمع مثلا بین الاربعین
المتفرقة بالملك بان یکون مشترکة لیجعلها
نصابا والحال انه لکل عشرون - انتهی قول ابن
الهمام - وقوله خشیة الصدقة منصوب

پس زکوۃ کے وقت اون کو علحدہ علحدہ کرلیں تاکہ ہرایک پر ایک ایک
بکری کی زکوۃ آئے - پس ان دونوں فعلوں سے منع کیے گئے
ہیں اور یہی قول ثوری اور اوزاعی کا ہے - امام شافعی نے اسکی
تفسیر میں کہا ہے کہ تفریق کردے عامل زکوۃ صورت اول میں
تاکہ لیلے ہرایک سے ایک بکری - اور صورت ثانی میں تاکہ لیلے
تین بکریاں پس معنی بہرحال ایک ہیں لیکن (فرق آتا ہے)
کہ امام شافعی نے حدیث کے خطاب کو عامل زکوۃ کیطرف متوجہ
کیا ہے جیسے کہ داؤدی نے اون سے نقل کیا ہے اور امام مالک
نے مالک کیطرف متوجہ کیا ہے اور خطابی نے امام شافعی سے روایت کی ہے
کہ خطاب دونوں کیطرف متوجہ ہے ختم ہوا کلام عینی اور قسطلانی کا - ابن ہمام نے
کہا ہے کہ جب نصاب مشترک ہو شرکا میں - اور شرکت صحیح ہوا ہیں
بایں طور کہ شریک ہیں وہ چراگاہ اور ریوڑ اور نر سے بچے لینے میں اور
دودھ دوہنے میں تو واجب ہوگی زکوۃ اسی نصاب پر شافعی رح کے
نزدیک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لایجمع
بین متفرق الحدیث اور ہمارے نزدیک (یعنی حنفیہ) نہیں
واجب ہے ورنہ لازم آئیگا کہ ہرایک شریک پر نصاب سے کم پر زکوۃ
آجائے - ہماری دلیل یہی حدیث ہے پس صورت وجوب میں
املاک متفرقہ کا جمع لازم آتا ہے اس لیے کہ مراد جمع اور تفریق
مکانی ہے - دیکھو کہ جو نصاب کہ منتشر مکانوں میں ہو وحدت
ملک کے ساتھ تو اوس میں زکوۃ واجب ہے - پس معنی لایفرق
بین مجتمع کے یہ ہیں کہ نہ تفریق کرے عامل زکوۃ اسی بکریوں
کے درمیان یا ایک سو بیس کے درمیان تاکہ بنائے اوس کے
دو نصاب یا تین - اور معنی لایجمع بین متفرق کے یہ ہیں کہ
مثلاً ان چالیس کو جو متفرق بالملک ہوں جمع نہ کرے جو مشترک
ہوں درمیان شرکا تاکہ بنالے اون کا ایک نصاب
حالانکہ ہرایک کی بیس بکریاں ہیں ختم ہوا قول ابن ہمام
کا - قولہ خشیۃ الصدقۃ منصوب ہے اسوجہ سے کہ

علی انه مفعول له وقد تنازع فیه الفعلان یجمع ویفرق والخشیة خشیتان خشیة الساعی ان یقل الصدقة وخشیة رب المال ان یکثر الصدقة فامر کل واحد منهما ان لا یحدث شیئا من الجمع والتفریق کذا فی العینی والقسطلانی - الرقة - بکسر الراء المهملة وتخفیف القاف هو الدرهم المضروب ویقال له ورق ایضا -

کہ یہ مفعول لہ ہے اور یہاں دونوں فعلوں یعنے یجمع اور یفرق کا تنازع ہے - اور مراد خشیتہ سے خوف ہے دونو جانب کا پس خوف عامل زکوۃ کا تو یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو کہ) زکوۃ کم لیلی جاوے اور خوف صاحب مال کا یہ ہے کہ (کہیں ایسا نہو) زکوۃ میں زائد چلا جاوے پس حکم دیا ہر ایک کو کہ نہ احداث کریں وہ کسی شئے کا یعنی نہ جمع کریں اور نہ جدا کریں - اسیطرح لکھا ہے عینی اور قسطلانی میں الرقۃ بکسر راء مہملہ اور تخفیف قاف - درہم سکہ زدہ اور اسکو ورق بکسر راء مہملہ بھی کہتے ہیں +

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط و ماخوذ ہوتے ہیں اِس فرمان سے

قوله فلیعطها - فیه دلالة علی دفع زکوة اموال الظاهرة الی الامام - **قوله فلا یعط** - فیه دلیل علی ان الامام اذا ظهر فسقه بطل حکمه - **قوله من المسلمین** - فیه دلالة علی ان الکافر لا یخاطب بذلك - **قوله من الغنم** قال الکرمانی قال الفقهاء فیه تفسیر من وجه واجمال من وجه فالتفسیر انه لا یجب فی اربع وعشرین الا الغنم والاجمال انه لا یدری قدر الواجب فمن ثم قال بعد ذلك مفسر الهذا فی کل خمس شاة فصار هذا بیانا لقدر الواجب وابتداء النصاب فاول نصاب الابل خمس - وانما بدأ بزکوة الابل لانها غالب اموالهم وتعم الحاجة الیها - **قوله الی خمس وثلثین - الی خمس واربعین - الی ستین** - فیه دلیل علی ان الاوقاص لیست بعفو وان الفرض یتعلق بالجمیع وهو احد قولی

قوله فلیعطها - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اموال ظاہرہ کی زکوۃ امام کے پاس پہونچانا چاہیئے - **قوله فلا یعط** اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ جبکہ امام کا فسق ظاہر ہو جاوے تو اوس کا حکم باطل ہو جاتا ہے **قوله من المسلمین** - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ احکام زکوۃ سے کفار مخاطب نہیں ہیں (پس نہ لی جاوے اون سے زکوۃ) - **قوله من الغنم** ذکر کیا کرمانی نے کہ فقہاء نے کہا ہے کہ اس قول میں اجمال بھی ہے تفسیر بھی ہے تفسیر تو یہ ہے . . . کہ چوبیس[2] اونٹوں میں نہیں واجب ہے کچھہ مگر ایک بکری - اور اجمال یہہ ہے کہ قدر واجب زکوۃ کا نہیں معلوم ہوتا اسیوجہہ سے اس کے بعد اسکی تفسیر کے لیے فرمایا کہ فی کل خمس شاۃ - ہر پانچ میں ایک بکری ہے پس یہہ بیان ہو گیا قدر واجب اور ابتداء نصاب کا پس اونٹونکی زکوۃ کا نصاب پانچ اونٹ ہیں اور اونٹوں سے اسوجہہ سے شروع کیا گیا کہ عرب کا اچھا مال اونٹ ہی تھے اور اون سے ہی زائد حاجت پڑتی تھی - **قوله الی خمس وثلثین الی خمس واربعین - الی ستین** - اسمیں دلیل ہے اسبات پر کہ اوقاص (یعنی بیان شدہ فرائض کے درمیانی اعداد) معاف نہیں ہے اور زکوۃ متعلق ہے سب سے اور شافعی رح کے دو قولوں میں سے یہہ

الشافعی قال صاحب التوضیح والاصح خلافه
والوقص محركة ما بين الفريضتين كذا فی
مجمع البحار - قوله (فی بیان صدقة الابل) فان
زادت الی قوله فی کل خمسین حقة
وبه اخذ الشافعی و احمد وقال ابو حنيفة
اذا زاد علی عشرين ومائة استقبل به الفريضة
وعن مالك روايتان واستدل لابی حنيفة
بما رواه ابن ابی شيبة عن سفيان عن ابی اسحق
عن علی قال اذا زادت الابل علی عشرين ومائة
استقبل به الفريضة - وعورض بان شريكا
رواه عن ابی اسحق عن علی اذا زادت الابل
علی عشرين ومائة ففی کل خمسين حقة وفی
کل اربعين بنت لبون - الا ان سفيان احفظ
من شريك و استدل له من المرفوع ايضا ما فی
کتاب الذی کتبه رسول الله صلی الله عليه وسلم
لعمرو بن حزم وسياتی بيانه ان شاء الله فی
موضعه - قوله فی صدقة الغنم
اذا بلغت اربعين - قد اجمع العلماء
علی ان لا شئ فی اقل من الاربعين من الغنم وان
فی الاربعين شاة وفی مائة وعشرين شاتان وفی
ثلثمائة ثلث شياه واذا زادت واحدة فليس
فيها شئ الی اربعمائة ففيها اربع شياه ثم فی
کل مائة شاة وهذا قول ابی حنيفة ومالك
والشافعی واحمد فی الصحيح عنه والثوری واسحق
والاوزاعی وجماعة اهل الاثر وهو قول علی
وابن مسعود رضی الله عنهما - وقال الشعبی
والنخعی والحسن اذا زادت علی ثلثمائة واحدة

ایک قول ہے کہا صاحب توضیح نے کہ قول صحیح شافعی کا اس کے خلاف ہے
اور وقص بالتحریک دو فرضوں کے درمیانی اعداد۔ اسی طرح مجمع البحار میں قوله
(اونٹوں کی زکوٰة کے بیان میں) فان زادت الی قوله فی کل خمسین حقة۔ اور
اسی پر عمل کیا ہے امام شافعی اور امام احمد نے اور کہا امام ابو حنیفہ نے
کہ جب زائد ہو جاویں ایکسو بیس پر تو از سر نو زکوٰة کا حساب کیا جاوے
اور امام مالک سے دو روایتیں ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ کے قول کا استدلال
بیان کیا گیا ہے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے سفیان
سے۔ سفیان روایت کرتے ہیں ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں
علی سے کہا کہ جب زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس پر تو از سر نو
زکوٰة کا حساب کیا جاوے۔ اور معارضہ کیا گیا ہے اس سے اس طور
پر کہ شریک نے روایت کیا ہے اسکو ابی اسحق سے اور وہ روایت کرتے
ہیں علی سے کہ جبکہ زائد ہو جاویں اونٹ ایکسو بیس پر تو ہر پچاس کی زیادتی
میں ایک حقہ ہے اور ہر چالیس کی زیادتی پر ایک بنت لبون مگر یعنی
جواب دیا گیا ہی اوس معارضہ کا اس طور سے کہ سفیان زیادہ یاد رکھنے والا
ہے بہ نسبت شریک کے۔ اور اون کا استدلال بیان کیا گیا ہی اوس حدیث
مرفوع سے بھی جو اوس فرمان میں ہے جسکو رسول اللہ صلعم نے
عمرو بن حزم کیلئے لکھا ہے اور آئیگا اوس کا ذکر آئندہ اوسکے موقع پر انشاء اللہ تعالیٰ
قوله (غنم کی زکوٰة کے بیان میں) اذا بلغت اربعین تحقیق اجماع کر لیا ہے
علما نے اس بات پر کہ چالیس سے کم بکریوں پر زکوٰة نہیں ہے اور اس بات پر کہ
چالیس پر ایک بکری ہے۔ اور ایکسو بیس پر دو بکریاں۔ اور تین سو پر
تین بکریاں ہیں اور جب زائد ہو جاوے تین سو پر ایک ہی تو چار سو تک
کچھ بھی نہیں ہے اور چار سو پر چار بکریاں ہیں۔ پھر ہر سیکڑے کی زیادتی
پر ایک بکری اور یہی قول ہی ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا اور امام احمد
کا بھی بروایت صحیح یہی مذہب ہے اور ثوری اور اسحق اور اوزاعی اور
جماعت اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے اور یہی قول ہے علی اور ابن
مسعود رضی اللہ عنہما کا۔ اور کہا شعبی اور نخعی اور حسن نے کہ جبکہ زائد
ہو جاوے تین سو پر ایک تو اوس میں زکوٰة کے

ففيها اربع شياه الى اربعمائة فاذا زادت
واحدة يجب فيها خمس شياه - وهي رواية
عن احمد وهو مخالف للآثار وقيل اذا زادت
على مأتين ففيها شاتان حتى تبلغ اربعين
ومأتين حكاه ابن التين وفقهاء الامصار
على خلافه - **قوله في صدقة الغنم**
في سائمتها - فيه دليل على ان شرط وجوب
الزكوة السوم - كذا عند ابي حنيفة والشافعي
وهي الرعية في كلاء مباح وقال ابن حزم قال
مالك والليث وبعض اصحابنا تزكى السوائم
والمعلوفة والمتخذة للركوب وللحرث وغير
ذلك من الابل والغنم - قال بعض اصحابنا
اما الابل فنعم واما البقر والغنم فلا زكوة
الا في سائمتها وهو قول ابي الحسن بن المغلس
وقال بعضهم اما الابل والغنم فتزكى سائمتها
وغير سائمتها واما البقر فلا يزكى الا سائمتها وهو
قول ابي بكر بن داؤد لم يختلف احد من
اصحابنا في ان سائمة الابل وغير سائمة الابل
منها تزكى سواء وقال بعضهم تزكى غير السائمة
عن كل واحد في الدهر مرة واحدة ثم لا يعيد
الزكوة فيها - وقال اصحابنا الحنفية وليس في
العوامل والحوامل والمعلوفة صدقة وهذا
قول اكثر اهل العلم كعطاء والحسن والنخعي
وابن جبير والثوري والليث والشافعي واحمد
واسحق وابي ثور وابي عبيد وابن المنذر
ويروى عن عمر بن عبد العزيز وقال قتادة
ومكحول ومالك يجب الزكوة في المعلوفة

اوس میں زکوٰۃ کی چار بکریاں ہیں چار سو تک اور جب چار سو پر
ایک زائد ہو جاوے تو واجب ہیں زکوٰۃ میں پانچ بکریاں اور
یہ ایک روایت ہی احمد سے اور مخالف ہے آثار کے۔ اور بعض نے
کہا ہے کہ جب زائد ہو جاویں دو سو پر تو زکوٰۃ کی دو بکریاں ہیں دو سو
چالیس تک۔ بیان کیا ہی اسکو ابن تین نے اور فقہاء امصار اسکے خلاف
ہیں **قولہ** (بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں) **فی سائمتہا** اس میں دلیل
ہے اس بات پر کہ زکوٰۃ کے وجوب کی شرط چرائی ہی ابو حنیفہ اور شافعی
کے نزدیک اور تفسیر سائمہ کی یہ ہے کہ سائمہ وہ مویشی ہیں جو چریں
مباح چراگاہ میں۔ اور کہا ابن حزم نے کہ کہا مالک اور لیث اور بعض
ہمارے علماء نے کہ زکوٰۃ دیجاوے ان اونٹوں اور بکریوں کی جو چراگاہ
میں چریں اور اونکی جنکو گھر پر کھلایا جاوے اور اونکی جنکو سواری یا
کھیتی یا اور مختلف کاموں کے لیے رکھا ہے ہمارے بعض علماء
نے تفصیل کی ہے پس کہا کہ اونٹ کی تو ان سب صورتوں میں زکوٰۃ
دیجاوے لیکن بقر اور غنم اونمیں سوا چرائی پر چرنیوالوں کے اور کسی
میں زکوٰۃ نہیں ہے یہی قول ہے ابی الحسن بن المغلس کا اور بعض نے
اسطور سے تفصیل کی ہی کہ اونٹ اور بکری میں تو سائمہ اور غیر سائمہ سب کی
زکوٰۃ دیجاوے اور بقر میں صرف سائمہ کی اور یہی قول ہی ابی بکر بن داؤد کا اور ہمارے
اصحاب میں سے کسی نے اس بات میں اختلاف نہیں کیا کہ چراگاہ میں چرنیوالے
اونٹ اور چراگاہ میں نہ چرنیوالے اونٹ زکوٰۃ دیے جانے میں برابر ہیں
اور بعض علماء کا قول ہی کہ ہر جنس کے غیر سائمہ کی زکوٰۃ عمر بھر میں ایکمرتبہ دیجائے
جاوے اور پھر نہیں لازم آویگی اونپر زکوٰۃ کبھی۔ اور ہمارے فقہاء حنفیہ کا قول
ہے کہ کام کرنیوالے اور بوجھ اٹھانیوالے اور گھر کے پالو مویشی میں زکوٰۃ
نہیں ہے یہی قول اکثر اہل علم کا ہے جیسے عطاء اور حسن اور نخعی اور ابن جبیر
اور ثوری اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابو ثور اور ابو عبید اور
ابن منذر۔ اور یہی روایت ہی عمر بن عبد العزیز سے۔ اور قتادہ اور
مکحول اور مالک نے کہا کہ گھر پہ چرنے والے اور کوئیں
پہ کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اس لیے

والتواضع بالعمومات وهو مذهب معاذ رض وجابر رض بن عبدالله وسعيد بن عبد العزيز والزهري و روی عن علي و معاذ انه لا زكوة فيها وهو قول ابي حنيفة رح - كذا في العيني - قوله في الرقة فان لم يكن - فيه دليل علی ان الفضة ان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ لعدم النصاب الا ان يتطوع صاحبها -

الفاظ حدیث کے عام ہیں - اور یہی مذہب معاذ اور جابر بن عبداللہ اور سعید بن عبد العزیز اور زہری کا ہے - اور روایت ہے حضرت علی اور حضرت معاذ سے کہ ان جانوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ رح کا - اسیطرح لکھا ہے عینی میں - قولہ فی الرقۃ فان لم یکن اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ اگر دراہم ایکسو نوّے ہوں تو اونمیں زکوٰۃ نہیں ہے بوجہ نہونے نصاب (یعنی اگرچہ نصاب پورا ہونے میں ایک قلیل رقم کا فرق ہو جب بھی زکوٰۃ نہیں ہے) مگر یہ کہ مالک بخوشی خود دینا چاہے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لابي ضميرة الليثي وقيل ضميرة الليثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ضمیرہ لیثی کے لیے اور بعض نے اوسکو ضمیرہ لیثی کہا ہے -

روى البخاري في تاريخه والحسن بن سفيان من طريق ابن ابي ذئب عن حسين بن عبدالله ابن ضميرة عن ابيه عن جده ضميرة ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بام ضميرة وهي تبكي فقال ما يبكيك قالت يا رسول الله فرق بيني وبين ابني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفرق بين والدة وولدها - فارسل الى الذي عنده ضميرة فابتاعه منه بيكرة ثم اعتقهم وكتب لهم كتابا بنسخة بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب لبني ضميرة من محمد رسول الله لبني ضميرة واهل بيته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتقهم وانهم اهل بيت من العرب ان احبوا اقاموا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وان احبوا رجعوا الى اهلهم فلا يعرض لهم الا بحق ومن لقيهم

روایت کیا ہے بخاری نے اپنی تاریخ میں اور حسن بن سفیان نے ابن ابی ذئب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا ضمیرہ سے کہ رسول اللہ گذرے ضمیرہ کی والدہ کی طرف اور وہ رو رہی تھیں آپنے فرمایا کہ تیرے رونے کا کیا باعث ہے عرض کیا یا رسول اللہ مجھسے میرا بیٹا جدا کر دیا گیا پس فرمایا آپنے کہ نہ جدائی کیجاوے (یعنی اب - آئندہ) ماں اور اوس کے بیٹے کے درمیان میں اور آدمی بھیجا اوس شخص کے پاس جس کے پاس ضمیرہ تھے اور خرید لیا اونکو ایک اونٹ کے عوض پھر اونکو آزاد کر دیا اور ایک فرمان لکھدیا جسکا نسخہ یہ ہے کہ - بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ تحریر ہے ضمیرہ کیواسطے - محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی ضمیرہ اور اوس کے اہل بیت کے لیے - کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر دیا اونکو اور اب وہ اہل بیت ہیں عرب کے اگر چاہیں ٹھیریں رسول اللہ کے پاس اور اگر وہ چاہیں تو لوٹ جاویں وہ اپنی اہل میں - نہ تعرض کیا جاوے گا اون سے مگر حق کی رو سے اور جو ملے اونسے ...

من المسلمين فليستوص بهم خيرا - وكتب ابی بن کعب (رضی الله عنه) قال ابن سعد البلاذری وفد حسين بن عبد الله بن ضميرة على المهدی بالكتاب فوضعه على عينيه واعطاه ثلثمائة دينار - وكان خرج فی سفر ومعه قومه ومعهم هذا الكتاب فعرض لهم اللصوص فاخذوا ما معهم فاخرجوا الكتاب واعلموهم بما فيه فقرؤه عليهم فردوا عليهم ما اخذوا منهم ولم يتعرضوا لهم - ذكره فی جامع وعزاه للبزار وقال فيه حسين بن عبد الله متروك كذاب - قال ابن حجر روينا بعلو من حديث المخلص - قال ابن صاعد غريب تفرد به ابن وهب عن ابن ابی ذئب قلت ذكر ابن مندة ان زيد بن حباب تابع ابن ابی ذئب وللحديث شاهد عند ابن اسحق بسند منقطع - وقد تابع ابن ابی ذئب ايضا اسمعيل بن ابی اويس - وضميرة هذا هو الذی انكحه رسول الله صلى الله عليه وسلم بامرأة على سورة البقرة زعم عبد الغنی المقدسی فی العمدة ان ضميرة هذا هو اليتيم الذی صلى مع النبی صلى الله عليه وسلم فی بيتهم - قال فقمت انا واليتيم وراءه وفی رواية واليتيم ورائنا - اقول - وهذا الحديث هو حديث انس رض مشهور فی كتب الحديث -

مسلمان اونکو سلے چاہیے کہ اون کے ساتھہ بھلائی کرے لکھا اسکو ابی بن کعب نے - کہا ابن سعد اور بلاذری نے کہ حسین بن عبد اللہ بن ضمیرہ یہ فرمان لیکر مہدی کے پاس گئے پس رکھا مہدی نے اوسکو اپنی آنکھوں پر اور عطا کیے اونکو تین سو دینار اور ایکمرتبہ سفر میں نکلے اور انکے ساتھ انکی قوم تھی اور حسین کے پاس یہ فرمان تھا اونکو چوروں نے آلیا اور جو کچھہ اونکے پاس تھا لوٹ لیا - اُنہوں نے وہ فرمان نکالا اور خبر دی چوروں کو اُسکے مضمون سے - اور سنایا وہ اونکو پس واپس دیدیا چوروں نے وہ مال جو اونسے لوٹا تھا اور پھر اُنسے کچھہ تعرض نہیں کیا - ذکر کیا اِس فرمان کو جامع ازہر میں اور منسوب کیا اسکو بزار کیطرف اور کہا کہ اسکی سند میں حسین بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں کذاب ہیں - کہا ابن حجر نے کہ روایت کی ہم نے اِس حدیث کو اس سے عالی سند کے ساتھ مخلص کی حدیث سے - اور کہا ابن صاعد نے کہ یہ حدیث غریب ہے متفرد ہوا ہے اسکے ساتھ ابن وہب ابن ابی ذئب سے کہا حافظ نے کہ کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن مندہ نے کہ زید بن حباب نے متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کے اور ابن اسحٰق کے نزدیک اس حدیث کا شاہد بھی ہے منقطع سند کے ساتھ اور متابعت کی ہے ابن ابی ذئب کی اسمٰعیل بن ادیس نے بھی اور یہ ضمیرہ وہ ہیں جنکا نکاح کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے سورۂ بقر پر یعنی مہر تعلیم سورۂ بقر مقرر کیا تہا اور گمان کیا عبد الغنی قدسی نے عمدہ میں کہ یہ ضمیرہ وہی یتیم ہیں جنکے گھر میں رسول اللہ نے نماز پڑہی اور اُنہوں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑہی کہا راوی حدیث نے کہ پس کھڑا ہوا میں اور یتیم رسول اللہ کے پیچھے اور ایک روایت میں ہے کہ یتیم ہمارے پیچھے تھا - کہتا ہوں میں کہ یہ حدیث وہ حدیث انس رضی اللہ عنہ کی ہے جو مشہور ہے کتب حدیث میں

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله صلى الله عليه وسلم لايفرق بين والدة -

قوله صلعم لايفرق بين والدة - اس میں دلیل ہے

فيه دليل على ان لا يفرق بين اثنين كالوالد
والوالدة وولدها او كالاخوين واحدهما صغير
وكالزوجين وامثالهما لما فيه من الضرار وقد
قال صلى الله عليه وسلم لا ضرر ولا ضرار في
الاسلام- **قوله ان احبوا**- فيه دليل على
تخيير المعتق بين ان يلحق بقومه وبين ان يمكث
عند معتقه وكان ضميرة هذا اختار الله
ورسوله لمكث عند رسول الله صلى الله عليه وسلم
قوله ببكرة- فيه دليل على جواز بيع الحيوان
بالحيوان وهذه مسئلة اختلفوا فيها وفصلوها
في كتب الفقه والحديث- **قوله انهم
اهل بيت**- يستفاد منه ان جنس العرب
من لهم عز في الاسلام ولذلك اظهر
رسول الله صلى الله عليه وسلم عربيتهم

اس بات پر کہ تفریق کیجاوے درمیان دو کے جیسے باپ اور
ماں اور بیٹا اور جیسے دو ایسے بھائی جن میں سے ایک چھوٹا ہو
یا جیسے میاں بیوی اور ان کیطرح- اسوجہ سے کہ اسمیں ضرر پہونچنے
کا اندیشہ ہے اور فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہیں جائز ہے اسلام میں کسیکو
ضرر پہونچانا اور نیز نہیں جائز ہے ضرر کا بدلا لینا **قولہ ان احبوا** اسمیں دلیل
ہے اسبات پر کہ آزاد شدہ غلام کو اختیار ہے کہ بعد آزاد ہونیکے اپنے مولی
کے پاس رہے یا اپنے اہل میں چلا جاوے اور ضمیرہ نے اختیار کیا تھا
اللہ اور اسکے رسول کو پس رہے رسول اللہ کی خدمت میں بعد آزاد
ہونیکے بھی **قولہ ببکرۃ** اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ بیع حیوان کی
دوسرے حیوان سے جائز ہے اور یہ ایسا مسئلہ ہے جسمیں علماء کا اختلاف
ہے تفصیل اسکی کتب فقہ و حدیث میں مذکور ہے **قولہ انہم اہل بیت**
من العرب کے قید سے معلوم ہوگیا کہ جنس عرب کو خاص عزت
ہے اسلام میں اور اسی وجہ سے رسول اللہ نے ممتاز
کرکے اون کی عربیت ظاہر کی۔

۵ قوله لا ضرر ولا ضرار في الاسلام- الضر ضد النفع
ضره ضرا وضرارا واضر به اضرارا ئه فالثلاثي
متعد والرباعي متعد بالباء نه اى لا يضر
الرجل اخاه فينقصه شيئا من حقه والضرار
فعال من الضر اى لا يجازيه على اضراره بادخال
الضرر عليه فالضرر فعل الواحد والضرار فعل
الاثنين والضرر ابتداء الفعل والضرار الجزاء
عليه وقيل الضرر ما تضر به صاحبك و تنتفع
انت به والضرار ان تضره من غير تنتفع به وتكرارهما
للتاكيد وهما بمعنى واحد ز كلامه يدل
على ان لفظه لا ضرر ولا ضرار وكذا في
الغريبين لكنه في ما رأيت من النسخ الاضرار
والله اعلم كذا في مجمع البحار-

۵ قولہ ولا ضرر ولا ضرار فی الاسلام۔ الضر۔ ضد ہے نفع کے
بولا جاتا ہے ضرہ ضرا وضرارا واضر بہ اضرارا ان پس ثلاثی اسکا متعدی
بنفسہ ہے اور رباعی متعدی با کے ساتھ ہے۔ یعنی نہ ضرر دے کوئی شخص
اپنے بھائی کو پس کم کردے کچھ اوسکے حق میں سے اور ضرار باب فعال ہے الضر سے
یعنی نہ بدلا دے اوسکے ضرر پہونچانے پر اوسکو اپنی جانب سے ضرر پہونچا کر پس
ضرر فعل ہے ایک کا اور اضرار فعل ہے دو کا۔ اور ضرر ابتداء فعل
ہے اور ضرار بدلہ ہے اوسکا۔ اور بعض نے کہا ہے ضرر یہ ہے کہ ضرر
دے تو اپنی صاحب کو اور نفع حاصل کرے تو اوس سے اور ضرار یہ ہے کہ ضرر
دے تو اوسکو اور تجھے بھی نفع نہ ہو اور تکرار اس مقام پر واسطے تاکید کے
ہوا اور وہ دونو ایک معنی میں ہیں۔ اسکا کلام دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ
لفظ اس حدیث کے لا ضرر ولا ضرار ہیں اور اسیطرح غریبین میں ہے
لیکن وہ نسخہ جس میں ہم نے دیکھا ہے اوس میں الاضرار ہے
واللہ اعلم۔ اسی طرح ہے مجمع البحار میں۔

قوله الابحق - فيه تعميم لحقوق الله وحق العباد فانه يتعرض لهم في كليهما -

قوله الابحق - یہ قول عام ہے حقوق اللہ اور حقوق العباد میں پس پکڑ ہوگی دونو حقوق کی بابتہ -

هذا ما كتبوه من رسول الله صلى الله عليه وسلم بامره لابي شاه وهو خطبة خطبها صلى الله عليه وسلم بفتح مكة

یہ وہ تحریر ہے جس کو لکھا صحابہ نے ابوشاہ یمنی کے واسطے رسول اللہ کے حکم سے اور وہ خطبہ ہے جو پڑھا تھا رسول اللہ نے فتح مکہ میں

عن ابي هريرة قال لما فتح الله مكة على رسوله صلى الله عليه وسلم قام في الناس فحمد الله واثنى عليه ثم قال ان الله قد حبس عن مكة القتل (او الفيل) وسلط عليها رسوله والمومنين فانها لا تحل لاحد كان قبلي وانها احلت لي ساعة من نهار وانها لن تحل لاحد من بعدي فلا ينفر صيدها ولا يختلى شوكها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس الا الاذخر فانا نجعله لقبورنا وبيوتنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا الاذخر - فقام ابو شاه رجل من اهل اليمن اكتبوا لي يا رسول الله فقال صلى الله عليه وسلم اكتبوا لابي شاه رواه البخاري في كتاب العلم واللقطة والديات واللفظ في اللقطة واخرجه الامام احمد ومسلم ومن بعدهما من طريق ابي سلمة عن ابي هريرة - قال وليد بن مسلم (الراوي) قلت للاوزاعي ما قوله اكتبوا لي يا رسول الله قال هذه الخطبة التي سمعها من رسول الله صلى الله عليه وسلم - وفي رواية ابن

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا جبکہ فتح کر دیا اللہ نے رسول اللہ کے لئے مکہ کھڑے ہوئے آپ حمد کی اللہ کی اور ثنا کہی پھر فرمایا کہ تحقیق اللہ نے روکا ہے مکہ سے قتل (یعنی لڑائی) یا فیل (تو اشارہ ہوگا قصہ اصحاب فیل کیطرف) اور مسلط و قابض کر دیا اسپر اپنے رسول اور مومنین کو پس وہ مجھسے پہلے کیلیے حلال نہیں ہوا (یعنی اسمیں لڑنا) اور حلال اور جایز کیا گیا میرے واسطے بہی ایک گہڑی کیلئے اور اب نہیں حلال ہے میرے بعد کیسکو پس نہ وحشت زدہ کیے جاویں وہانکے شکار اور نہ توڑا جاوے وہانکا کانٹا اور نہیں حلال ہے وہانکی گری ہوئی چیز کا اٹہانا مگر اعلان کرنیکے واسطے - اور جس شخص کا کوئی (رشتہ دار) مارڈالا جاوے تو وہ مختار ہے دو امر میں یا فدیہ لیلے یا قصاص پس فرمایا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہ الا الاذخر (یعنی اوسکو مستثنی کر دیجے اور اسکے کاٹنے کا حکم دیجے) کیونکہ کام میں لاتے ہیں ہم اوسکو اپنی قبروں میں اور اپنے گھروں میں آپنے فرمایا الا الاذخر (یعنی ہاں وہ مستثنی ہے) پس کہڑا ہوا ایک یمنی آدمی جسکا نام ابوشاہ تھا اور کہا کہ لکھوا دیجے یہ خطبہ مجھکو یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ لکھدو یہ خطبہ ابوشاہ کیواسطے - روایت کیا ہے بخاری نے کتاب العلم اور کتاب اللقطہ اور کتاب الدیات میں اور یہ الفاظ کتاب اللقطہ میں ہیں اور تخریج کیا ہے اسکو امام احمد اور مسلم نے اور اونکے بعد والوں نے ابی سلمہ کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے کہا ولید بن مسلم نے (جو راوی حدیث ہیں) کہ پوچھا مینے اوزاعی سے کہا کہ کیا مطلب ہے ابوشاہ کے اس کہنے کا کہ اکتبوا لی یا رسول اللہ جواب دیا کہ وہ خطبہ (لکہوانیکی خواہش کی تہی) جسکو سنا تہا رسول اللہ صلعم سے - اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

ابی شیبة سماه شاہ واخطأہ المحدثون وهو رجل عدوه فی الصحابة ودونوه فی کتبھم۔

کہ اون کا نام شاہ تہا اور محدثین نے اسکو غلط کہا تھا اور وہ ایک شخص ہے جسکو محدثین نے صحابہ میں شمار کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اسکا تذکرہ کیا ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنے شرح لغات

التنفیر۔ هو الزجر ای لا یجعله نافراً۔ لا یختلی۔ ای لا یقطع۔ الساقطة۔ ما سقط بغفلة مالکها۔ المنشد۔ یقال منشد الضالة ای المعرف ومعلنها۔ بخیر النظرین۔ من الخیرة یعنے الخیار بین الامرین۔ یقید۔ من القود محرکة وهو قتل لقاتل بدل المقتول۔ الاذخر۔ بکسر الهمزة وسکون الدال المعجمة حشیشة طیب الرائحة عریض الاوراق۔

التنفیر جہڑکنا یعنی اوسکو وحشت زدہ نہ کیا جاوے لا یختلی یعنی نہ کاٹا جاوے الساقطة وہ چیز جو گم ہوجائے اپنے مالک کی غفلت سے المنشد بولا جاتا ہے منشد الضالہ یعنی پہچنوانیوالا اور اعلان کرنیوالا گمی ہوئی چیز کا بخیر النظرین ماخوذ ہے خیرہ سے یعنی مختار ہے وہ دو امر و نمیں یقید ماخوذ ہے قود محرکۃ سے جسکے معنی ہیں قتل کرنا قاتل کو مقتول کے عوض الاذخر بکسر ہمزہ وسکون دال معجمہ۔ ایک قسم کا گھاس ہے۔ خوشبودار۔ چوڑے پتوں والا۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله لا تنفر صیدها۔ قال الحافظ فی الفتح نبه عکرمة بذلك علی المنع من الاتلاف وسائر انواع الاذی تنبیها بالادنی علی الاعلی وقد خالف عکرمة عطاء ومجاهد فقالا لا باس بطرده مالم یفض الی قتله اخرجه ابن ابی شیبة وروی ایضا من طریق الحکم عن شیخ من اهل مکة ان حماما کان علی البیت فذرق علی ید عمر رض فاشار عمر بیده فطار فوقع علی بعض بیوت مکة فجاءت حیة فاکلته فحکم عمر علی نفسه بشاة

قوله لا تنفر صیدها۔ کہا حافظ نے فتح الباری میں کہ عکرمہ نے اس بات پر تنبیہ کی ہے کہ ممانعت معلوم ہوتی ہے اس سے تلف کرنے (یعنی مار ڈالنے) اور ہر قسم کی اذیت دینے کی۔ (یعنی جب اون کے لیے ادنی ایذا جائز نہیں ہے یعنے چمکانا تو پھر اونکو مار ڈالنا کب جائز ہوگا) اور مخالفت کی ہے عکرمہ کی عطا اور مجاہد نے پس کہا ان دونوں نے کہ کچھ حرج نہیں ہے اونکے بھگا دینے میں جب تک کہ موّدی الی القتل نہو تخریج کی ہے اسکی ابن ابی شیبہ نے اور روایت کی ہے حکم کے طریقہ سے حکم نے اہل مکہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ ایک کبوتر خانہ کعبہ کی چھت پر تھا پس بیٹ کردی اُسنے حضرت عمر کے ہاتھ پر آپنے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے پس اُڑگیا۔ اور کسی اور گھر پر جا بیٹھا وہاں ایک سانپ آیا اور اُسکو

وروی من طریق اخری عن عثمان نحوہ - **قولہ لایختلی شوکھا** - وجاء فی روایۃ بدلھا - لایعضد بھا شجرۃ - قال ابن حجر قال لقرطبی خص لفقھاء الشجر المنی عن قطعہ بما انبتہ اللہ من غیر صنع آدمی فاما ماینبت بمعالجۃ آدمی فاختلف فیہ والجمھور علی الجواز وقال لشافعی فی الجمیع الجزاء ورجحہ ابن قدامۃ واختلفوا فی جزاء ماقطع من نوع الاول فقال مالک لاجزاء فیہ بل یاثم وقال عطاء یستغفر وقال ابو حنیفۃ یوخذ بقیمتہ ھدی وقال الشافعی فی العظیمۃ بقرۃ وفیما دونھا شاۃ واحتج الطبری بالقیاس علی جزاء الصید وتعقبہ ابن القصار بانہ کان یلزمہ ان یجعل الجزاء علی المحرم اذا قطع شیئا من شجر الحل ولا قائل بہ وقال ابن العربی اتفقوا علی تحریم قطع شجر الحرم الا ان الشافعی اجاز قطع السواک من فروع الشجرۃ کذا نقلہ ابوثور عنہ واجاز ایضا اخذ الورق والثمر اذا کان لایضرھا ولا یھلکھا وبھذا قال عطاء ومجاھد وغیرھما واجازوا قطع الشوک لکونہ یوذی بطبعہ فاشبہ الفواسق ومنعہ الجمھور واجابوا بان القیاس المذکور بمقابلۃ النص فلا یعتبر بہ - قال ابن قدامۃ ولا باس بالانتفاع بما انکسر من الاغصان وانقطع من الاشجار بغیر صنع آدمی ولا بما یسقط من الورق نص

کی گیا بس حکم کیا حضرت عمر نے اپنے نفس پر ایک بکری کا۔ روایت کیگئی دوسرے طریقے سے حضرت عثمان سے مثل اسکے **قولہ لا یختلی شوکھا** اور ایک روایت میں اسکی عوض اسطرح ہے کہ لایعضد بھا شجرۃ کہا ابن حجر نے کہ ذکر کیا ہی قرطبی نے کہ حدیث میں جس پیڑ کے کاٹنے کی ممانعت ہے فقہار نے اسکو اون پیڑوں کے ساتھ خاص کیا ہی جنکے اگنے میں آدمی کے کسب کو دخل نہو بلکہ خود رو ہوں اور جو ایسے نہوں تو اوسمیں اختلاف ہے اور جمہور کا مذہب اسمیں جواز کا ہی اور کہا امام شافعی نے سب میں جزا ہے اور ترجیح دی اسکو ابن قدامہ نے اور اختلاف کیا گیا ہی نوع اول (یعنی جو آدمی کے کسب سے اگی ہوں) کی جزا میں اختلاف ہے امام مالک کے نزدیک تو کچھ جزا نہیں ہی صرف گنہگار ہوگا اور کہا عطا نے استغفار چاہیے اور کہا ابو حنیفہ نے کہ اوسکی قیمت سے قربانی خرید لیجاوے۔ اور کہا شافعی نے کہ بڑے درخت کے عوض گائے اور اُسکے سوا میں بکری. اور حجت لایا ہی طبری قیاس کرکے جزاء صید پر۔ اعتراض کیا ہی اسپر ابن قصار نے کہ اس قیاس کی بنا پر لازم آتا ہے کہ اگر محرم حل میں درخت کاٹ لے تو اُسپر جزا لازم ہو اور اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہی اور کہا ابن العربی نے کہ اتفاق کیا ہی علمار نے حرم کے درخت کاٹنے کی حرمت پر مگر شافعی رحمہ اللہ نے اجازت دی ہی درخت کی ٹہنیوں سے مسواک کاٹنے کی. ایسا ہی نقل کیا ہی اونسے ابو ثور نے اور یہی اجازت دی ہی پتیوں اور پھلوں کی جبکہ نہ پہونچے اوس پیڑ کو ضرر نہ ہلاک کر دے اوسکو اور یہی قول ہی عطار اور مجاہد وغیرہ کا اور اجازت دی ہی اونہوں نے کانٹے کو کاٹ ڈالنے کی اسوجہ سے کہ وہ بالطبع موذی ہی پس مشابہ ہو گیا فواسق کے اور منع کیا ہے اسکو جمہور نے اور جواب دیا ہی بانیطور کہ قیاس مذکور نص کے مقابلہ میں ہے جسکا اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہا ابن قدامہ نے کہ اون شاخوں اور لکڑیوں سے نفع حاصل کرنے میں کچھ حرج نہیں جو بغیر کسی کے توڑے ہوے خود بخود ٹوٹ جاویں اور آدمی کے فعل کو اوسمیں دخل نہو اور یہی حکم ہے پتوں کا اور نص کی ہے اسپر احمد نے اور نہیں جانتے ہم اس میں کسی کا خلاف۔ **قولہ لا یحل**

علیه احمد ولا نعلم فیه خلافاً۔ **قوله لا یحل ساقطتها**۔ فیه دلیل علی ان لقطة مکة لا تلتقط للتملیك بل للتعریف خاصة وهو قول الجمهور وانما اختصت بذلك عندهم لامكان ایصالها الی ربها لانها ان كانت للمكی فظاهر وان كانت للآفاقی فلا یخلو افق غالباً من وارد الیها وقال اكثر المالكیة وبعض الشافعیة هی كغیرها من البلاد وانما تختص مكة بالمبالغة فی التعریف لان الحاج یرجع الی بلده وقد لا یعود فاحتاج الملتقط بها الی المبالغة فی التعریف۔

ساقطتها۔ اِس میں دلیل ہے اس بات پر کہ مکہ کی گری ہوئی چیز کا اٹھانا اِس نیت سے کہ اوسکا مالک بنے جائز نہیں ہے بلکہ صرف اوسکو شناخت کرانے اور اعلان کرنیکو اُٹھالے اور یہی قول ہے جمہور کا۔ اور اِس حکم کیساتھ مکہ اس وجہ سے خاص کیا گیا کہ وہاں اوس چیز کا اوسکے مالک کو پہونچا دینا ممکن ہے کیونکہ اگر وہ مالک مکہ والا ہے تو ظاہر ہے اور اگر وہ پردیسی ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہوتی کہ وہاں والا مکہ میں نہ آوے۔ اس صورت میں سال اوس چیز کا اعلان کرے ممکن ہے کہ مالک کا پتہ چلجاوے۔ اور اکثر مالکیہ اور بعض شافعیہ کا مذہب ہے کہ اِس مسئلہ میں مکہ کا بھی وہی حکم ہے جو اور شہروں کا اور خصوصیت جو مکہ کی تھی اسکا اسوجہ سے ذکر کیا گیا کہ چونکہ حاجی بعد فراغ حج کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ جاتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ نہیں لوٹتے اسوجہ سے اُس چیز کے پہچنوانے میں مبالغہ کی ضرورت ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله علیه وسلم لابی هیمة والی نخیلة اللهبی

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہیمہ اور ابو نخیلہ لہبی کے لیئے

قال ابن حجر فی الاصابة اخرج ابن مندة من طریق سلیمان بن داؤد المکی قال حدثنا محمد بن عثمان الطائفی الثقفی قال حدثنی عبد الله بن عقیل عن ابیه قال خرجنا الی المسلم بن حذیفة العامری فاخبرنا ان ابا رهیمة السمعی وابا نخیلة اللهبی قالا اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم بتبر من العقیق فکتب لنا کتاباً وقال فیه من وجد شیئاً فهو له والخمس من الرکاز والزکوة من کل اربعین دیناراً دینار۔

حافظ ابن حجر نے اصابہ میں ذکر کیا ہے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ نے سلیمان بن داؤد المکی کے طریقہ سے کہا سلیمان نے کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عثمان طائفی ثقفی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عقیل نے اپنے باپ سے کہا گئے ہم مسلم بن حذیفہ عامری کے پاس پس خبر دی اونھوں نے ہم کو کہ ابو رہیمہ سمعی اور ابو نخیلہ لہبی نے کہا کہ حاضر ہوئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عقیق کا ایک ٹکڑا لیکر۔ آپ نے ہمارے واسطے ایک فرمان لکھدیا اور لکھا تھا اوس میں کہ جو شخص پاوے کچھ (مراد دفینہ) پس وہ اوس کا مالک ہے اور معادن میں خمس ہے اور زکوٰۃ ہر چالیس دینار پر ایک دینار

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مکتوب لابی ھیمۃ

رُهیمۃ - بالراء المہملۃ وبعدھا ھاء ثم یاء مثناۃ من تحت ثم میم ثم ھاء الوقف مصغرا - نخیلۃ - بالنون والخاء المعجمۃ والیاء المثناۃ من تحت بعدھا لام ثم ھاء الوقف مصغرا وقیل بوبجیلۃ بالباء الموحدۃ والجیم مصغرا - اللھبی - بکسر اللام وسکون الھاء وکسر الباء الموحدۃ - رکاز - بکسر الراء المہملۃ عند اھل الحجاز کنوز الجاھلیۃ المدفونۃ فی الارض وعند اھل العراق المعادن -

رُہیمہ - را مہملہ اور اوس کے بعد ہا، ہوز پھر یار تحتانیہ پھر میم پھر ہا، وقف بوزن تصغیر - نخیلہ - نون اور خار معجمہ اور یا تحتانیہ اوس کے بعد لام پھر ہا، وقف بوزن تصغیر - اور بعض نے کہا ہے کہ ابوبجیلہ - بار موحدہ اور جیم بوزن تصغیر - اللہبی بکسر لام وسکون ہار ہوز وکسر بار موحدہ - رکاز بکسر رار مہملہ - اہل حجاز کے نزدیک تو وہ خزانہ جاہلیت کے زمانہ کی زمین میں دفن ہوں - اور اہل عراق کے نزدیک کانیں

المسائل المستنبطۃ منہ

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس رسالہ سے

قولہ من وجد - قال العینی فی شرح البخاری ان وجد المسلم والذمی فی دارہ معدنا فھو لہ ولا شئ فیہ عند ابی حنیفۃ واحمد الا اذا حال علیہ الحول وھو نصاب ففیہ الزکوٰۃ وعند ابی یوسف ومحمد الخمس فی الحال وعند مالک والشافعی الزکوٰۃ فی الحال والحانوت والمنزل کالدار

قولہ من وجد ذکر کیا ہے عینی نے شرح بخاری میں کہ اگر پاوے کوئی مسلمان یا ذمی اپنے گھر میں معدن پس وہ اوس کا مالک ہے اور امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک اوس سے اوس وقت تک کچھ نہیں لیا جائیگا جب تک کہ گذر جاوے اوس پر ایک سال اور وہ مقدار نصاب کا بھی ہو تو اب اوس میں زکوٰۃ ہے - اور صاحبینؒ کے نزدیک خمس لیا جاوے فی الحال اور امام مالک اور امام شافعیؒ کے نزدیک زکوٰۃ ہے فی الحال - اور دکانیں اور منزل مثل دار کے ہے

سہ الحانوت مکان یتخذ للبیع والشراء فان کان للسکنیٰ فما ادیر علیہ الحد ود دار وما یبات فیہ بیت والمنزل بین الدار والبیت فالاول یدخل فیہ الثانی والثالث والثالث یدخل فیہ الثانی ومرافق السکنیٰ کمکان المطبخ وبیت الخلاء والماء - ولا یدخل فیہ منزل الدواب والاول یشتملہ -

حانوت وہ مکان جو بنایا جاوے خرید وفروخت کے لیے - اور مکان اگر رہنے کے لیے ہو تو جس پر حائط ہو چار دیواری وہ تو دار اور جو سونے کے واسطے ہو وہ بیت اور منزل درمیان دار اور بیت کے ہے پس اول تو شامل ہے ثانی اور ثالث کو اور ثالث شامل ہے ثانی کو اور ضروریات سکونت کو جیسے باورچیخانہ پیخانہ آبدارخانہ وغیرہ وغیرہ - اور نہیں داخل ہے اوس میں منزل دواب اور اول شامل ہے منزل دواب کو بھی

(از مولوی محمد حسن صاحب)

وان وجده فی الفلاة والجبال والموات ففیه الخمس وباقیه للواجد وانکان فی العامر وکان الامام اختطه للغازی ففیه الخمس واربعة اخماس لصاحب الخطة قوله فی الرکاز- اختلفوا فی الرکاز هل هو معدن او غیره فقال مالک وغیره الرکاز دفن الجاهلیة فی قلیله وکثیره الخمس ولیس المعدن برکاز واختلفت الروایة فیه عن الشافعی - والمسئلة موضعها کتب الفقه

اور اگر پائے اوسکو جنگل اور پہاڑوں میں اور پرٹ زمین میں تو اوس میں خمس ہے اور باقی پانیوالے کیواسطے ہے۔ اور اگر ملے دفینہ آباد زمین میں اور امام نے وہ زمین کسی غازی کو معافی میں دیکر کہی ہو تو اوس میں خمس ہے اور چار خمس صاحب معافی کے واسطے ہیں **قوله فی الرکاز**- اختلاف کیا ہے فقہا نے رکاز کے معنی میں کہ وہ معدن ہے یا کچھ اور پس کہا امام مالکؒ وغیرہ نے کہ رکاز دفینہ ہے زمانۂ جاہلیت کا اوس کے تہوڑے اور بہت میں خمس ہے اور نہیں ہے معدن رکاز اور مختلف ہیں اس میں روایتیں- امام شافعیؒ سے- اور مقام اس مسئلہ کا کتب فقہ ہیں ٭

هذا ما كتبه صلے الله علیه وسلم لابی اشد الازدی والی جمیع الازد

۱۵ [illegible] ابی راشد الازدی

ذکر فی کنز العمال حدثنا محمد بن احمد قال حدثنا النضر بن سلمة المروزی شاذان قال حدثنا عبد الرحمن بن خالد بن عثمان ابن محمد بن عثمان بن ابی راشد عن ابی راشد الازدی قال قدمت انا واخی ابو عاصیة من سردات الازد فاسلمنا جمیعا فکتب لی رسول الله صلے الله علیه وسلم کتابا الی جمیع الازد- نسخته من محمد رسول الله الی من یقرأ کتابی هذا من شهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة فله امان الله وامان رسوله وکتب هذا الکتاب لعباس بن عبد المطلب وقال اخرجه ابن عساکر فی تاریخه وقال اخرجه العقیلی فی الضعفاء وقال النضر ابن سلمة کذاب یضع الحدیث -

ذکر کیا ہے کنز العمال میں- حدیث بیان کی ہمسے محمد بن احمد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے نضر بن سلمہ مروزی شاذان نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن بن خالد بن عثمان بن محمد بن عثمان بن ابی راشد نے بروایت ابی راشد ازدی کہا کہ آیا میں اور میرا بہائی ابو عاصیہ ازد کے سرداروں میں سے پس اسلام لے آئے ہم پس لکھا رسول اللہ نے میرے لیے فرمان جمیع ازد کیطرف نسخہ اوس کا یہ ہے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے طرف اوس شخص کے جو پڑہے میرا یہ فرمان جس شخص نے کہ گواہی دی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑہی پس اوس کے لیے امان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی اور لکہا اس فرمان کو عباس بن عبد المطلب نے۔

اور کہا کہ تخریج کی ہے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا تخریج کی ہے عقیلی نے ضعفاء میں اور کہا ہے کہ نضر بن سلمہ کذاب اور واضع الحدیث ہے ٭

۴۸ کتاب الی احمر بن معویۃ

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاحمر بن معوية وابنه شعبل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احمر بن معویہ اور اُن کے بیٹے شعبل کے لیئے

فى الاصابة واسد الغابة انه اخرج ابونعيم
وابن منده من طريق محمد بن عمرو بن
حفص بن السكن بن سواء بن شعبل
ابن احمر بن معوية عن ابيه عن جده
ان احمر وفد الى النبى صلى الله عليه وسلم
وكان وافد بنى تميم فكتب صلى الله عليه
وسلم له ولابنه شعبل كتابا ويكنى بابى
شعبل - ونسخة الكتاب هكذا - هذا
كتاب لاحمر بن معوية وشعبل بن احمر
فى رحالهم واموالهم فمن آذاهم فذمة
الله منه خلية ان كانوا صادقين وكتب
على بن ابى طالب وختم الكتاب بخاتم
النبى صلى الله عليه وسلم وضبط ابن
الاثير شعبل عن ابن نقطة بكسر الشين
وافاد الكتاب - ان الامام ان آمنهم
على شرط صح الامن كما يدل عليه قوله صلى
الله عليه وسلم ان كانوا صادقين -

اصابہ اور اسد الغابۃ میں لکھا ہے کہ تخریج کی ہو اسکی ابونعیم اور ابن مندہ
نے محمد بن عمرو بن حفص بن سکن بن سوا بن شعبل بن احمر بن معویہ کے
طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ کے دادا سے
کہ احمر حاضر ہوئے رسول اللہ صلعم کی خدمت میں۔ اور ایلچی بنکر آئے
تھے بنی تمیم کے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے اور
اون کے بیٹے کے لیے فرمان اور کنیت اونکی ابوشعبل ہے۔ اور الفاظ
اوس فرمان کے اس طرح ہیں کہ یہ تحریر (امان) ہی احمر بن معویہ
وشعبل بن احمر کے لیئے (امن دیگئی اونکو) اونکی ڈیروں اور انکی مالوں میں
پس جو شخص کہ اونکو ایذا دے تو اللہ کا ذمہ اوس سے بری ہو اگر وہ ہیں
سچے (یعنی اظہار اسلام میں) اور لکھا اسکو علی رضی بن ابی طالب نے
اور مہر کیا گیا فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم سے۔
اور ابن اثیر نے ابن نقطہ سے روایت کرکے شعبل کو بکسر شین
ضبط کیا ہے۔ **اور مستفاد ہوا اس فرمان سے
یہ مسئلہ** کہ اگر امام کفار کو کسی شرط کے ساتھ امن دے
تو جائز و صحیح ہوگا وہ امن۔ جیسے کہ دلالت کرتا ہے
اس مفہوم پر قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔
ان کانوا صادقین۔

۴۹ کتاب اسبخت

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاسبخت (اسيخب) مرزبان بحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسبخت (اسیخب) حاکم بحرین کے لیے

قال فى الاصابة ذكره احمد بن يحيى البلاذرى
وقال كتب اليه النبى صلى الله عليه وسلم حين
كتب الى منذر بن ساوى واهل البحرين يدعوهم
الى الله تعالى فاسلم اسبخت والمنذر - وكان

کہا اصابہ میں کہ ذکر کیا ہے اس کا احمد بن یحیی البلاذری نے اور کہا کہ لکھا
اوسکی طرف رسول اللہ نے (اوسی وقت) جبکہ لکھا آپ نے منذر
بن ساوی اور اہل بحرین کیطرف بلاتے تھے آپ انکو اللہ کیطرف۔
پس اسلام لائے اسبخت اور منذر پس ختم اوس فرمان کا یہ ہے

نسخۃ کتابہ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم -
انہ قد جاءنی الاقرع بکتابک وشفاعتک
لقومک وانی قد شفعتک وصدقت رسولک
الاقرع فی قومک فابشر فیما سألتنی وطلبتنی
بالذی تحب ولکن نظرت ان اعلمہ وتلقانی
فان جئتنا اکرمک وان تقعد اکرمتک
اما بعد فانی لا استہدی احدا وان
تہدلی اقبل ہدایتک وقد حمل عمالی
مکانک واوصیک باحسن الذی انت علیہ
من الصلوٰۃ والزکوٰۃ وقرابۃ المومنین
وانی قد سمّیت قومک بنی عبد اللہ فمرہم
بالصلوٰۃ واحسن العمل وابشر والسلام
علیک وعلی قومک المومنین -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اقرع تمہارا خط اور تمہاری سفارش تمہاری قوم کی بابت لیکر میرے پاس آئے
میں نے تمہاری سفارش قبول کر لی اور تمہارے رسول اقرع کو سچا جانا تمہاری قوم کی
بابتہ (یعنی جو کچھ قاصد نے قوم کی بابتہ کہا اوسکو سچ جانا) پس خوشخبری حاصل کر تو اوس
چیز میں جسکا تو نے سوال کیا مجھ سے اوس چیز کیساتھ جسکو ہم دوست رکھتے ہیں (یعنی تعلیم اسلام
اپنی قوم کو) لیکن خیال کیا میں نے کہ تعلیم دوں میں تمہارے قاصد کو یا تم خود مجھسے ملو پس اگر
آوگے تم میرے پاس تو اکرام کرونگا میں تمہارا اور اگر نہیں آوگے تب بھی) اکرام کرونگا
(بوجہہ تمہارے اسلام لانیکے) بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں کسی سے ہدیہ نہیں مانگتا ہوں اور اگر
تم ہدیہ بھیجوگے تو تمہارا ہدیہ میں قبول کر لونگا اور بڑھا دیا ہے میرے عاملوں نے تمہارا
مرتبہ (یعنی چونکہ ہمارے حکم سے تم نے اونکو جگہ دی اور اونکی اطاعت کی اسوجہ
سے ہماری نگاہ میں تمہارا مرتبہ زائد ہو گیا) اور نصیحت کرتا ہوں میں تجکو اوس چیز کی
اچھا کرنیکی جسپر تو ہے یعنی نماز اور زکوٰۃ اور قرابت مومنین کی - اور نام
رکھا میں نے تیری قوم کا بنی عبد اللہ پس حکم کر تو اونکو نماز کا اور نیک کام کا
اور خوشخبری حاصل کر تو اور سلام ہو تجپر اور تیری قوم کے مسلمانوں پر

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم الی اسقف اہل نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقف اہل نجران کے لیئے -

بسم اللہ الٰہ ابراھیم واسحٰق ویعقوب -
اما بعد فانی ادعوکم الی عبادۃ اللہ
من عبادۃ العباد وادعوکم الی ولایۃ اللہ
اللہ من ولایۃ العباد فان ابیتم فالجزیۃ
فان ابیتم فقد اٰذنتکم بحرب والسلام -
اخرجہ البیہقی فی کتاب الدلائل والحاکم
من طریق یونس بن بکیر عن سلمۃ بن
عبد یسوع عن ابیہ عن جدہ کذا ذکرہ
فی زاد المعاد والمصباح وقال رواہ صاحب
الہدی ایضاً بہذا السند -

شروع کرتا ہوں میں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب کے معبود کے نام سے - بعد حمد کے
(معلوم ہو کہ) بلاتا ہوں میں تمکو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت
کیطرف اور بلاتا ہوں میں تمکو اللہ کے ولایت کیطرف بندوں کی ولایت کی
طرف سے پس اگر انکار کرو تم تو جزیہ قبول کرو اور اگر اس سے بھی انکار کرو
تو اعلان کرتا ہوں میں لڑائی کا والسلام
تخریج کی ہے اسکی بیہقی نے کتاب الدلائل میں اور حاکم نے یونس
بن بکیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلمہ بن یسوع سے
اور سلمہ اپنے باپ سے اور اون کے باپ اپنے دادا سے اسیطرح
ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اور مصباح المضی میں اور کہا
کہ روایت کیا ہے اسکو صاحب ہدی نے بھی اسی سند
سے -

المسائل منه

وہ مسائل جو معلوم ہوتے ہیں اس سے

قوله باسم اله ابراهيم - قال في زاد المعاد فلا اظن ذلك محفوظا وقد كتب الى هرقل بسم الله الرحمن الرحيم وهكذا كان سُنَّتَه في كتبه ولكن وقع في هذه الرواية هذا او قيل ذلك قبل ان ينزل طس تلك آيات الكتاب وقرآن مبين وذلك غلط على غلط فان هذه السورة مكية بالاتفاق وكتابه الى اهل نجران بعد مرجعه من تبوك - **قوله فان ابيتم فالجزية** - علم من هذا ما يعامل به الكفار فاول ما يبدا به دعوة الاسلام فان ابوا فيعلمهم بالجزية فان ابوا فالجهاد -

قوله باسم اله ابراہیم ذکر کیاہے زاد المعاد میں کہ نہیں خیال کرتا میں اوس روایت کو محفوظ حالانکہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف قیصر کے بسم اللہ الرحمن الرحیم - اور یہی طریقہ تھا آپکا جملہ تحریرات میں لیکن اس روایت میں اسیطرح آیاہے - اور بعض نے یہ تاویل کی ہے کہ یہ فرمان لکھا گیا ہے سورہ طس تلک آیات الکتاب الآیہ کے نزول سے قبل (اور ثابت ہوئی ہے سنیت بسم اللہ کی بعد اس کے کیونکہ سلیمان علیہ السلام نے جو نامہ بلقیس کو لکھاہے اوسکو بسم اللہ سے شروع کیاہے) اور ایسا کہہ کر اسکی تاویل کرنا غلطی در غلطی ہے کیونکہ اسبات پر تو کہ یہ سورت مکی ہے اتفاق ہے - اور فرمان آپکا اہل نجران کیطرف تبوک کی واپسی کے بعد کا ہے **قوله فان ابیتم فالجزیة** معلوم ہوگئی اس سے یہ کہ کفار سے اس طرح معاملہ کیا جاوے کہ اول شروع کریں دعوت اسلام سے پس اگر انکار کریں تو جزیہ کی بابت اون سے کہا جاوے اور اگر اس سے بھی انکار کریں تو جہاد

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا الى اساقفة نجران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علما و مقتدایان اہل نجران کے واسطے

لما كتب النبي صلى الله عليه وسلم لاساقفة نجران يدعوهم بدعوة الاسلام (كما ذكرناه آنفا) فعقدوا المجلس شاوروا فيه فاستقر رايهم على ان يرسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم شرحبيل بن وداعة الهمداني وعبد الله بن شرحبيل وجبار بن قيس الحارثي فليأتوهم بخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فانطلق الوفد حتى اذا كانوا بالمدينة وضعوا ثياب السفر عنهم

جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اساقفہ نجران کو دعوت اسلام کا فرمان بھیجا (جسکو ہم ابھی ذکر کر آئے ہیں) اونہوں نے مجلس شوری منعقد کی جس میں یہ رائے قرار پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شرحبیل بن وداعہ ہمدانی اور عبد اللہ بن شرحبیل اور جبار بن قیس حارثی کو بھیجیں تاکہ یہ وہاں کی خبر لاویں - پس یہہ گروہ ایلچی تیکر روانہ ہوا یہاں تک کہ جب مدینہ میں داخل ہوئے تو اتار ڈالے اپنے سفری کپڑے اور حلے پہن لیے جو یمنی چادروں کے تھے او ... اون کے دامن گھسٹتے تھے اور سونے کی انگوٹھیاں پہنیں پھر رسول کی خدمت میں حاضر ہوئے

وبسوا حللا لهم يجرونها من الحبرة وخواتيم
الذهب ثم اتوا الى رسول الله صلے الله عليه
وسلم وسلموا عليه فلم يرد عليهم السلام
وتصدوا الكلامه نهارا طويلا فلم يكلمهم
فانطلقوا الى عثمان بن عفان وعبدالرحمن
ابن عوف وكانا معرفة لهم فالتقوهما فقالوا
يا عثمان ويا عبدالرحمن ان نبيكم كتب لينا
بكتاب فاقبلنا مجيبين له فاتيناه فسلمنا
عليه فلم يرد سلامنا ولم يلتفت الينا
فما الراى منكما انعود - فقالا لعلي بن ابى
طالب وكان فى القوم ما ترى يا ابا الحسن
رضى الله عنك فقال ارى ان يضعوا
حللهم هذه وخواتيمهم ويلبسون
ثياب سفرهم ثم ياتون اليه ففعلوا وعادوا
اليه صلے الله عليه وسلم فسلموا عليه فرد
سلامهم فلم تزل به وبهم المسئلة حتى
سالوا فى عيسى عليه السلام فقال اقيموا
حتى اخبركم فاصبح الغدوة قد نزل اليه
عزوجل ان مثل عيسے عندالله كمثل آدم
الى قوله تعا - فنجعل لعنة الله على الكاذبين
فاخبرهم الخبر واقبل على اهل بيته يريد
المباهلة - فامتنعوا منها وصالحوا فكتب لهم
النبى صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم -
هذا ما كتب محمد النبى رسول الله لنجران
اذ كان عليهم حكمه فى كل ثمرة وفى كل صفراء
بيضاء وسوداء ورقيق فافضل عليهم

اور اسلام کیا۔ آپنے اونکو سلام کا جواب نہیں دیا۔ وہ عرصہ تک منتظر
رہے کہ رسول اللہ کچھہ فرماویں لیکن آپ نہیں بولے۔ پس وہ گئے
عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف کے پاس جنکو وہ اول سے
جانتے تھے اون سے ملے اور کہا کہ اے عثمان اور اے عبدالرحمن تمھارے
نبی نے ہمکو خط بھیجا اور اب ہم اسکے جواب کے لیئے آتے ہیں۔ ہم
رسول اللہ کے پاس گئے اور آپکو سلام کیا تو ہمارے سلام کا جواب
نہیں دیا اور نہ ہماری طرف متوجہ ہوئے تو اب تمھاری کیا رائے ہے کیا ہم
واپس چلے جاویں پس مشورہ کیا اونہوں نے علی بن ابی طالب
سے جو وہاں موجود تھے کہ آپ کی کیا رائے ہے اے ابوالحسن۔ رضی اللہ عنہ آپنے
جواب دیا کہ میری خیال میں انکو چاہیئے یہ حلّے اور انگوٹھیاں اتار دیں
اور سفری کپڑے پہنیں پھر حاضر ہوں رسول اللہ کی خدمتمیں۔ پس انہوں نے
ایسا ہی کیا پھر آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور سلام کیا آپکو رسول اللہ نے
جواب دیا پھر سوال جواب ہوتے رہے یہانتک کہ سوال کیا انہوں نے
عیسے علیہ السلام کے بارہ میں۔ آپنے فرمایا کہ ٹہیرے رہو یہاں تک کہ تم
میں اسکی بابت خبردوں جب صبح ہوئی تو اللہ تعا نے یہ آیت نازل
فرمائی کہ تحقیق مثال عیسے کے اللہ کے نزدیک مثل مثال آدم کے ہے
الی قولہ تعا- پس چاہیئے کہ کریں ہم لعنت اللہ کی جھوٹوں پر
پس خبر دی اونکو رسول اللہ نے پھر آپ متوجہ ہوئے اپنے اہلبیت
پر ارادہ کرتے تھے آپ مباہلہ کا پس باز رہے اس سے کفار اور
صلح کر لی تو لکھا رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے فرمان لفظ
اوس کے یہہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ وہ فرمان ہے جسکو
محمد نبی رسول اللہ نے لکھا نجران کے لیے جبکہ تسلیم کیا اونہوں نے
رسول کا حکم سب پھلوں اور سونا چاندی۔ تانبہ۔ اور غلاموں کے
جزیہ کے حق میں پس انعام کیا اوپر رسول اللہ نے اور چھوڑ دیا
یہ سب و شہر ار حلّہ کے عوض ہیں۔ ہر رجب میں ایک ہزار حلہ
اور صفر میں ایک ہزار حلّہ۔ اور ہر حلہ ایک اوقیہ کی قیمت کا جو
کچھہ کہ زائد ہو جاوے خرچ پر یا کم ہو جاوے اواقی کی قیمت سے

وترك ذلك كله على الفي حلة - في كل رجب
الف حلة وفي كل صفر الف حلة - وكل حلة
اوقية - ما زادت على الخراج او نقصت عن
الاواقي فبحساب وما قضوا من درع او خيل
او ركاب او عرض اخذ منهم بحساب - وعلى
نجران مثواة رسلي ومتعتهم بها عشرين
فما دونه - فلا يحبس رسول فوق شهر وعليهم
عارية ثلثين درعا وثلثين فرسا وثلثين
بعيرا اذا كان كيد باليمن ومعذرة وما هلك
مما اعاروا رسولي من درع او خيل وركاب
فهو ضمان على رسولي حتى يوديه اليهم -
ولنجران وحاشيتها جوار الله وذمة محمد
النبي على انفسهم وملتهم وارضهم واموالهم
وغائبهم وحاضرهم وعشيرتهم وتبعهم
وعلى ان لا يغيروا مما كانوا عليه ولا يغير حق
من حقوقهم ولا ملتهم ولا يغير اسقف من
اسقفيته ولا راهب من رهبانيته ولا واقه
من وقهته وكل ما تحت ايديهم من قليل
او كثير - وليس عليهم ربية ولا دم جاهلية
ولا يحشرون ولا يعشرون ولا يطأ ارضهم
جيش ومن سأل منهم حقا ففيهم النصف
غير ظالمين ولا مظلومين ومن اكل ربا
من ذي قبل فذمتي منه بريئة ولا يوخذ
رجل منهم بظلم آخر - وعلى ما في هذه
الصحيفة جوار الله وذمة محمد النبي
رسول الله حتى ياتي الله بامره
واصلحوا فيما عليهم غير متقلبين بظلم -

تو وہ حساب میں مجرا ہوگا - اور جو وہ دینا چاہیں زرہیں یا گھوڑے یا اونٹ
یا سامان تو لیا جاویگا اون سے اواقی کے حساب سے اور نجران میں میرے
رسول (ایجنٹ) رہیں گے اور اون کے محافظ اردلی (باڈی گارڈ)
بیس آدمی یا اوس سے کم ہوں گے - اور نہیں روکا جاویگا رسول ایک مہینہ
سے زائد - اور اہل نجران پر لازم ہے کہ جب کہ لڑائی یمن میں ہو یا غدر
تو وہ تیس گھوڑے تیس زرہیں اور اسیقدر اونٹ مستعار دیں
اور اگر ہلاک ہو جاوے یا ضائع ہو جاوے اونکی اس عاریت میں سے کچھہ
تو وہ ذمہ داری میں ہے میرے رسول کی یہاں تک کہ دیدے
وہ اون کو - اور نجران اور اوس کے توابع کیواسطے ذمہ اللہ اور
محمد رسول اللہ کا ہی اونکی جانوں پر اور اون کے مذہب پر اور
اونکی زمینوں پر اور اون کے مالوں پر اور اون کے حاضر و غائب
پر اور اون کے قبایل اور اون کے توابع پر - اور اسبات پر کہ نہ بدلے
جاویں گے وہ اوس حالت سے جس پر وہ ہیں - اور نہ بدلا جاوے گا اونکا
کوئی حق اور نہ مذہب اور نہ بدلے جاویں گے اون کے اسقف
اور نہ رہبان اور نہ داقہ اپنے اپنے عہدوں سے - (اور ذمہ میں
آ گئے اللہ کے) ہر اون کی تہوڑی بہت وہ ملکیت جو اون کے
قبضہ میں ہے - اور نہیں ہے اونپر کوئی اشتباہ اور نہ دم جاہلیت
(یعنی ہدر ہو گیا) اور نہ یہ جمع کیے جاویں گے (یعنی لشکر بنانے
کے لیے) اور نہ ان سے عشر لیا جاویگا - اور نہ بہیجا جاوے گا
اون کے ملک میں لشکر - اگر اونپر دعوی کرے گا کوئی کسی حق کا
تو انصاف کیا جاوے گا اس طور سے کہ وہ نہ ظالم رہیں گے اور
نہ مظلوم - اور جو شخص کہ کہاتے سود مستک کے ذریعہ سے تو
میرا ذمہ اوس سے بری ہے اور نہ مواخذہ ہوگا اونمیں سے کسی سے
دوسرے کے ظلم کے عوض اور جو کچھہ کہ اس تحریر میں ہے اوسپر ذمہ
اللہ کا ہی اور ذمہ محمد نبی کا ہی جو اللہ کے رسول ہیں یہاں تک
کہ اللہ اپنا حکم نازل کرے جبتک کہ وہ خیر خواہی کریں اور صلح سے
رہیں اون معاہدوں کے ساتھ جنپر وہ ہیں نہ بدلیں اونکو زیادتی کرکے

شهد ابو سفیان بن حرب و غیلان بن عمرو ومالک بن عوف والاقرع بن حابس الحنظلی والمغیرة بن شعبة وکتب - ذکر فی زاد المعاد فقال اخرجه ابو عبد الله الحاکم عن الاصم عن احمد بن عبد الجبار عن یونس ابن بکیر عن سلمة بن عبد یسوع عن ابیه عن جده - قال یونس و کان نصرانیا فاسلم -	گواہی دی اسپر ابو سفیان بن حرب نے غیلان بن عمرو اور مالک بن عوف اور اقرع بن حابس حنظلی اور مغیرہ بن شعبہ نے اور لکھا اسکو مغیرہ بن شعبہ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ تخریج کی اس کی ابو عبد اللہ حاکم نے - وہ روایت کرتے ہیں اصم سے اور وہ احمد بن عبد الجبار سے اور احمد یونس بن بکیر سے اور یونس سلمہ بن عبد یسوع سے اور سلمہ اپنے باپ سے اور راوی کے باپ اپنے دادا سے - کہا یونس نے اور وہ تھے نصرانی پھر اسلام لے آئے ✣

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

قوله صفراء بیضاء سوداء - یعنی الذهب والفضة والنحاس - حلّة - فی مجمع البحار الحلة بردان یمانیان منسوجان بالخطوط حمر مع سود وقیل کل ما یتزین به وقیل قمیص یصل کمیه بکمین آخرین یری انه لابس قمیصین - اوقیة - بضم همزة وشدة یاء تحتانیة وقد یجیئ وقیة بالواو بلا همزة کانت قدیما اربعین درهما - رکاب - وهی الرواحل من الابل - مثواهُ رسلی - ای مسکنهم مدة مقامهم ونزلهم والمثوی المنزل من ثوی بالمکان اذا اقام فیه - اسقف - هو عالم رئیس من علماء النصاری ورؤساءهم وهو سریانی ولعله سمی به لخضوعه وانحنائه فی عبادته لان السقف محرکة طول فی انحناء - راهب کان النصاری یترهبون بالتخلی من اشغال	قوله صفرا بیضا سودا یعنی سونا - چاندی - اور تانبہ - حلّۃ - مجمع البحار میں ہے کہ حلہ یعنی دو چادریں جو یمنی ہوتی ہیں سرخ وسیاہ دھاریوں سے اور بعض نے کہا ہی کہ ہر وہ چیز جس سے آرائش کیجاوے - اور بعض نے کہا ہے کہ وہ کرتا جسکی آستینوں پر اور آستین لگادی جاویں تاکہ یہ معلوم ہو کہ دو قمیص پہنے ہوئے ہے - اوقیہ بضم ہمزہ وتشدید یاء تحتانیہ - اور کبھی آتا ہے - وقیۃ - واؤ کیساتہ بغیر ہمزہ کے پہلے (اوقیہ) چالیس درہم کا ہوا کرتا تھا - رکاب - سواریاں اونٹوں کی یعنے اونٹ - مثواۃ رسلی یعنی لوگوں کے ٹھہرنیکی جگہہ جبتک کہ وہ رہیں - اور مثوی کی معنی منزل کے ہیں مشتق ہے یہ ثوی بالمکان سے بولا جاتا ہے اوس وقت جبکہ ٹھہرے کوئی مکان میں - اسقف - وہ عالم رئیس ہے علماء نصاریٰ سے - اور یہ لفظ سریانی ہے شاید اس نام کیساتہ اسوجہ سے موسوم ہوا کہ وہ عبادت میں زائد عاجزی کرنے والا اور زائد جھکنے والا ہوتا ہے - اور سقف بالتحریک کے معنے ہیں زائد جھکنا راہب نصاریٰ دنیا اور لذات دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا -

الدنيا وترك ملاذه والعزلة عن اهلها
وغير ذلك يقال له الراهب - واقه -
فيه لغتان بالقاف والفاء فقال في القاموس
الوافه اى قيّم البيعة وهي بيت صليب
النصارى ثم قال الواقه بالقاف هو الوافه
والوقهة الطاعة -

دنیا اور دنیا والوں کو چھوڑ دیتے اونکو راہب کہا جاتا تھا۔
واقہ - اس میں دو لغت ہیں قاف کے ساتھ اور فا کے ساتھ
پس کہا قاموس میں الوافہ یعنی فا کے ساتھ اس کے معنی ہیں کنیسہ کا
متولی اور کنیسہ وہ گھر ہے بن نصاریٰ کی صلیب کا ہے۔ پھر ذکر کیا ہے
الواقہ یعنی قاف کے ساتھ اور اوسکے معنی میں لکھا ہے وافہ بالفا
اور وقہتہ کے معنی اطاعت کے ہیں۔

المسائل المستنبطة منه

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

يستنبط منه - جواز اهانة رسل
الكفار وترك كلامهم اذا ظهر منهم
التعاظم والتكبر فانه صلى الله عليه
وسلم لم يكلم الرسل ولم يرد عليهم
السلام حتى لبسوا ثياب سفرهم والقوا
حللهم - ويستنبط منه - ان السنة
في مجادلة اهل الباطل اذا قامت عليهم حجة
فلم يرجعوا بل اصروا على العناد ان
يدعوهم الى المباهلة وقد امر الله بذلك
رسوله فلم يقل ان ذلك ليست لامتك
بعدك ودعا اليه ابن عمه عبد الله بن
عباس رض من انكر عليه بعض المسائل ولم ينكر
عليه الصحابة - قوله الفى حلة - افاد
جواز صلح اهل الكتاب على ما يريد الامام
من الاموال والثياب والثمر وغيرها ويجري
ذلك مجرى ضرب الجزية فلا يحتاج الى
ان يفرد كل واحد منهم بجزية بل يكون
ذلك المال جزية عليهم يقتسمونها كما احبوا

مستنبط ہوتا ہے اس قصہ سے کفار کے قاصدوں کی اہانت کا
جواز اور اونسے کلام نکرنا جبکہ ظاہر ہوا اونسے بڑائی اور تکبر کیونکہ
رسول اللہ صلعم نے نہیں باتیں کریں نجران کے قاصدوں سے
اور نہ اونکے سلام کا جواب دیا جبتک کہ اونہوں نے اپنے سفری
کپڑے نہ پہن لیے اور حلے نہ اتار ڈالے۔ اور مستنبط ہوتی ہے
اس سے یہ بات کہ یہ طریقہ مسنون ہے کہ اہل باطل سے
مناظرہ کرنے میں اُسپر دلیل قائم ہو جائے اور وہ اپنے دعوی
سے رجوع نہ کریں بلکہ اوسپر اور اصرار کریں تو بلائے اونکو مباہلہ
کیطرف کیونکہ اللہ نے حکم دیا اسکی بابت اپنے رسول کو اور نہیں
فرمایا کہ یہ مباہلہ تیرے بعد تیری امت کو نہیں جائز ہے۔ اور بلایا
رسول اللہ کے چچازاد بھائی عبد اللہ بن عباس رض نے اون لوگونکو
جو مخالفت کرتے تھے اونسے چند مسائل میں مباہلہ کیطرف اور
نہیں اعتراض کیا آپ پر کسی صحابی نے قولہ الفی حلۃ۔ فائدہ دیا اس نے
اس بات کا کہ جائز ہے صلح کرنا اہل کتاب سے اوس چیز پر جو امام
چاہے خواہ مال ہو یا کپڑے ہوں یا پھل وغیرہ اور قائمقام ہو جاتا
ہے یہ مال جزیہ کے پس اس بات کی ضرورت نہیں کہ اون میں سے
ہر فرد پر جزیہ لگایا جاوے بلکہ یہ سب مال بحیثیت مجموعی جزیہ ہے جس
کی وصولی وہ جسطرح چاہیں آپس میں ایک دوسرے پر تقسیم کر کے کر لیں

قوله مثواة رسلي - علم منه ان يجوز للامام ان يشترط على الكفار ان يؤوا رسله ويضيفهم ويكرمهم - قوله عليهم عارية افاد جواز اشتراط الامام عليهم عارية مايحتاج المسلمون اليه من سلاح او متاع او حيوان - قوله من اكل ربوًا - علم منه ان الامام لايقر اهل الكتاب على الربوا لانها حرام في دينهم وكذالك السكر واللواطة والزنا بل يحدهم في كل ذلك - قوله مانصحوا - افاد ان العهد والذمة مشروط بنصح اهل العهد فاذا غشوا المسلمين وافسدوا في دينهم فلاعهد لهم ولاذمة -

قوله مثواۃ رسلی معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے اس بات کی کہ ٹھہراویں امام کے قاصدوں کو اور مہمانی اور اکرام کریں اونکا۔ وعلیہم عاریۃ۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ جائز ہے امام کو کہ شرط کرے کفار سے یہ کہ عاریت دینا ہوگی اونکو وہ چیز جسکی مسلمانونکو حاجت ہو خواہ ہتیار ہوں یا کسی اور قسم کا سامان یا جانور قوله من اکل ربوًا معلوم ہوگئی اس سے یہ بات کہ امام اہل کتاب کو ربا کا معاملہ کرنے دے اسوجہ سے کہ وہ حرام ہے اونکے مذہب میں بھی اسیطرح زنا نشہ اور لواطت پس حد جاری کرے کفار پر ان سب میں قوله مانصحوا معلوم ہوئی اس سے یہ بات کہ عہد اور پناہ مشروط ہے خیر خواہی اہل عہد کے ساتھ پس اگر وہ غدر کریں مسلمانوں سے یا فساد کریں دین میں تو نہ عہد ہے نہ پناہ کیونکہ وہ غدر سے ٹوٹ جاوے گا

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم للاسقف ابى الحارث

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا ہے رسول اللہ صلعم نے اسقف ابوالحارث کیلئے

كتابہ للاسقف ابی الحارث

روى ان الاسقف ابا الحرث اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه السيد العاقب ووجوه قومه واقاموا عنده يستمعون ما انزل الله تعالى عليه فكتب للاسقف الكتاب نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد النبي الى الاسقف ابي الحارث واساقفة نجران وكهنتهم ورهبانهم واهل بيعهم ورقيقهم وملتهم وشوطتهم[عــه] على كل ماتحت ايديهم من قليل وكثير جوار الله ورسوله لايغير اسقف من

روایت کی گئی ہے کہ اسقف ابوالحارث حاضر ہوا رسول اللہ کی خدمت میں اور اُس کے ہمراہ سید اور عاقب اور سردار قوم تھے۔ اور ٹھیرے رسول اللہ کی خدمت میں سنتے تھے جو کچھ نازل کرتا تہا اللہ آپ پر پس لکھا رسول اللہ نے اسقف کے لیئے فرمان۔ الفاظ اوس کے یہ ہیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ تحریر ہے) محمد نبی صلعم کی جانب سے اسقف ابوالحارث اور اساقفہ نجران اور کاہنوں اور رہبانوں اور اہل کنیسہ اور غلاموں اور اہل ملت اور اونکے خدام[۵] کیطرف ہر اونکے چھوٹے بڑے ملکیت پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا ہے۔ نہ بدلا جائے گا کوئی اسقف اپنی اسقفیت سے اور نہ راہب اپنے عہدہ رہبانیت

عــه الشوط الطوف ويقال للخادم الشواط بمعنى الطواف -

[۵] شوط کے معنی پھیر کرنیکے ہیں کہا جاتا ہے خادم کو شواط یعنی پھیرے کرنے والا۔

اسقفیته ولا راهب من رهبانیته ولا کاهن
من کهانته ولا یغیر حق من حقوقهم
ولا سلطانهم ولا مما کانوا علیه علی ذلک
جوار الله ورسوله ابدا ما نصحوا غیر
متقلبین بظلم ولا ظالمین وکتب مغیرة
ابن شعبة - ذکره صاحب زاد المعاد
بسنده المذکور قبله فی الکتاب -

سے اور نہ کوئی کاہن اپنے عہدہ کہانت سے اور نہ بدلا جاویگا
کوئی حق اونکے حقوق میں سے اور نہ حاکم اونکا اور نہ اونکی وہ
حالت جسپر وہ ہیں۔ اِس تحریر پر ذمہ اللہ اور اوس کے رسول کا
ہے ہمیشہ اوس وقت تک جبتک کہ خیر خواہی کریں وہ اور صلح
سے رہیں نہ بدلیں معاہدوں کو ظلم سے اور نہ زیادتی کریں اور لکھا
اسکو مغیرہ بن شعبہ نے ذکر کیا ہے اسکو زاد المعاد میں اوسی
سند کے ساتھ جو اس سے اوپر والے فرمان میں گذر گئی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لاقیال حضرموت

یہ وہ فرمان ہے جس کو لکھا ہے رسول اللہ نے حضرموت کے سرداروں کیواسطے

قال الحافظ فی الاصابة ان ابن منداة
اخرج من طریق عتبة بن ابی عتبة
عن سلیمان بن عمر عن الضحاک بن نعمان
ابن سعد ان مسعود بن وائل قدم
علی النبی صلی الله علیه وسلم فاسلم
وحسن اسلامه فقال یا رسول الله
انی احب ان تبعث الی قومی یدعوهم
الی الاسلام عسی الله ان یهدیهم بک
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لمعویة اکتب له قال کیف اکتب له
یا رسول الله قال اکتب له بسم الله الرحمن الرحیم
من محمد رسول الله الی الاقیال من حضرموت
باقام الصلوة وایتاء الزکوة والصدقة
علی البیعة وفی السواق الخمس وفی البعل
العشر - لا خلاط ولا وراط ولا شغار
ولا اسباق ولا جنب ولا جلب ولا یجمع
بین بعیرین فی عقال من اجبا فقد اربی

کہا حافظ نے اصابہ میں کہ ابن مندہ نے تخریج کی ہے عتبہ بن ابی
عتبہ کے طریقہ سے عتبہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر سے وہ
روایت کرتے ہیں ضحاک بن نعمان بن سعد سے کہ مسعود بن وائل
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور اچھا
یعنی خالص ہوگیا اونکا اسلام تو کہا کہ اے رسول اللہ میں چاہتا ہوں
کہ کسی کو آپ میری قوم کی طرف بھیجیں جو اونکو دعوت اسلام کریں
شاید اللہ اونکو آپ کی وجہ سے ہدایت دے۔ آپ نے حضرت
معویہؓ سے فرمایا لکھدے اس کے لیئے فرمان۔ معویہؓ نے
پوچھا یا رسول کیا اور کسطرح لکھوں فرمایا کہ لکھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
(یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کیطرف سے حضرموت کے سرداروں کے نام
جسمیں حکم ہے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کا اور مال تجارت سے صدقہ نکالنے
کا اور جو کھیتی کہ جو نہر سے پانی جاوے اوسمیں خمس ہے اور سینچے کی زمین
پر عشر ہے۔ مال زکوۃ ایک کا دوسرے کے مال کیساتھ نہ ملایا جاوے اور نہ
پوشیدہ کیا جاوے (یعنی عامل زکوۃ سے) اور رسم نکاح شغار آیندہ سے
نہ کیجاوے اور شرط لگانا مال رہن کرکے گھوڑدوڑ میں جائز نہیں ہے اور گھوڑدوڑ
میں کوتل گھوڑا ساتھ رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور گھوڑے پر اسلیئے چلانا کہ وہ زیادہ
دوڑے جائز نہیں ہے۔ اور نہ جمع کیا جاوے دو اونٹوں کو ایک رسی میں اور

مکتوب ۱۱ بنام اقیال حضرموت

وکل مسکر حرام۔ ذکرہ صاحب مصباح المضی وقال اخرجه ابن سعد فی الطبقات نحواہ الا ان فیه بدل الصدقة على البيعة الصدقة على تبيعة السائمة وزاد بعد قوله لاجلب وعليهم عون سرايا المسلمين لکنی لم اجدہ فی الطبقات۔ اخرجه ابن السکن من طریق بقیة (نقیه) عن سلیمان ابن عمرو الانصاری عن الضحاك بن النعمان ان مسروق بن وائل قدم على النبی صلی الله علیه وسلم فذکر مثل قصة مسعود بن وائل۔ واخرجه ایضا ابن ابی عاصم من طریق عتبة بن ابی حکیم عن سلیمان بن عمرو عن الضحاك بن النعمان ان مسروق قدم الحدیث۔ وزاد وبعث النبی صلی الله علیه وسلم زیاد بن نبید یعنی الی اقیال حضرموت۔ قال فی جامع الازهر اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن الضحاك بن النعمان وفیه بقیة ثقةٌ مدلسٌ۔

جس نے کھیتی کو پکنے سے اول بیچا تو گویا اُسنے سود لیا اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو صاحب مصباح المضی نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں اسیطرح مگر اوس میں الصدقة على البيعة کے عوض الصدقة على تبيعة السائمة ہے اور زائد کیا ہے قوله لاجلب کے بعد۔ وعلیهم یعنی اونپر لازم ہے مدد مسلمانوں کے لشکروں کے لیکن میں نے نہیں پایا اسکو طبقات میں تخریج کی ہے اسکی ابن سکن نے بقیة بالوحدة (نقیة ای بالنون) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمر انصاری سے اور وہ ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق بن وائل رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر ذکر کیا قصہ مسعود بن وائل کا اور تخریج کی ہے اسکی ابن ابی عاصم نے بھی عتبہ بن ابی حکیم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں سلیمان بن عمرو سے اور سلیمان ضحاک بن نعمان سے کہ مسروق حاضر ہوئے الحدیث۔ اور زائد کی اونہوں نے یہ بات کہ بھیجا رسول اللہ نے زیاد بن لبید کو یعنی سرداران حضرموت کی طرف۔ ذکر کیا ہے جامع ازہر میں کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں ضحاک بن نعمان سے روایت کرکے اور اس سند میں بقیہ ہے جو ثقہ ہے۔ لیکن مدلس ہے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

اقیال۔ جمع قیل بفتح قاف وسکون تحتانية ملكٌ دون الملك الاعظم۔ **سواقی** جمع ساقية وهی عاثور التی یجری فیه الماء يقال له العاثور لان الماشی یتعثر فیها کذا قاله الشوکانی فی النیل والمراد بالساقية هوالدلو الکبیر الذی یسقی به الزرع۔

اقیال جمع ہے قیل بفتح قاف وسکون تحتانیہ کی۔ بادشاہ جو بڑے بادشاہ سے چھوٹا ہو (نواب یا رئیس) **سواقی** جمع ہے ساقیة کی اور وہ ڈھرا ہے جس میں پانی بہتا ہے۔ اور اوسکو عاثور اس وجہ سے کہتے ہیں کہ چلنے والا اوس میں گر پڑتا ہے یہی ترجمہ ذکر کیا ہے شوکانی نے نیل میں۔ یا مراد ساقیہ سے وہ بڑا ڈول جس سے پانی پلایا جاتا ہے کھیتوں کو (چرس)

بعل - بباء الموحدة والعين المهملة هو ما نبت من النخيل فی ارض یقرب ماءها فرسخت عروقها فی الماء فاستغنت عن ماء السماء وغیرها - **خلاط** - هو مصدر خالط والمراد به ان یخلط رجل ابله بابل غیرہ او بقرہ او غنمه لیمنع حق الله منها - **وراط** - هو ان یجعل الغنم فی وهدة من الارض لیخفی علی المصدق اخذ من الورطة وهی الهوة العمیقة فی الارض ثم استعیر للناس اذا وقعوا فی بلیة یعتسر المخرج منها وقیل الوراط هو ان یغیب ابله او غنمه فی ابل غیرہ او غنمه وقیل هو ان یقول للمصدق عند فلان صدقة ولیست عندہ صدقة فهو وراط - **شغار** - بالشین والغین المعجمة نهی عن نکاح الشغار وهو نکاح فی الجاهلیة کان الرجل یقول شاغرنی ای زوجنی اختك او ابنتك او من تلی امرها حتی ازوجك من الی امرها بلا مهر ویکون بضع کل واحدة بمقابلة بضع الاخری من شغر الکلب اذا رفع احدی رجلیه لیبول لارتفاع المهر بینهما - **سباق** - ما یجعل من المال رهنا علی المسابقة - **جنب** - بالجیم ثم النون محرکة هو فی المسابقة ان یجنب فرسا الی فرسه الذی یسابق علیه فاذا فتر المرکوب تحول الی المجنوب وفی الزکوة ان ینزل العامل

بعل بار موحدہ اور عین مہملہ وہ کہجوریں جو ایسی زمین میں اگیں جس میں پانی قریب ہو سیحہ پس پہونچ جاویں اوسکی جڑیں پانی تک اور ضرورت نہو بارش یا نہر وغیرہ کے پانیکی **خلاط** مصدر ہے خالَطَ کا۔ اور معنی یہ ہیں کہ ملادے کوئی شخص اپنے اونٹ دوسرے شخص کے اونٹوں میں یا اپنی بقر غنم وغیرہ تاکہ روک لے حق اللہ کو۔ **وراط** یہ ہے کہ اپنی بکریوں کو ایک گڑھے میں چھپا دے تاکہ بچ جاویں وہ زکوۃ لینے والوں سے۔ یہ ماخوذ ہے ورطہ سے جسکے معنی ہیں ایک گہرا غار زمین میں۔ پھر مستعار استعمال کیا جاتا ہے اون لوگوں کے واسطے جو ایسی مصیبت میں پڑجائیں جس سے نکلنا مشکل ہو۔ اور بعض نے وراط کے یہ معنی لکھے ہیں کہ ملادے اپنے اونٹ یا بکری دوسرے شخص کے اونٹ یا بکری سے (اِس ترجمہ کی بنا پر اسکے وہی معنی ہونگے جو خلاط کے) اور بعض نے کہا ہے کہ معنی یہ ہیں کہ کہے کوئی شخص زکوۃ لینے والے سے کہ فلاں شخص کے پاس نصاب صدقہ کا ہی اور حالانکہ نہو تو وہ کہنے والا شخص وراط کہلایا جاویگا **شغار** شین اور دونو معجمہ منقوطہ۔ منع کیا ہے نکاح شغار سے اور یہ ایک نکاح کی صورت تھی زمانہ جاہلیت میں کہتا تھا ایک شخص دوسرے سے کہ میرے ساتھ اپنی بہن یا بیٹی یا وہ عورت جسکا تو ولی ہی بیاہ دے اور میں تیرے ساتھ اوس عورت کی شادی کرا دونگا بغیر مہر کے جسکا میں ولی ہوں۔ ہر ایک آپسمیں دوسرے کا عوض ہوکے (گویا یہی مہر ہے) ماخوذ ہی یہ شغر الکلب سے بولا جاتا ہی جبکہ کتا پیشاب کرنیکو اپنی ایک ٹانگ اٹھائے اس معنی اور مجازی معنی میں وجہ شبہ اٹھنا مہر کا دونو کے درمیان سے **سباق** وہ مال جو گھوڑ دوڑ پر شرط لگاکر رہن رکھدیا جائے **جنب** جیم پھر نون۔ بالتحریک (یہ لغت دو جگہ استعمال ہوتا ہے ایک باب مسابقت میں تو یہ معنی ہیں کہ کوتل رکھے ایک گھوڑا اُس گھوڑے کیساتھ جسپر دوڑ کر رہا ہے تاکہ جب وہ تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو جائے۔ اور باب زکوۃ میں

باتي مواضع من ذوي بالصدقة تدبامر
بالاموال ان تجنب اليه اي تحضر - وقيل
ان يجنب رب المال بماله اي يبعده عن
موضعه حتى يحتاج العامل الى الابعاد
في اتباعه وطلبه - جلب - بالجيم ثم
اللام محركة هو في الزكوة ان يقدم المصدق
على اهل الزكوة فينزل موضعا ثم يرسل من
يجلب اليه الاموال من اماكنها ليوخذ الصدقة
ومعناه في المسابقة ان تبع رجل فرسه
فيزجره ويجلب عليه ويصيح حثا له على
الجري - الاجبا - بالجيم والباء الموحدة
بيع الزرع قبل ان يبدو صلاحه وقيل ان
يغيب ابله من المصدق وقيل ان يبيع
من رجل سلعة بمعلوم الى معلوم ثم
يشتريها منه باقل منه بالنقد -

اوسکے یہ معنی ہیں کہ عامل زکوۃ زکوۃ لینے والوں سے فاصلہ پر اپنا
مقام کرے اور پھر حکم دے کہ مال اوسکے پاس لایا جاوے۔
اور بعض نے کہا ہے کہ صاحب مال اپنا مال دور لیجا دے تاکہ عامل
زکوۃ کو ضرورت پڑے کہ زکوۃ لینے کو وہاں آئے۔ **جلب**
جیم پھر لام متحرک (اسکا استعمال بھی دو ہی جگہ ہوتا ہے ایک
باب زکوۃ میں تو اسکے یہ معنی ہیں کہ آگے بڑھ جائے عامل زکوۃ
پس مقیم ہوئے ایک جگہ پھر زکوۃ لینے کے لیئے مال اپنے پاس
منگوائے پس یہ ہم معنی ہوگا جنب کا) اور باب مسابقت میں
اسکے معنی یہ ہیں کہ پیچھے لگا لے ایک شخص کو اپنے گھوڑے
کے اوسکو جھڑکے اور اوسپر چلائے دوڑ پر تیز کرنیکے لیئے۔
اجباء جیم اور باء موحدہ۔ کھڑی کھیتی بیچنا پکنے سے پہلے۔ اور
بعض نے کہا ہے کہ پوشیدہ کر دے اپنے اونٹ عامل زکوۃ
سے۔ اور بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ کوئی چیز ایک معین رقم
میں معین مدت تک کے وعدہ پر بیچے پھر خریدنیوالا اسی مدت کے اندر
اوس قرض کی قیمت معینہ سے کم نقد قیمت دیکر خرید لے۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله باقام الصلوة وايتاء الزكوة -
هذا دليل على ان الكفار مخاطبون باعمال
الاسلام لما روينا في سبب الكتابة من انهم
ما كانوا اسلموا قبل ذلك الكتاب فكان الكتاب
كتاب دعوة الاسلام ويؤيده ما روي في
الصحيحين عن ابن عمر رفعه أمرت ان اقاتل
الناس حتى يشهدوا ان لا اله الا الله وان
محمدا رسول الله ويقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة
فاذا فعلوا ذلك عصموا مني دماءهم الحديث

قولہ باقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ۔ یہ دلیل ہے اس
بات کی کہ کفار مخاطب ہیں اعمال اسلام کے ساتھ (مثل مسلمانوں
کے) بوجہ اوس قصہ کے جو روایت کیا ہم نے اس فرمان کے
سبب کتابت میں (جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس فرمانے
اول اسلام نہیں لائے تھے پس یہ فرمان دعوت اسلام کا فرمان ہوا
اور تائید کرتی ہے اس مسئلہ کی وہ حدیث جو روایت کیگئی ہے صحیحین میں ابن
عمر سے مرفوع کہ فرمایا رسول اللہ نے مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں لڑوں لوگوں سے یہانتک
کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے اور اسبات کی کہ محمد اللہ کے رسول
ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں پس جب وہ یہ کرنے لگینگے تو بچا لیں گے

وكذا قوله عز وجل حكاية عن جواب اهل النار وهم الكفار قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وكنا نخوض مع الخائضين - الآية - وغير ذلك من الادلة وهو قول جمع من الائمة وقال شرذمة من العلماء انهم لم يخاطبوا بالاعمال حتى يشهدوا بان لا اله الا الله واستدلوا بما رواه البخاري ومسلم ومن بعدهما من حديث ابن عباس رض ان النبي صلے الله عليه وسلم قال لمعاذ (حين بعثه الى اليمن) انك ستأتي قوما اهل كتاب فاذا جئتهم فادعهم الى ان يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لك بذلك فاخبرهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوة في كل يوم وليلة - الحديث وتفصيل المسئلة في كتب اصول الفقه والعقائد - **قوله الصدقة علے البيعة** - يدل على ان اموال التجارة يجب فيها الزكوة وذلك نحو قوله صلے الله عليه وسلم كما رواه ابوداؤد مرفوعا كان يأمرنا ان نخرج الصدقة من الذي نعد للبيع - **قوله وفي السواق الخمس وفي البعل العشر** - اعلم ان الاصل في زكوة الزرع ان الزرع الذي فيه مؤنة كثيرة فقدار الزكوة فيه قليل وما ليس فيه مؤنة كثيرة فقدار الزكوة فيه كثير وعلى هذا ما روى عن النبي صلے الله عليه وسلم فيما سقت الانهار والغيم والمطر العشور وفيما سقي

مجھے اپنی جانیں الحدیث اور اسی کا موید ہے قول اللہ عز وجل کا۔ نقل کیا ہے جواب اہل نار کا جو کفار ہیں کہا اونہوں نے نہیں نماز پڑہتے تھے ہم اور نہ کھانا کھلاتے تھے ہم مسکینوں کو اور بحث کرتے تھے ہم بحث کرنیوالوں کے ساتھ (یعنے اعتراض کی نیت سے) اور اس کے سوا دلیلیں اور ہیں اور یہی مذہب ہے اکثر ائمہ اور علما کا اور کہا چند علما نے کہ کفار مخاطب نہیں ہیں اعمال کے یہاں تک کہ گواہی دیں اسبات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے (یعنی جبتک کہ اسلام نہ لے آئیں) اور استدلال کیا ہے اونہوں نے اوس حدیث سے جسکو روایت کیا ہے بخاری مسلم اور اونکے بعد والوں نے ابن عباس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت معاذ رض سے (جبکہ بھیجا تھا اونکو بجانب یمن) کہ تم جاؤگے ایسی قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں پس جب تم اونکے پاس پہنچو تو بلانا اونکو اسبات کی طرف کہ گواہی دیں وہ اسبات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں پس اگر وہ اطاعت کریں اس میں تمہاری (یعنی اسلام لے آویں) تو اب خبر دو تم اونکو اللہ نے فرض کی ہیں اونپر پانچ نمازیں رات دن میں الحدیث اور تفصیل اس مسئلہ کی کتب اصول فقہ اور کتب اصول عقائد میں ہے **قولہ الصدقة علے البیعة**۔ دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر کہ اموال تجارت میں واجب ہے زکوة۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوس قول کیطرح ہے جسکو ابوداؤد نے مرفوع روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلعم ہم کو حکم دیتے تھے کہ نکالیں ہم زکوة اون اشیا میں سے جنکو رکھتے ہیں ہم بیچنے کے واسطے **قولہ** وفی السواق الخمس الخ۔ جان تو کہ قاعدہ کلیہ کھیتی کی زکوة میں یہ ہے کہ وہ کھیتی جس میں مشقت زائد ہو تو مقدار زکوة کی اوسمیں تہوڑی ہے اور جسمیں بہت محنت نہو اوسمیں مقدار زکوة کی زائد ہے اور اسی کلیہ پر ہے وہ جو روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اون میووں میں جو پلائی جاویں نہروں یا بادل اور بارش سے عُشر ہے اور جو پلائی جاویں چرس سے اون میں نصف عشر

بالسائمة نصف العشر وعليه العمل عند
عامة العلماء وهذا الحديث لا يستقيم
فيه هذا الاصل الذي ذكرناه بالمعاني
التي ذكرناها الا ان يكون الارض عند تغلبيّ
فعليه الضعف والتغلبي هو نصارى العرب
الا ان لفظ الحديث ساكتٌ عنه وفصول
الحديث يابى عنه - **قوله لاخلاط** - هذا
الحديث يدل على انه لا يجوز ان يخلط الرجل
شياهه مثلاً بشياه غيره ليقل مخافة
الصدقة بان يكون ثلثة نفر لكل اربعون
شاة فيجب على كل شاة فيخلطونها فيكون
عليهم شاة واحدةٌ وهو معنى ما ورد في
الحديث الثاني لا يجمع بين متفرق ولا يفترق
بين مجتمع خشية الصدقة وهذا على
مذهب الشافعي واما ابو حنيفة فمعنى
الحديث عنده ان لا اثر للخلطة في تقليل
الزكوة وتكثيرها فيؤخذ عنده في الصورة
المذكورة من كل واحد شاة - **قوله لا وراط**
يحرم الوراط بكل معانيه المذكورة - **قوله
لا شغار** - قال ابن عبد البر اجمع العلماء
على ان نكاح الشغار لا يجوز ولكن اختلفوا
في صحته فالجمهور على البطلان وفي رواية
عن مالك يفسخ قبل الدخول لا بعده
وحكاه ابن المنذر عن الاوزاعي وذهبت
الحنفية الى صحته ووجوب مهر المثل وهو
قول الزهري والثوري ومكحول والليث
ورواية عن احمد واسحق وابي ثور قال

ہے اور اسی پر عمل ہے عام علمار کا۔ اور یہ حدیث یعنی فرمان
مذکور انہیں صحیح رہتا اوسمیں یہ قاعدہ اون معانی کے ساتھ
جنکو ہم نے ذکر کیا مگر کہ ہو یہ زمین کسی تغلبی کی کیونکہ اونپر دونا
حاصل تہا اور مراد تغلبی سے نصارائے عرب ہیں مگر لفظ حدیث
کے (فرمان) ساکت ہیں اس سے اور احکام حدیث کے اسکے
مخالف ہیں **قولہ لاخلاط**۔ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس بات
پر کہ جائز نہیں ہے یہ بات کہ خلط کر دے کوئی شخص اپنی بکریوں
کو مثلاً دوسرے کی بکریوں کے ساتھ تاکہ کم ہو جاویں۔ زکوۃ کے
خوف سے۔ بایں طور کہ مثلاً تین آدمی ہیں ہر ایک کی چالیس بکریاں
پس واجب ہے ہر ایک پر زکوۃ میں ایک بکری اب وہ تینوں آپسمیں
اپنی بکریاں ملادیں تو اب اونپر سب میں صرف ایک بکری آئیگی اور یہی
معنی ہیں اوس قول رسول اللہ صلعم کے جو وارد ہوا ہے دوسری
حدیث میں کہ لایُجمَع یعنی نہ جمع کیا جاوے درمیان متفرق کے
اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع کو صدقہ کے خوف سے اور یہ معنے
امام شافعیؒ کے مذہب پر ہیں لیکن معنی اس حدیث کے امام ابو حنیفہؒ
کے نزدیک یہ ہیں کہ کچھ اثر نہیں ہوتا خلط کرنے سے زکوۃ کی
کمی و بیشی میں۔ پس اونکے نزدیک لیجاویگی صورت مذکورہ میں
(یعنی خلط کے بعد بھی) ہر ایک سے ایک بکری **قولہ لا وراط** حرام ہے
وراط اپنے سب معانی مذکورہ کی رو سے **قولہ لاشغار**۔ کہا ابن
عبد البر نے کہ علمار کا اس بات پر تو اجماع ہے کہ نکاح شغار
جائز نہیں ہے لیکن اگر واقع ہو جائے تو اوسکی صحت میں اختلاف
ہے۔ جمہور کا مذہب ہے کہ باطل ہوتا ہے (یعنی گویا ہوا ہی نہ تھا) اور امام
مالک سے ایک روایت ہے کہ دخول سے اول فسخ کر دیا جائے اوسکے
بعد فسخ نہیں ہوگا اور حکایت کیا ہے یہی قول ابن منذر نے اوزاعی سے
اور مذہب احناف کا صحت نکاح کا ہے اور واجب ہوتا ہے مہر مثل اور
یہی قول زہری اور ثوری اور مکحول اور لیث کا ہے۔ اور ایک روایت
ہے احمد سے اور اسحق اور ابو ثور سے۔ کہا حافظ نے کہ یہی

الحافظ وهو قوی علی مذهب الشافعی - **قوله لا سباق** - یدل علی انه لا یجوز اخذ المال بالمسابقة ولكن ورد فيه الاستثناء فيما روى عن امام احمد وغيره عن ابی هريرة رفعه لا سبق الا فی خف او حافر او نصل والمراد به الابل والخيل والسهم هذا مما اتفق عليه الفقهاء وقد الحقوا بهما ما كان بمعناه كالبغال والحمير والفيل لانها عداة للقتال - **قوله لا جنب ولا جلب** - علم انه لا يجوز الجنب ولا الجلب بكل معانيهما فی ما بين فی الزكوة والمسابقة - **ولما كان مسئلة السباق والجنب والجلب** - فی هذا الكتاب من اهم المسائل اردنا ان نستوعب الكلام فيه من احكامه وصوره وكان الشيخ الامام ابن القيم قد استوفی هذا البحث فی كتابه المسمی - **بالسبق والرمی** - جلبنا منه الفصل الذی فيه المرام وهو هذا -

قول امام شافعیؒ کے مذہب کا قوی قول ہے **قولہ لا سباق** دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر کہ جائز نہیں ہے مال لینا شرط مسابقت پر لیکن وارد ہوئی کہ اس باب میں استثنی اوس حدیث میں جسکو روایت کیا امام احمد نے ابی ہریرۃ سے مرفوع نہیں جائز ہے شرط یا مال مسابقت میں مگر شتر یا حافر یا نصل میں اور مراد اوس سے گھوڑا اونٹ اور تیر ہیں یہ اون مسائل میں سے جنپر اتفاق کیا ہے فقہا نے اور لاحق کر دیا ہے انکے ساتھ اون چیزوں کو جو ان جیسی ہیں جیسے خچر اور گدھا اور اونٹ اسوجہ سے کہ یہ سب سامان ہے لڑائی کا **لا جنب ولا جلب** معلوم ہو گئی اس سے یہ بات کہ جلب اور جنب دونو باب یعنے زکوۃ اور مسابقہ میں اپنی کسی معنی کی رو سے جائز نہیں ہے چونکہ اس فرمان میں جلب جنب اور مسابقت کا مسئلہ سب سے اہم مسائل میں سے تہا تو ارادہ کیا ہم نے کہ اس کی پوری بحث اور اس کے متعلقہ احکام اور صورتیں بیان کریں اور شیخ امام ابن القیم نے خوب کامل طور سے بیان کیا ہے اس بحث کو اپنی کتاب مسمی **بالسبق والرمی** میں نقل کر لی ہم نے اوس کتاب سے وہ فصل جس میں مقصود تھا اور وہ یہ ہے۔

الفصل فی حكم السبق والرهان وصورة المتفق عليها والمختلف فيها -

فصل سبق اور رہن کے حکم کے بیان میں اور اوس کی وہ صورت جو متفق علیہ ہے اور وہ صورت جس میں علماء کا اختلاف ہے

اتفق العلماء علی جواز الرهان فی المسابقة علی الخيل والسهام فی الجملة واختلفوا فی فصلين احدهما فی الباذل للرهن من هو والثانی فی حكم عود الرهن الی من يعود فذهب الشافعی واحمد وابو حنيفة الی

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسابقت خیل اور سہام میں شرط کرنا جائز ہے لیکن اسکی تفصیل میں سے دو حکموں میں اختلاف ہے ایک حکم تو یہ کہ شرط لگانیوالا مسابقت میں کون ہو دوسرے یہ کہ مسابقت کا حکم کس کی طرف لوٹتا ہے امام شافعیؒ اور امام احمدؒ اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ

ان الباذل للرهن يجوز ان يكون احدا
المتعاقدين ويجوز ان يكون كلاهما
وان يكون اجنبيا ثالثا اما الامام واما
غيره ولكن ان كان الرهن منهما لم يحل الا
بمحلل وهو ثالث يدخل بينهما لا يخرج
شيئا فان سبقهما اخذ سبقهما وان سبقاه
معا احرز اسبقهما ولم يغرم شيئا وان سبق
المحلل مع احدهما استدرك والسابق

شرط لگانیوالا ہر دو فریق میں سے ایک ہی ہو سکتا ہے اور
جائز ہے کہ دونو ہوں یا کوئی تیسرا اجنبی ہو وہ خواہ امام ہو یا
اوس کے سوا کوئی اور لیکن اگر شرط دونو کی جانب سے ہو تو
بغیر محلل کے جائز نہیں اور محلل وہ تیسرا شخص ہے جسکو وہ دونو مقرر کریں
اور رقم شرط میں اوسکو دخل نہو پس اگر محلل دونو فریق پر سبقت لیگیا تو
دونو کا مال شرط لیلیگا اور اگر وہ دونو اوس پر سبقت لیگئے معاً یعنی ایک ساتھ
دونو میں سے کسیکو ایکدوسرے پر فوقیت نہو تو اپنے اپنے مال شرط کے دونو
مالک رہینگے اور محلل کو کچھ دینا نہیں ہوگا۔ اور اگر محلل اونمیں کسی ایک کے

ف قوله والسابق في سبقه الخ وتفصيل هذا المقام على
ما في المحيط والذخيرة وغيرهما ان المسابقة ان كانت بغير
شرط وعوض فهو جائز وان كان بعوض وشرط فان كان
من الجانبين بان يقول الرجل للآخر ان سبق فرسك
او ابلك او سهمك اعطيتك كذا وان سبق فرسي
او غير ذلك اخذت منك كذا او يضع كل منهما
مالا بشرط ان السابق ايهما كان ياخذهما فهو غير
جائز لانه من صور القمار والميسر المنهي عنه وفيه
تعليق التمليك بالخطر فاما اذا كان المال من
احدهما بان يقول ان سبقتني فلك كذا وان
سبقتك فلا شيء لنا او كان المال من اثنين لثالث
بان يقولا ان سبقتنا فالمال لك وان سبقناك
فلا شيء عليك فهو جائز وانما جازت المسابقة
في غير صورة القمار لانها له على التحريض
لا سيما في آلات الحرب كالفرس والسهم وغير
ذلك والمراد بالجواز في صورة الجواز حل
اخذ المال لا الاستحقاق فانه لا يستحق
بالشرط شيء لعدم العقد والقبض وصرح
به في فتاوى البزازية۔

ف قولہ والسابق فی سبقہ تفصیل اسکی جیسے کہ محیط اور ذخیرہ وغیرہ
میں لکھا ہے یہ ہے کہ مسابقت اگر بغیر کسی شرط اور عوض کے ہو
تب تو جائز ہے اور اگر عوض اور شرط کے ساتھ ہو تو پھر اوس میں
بھی اگر شرط دونو جانب سے ہے باینطور کہ کہے ایک شخص دوسرے
سے کہ اگر تیرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر بڑھجاوے گا تو اسقدر تجھکو دونگا
اور اگر میرا گھوڑا یا اونٹ یا تیر تجھسے بڑھجاویگا تو اسقدر تجھسے لیلونگا یا
رکھدے ہر ایک دونو فریقوں میں سے کچھ مال اس شرط پر کہ جو بڑھجاوے
وہ دونو کا مال لیلے تو یہ ناجائز ہے۔ اسوجہ سے کہ یہ قمار کی صورتمیں سے
ایک صورت ہے جسکی ممانعت ہے اور نیز اسمیں معلق کرنا ہے ملک کا امر متردد کے ساتھ
جو ناجائز ہے لیکن اگر ہو مال ایک کیجانب سے اسطور سے کہ کہے ایک اونمیں کا
دوسرے سے کہ اگر تو بڑھگیا تو مجھسے تو تیرے لیے اسقدر مال ہے اور اگر میں بڑھگیا
تو میرے لیے کچھ نہیں۔ یا ہو مال دونو کا کسی تیسرے شخص کیواسطے باینطور
کہ کہیں وہ دونو کہ اگر تو ہم سے بڑھگیا تو دونو مال تیرے اور جو ہم تجھسے بڑھ
گئے تو تجھے کچھ دینا نہیں ہوگا تو یہ جائز ہے۔ اور جن صورتونمیں قمار نہو اونمیں
مسابقت اسلیے جائز ہے کہ اُس سے مستعدی اور شوق ہوتا ہے جہاد کا
خاصکر آلات حرب میں جیسے گھوڑا، تیر۔ اور اس کیطرح اور چیزیں ان سب جواز
کی صورتمیں جواز سے مراد یہ ہے کہ مال لینا جائز ہوجاتا ہے نہ یہ کہ استحقاق ہوجاتا ہے
کیونکہ نہیں استحقاق ہوتا ہے مجرد شرط سے کسی چیز کا بوجہ عقد اور قبض نہ
ہونیکے تصریح کی ہے اسکی فتاوی بزازیہ میں۔

في سبقه - ثم اختلفوا في امر آخر - في المحلل
وهو انه هل يجوز ان يكون المحلل اكثر من
واحد او لا يجوز الا واحد فظاهر كلامهم
ان المحلل يكون كاحد الجزئين اما واحداً
واما عدداً وقال ابو الحسن الآمدي من
اصحاب احمد لا يجوز اكثر من واحد ولو كانوا
مائة لان الحاجة تندفع به - قالوا و
العقد بدون المحلل اذا اخرجا معا قمار
ومذهب مالك انه انما يجوز ان يخرج
السبق ثالث ليس المتسابقين اما الامام
او غيره ولا يجري معهم فمن سبق منهما
اخذ ذلك السبق فان جرى معهما الذي
اخرج السبق فلا يخلوا - اما ان يكون خيل
السابق فرسين او اكثر فان كانتا فرسين
فسبق مخرج السبق فالسبق طعم لمن
حضر ولا ياخذه - السابق وان كانت خيلا
كثيرا وقد سبق مخرج السبق اعطى سبقه
الذي يليه وهو المصلى عـه ولم ياخذه فقه
ذلك ان سبقه لا يعود اليه سواء سبق
او سُبق - ولا يجوز عنده ان يخرجا معا
لا بمحلل ولا بغير محلل ولا ان يخرج احد
المتسابقين وقد روى عن مالك رواية
ثانية جواز اخراج السبق منهما بمحلل
كقول الثلاثة قال ابن عبد الله وهذا

شرکت کے ساتھ دوسرے سے بڑھ گیا تو خود فاضل رہا یعنی
اوسکو کچھ نہیں ملیگا اور بڑھنیوالا اپنے سبقت کے حکم میں ہوگا یعنی
وہ مالک ہوجاویگا مال شرط کا پھر اختلاف کیا ہے علمار نے ایک امر آخر
یعنی محلل کے بارہ میں اور یہ کہ کیا جائز ہے کہ محلل چند آدمی ہوں یا بیدا
ایک سے زائد جائز نہیں پس اونکے ظاہر کلام سے تو یہ معلوم ہوتا ہے
کہ محلل کا حکم فریقین کا سا حکم ہے خواہ ایک ہو یا چند آدمی ہوں۔
ابو الحسن آمدی نے جو اصحاب امام احمد سے ہیں کہا ہے کہ ایک سے زائد محلل
کا ہونا جائز نہیں اگرچہ فریقین سو نفر ہی کیوں نہوں اسوجہ سے کہ حاجت
اور ضرورت اوس ایک سے ہی پوری ہوجاتی ہے۔ اور نیز بھی علما نے کہا ہے
کہ عقد بغیر محلل کے اوس صورت میں جبکہ دونو نے معاً شرط لگائی ہو
قمار ہے امام مالکؒ کا مذہب یہ ہے کہ محلل وہ ہے جو فریقین کیلیے علیحدہ
شرط لگائے وہ خواہ امام ہو یا کوئی اور اوسکے سوا۔ اور اونکے ساتھ دوڑ
میں شرکت نکرے۔ اون دونو میں سے جو سبقت لیجائے وہی اوس شرط
کا مالک ہے اور اگر محلل بھی دوڑ میں شریک ہوا ہے تو دو حال سے خالی نہیں یا
تو دوڑ کے گھوڑے صرف دو ہونگے یا زائد پس اگر دو ہی گھوڑے میں اور
شرط لگانیوالا ہی بڑھگیا ہے تو مال شرط لقمہ ہے حاضرین کیلیے اونہیں لے
سکتا اور سابق (یعنی واپسی مال شرط کی اپنے مالک کیطرف جائز نہیں ہے)
اور اگر دوڑ کے گھوڑے زائد ہوں اور شرط لگانیوالا ہی بڑھگیا ہے تو مال شرط
اُس شخص کو دیدے جسکا نمبر اُسکے بعد ہو اور خود نہ لے۔ اور وجہ اس حکم
کی یہ ہے کہ کسی حالمیں بھی مال شرط۔ شرط لگانیوالے کیطرف نہیں لوٹتا خواہ وہ
سابق ہو یا اُسپر کوئی سبقت لیجائے اور امام مالک کے نزدیک جائز نہیں ہے
کہ شرط لگاویں وہ دونو فریق معاً خواہ محلل کیساتھ ہو یا بغیر محلل کے اور نہ یہ جائز
ہے کہ شرط لگائے اون دونو فریق میں کا ایک اور دوسری روایت اونسے یہ ہے
کہ جائز ہے شرط لگانا فریقین کا آپس میں جبکہ محلل ہو جیسے کہ قول ہے آئمہ ثلاثہ کا

عـه قوله المصلى وهو من صلا ودس من
يكون عن يمين وشمال كذا في مجمع البحار
والحاصل ان يليه -

عـه قوله المصلى، یہ مشتق ہے صلا سے - وہ شخص جو سیدھی
اور اولٹی جانب ہو اسی طرح ہے مجمع البحار میں اور مراد وہ شخص
جو اوس کے متصل ہو ۱۲

اجوبہ قوابہ وھو اختیار ابن المواز- قلت
ولکن اصحابہ علی خلافہ والمشھور عندھم
بآحکیناہ عنہ اولاً والقول بالمحلل مذھب
تلقاہ الناس عن سعید بن المسیب واما
الصحابۃ فلا یحفظ عن احد منھم قط انہ
شرط المحلل ولا راھن بہ مع کثرۃ تناضلھم
ورھانھم بل المحفوظ عنھم خلافہ کما ذکر
عن ابی عبیدۃ الجراح وقال الجوزجانی
الامام فی کتابہ المترجم [1]- حدثنا
ابو صالح ھو محبوب بن موسی الفراء قال
حدثنا ابو اسحق ھو الفزاری عن ابن عیینۃ
عن عمرو بن دینار قال قال رجل عند
جابر بن زید ان اصحاب محمد کانوا لا یرون
بالدخیل باسا فقال ھم کانوا اعف
من ذلک والدخیل عندھم ھو المحلل
فغایتہ ما نقل عنھم انھم لا یکونوا یرون
بہ باسا وفرق بین ان لا یروا بہ باسا وبین
ان یکون شرطاً فی صحۃ العقد وحلہ
فھذا لا یعرف عن احد منھم البتۃ وقولہ
کانوا اعف من ذلک ای کانوا اعف من
ان یدخلوا بینھم فی الرھان دخیلا
کالمستعار ولھذا قال جابر بن زید راوی
ھذہ القصۃ انہ لا یحتاج المتراھنان
الی المحلل- ھکذا حکاہ الجوزجانی
وغیرہ عنہ- انتھی قول ابن القیم-

ابن عبد البر نے کہا امام مالک کے دونو قولونمیں سے یہی بہتر ہی اور اسکو اختیار کیا ہے ابن المواز نے کہتا ہوں میں کہ علماء مالکیہ خلاف ہیں اس کے اور مشہور اونکے نزدیک وہی قول ہے جو ہم نے اول بیانکیا۔ اور محلل والا قول علماء نے سعید بن مسیب سے لیا ہے اور صحابہ میں سے کسی سے روایت نہیں ہو کہ اونہوں نے محلل کی شرط لگائی ہو۔ اور نہ محلل کیساتھ مسابقت کی باوجود کثرت سے تیر اندازی کرنے اور گھوڑ دوڑ کرنیکے بلکہ اونسے اسکے خلاف مروی ہے جیسے کہ روایت کیگئی ہی ابو عبیدہ بن جراح سے۔ اور کہا امام جوزجانی نے اپنی کتاب میں کہ حدیث بیانکی ہم سے ابو صلح محبوب بن موسیٰ فرار نے کہا ابو صلح نے کہ حدیث بیانکی ہم سے ابو اسحق فزاری نے ابن عیینہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے عمرو کہتے ہیں کہ کہا ایک شخص نے جابر بن زید کی مجلس میں کہ رسول اللہ کے اصحاب دخیل کے مقرر کرنیمیں کچھ مضائقہ نہیں سمجھتے تھے تو جواب دیا جابر بن زید نے کہ اصحاب رسول اللہ کے بہت بچنے والے تھے اس سے اور دخیل اونکی اصطلاح میں محلل کو کہتے ہیں پس غایت الباب اوس امر کی جو اونسے منقول ہے یہ ہے کہ صحابہ محلل کے مقرر کرنیمیں کوئی ہرج نہیں جانتے تھے اور فرق ہی اس امر میں کہ ہرج نہیں جانتے تھے اور اس امر میں کہ اوسکا داخل کرنا شرط ہو صحت عقد اور اوسکے جواز کے لیے اور یہ بات کسی صحابی سے مشہور نہیں ہی بالکل۔ اور قول راوی کا کہ کانوا اعف من ذلک یعنی صحابہ بہت بچا کرتے تھے شرط لگانے میں محلل کے داخل کرنے سے جو مانند مستعار کے ہے۔ اسی وجہ سے اس قصہ کے راوی جابر بن زید نے کہا کہ شرط کے دونو فریق محلل کے محتاج نہیں۔ اسی طرح نقل کیا ہے جوزجانی نے وغیرہ نے جابر بن زید سے ختم ہوا کلام ابن قیم کا۔

[1] وھذا یستعمل بدل لفظ المسمی واما الکتاب فاسمہ کتاب السبق والرمی ۱۲

[1] یہ لفظ یعنی المترجم استعمل ہوتا ہے لفظ المسمی کی جگہ لیکن وہ کتاب تو اوسکا نام کتاب السبق والرمی ہے ۱۲

ولما كان لهذه المسئلة فروع يفيد ذكرها احتجنا الى فصل آخر

اور چونکہ اس مسئلہ کے ایسے فروع تھے جن کا ذکر مفید تھا تو محتاج ہوئے ہم ایک دوسری فصل کی طرف

من كتاب الامام ابن القيم فقال

اتفقوا على جواز اكل المال بسباق الخيل والابل والنصال من حيث الجملة ـ واختلفوا في كيفية الجواز واختلفوا في مسائل ـ ايضًا ـ المسئلة الاولى اختلفوا في جواز المسابقة على البغال و الحمير بعوض فقال الامام احمد و مالك والشافعي في احد قوليه والزهري لايجوز ذلك وقال ابوحنيفة والشافعي في القول الآخر تجوز ـ المسئلة الثانية ـ اختلفوا في المسابقة على الحمام والنبل والسقر بعوض فمنعه احمد و مالك واكثر الشافعية و اجازه اصحاب ابي حنيفة وبعض الشافعية وبعض اصحاب احمد في الحمام الناقلة للاخبار ـ المسئلة الثالثة ـ هل يجوز العوض في المسابقة على الاقدام فمنعه مالك و احمد والشافعي في المنصوص عنه صريحا واجازه الحنفية وبعض الشافعية وهو مخالف لنص الامام ـ واتفقوا في جوازه بلاعوض بما رواه الامام احمد في مسنده وابوداؤد في سننه من حديث عائشة قال سابقني النبي صلى الله عليه وسلم فسبقته فلبثنا حتى ارهقني اللحم سابقني فسبقني فقال هذه بتلك وسابق الصحابة بالاقدام

امام ابن القیم کی کتاب میں سے پس کہا امام نے کہ اتفاق کیا ہے مال شرط کے کھانے میں گھوڑے اور اونٹ اور تیر کی گھوڑ دوڑ میں فی الجملہ۔ اور اختلاف کیا ہے جواز کی کیفیت میں اور دوسرے جہت سے بھی چند مسائل میں اختلاف ہے۔ اول مسئلہ یہ ہے کہ خچر اور گدھوں کی مسابقت کے جواز میں بشرط مال اختلاف ہے پس امام احمد اور مالک اور شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول اور زہری جائز نہیں رکھتے اور ابوحنیفہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے قول میں جواز ہے۔ مسئلہ ثانی یہ کہ اختلاف کیا ہے کبوتر اور تیر اور شکرہ کی مسابقت بالمال میں پس امام احمد اور مالک اور اکثر شافعیہ نے تو منع کیا ہی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے فقہاء اور بعض شافعیہ فقہاء اور بعض فقہاء امام احمد نے جائز رکھا ہے اون کبوتروں میں جنکو خبر رسانی کی تعلیم دیجاوے تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ کیا جائز ہے عوض مسابقۃ بالاقدام میں پس منع کیا ہے اسکو امام مالک اور امام احمد نے اور امام شافعی نے اپنی صریح اور منصوص روایت کی رو سے اور اجازت دی ہے اسکی حنفیہ اور بعض شافعیہ نے لیکن وہ خلاف ہی امام شافعی کی نص کے اور علماء نے بلاعوض مسابقت بالاقدام کے جواز میں اتفاق کیا ہے کیونکہ امام احمد نے مسند میں اور ابوداؤد نے اپنی سنن میں حدیث عائشہؓ سے روایت کیا ہے کہا عائشہؓ نے میں نے اور رسول اللہ نے مسابقت کی تو میں اوس سے بڑھ گئی چند روز کے بعد جبکہ میں بدن سے بھاری پڑ گئی پھر ہم نے مسابقت کی تو رسول اللہ بڑھ گئے پس فرمایا آپ نے کہ یہ اوس دفعہ کا عوض ہے۔ اور مسابقت کی صحابہ نے رسول اللہ کے سامنے بغیر شرط کے۔

بین یدیه صلی الله علیه وسلم بغیر رهان
وفی صحیح مسلم عن سلمة بن الاکوع
قال بینما نحن نسیر وکان رجل من الانصار
لا یسبق ابدا فجعل یقول لا مسابق
المدینة هل من مسابق فقلت اما تکرم
کریما وتهاب شریفا قال لا الا ان یکون
رسول الله صلی الله علیه وسلم قال قلت
یا رسول الله بابی انت وامی ذرنی لاسابق
الرجل قال ان شئت فسبقته الی المدینة
المسئلة الرابعة - هل یجوز العوض
فی المسابقة بالسباحة فمنعه الاکثرون
وجوزه بعض الشافعیة والحنفیة -
المسئلة الخامسة - الصراع منع احمد
ومالك وبعض اصحاب الشافعی العوض
فیه وهو مقتضی نص الشافعی فی منعه
العوض فی المسابقة بالاقدام وجوزه
بعض اصحابه واصحاب ابی حنیفة -
المسئلة السادسة - المشابکة
بالایدی لا یجوز بعوض عند الجمهور وفیها
وجه للشافعیة للجواز ومقتضی مذهب
اصحاب ابی حنیفة جوازه فانهم
جوزوه فی الصراع والمسابقة بالاقدام
والمغالبة فی مسائل العلم - **المسئلة
السابعة** - المسابقة بالسیف والرمح
والعمود منعها بعوض مالك واحمد وجوزها
اصحاب ابی حنیفة وللشافعیة فیه
وجهان - **المسئلة الثامنة** - المسابقة

صحیح مسلم میں سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہا اونہوں
نے کہ ہم سفر کر رہے تھے اور ایک انصاری تھا جس سے
مسابقت میں کوئی نہیں بڑھا تھا پس وہ کہنے لگا کہ کیا کوئی مدینہ
تک مسابقت کرنیوالا ہے۔ کیا کوئی مسابق ہے - مینے کہا کیا
نہیں اکرام کرتا تو کریم کا اور نہیں ڈرتا شریف سے (مطلب یہ کہ
کیا تجھے کسی کا لحاظ نہیں ہے) جواب دیا نہیں مگر رسول اللہ کا۔
مینے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے
اجازت دیجیے کہ اس شخص سے مسابقت کروں آپنے فرمایا
کہ تیری خوشی پس بڑھگیا میں اوس سے مدینہ تک **چوتھا مسئلہ**
یہ کہ کیا جائز ہے بدل تیرنے کی مسابقت میں پس اکثر علمائے
اسکو منع کیا ہے اور جائز رکھا ہو اوسکو حنفیہ اور بعض شافعیہ
نے۔ اور **پانچواں مسئلہ** مسابقت کشتی کا ہے۔ امام احمد
اور امام مالک نے منع کیا ہے اور بعض شافعیہ نے اسمیں
رقم لینا منع کیا ہے اور امام شافعی کے قول کا بھی یہی مقتضا
ہے کہ اونہوں نے تصریح کی ہو کہ مسابقت بالاقدام میں عوض
منع ہے اور بعض شافعیہ اور سب حنفیہ کے نزدیک بالکل جائز
ہے **چھٹا مسئلہ** پنجہ لڑانیکا ہے (شامل ہو گیا اسمیں کلائی
لڑانا بھی) نہیں جائز ہے اوسمیں عوض لینا جمہور کے نزدیک
اور شافعیہ میں ایک روایت جواز کی ہے اور اصحاب حنفیہ کے
مذہب کا مقتضی یہ ہے کہ جائز ہے اسلیے وہ جائز رکھتے
ہیں عوض لینا۔ کشتی اور بھاگ دوڑ اور مسابقت
فی العلم میں **ساتواں مسئلہ** تلوار اور نیزہ اور لٹھ
کی مسابقت کا ہے - امام مالک اور امام احمد نے
اس میں بدل لینا منع کیا ہے۔ حنفیہ جائز رکھتے ہیں۔
مذہب شافعیہ میں اس کی دو روایتیں ہیں **آٹھواں
مسئلہ** گوپھن مسابقت کا ہے عوض کے
ساتھ۔ منع کیا ہے اس کو جمہور نے۔ اور شافعیہ کے

بالمقاليع على العوض منعها الجمهور والشافعية فيه وجه ومقتضى مذهب اصحاب ابي حنيفة الجواز- المسئلة التاسعة المغالبه بشيل الاثقال كالحجارة والعلاج فالجمهور لايجوزون العوض فيه ومن جوزه على المشابكة والسباحة والصراع والاقدام فمقتضى قوله الجواز ههنا اذلافرق- المسئلة العاشرة المثاقفة لاتجوز بعوض عند الجمهور واباحها بعض الشافعية وهو مقتضى مذهب اصحاب ابي حنيفة- المسئلة الحادية عشر- المسابقة على حفظ القرآن والحديث والفقه وغيره من العلوم النافعة والاصابة في المسائل هل تجوز بعوض منعه اصحاب مالك واحمد والشافعي وجوزه اصحاب ابي حنيفة وشيخنا وحكاه ابن عبد البر عن الشافعي وهو اولى من الشباك والصراع والسباحة فمن جوز المسابقة عليها بعوض فالمسابقة على العلم اولى بالجواز وهي صورة مراهنة الصديق لكفار قريش على صحة ما اخبرهم به وثبوته وقد تقدم انه لم يقم دليل شرعي على نسخه وان الصديق اخذ رهنهم بعد تحريم القمار وان الدين قيامه بالحجة والجهاد فاذا جازت المراهنة على آلات الجهاد فهي في العلم اولى بالجواز وهذا القول هو الراجح-

نزدیک بھی یہ ایک روایت ہیں ہے اور مقتضی مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ جائز ہے **نواں مسئلہ** غالب آجانا بھاری چیز ونکے اٹھانے ہیں جیسے پتھر اور کھجور کے تنہ پس جمہور نہیں جائز رکھتے اوس میں عوض اور جس شخص نے کہ جائز رکھا ہے عوض لینا پنجہ لڑانے اور تیرنے اور کشتی اور بھاگ دوڑ میں اوس کے قول کا مقتضی یہ کہ جائز ہو یہاں بھی اسلیے اون میں اور اس میں کچھ فرق نہیں ہے **دسواں مسئلہ** لکڑی پھینکنے کا نہیں جائز ہے اوس میں عوض جمہور کے نزدیک اور مباح کہا ہے اسکو بعض شافعیہ نے اور یہی مقتضی ہے مذہب علماء حنفیہ کا۔ **گیارھواں مسئلہ** مسابقت حفظ قرآن اور حدیث اور فقہ وغیرہ اون علوم پر جو نافع ہوں اور مفید ہوں دریافت مسائل کے لئے۔ کیا جائز ہے اوس میں عوض لینا منع کیا ہے اسکو اصحاب امام مالک اور امام احمد اور شافعی نے اور جائز رکھا ہے اسکو اصحاب امام ابو حنیفہ اور ہمارے شیخ نے (مراد از ابن تیمیہ) اور نقل کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے امام شافعی سے اور یہ بہتر ہے پنجہ لڑانے اور کشتی لڑنے اور تیرنے سے پس جس نے کہ جائز رکھا ہے مسابقت کو اونمیں عوض کے ساتھ تو مسابقت فی العلم میں تو بطریق اولی جائز ہونا چاہیے۔ اور یہ وہی صورت ہے جس طرح کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شرط کی تھی کفار قریش سے اوس چیز کے صحیح ہونے کی جس کی اونکو خبر دی تھی (یعنی خبر دربارۂ روم جسکا قصہ مشہور ہے) اور پہلے گذر چکا ہے کہ اسکے نسخ پر کوئی دلیل شرعی قائم نہیں ہوئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے مال شرط کفار سے لیا قمار کی حرمت کے بعد اور دین کا قیام حجۃ اور جہاد سے ہی پس جبکہ شرط لگانا آلات جہاد پر جائز ہوا تو باب علم میں بہ جواز اولی ہے اور یہی قول راجح ہے۔

المسئلة الثانية عشر - المسابقة
بالسهام على بعد الرمي لا على الاصابة
فايهما كان ابعد مدى كان هو الغالب
منعها بالعوض اصحاب احمد والشافعي
ويلزم من جوازها في المسابقة بالاقدام
والسباحة والمصارعة جوازها هنا بل هي
اولى بالجواز فان المقصود بالرمي امران
البعد والاصابة فالبعد احد مقصوديه
والسبق به من جنس السبق بالخيل والابل
وبكل حال فهو اولى من سائر الصور التي
قاسوها على مورد النص بالجواز وظاهر
الحديث يقتضيه فانه اثبت السبق في
النصل كما اثبته في الخف والحافر وهذا
يقتضي ان يكون السبق به كالسبق
بهما فاما ان يقال يقتضي الاصابة دون
السبق في الغاية فكلا وهو في اقتضائهما
معا اظهر من الاقتصار على الاصابة
فقط والله اعلم - انتهى قول ابن القيم -
قوله من اجبأ - يدل على ان الاجبأ
لا يحل بكل معانيه اما الاول فهو ما يدل
عليه حديث ابن عمر ان النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن بيع الثمار حتى يبدو
صلاحها وتفصيل ما اختلف فيه السلف
من انه يكفي فيه بدو الصلاح في جنس
الثمار او في كل بستان وزرع او في كل شجرة
على حدة على الاقوال وموضعه الفقه
واما المعنى الثاني فقد سبق حكمه في قوله

بارھواں مسئلہ تیروں کی مسابقت کا ہے دور پھینکنے میں
نہ نشانہ صحیح لگانے میں پس دونوں میں سے جو دور پھینکیگا وہی
غالب ہوگا۔ منع کیا ہے اسکو عوض کے ساتھ اصحاب امام احمدؒ اور
شافعی نے۔ اور بھاگ دوڑ اور تیرنے اور کشتی کی مسابقت
میں عوض جائز رکھنے سے لازم آتا ہے اوسکا جواز اسجگہ بھی
بلکہ یہ بہتر ہے جواز کے لیے اسلیئے کہ مقصود تیر اندازی سے دو
ہوتے ہیں دور پھینکنا اور صحیح نشانہ لگانا پس دوری دو مقصودوں
میں سے ایک ہے۔ اور مسابقت اسکی مثل مسابقت گھوڑوں اور
اونٹوں کے ہے۔ اور بہر حال یہی اولی ہے اون تمام صورتوں
سے جنکو قیاس کیا ہے مورد نص پر جواز کے ساتھ اور ظاہر
حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کیونکہ اوسمیں ثابت کی گئی مسابقت
تیر اندازی میں جیسے کہ ثابت ہے گھوڑے اور اونٹ میں
مقتضے اسکا یہ ہے کہ تیر اندازی کی مسابقت کا حکم مثل گھوڑ
دوڑ کی مسابقت کے چاہیئے پس اگر کہا جائے کہ مقتضے اسکا
نشانہ بازی ہے نہ مسابقت غایت اور بعد کا تو جواب یہ
ہے کہ ہرگز نہیں۔ شمول قیاس کا دونوں کو اظہر ہے اقتصار
کرنے سے فقط نشانہ بازی پر واللہ اعلم۔ ختم ہوا قول ابن
قیم کا۔ **قولہ من اجبا** یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ اجبا نہیں جائز ہے اپنی کسی معنی کی رو سے لیکن معنی
اول پس اوس کے عدم جواز پر دلالت کرتی ہے ابن عمرؓ
کی حدیث۔ کہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا
پھلوں کے بیچنے سے یہانتک کہ وہ پکجاویں۔ اور تفصیل اس
امر کی جس میں سلف نے اختلاف کیا ہے کہ کافی ہے پکنا
جنس ثمار کا یا ہر باغ اور کھیتی کا یا ہر درخت کا علیحدہ
چند مذاہب پر ہے اور بیان اوسکا فقہ میں ہے۔
لیکن معنے ثانی پس گذر گیا حکم اوسکا قولہ لا ادرا میں
پس وہ مقتضے ہے اس بات کو کہ اس جگہ وہ معنے

والاوزاط وهذا يقتضي ان لا يراد هنا لئلا ينكرر نعم ويجوز ان يراد به المعنى الثالث - قوله كل مسكر حرام هذا دليل لمن عمم معنى الخبر وقال ان كل مسكر خمر وهو قول علي وعمر وابنه وسعد وابي موسى وابي هريرة وابن عباس وعائشة ومن التابعين عروة وسعيد بن المسيب والحسن وسعيد بن جبير وهو قول مالك والاوزاعي والثوري وابن المبارك والشافعي واحمد واسحق وغيرهم واستدلوا بحديث ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال كل مسكر خمر وكل مسكر حرام وفي رواية كل مسكر خمر وكل خمر حرام وقد خصص بعضهم بالعنب وفصلوا في ان تحريمه قطعي وتحريم ما عداه ظني وروى عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم الخمر من هاتين الشجرتين النخلة والعنبة وهذا دليل التخصيص - اقول - هكذا قيل وفيه ان دعوى تخصيص الخمر بالعنب لم يثبت بهذا الا ان يقال انه جواب عن عمم الخبر فكانه اجاب بنقض التعميم ويمكن ان يوجه بان معنى الحديث ان الخمر من احدهما تين الشجرتين فمن تبعيضية - وهذا التاويل هو مقتضى حديث ابن عباس حرمة الخمر لعينها والمسكر من كل شراب كما رواه الطحاوي ونقل الطحاوي عن ابي حنيفة

مراد نہ ہوں تاکہ تکرار لازم نہ آئے۔ ہاں تیسرے معنی اس جگہ مراد ہو سکتی ہیں۔ **قولہ کل مسکر حرام**۔ یہ دلیل ہے اوس شخص کی جس نے حدیث کے معنے عام لیے ہیں اور کہا ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور یہی قول ہے حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور سعد بن وقاص اور ابو موسی اور ابو ہریرہؓ اور ابن عباس اور عائشہ رضوان اللہ علیہم کا اور تابعین میں سے عروہ اور سعید بن مسیب اور سعید بن جبیر کا اور یہی قول ہے امام مالک اور اوزاعی اور ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق وغیرہ کا اور استدلال لائے ہیں وہ حدیث ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور ایک روایت میں ہے کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے اور بعض نے تخصیص کی ہے خمر کی انگور کے ساتھ اور تفصیل کی اس امر میں کہ تحریم خمر انگور کی قطعی ہے اور تحریم اوسکے ماسوا کے ظنی۔ اور مروی ہے ابو ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے کہ خمر اون دو شجروں یعنے نخلہ و عنب کا ہوتا ہے اور یہ دلیل ہے تخصیص کی **کہتا ہوں میں** کہ اسیطرح کہا گیا ہے اور اسمیں یہ اعتراض ہے کہ یہ دعویٰ کہ خمر خاص ہے عنب کے ساتھ نہیں ثابت ہوتا اس سے مگر کہا جائے کہ یہ جواب ہے اوس شخص کا جس نے حدیث کو عام کیا ہے پس گویا کہ جواب دیا اوسکی تعمیم توڑکر اور ممکن ہے کہ توجہ کی جاوے بایں طور کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ شراب ان دو پیڑوں میں ایک کی ہوتی ہے۔ پس من تبعیضیہ ہوگا اور یہ تاویل مقتضی ہے حدیث ابن عباسؓ کی حرام کی گئی خمر بعینہ اور نشہ کرنے والی ہر قسم کی شراب جیسے کہ روایت کیا اس کو طحاوی نے اور نقل کیا ہے طحاوی نے امام ابو حنیفہ سے کہ خمر حرام ہے بالکل تھوڑا ہو یا بہت اور نشہ

ان الخمر حرام قليلها وكثيرها والسكر من غيرها حرام وليس كتحريم الخمر والنبيذ المطبوخ لا باس من اى شئ كان وعن ابى يوسف لا باس بالنقيع من كل شئ وان غلى الا الزبيب والتمر قال كذا حكاه محمد عن ابى حنيفة وعن محمد ما اسكر كثيره فاحب ان لا اشربه ولا احرمه وقال الثورى اكره نقيع التمر ونقيع الزبيب اذا غلى ونقيع العسل لا باس به۔ انتھے۔

غیر خمر کا حرام ہے لیکن اوسکی حرمت مثل خمر کی حرمت کے نہیں ہے اور جوش دی ہوئے نبیذ کا کچھ حرج نہیں خواہ کسی چیز کا ہوا اور ابو یوسف سے روایت ہے کہ کچھ حرج نہیں ہر چیز کے نقیع کا اگرچہ وہ جوش مارے مگر انگور اور کھجور کا۔ کہا طحاوی نے کہ اسیطرح روایت کی ہے امام محمد نے امام ابو حنیفہ سے اور امام محمد سے روایت ہے کہ جس شے کی زیادتی مسکر ہو تو میں اچھا سمجھتا ہوں کہ نہ پیوں اوسکو اور نہ حرام کروں اور کہا ثوری نے کہ مکروہ جانتا ہوں میں نقیع تمر اور نقیع زبیب کو جبکہ جوش مارے اور کچھ حرج نہیں نقیع عسل کا۔

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم لاكيدر واهل دومة الجندل

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ نے اکیدر اور دومۃ الجندل والوں کے لیئے

قال الزرقانى ارسل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بتبوك الى اكيدر صاحب دومة الجندل سرية عليها خالد بن الوليد

کہا زرقانی نے کہ بھیجا رسول اللہ صلعم نے جبکہ تھے وہ تبوک میں اکیدر کی طرف ایک لشکر جس کے امیر خالد بن ولید تھے۔ بس قید کیا آپنے

ف قوله النبيذ۔ من الانتباذ وهو ان يجعل نحو تمر او زبيب فى الماء ليحلو افشرب ونهى عنه وهو منسوخ الا عند جماعة وجواب ابن عباس به بالحديث للمرأة السائلة عن نبيذ يدل على ان مناهيه عدم النسخ ۱۲ كذا فى مجمع البحار۔

ع قوله بالنقيع۔ جاء فى حديث آخر الكرم يتخذ ونه زبيبا ينقعونه الى يخلطونه بالماء ليصير شرابا وكلما القى فقد انقع والنقوع بالفتح ما نقع فى الليل ليشرب نهارا وبالعكس والنقيع شرابا يتخذ من زبيب او غيره ينقع فى الماء من غير طبخ ۱۲ مجمع البحار

ف قوله النبیذ مشتق ہے انتباذ سے اور وہ یہ ہے کہ ڈالی جائے کھجور یا انگور مثلاً پانی میں تاکہ میٹھی ہو جاویں پھر پی جاویں اور منع کیا گیا ہے اس سے اور یہ منسوخ ہے مگر ایک گروہ کے نزدیک جواب ابن عباس کا حدیث سے اوس عورت کو جو سائل تھی نبیذ کی بابتہ دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ آپ کا مذہب عدم نسخ کا ہے۔ مجمع البحار۔

ع قوله بالنقیع۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بناتے میں انگور کا نقیع ملاتے ہیں اوسکو پانی میں تاکہ ہو جاسکے شراب اور جب ڈالا جاوے پانی میں تو ہو جاتا ہے انقع۔ اور نقوع بفتح وہ چیز جو بھگو دیجاوے رات کو تاکہ پی جاوے دن میں یا بالعکس اور نقیع وہ شراب جو بنائی جاوے انگور سے پانی میں بھگو کر بغیر پکائے ہوئے ۱۲ مجمع البحار

فاسره وجاء به فصالحه على الجزية
وخلى سبيله وكتب له كتابا نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحيم۔
هذا كتاب من محمد رسول الله صلى
الله عليه وسلم لاكيدر حين اجاب الاسلام
وخلع الانداد والاصنام مع خالد بن
الوليد سيف الله في دومة الجندل و
اكنافها۔ ان لنا الضاحية من الضحل والبور
والمعامي واغفال الارض والحلقة والسلاح
والحافر والحصن ولكم الضامنة من النخل
والمعين من المعمور۔ ولا تعدل سارحتكم
ولا تعد فاردتكم ولا يحظر عليكم النبات
تقيمون الصلوة لوقتها وتؤتون الزكوة
بحقها عليكم بذلك عهد الله والميثاق ولكم
الصدق والوفاء شهد الله ومن حضر
من المسلمين۔ ذكره في المواهب وقال
الزرقاني اخرجه الواقدي في المغازي
بحذف قوله حين اجاب الى قوله واكنافها
قال حدثني شيخ من دومة ان رسول الله
كتب لاكيدر كتابا قال صاحب المصباح
اورده محمد بن سعد في الطبقات وقال
قال عمرو بن محمد الاسلمي حدثني رجل
من اهل دومة۔ ونقله السهيلي هكذا
في روض الانف عن ابي عبيد قال اتاني
به شيخ فقرأته فاذا فيه۔ فذكر الكتاب۔
وهذا الكتاب صريح في اسلام اكيدر
وبهذا ونحوه اغتر ابن منده وابو نعيم

اوسکو اور لے آئے رسول اللہ کے پاس پس صلح کی
آپ نے اوس سے جزیہ پر اور چھوڑ دیا اور اوسکو فرمان لکھدیا
جس کے لفظ یہ ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب
سے سیف اللہ خالد بن ولید کے ہمراہ اکیدر کے نام جبکہ
قبول کرلیا اوس نے اسلام اور چھوڑ دیا شرک کو
اور بتوں کو دومۃ الجندل میں اور اس بابت کہ ہمارے واسطے
ہیں قریب آبادی کے اطراف زمین کی نہریں اور زمین
بے زراعت اور بے عمارت اور پڑت زمین اور زرہیں
اور ہتھیار اور گھوڑے اور قلعہ۔ اور تمہارے لیے ہیں وہ
درختان خرما جو داخل آبادی ہیں اور بستی کے قریب کی نہریں
اور عامل زکوۃ کے پاس تمہارے چرنیوالے جانور جمع کرکے
زکوۃ لینے کی غرض سے نہ بھیجے جاوینگے بلکہ زکوۃ وصول کرنیکو
وہ خود آئیگا اور زکوۃ لینے کے حساب میں تمہارے گلہ کے سوا جانور
نہیں شمار کیے جاوینگے اور نہ روکا جائیگا کوئی تم میں سے گھاس چرنے سے
جہاں وہ چاہے پڑھوگے تم نماز اوسکے وقتوں پر اور دوگے تم
زکوۃ پوری پوری۔ لازم و واجب ہے تم پر اللہ کے عہد کیا تھا اور تمکو لازم
ہے اس لکھے ہوئے کو سچائی سے پورا کرنا۔ گواہی دی اسپر اللہ نے اور
اون مسلمانوں نے جو موجود تھے ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی
نے کہ تخریج کی ہے اسکی واقدی نے مغازی میں اور حذف کیا ہے اوسنے
اپنی تخریج میں قول رسول اللہ حین اجاب کو قولہ واکنافہا تک اور کہا
کہ حدیث بیان کی مجھسے دومہ کے ایک شخص نے کہ رسول اللہ نے لکھا اکیدر کو
ایک فرمان۔ کہا صاحب مصباح المضی نے کہ بیان کیا ہے اسکو محمد بن سعد
نے اپنی طبقات میں اور کہا کہ کہا عمرو بن محمد الاسلمی نے کہ حدیث بیان
کی مجھسے اہل دومہ میں سے ایک شخص نے اور نقل کیا ہے اوسکو سہیلی نے اسیطرح
روض الانف میں ابو عبید سے روایت کرکے کہا ابو عبید نے کہ لایا میرے پاس
اوس فرمان کو ایک بوڑھا آدمی میں نے اوسکو پڑھا تو اوسپر لکھا ہوا تھا کہ۔

فذكراه فی الصحابة وشنّع علیه ابو الحسن
ابن الاثیر فقال انما اهدی الی رسول الله
صلی الله علیه وسلم وصالحه ولم یسلم
وهذا امر لا خلاف فیه بین اهل السیر
ومن قال انه اسلم فقد اخطأ بل کان
نصرانیا وقتله خالد بن الولید فی خلافة
ابی بکر کافرا کما ذکره البلاذری ویحتمل
ان یکون اسلم بعد ذلک کما قال الواقدی
وکما یظهر من هذا الکتاب ثم ارتد بعد
النبی صلی الله علیه وسلم مع من ارتد کما
قال البلاذری ومات علی ذلک کافرا۔

پس ذکر کیا فرمان۔ یہ فرمان صریح ہی اکیدر کے اسلام میں اور اس سے
اور اس کے مثل روایات سے دہوکہ کہایا ہے ابن منده اور ابو نعیم
نے پس ذکر کیا ہی اون دونو نے اکیدر کو صحابہ میں اور اعتراض کیا ہی
اسپر ابو الحسن ابن الاثیر نے پس کہا کہ ہدیہ بہیجا اکیدر نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور صلح کی آپسے اور اسلام نہیں لایا اور یہ
بات (یعنی اوسکا عدم اسلام) بغیر خلاف کے مسلم ہے اہل سیر کے
نزدیک اور جس شخص نے کہا کہ وہ اسلام لے آئے تھے اوسنے غلطی
کی ہی بلکہ وہ نصرانی تھا اور قتل کیا ہی اوسکو خالد بن ولید نے ابوبکرؓ کی خلافت میں حالت
کفر میں جیسا ہی ذکر کیا ہی اُسکی نسبت بلاذری نے اور احتمال ہی کہ اسلام لے آیا ہو بعد اسکے جیسا کہ
کہا ہی واقدی نے اور جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس فرمان سے پہر مرتد ہو گیا بعد رسول اللہ کے اور
لوگوں کے ساتھ جو مرتد ہوئے جیسا کہ کہا ہی بلاذری نے اور مر گیا ہو اوسیطرح بحالت کفر

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

الضاحیة - البارز الظاهر من الارض
وفی الروض اطراف الارض - ضحل
بفتح المعجمة وسکون المهملة واللام الماء
القلیل وقیل الماء القریب المکان - بور -
الارض التی لم تزرع - والمعامی واغفال
الارض - فی الروض المعامی اراضی
المجهولة واغفال الارض ما لا اثر فیه من
عمارة او نحوها قال الزرقانی هذا عطف
تفسیری وهذا یقتضی تغایرهما الا ان
یقال هو بحسب المفهوم وماصدقهما
واحد بان یراد بالمجهول ما لا اثر فیه
وفی القاموس الاعماء الجهال جمع اعمی
واغفال الارض التی لا عمارة بها کالاعمی

الضاحیة ظاہر اور صاف زمین اور روض الآنف میں اسکا
ترجمہ لکہا ہے کہ اطراف ارض۔ ضحل بفتح ضاد معجمہ و سکون حا
مہملہ اور لام۔ تہوڑا پانی اور بعض نے کہا ہے کہ وہ پانی جو بستی
سے قریب ہو۔ بور وہ زمین جو بوئی ہوئی نہ ہو۔ المعامی و
اغفال الارض۔ روض الآنف میں لکہا ہے کہ معامی بیکار زمینیں
اور اَغْفَالُ الْاَرْض۔ وہ زمینیں جسمیں عمارت وغیرہ کا اثر نہ ہو
کہا زرقانی نے کہ یہ عطف تفسیری ہے اور عبارت مقتضی ہی
اون دونو کے تغایر کو مگر کہ تاویل کی جائے اس طور سے
کہ تغایر بحسب المفہوم ہے اور ما صدق اس کا واحد ہے
باینطور کہ مراد مجہول سے وہی زمین ہے جس میں عمارت
وغیرہ کا اثر نہ ہو اور قاموس میں ہے کہ اعماء بمعنی جہال جمع
ہے اعمی کی اور اغفال الارض وہ زمین جس میں عمارت
نہ ہو گویا جیسے اندہا آدمی۔

الضامنة من النخل - بالمعجمة هو ماكان داخلا فى العمارة وتضمنت امصارهم وقراهم لان اربابها ضمنوا حفظها فهى فعيلة بمعنى مفعولة ضمان **معين** - الظاهر من ماء الدائم - **لاتعدل سارحتكم** - السرح والسارح والسارحة سواء الماشية اى لاتصرف ولاتمنع ماشيتكم عن مرعى تريداه كذا قاله الواقدى وقال فى الروض معناه لاتحشر الى المصداق - **لاتعد فاردتكم** يعنى الزيادة علے الفريضة اى لاتضم الى غيرها فتعد منها وتحسب - **لايحظر عليكم النبات** - بالحاء المهملة والظاء المعجمة الحظر المنع فالمعنى لاتمنعون من الرعى حيث شئتم كذا قاله السهيلى وقال فى مجمع البحار اى لاتمنعون من الزراعة حيث شئتم - قال ابن حديدة النبات النخل القديم الذى ضرب عروقه فى الارض وثبت انتهى - وفى رواية - **لاتحصر** - بمهملة **البيات** - بباء الموحدة والياء التحتانية اى لاتضيق عليكم فى البيات بارض تزرعون بها -

الضامنة من النخل ضاد معجمہ میم اور نون، وہ چیز جو داخل ہو آبادی میں اور متضمن ہوں اوسپر بستیاں اور شہر اس وجہ سے کہ وہاں رہنے والے ضامن ہیں اوسکی حفاظت کی پس وہ صاحب ضمان ہیں **معین** ظاہر پانی ہمیشگی والا مراد چشمہ **لاتعدل سارحتکم** - السرح - سارح - سارحہ - سب کے ایک معنے ہیں یعنی چوپایہ یعنی نہ روکے جاوینگے اور نہ منع کیے جاوینگے تمہارے جانور چراگاہ سے اسیطرح کہا ہے واقدی نے اور کہا روض الانف میں کہ اوسکے معنی یہ ہیں کہ نہ بھیجے جاوینگے طرف عامل زکوۃ کے **لاتعد فاردتکم** یعنی زائد فرض پر یعنے نہ ملایا جاویگا فریضہ غیر فریضہ کیطرف تاکہ وہ غیر فریضہ شمار کر لیا جاوے فریضہ کے ساتھ زکوۃ میں **لایحظر علیکم النبات** - حار مہملہ ظار معجمہ خطر کے معنی منع کے ہیں پس معنی یہ ہونگے کہ نہ منع کیے جاؤگے تم چرائی سے جہاں تم چاہو اسیطرح بیان کیا ہے سہیلی نے اور کہا مجمع البحار میں کہ نہ منع کیے جاؤگے تم زراعت سے جہاں تم چاہو تفسیر کی ہے ابن حدیدہ نے نبات کی کہ نبات اوس پرانی کھجور کو کہتے ہیں جسکی جڑیں زمین میں گھس جاویں اور مضبوط ہو جاویں۔ انتہی اور ایک روایت میں بجائے اسکے **لاتحصر** بمہملتین **البیات** بار موحدہ اور یار تحتانیہ معنی یہ ہیں کہ نہ تنگی کی جاویگی تم پر شب گذارنے یا گھر بنانے میں اوس زمین میں جہاں تم کھیتی کرتے ہو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوسکتے ہیں اس فرمان سے

قوله بورالى اغفال الارض - افاد ان الارض التى ليست فى يد احد من الرعية تنزل عليه حكم بيت المال ويستنبط منه

قولہ بور الی اغفال الارض اس قول سے فائدہ دیا اس بات کا کہ جو زمین کسی کے قبضہ میں نہ ہو تو نازل ہوتا ہے اوسپر حکم بیت المال کا یعنی وہ زمین تزولی ہو جاتی ہے اور مستنبط ہوتی ہے

كل ما فرغ من الايدى من الاموال فهو ايضا لبيت المال لانه لم يزاحمه احد من الناس **قوله والحلقة الى الحصن** - يستفاد منه ان الامام يجوز له ان ياخذ من رعيته ما يرى من الحلقة والسلاح والحافر والحصن ليعد بها فى قتال المشركين وكم ياخذها منه وكم يتركها عندهم فهو على راى الامام واما الحصن فالظاهر انه لا يتركه فى ايديهم ولكن ما وقع فى فتح خيبر يرشد الى انه يجوز للامام ان يترك الحصون فى ايديهم فان يهود خيبر لما الجوا الى الحصن نزلوا على الصلح الذى بذلوه ان لرسول الله صلى الله عليه وسلم الصفراء والبيضاء والحلقة والسلاح ولهم رقابهم وذريتهم وان ينفوا من الارض ولم يذكر فيه عقد الحصن فالظاهر انه ترك لهم - **قوله تقيمون الصلوة لوقتها** - فيه دليل على رد من قال بالجمع وهو معنى قوله تعالى كتابا موقوتا وروى عبادة بن الصامت مرفوعا ستكون بعدى عليكم امراء تشغلهم اشياء عن الصلوة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها - الحديث رواه ابو داؤد واحمد وغيرهما الا ما كان من عذر نسيان او نوم فوقتها اذا ذكر وقد ورد ذلك منصوصا فى احاديث المرفوعة وليس مقام لبسط الكلام فى ذلك - **قوله تؤتون الزكوة** بحقها - معناه بحق الزكوة على ما ورد به

اس سے یہ بات کہ ہر وہ چیز جو کسی کے قبضہ میں نہ ہو خواہ وہ مال ہی ہو وہ بھی بیت المال کا ہو جاتا ہے کیونکہ اوسکے لیے کوئی شخص جھگڑا کرنیوالا نہیں ہے **قولہ** والحلقۃ الی الحصن۔ فائدہ دیا اس نے اس بات کا کہ امام کو جائز ہے کہ زرہ۔ ہتھیار قلعہ وغیرہ میں جو کچھ مصلحت دیکھے اپنی رعیت سے لیلے۔ اور تیاری کرے اوسکے ساتھ مشرکین سے لڑینگی۔ اور کسقدر اوسنے لے اور کسقدر اونکے لیے چھوڑدے یہ امام کی رائے اور مصلحت پر ہے لیکن قلعہ پس ظاہر تو یہی ہے کہ نہ چھوڑے اوسکو اونکے قبضہ میں لیکن واقعہ فتح خیبر دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ جائز ہے امام کو کہ قلعہ بھی اونکے قبضہ میں چھوڑ دے کیونکہ جب یہود خیبر محصور ہوئے قلعہ میں تو راضی ہوئے صلح پر جسکو طے کیا اونہوں نے باینطور کہ واسطے رسول اللہ صلعم کے ہے اشرفیاں اور روپیہ اور زرہیں اور ہتھیار اور واسطے اونکے ہے غلام اور اونکی اولاد اور یہ بات کہ جلاوطن ہو جاویں۔ اور نہیں ذکر کیا عقد صلح میں قلعہ کا پس ظاہر یہ ہے کہ وہ چھوڑ دیا گیا تھا اونکے لیے **قولہ** تقیمون الصلوۃ لوقتہا۔ اسمیں رد ہے اوس شخص کا جس نے قول کیا ہے جمع کا اور یہی معنی ہیں قول اللہ عز وجل کے کتابا موقوتا کے اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے مرفوع (فرمایا آپنے) کہ ہونگے میرے بعد ایسے امیر جنکو بہت سی باتیں نماز وقت پر ادا کرنے سے روکدینگی یہانتک کہ نماز کا وقت جاتا رہیگا پس پڑھو تم نماز اپنی وقت پر (یعنی ایسی صورتمیں اقتدا امیر کی واجب نہیں ہے) اس حدیث کو روایت کیا ہے ابو داؤد و احمد وغیرہ نے لیکن اگر کوئی عذر ہو جیسے مثلاً بھول جائے یا نماز کے وقت سوتا ہو تو اوسکا وقت وہی ہے جب یاد ہو (یعنی جب وہ عذر رفع ہو جائے) اور اس بارہ میں احادیث مرفوع بہت ہیں جنکی تفصیل کا یہ موقع نہیں ہے **قولہ** تؤتون الزکوۃ بحقہا اسکے معنی یہ ہیں کہ ادا کروگے تم زکوۃ کو حق زکوۃ کے ساتھ۔

الشرع من قدر الزکوۃ بتفاصیلہ فی
اجناس الحیوانات والنقدین والزرع
وغیر ذلک وکذا ما ورد من قولہ صلے اللہ
علیہ وسلم لاجلب ولاجنب وغیر ذلک
من المنہیات والمامورات فان ہذہ
ہی حق الزکوۃ - قولہ شہد اللہ ومن
حضر - ہذا کقولہ تعالیٰ شہد اللہ انہ
لا الہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم قائما
بالقسط - الآیۃ - وقد ذکروا فیہ ان
الشہادۃ من اللہ ومن غیرہ بمعنے واحد
وقال بعضہم انہ لیس کذلک فقال الاولون
ان الشہادۃ ہنا عبارۃ عن الاخبار المقرون
بالعلم وہو مفہوم واحد وحاصل فی
حق الجمیع وقال الآخرون ان شہادۃ
اللہ نصب الدلائل الدالۃ علیہا وانزال
الآیات الناطقۃ بہا وشہادۃ الملائکۃ
الاقرار وشہادۃ اولوا العلم الایمان بہا
والاحتجاج علیہا کذا فسرہ البیضاوی
وعلی الکل یستقیم ان الحدیث یدل
علی ان کتب الشہادۃ مما یوجب الوثوق
بہ سواء کان الکتاب من الامام او
المامور وانہ حجۃ ویرد بہ قول من قال
ان الکتاب لا یقوم بہ الحجۃ سواء
کان الشہادۃ مکتوبۃ علیہ ام لا۔

یعنی جس طرح شرع میں وارد ہوا ہے مقدار زکوۃ کی اوسکی
تفاصیل کے ساتھ اجناس حیوانات اور نقدین یعنی سونا
چاندی اور کھیتی وغیرہ میں اور اسیطرح وہ احکام جو وارد
ہوئے ہیں قول رسول اللہ صلعم لاجلب ولا جنب میں اور
اس کے سوا جو اوامر ونواہی ہیں پس تحقیق یہ معنی ہیں
حق زکوۃ کے قولہ شہد اللہ ومن حضر یہ مثل قول اللہ عزوجل
کے ہے کہ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - الآیۃ۔ اور ذکر کیا ہے مفسرین
نے اس کے ترجمہ میں کہ شہادت من اللہ اور شہادت من غیر اللہ
میں دونو جگہ شہادت کے ایک ہی معنی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ
اسطرح نہیں ہے بلکہ فرق ہے پس اول گروہ نے کہا کہ
اس جگہ شہادت کے معنی ہیں وہ خبر جو ملی ہوئی ہو علم کے ساتھ
اور شہادت باین معنی مفہوم واحد ہے اور حاصل ہے جمیع شہادات
میں اور کہا دوسرے گروہ نے کہ مراد اللہ کی شہادت سے یہ ہے
کہ وہ قائم کرے ایسے دلائل جو دال ہوں اوسکی وحدانیت پر
اور اتارے ایسی آیات جو دلیل ہوں وحدانیت کی۔ اور مراد شہادت
ملائکہ سے یہ ہے کہ اقرار کریں وہ اوسکی وحدانیت کا اور شہادت
عالموں کی یہ ہے کہ ایمان لائیں خدا کی وحدانیت پر اور حجتیں بیان
کریں اوسکی اسیطرح اس مقام کی تفسیر کی ہے امام بیضاوی نے
اور ہر معنی کی بنا پر حدیث دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ
شہادت کے لکھنے سے تحریر پر اعتبار واجب ہوتا ہے خواہ
وہ تحریر امام کی ہو یا عوام رعایا میں سے کسی کی اور یہ کہ شہادت
حجت ہے اور رد ہوتا ہے اس حدیث سے اوس شخص کا
قول جو قائل ہے اس بات کا کہ تحریر حجت نہیں ہو سکتی
خواہ اوسپر شہادت لکھی ہوئی ہو یا نہ ہو۔

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاكثم بن صيفي

یہ وہ فرمان ہے جو کہ رسول اللہ صلعم نے اکثم بن صیفی کے لیے

ذكر الحافظ في الاصابة انه قال ابو حاتم
في المعمرين لما سمع اكثم بن صيفي بخروج
النبي صلى الله عليه وسلم بعث اليه ابنه
حبيشا ليأتيه بخبره قال يا بنيّ اني اعظك
بكلمات فخذ بهن من حين تخرج من عندي
الى ان ترجع - فذكر قصة طويلة فيها -
فكتب اليه النبي صلى الله عليه وسلم -
اني احمد اليك الله الذي لا اله هو -
ان الله امرني ان اقول لا اله الا الله -
فقال اكثم لابنه ماذا رأيت قال رأيته
يامر بمكارم الاخلاق وينهى عن ملائمها
فجمع اكثم قومه ودعاهم الى اتباعه وقال
ان اسقف نجران كان يخبر بامره وبعثه
فكونوا اول في امره فقال لهم مالك بن
نويرة ان شيخكم خرف فقال اكثم ويل
للشجي من الخلي والله ما عليك آسي ولكن
على العامة ثم نادى في قومه فتبعه منهم
مائة رجل فسار واحتى كانوا دون المدينة
باربع ليال كره ابنه حبيش مسيره فادلج
على ابل اصحاب ابيه فنحرها وشق قربهم
ومزاداتهم فاصبحوا ليس معهم ماء
فجهدهم العطش وايقن اكثم بالموت

ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں کہ بیان کیا ہے ابوحاتم
نے ذکر معمرین میں کہ جب اکثم بن صیفی نے رسول اللہ کا مبعوث
ہونا سنا تو اپنے بیٹے حبیش کو رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ
وہاں کی خبر لائے اور کہا اے میرے بیٹے میں تجھکو چند باتوں
کی نصیحت کرتا ہوں اونکو یاد رکھ یہانتک کہ تو میرے پاس واپس
لوٹکر آوے پس ذکر کیا ابوحاتم نے ایک طویل قصہ جسمیں ذکر ہے کہ لکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثم کو یہ فرمان کہ میں تعریف
کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کے کہ سوا اوسکے کوئی معبود
نہیں ہے تحقیق اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ کہوں میں لا الہ
الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ پس پوچھا اکثم نے
اپنے بیٹے سے (یعنی اوسکی واپسی پر) کہ کیا دیکھا تو نے اوسنے
جواب دیا کہ دیکھا میں نے آپکو کہ حکم کرتے ہیں آپ عمدہ اخلاق کا اور
منع کرتے ہیں بری عادتوں سے پس جمع کیا اکثم نے اپنی قوم کو
اور بلایا اونکو رسول اللہ کے اتباع کیطرف۔ اور کہا کہ اسقف
نجران خبر دیا کرتا تھا آپکی نبوت اور آپکی بعثت کی پس ہو جاؤ تم
اول اس امر میں پس کہا قوم سے مالک بن نویرہ نے کہ تمہارا
شیخ سٹھیا گیا ہے جواب دیا اکثم نے کہ خرابی واسطے غمگین کے تنہا آدمی
سے قسم اللہ کی مجھے تیرا غم نہیں ہے بلکہ عام مخلوق کا غم ہے پھر متوجہ
ہوا اپنی قوم کیطرف پس تابعداری کی اوسکی اونمیں سے سو آدمیوں
نے پس کوچ کیا انہوں نے یہانتک کہ جب مدینہ سے چار منزل کا فاصلہ
رہگیا تو مکروہ جانا اوسکے بیٹے حبیش نے اس سفر کو پچھلی رات سے اٹھا
اپنے باپکے ہمراہیوں کے اونٹوں کو ذبح کر ڈالا اور اونکی مشکیں اور پکھالیں

ہ الشجي الحزين والخلي من لا زوج له فانه
يزيد في الوحشة - ۱۲

ہ شجی بمعنی غمگین - اور خلی وہ شخص جسکے بیوی نہ ہو پس زائد ہوتی
اوسکی وحشت ۱۲ مجمع البحار -

فقال لاصحابه اقدموا على هذا الرجل فاعلموه باني اشهد ان لا اله الا الله وانه رسول الله وانبسوا فقدموا عليه واسلموا ولما بلغ حاجبًا وكيباخروجه الكتم رجا في اثره فلما مرّا بقبره نحرا عليه جزورا وقالا لاصحابه ماذا امركم به قالوا امرنا بالاسلام فاسلما معهم قال ابو حاتم عاش اكتم ثلثمائة وثلثين سنة

بہاڑ ڈالیں جب وہ حبیش کو اُٹھے تو اون کے پاس پانی نہیں تھا یقین کر لیا اکثم نے اپنی موت کا اور کہا اپنے ہمراہیوں سے کہ جاؤ اس شخص کے پاس یعنی رسول اللہ اور خبر دو اوسکو کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اور تابعداری کرو تم اوسکی پس حاضر ہوئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور اسلام لے آئے اور جبکہ حاجب اور وکیع کو خبر پہونچی اکثم کے سفر کی تو وہ دونو اوسکے پیچھے چلے جب اوسکی قبر پر پہونچے تو وہاں قربانی کری اور اسکے ہمراہیوں سے پوچھا کہ تمکو اُسنے کیا حکم دیا تھا اونہوں نے کہا کہ اسلام لانیکا وہ دونو بھی اون سب کے ساتھ

هذا ما كتبه النبي صلى الله عليه وسلم لاهل قبيلة جربا واذرح

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جربا اور اذرح والوں کے لیے

قال الواقدي توالى النبي صلى الله عليه وسلم مع صاحب ايلة بجزيتهم فاخذها وكتب لهم كتابا نسخته - بسم الله الرحمن الرحيم هذا الكتاب من محمد النبي رسول الله لاهل اذرح وجربا انهم آمنون بامان الله وامان محمد صلى الله عليه وسلم وان عليهم مائة دينار في كل رجب وافية طيبة والله كفيل عليهم بالنصح والاحسان الى المسلمين ومن لجاء اليهم من المسلمين من المخافة والتعزير اذا اخشوا على المسلمين فهم آمنون حتى يحدث اليهم محمد صلى الله عليه وسلم شيئا من قتل او خروج. ورواه البخاري عن ابي حميد الساعدي في قدومهم قبل ملك ايلة - ذكره المواهب وقال من قوله اذا اخشوا الى آخر الكتاب - هذا بقية الكتاب عند الواقدي كما ذكر له

کہا واقدی نے کہ حاضر ہوئے وہ حاکم ایلہ (اکیدا) کے ساتھ جزیہ لیکر (گویا مطیع ہوکر) پس قبول کیا رسول اللہ نے وہ جزیہ اور لکھدیا اونکو فرمان لفظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہہ فرمان ہے محمد نبی رسول اللہ کی جانب سے اذرح اور جربا والوں کے لیے اس بابتہ کہ وہ اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امن میں ہیں اور اونپر سو دینار ہیں (جزیہ) ہر رجب میں پورے اور کھرے۔ اور اللہ نے حکم کیا اونکو عام مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرنیکا۔ اور ان مسلمانوں کے ساتھ جو بحالت خوف یا کسی قسم کی مدد مانگنے کو اونکے ہاں پناہ گزیں ہوجاویں اور جب کبھی اندیشہ کریں وہ مسلمانوں کی جانب سے تو وہ اپنے کو امن میں سمجھیں یہانتک کہ فرمان بھیجیں اونکی بابتہ رسول اللہ صلعم خواہ قتل کا یا اخراج کا۔ روایت کیا ہے اسکو بخاری نے ابی حمید ساعدی سے ملک ایلہ کے آنے کے قصہ میں۔ اور ذکر کیا اسکو مواہب نے اور کہا قول رسول اللہ اذا خشوا سے آخر فرمان تک کی بابتہ کہ یہ بقیہ امر کا ہے واقدی کے نزدیک جیسے کہ ذکر کیا ہے شامی نے قصہ تبوک بابر بالجملہ اور ...

الشامی فی بتوک - جربا - بالجیم والراء المہملۃ والباء الموحدۃ - اذرح - بفتح ہمزۃ وسکون الذال المعجمۃ والراء والحاء المہملتین -

مہملہ اور بار موحدہ اذرح بفتح الف اور سکون ذال معجمہ اور رار اور حاء دونو مہملہ -

ھذا ما کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لاھل دومۃ الجندل مع قطن بن حارثۃ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے دومۃ الجندل والوں کے لیے بہمراہی قطن بن حارثہ

قال الحافظ روی ابن شاہین من طریق ہشام بن الکلبی باسناد لہ قال وفد حصن وحارثۃ ابنا قطن علی لنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسلما وکتب لھما کتابا وقال صلے اللہ علیہ وسلم فیہ - ھذا کتاب من محمد رسول اللہ لاھل دومۃ الجندل وما یلیھا من طوائف کلب مع حارثۃ بن قطن - لنا الصاخبۃ من البعل ولکم الصامت من النخل علی الجارثۃ العشر وعلے العامرۃ نصف العشر - ورواہ ابن سعد عن ھشام بن الکلبی باسناد آخر فقال حدثنی ھشام بن محمد قال حدثنی ابن ابی صالح رجل من بنی کنانۃ عن ربیعۃ بن ابراھیم قال وفد حارثۃ ابن قطن وحمل بن سعدانۃ الی رسول اللہ فکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحارثۃ کتابا - فذکرا لکتاب - الصاخبۃ م القبیحۃ واضطراب الاصوات ومنہ فی نعتہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا صخب بکسر الخاء المعجمۃ صفۃ مشبھۃ ای لا یرفع صوتہ علے الناس لسوء خلقہ - والصامت - ضدہٗ

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن شاہین نے ہشام بن کلبی کے طریقہ سے اونکی سند کے ساتھ کہا کہ ایلچی بنکر حاضر ہوئے حصن اور حارثہ بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لے آئے وہ دونو اور لکھدیا رسول اللہ نے اون کو فرمان - اور تحریر فرمایا آپنے اوس میں کہ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلعم کا دومۃ الجندل والوں کے لئے اور اون لوگوں کے لئے جو ان کے متعلق ہیں قبائل کلب کے حارثہ بن قطن کے ہمراہ ہمارے واسطے صاخب ہیں یعنی خچر اور تمہارے واسطے صامت ہیں یعنی کھجوریں - آباد زمینوں پر عشر ہے اور نوتوڑ پر نصف عشر اور روایت کیا ہے اسکو ابن سعد نے ہشام بن کلبی سے دوسری سند کے ساتھ پس کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ہشام بن محمد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی صالح نے جو ایک شخص ہے قبیلہ بنی کنانہ کا وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن ابراہیم سے کہا کہ حاضر ہوئے حارثہ بن قطن اور حمل بن سعدانہ رسول اللہ کی خدمت میں تو لکھا رسول اللہ نے حارثہ کے لیے ایک فرمان پھر ذکر کیا اس فرمان کو الصاخبۃ شور اور چیخ پکار - اور اسی سے رسول اللہ صلعم کی صفت میں کہ ولا صخب بکسر خار معجمہ صفۃ مشبہ یعنی نہیں بلند کرتے تھے آپ اپنی آواز لوگوں پر بوجہ سوء خلق کے والصامت اوسکا ضد ہے - مُقید اور خاص کر دیا اول کو بغل کے

قيد وخصص الاول هنا في البغل والثاني في النخل بقوله من ۔

ساتھ اور دوسرے کو نخل کے ساتھ لفظ من سے ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل الطائف

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل طائف کیواسطے

قال الحافظ اخرج العسكري من طريق عنبسة بن سعد (عتبة بن سعيد) عن الزبير بن عدي عن اسيد الجعفي قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فكتب الى اهل الطائف - ان نبيذ الغبيراء حرام ۔ الغبيراء - هو ضرب من الشراب يتخذه الحبش من الذرة ويسمى السكركة وقيل تعمل من الغبيراء وهو التمر المعروف وقد جاء في تحريمه حديث آخر فقال صلى الله عليه وسلم اياكم والغبيراء فانها خمر العالم اي هي مثل الخمر التي يتعارفها جميع الناس لا فصل ولا فرق بينهما في التحريم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے عسکری نے عنبسہ بن سعد (عتبہ بن سعید) کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں زبیر بن عدی سے اور زبیر اسید الجعفی سے کہا کہ موجود تھا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپ نے اہل طائف کو کہ نبیذ غبیرا حرام ہے۔ **غبیرا** وہ ایک قسم کی شراب ہے جسکو حبش والے جوار سے بناتے ہیں اور اوسکا نام سکرکہ بھی ہے اور بعض نے کہا ہے وہ بنائی جاتی ہے غبیرا سے اور وہ مشہور کھجور ہیں ہیں۔ اور وارد ہوئی ہے اسکی تحریم میں دوسری حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ بچو تم غبیرا سے پس تحقیق وہ شراب ہے عالم کی یعنی وہ مثل اوس شراب کے ہے جو متعارف ہے لوگوں میں کچھ فرق نہیں ہے اون دونوں کے حرام ہونے میں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضاً لاهل الطائف

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کو

قال الحافظ اخرج الدارقطني في غرائب مالك في آخر ترجمة نافع مولى ابن عمر من طريق عبد الرحمن بن خالد بن نجيح عن حبيب كاتب مالك قال قدم على مالك قوم من اهل عمان وكان فيهم رجل يقال له صدقة بن عطية بن حماس

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ۔ دار قطنی نے غرائب مالک میں نافع مولی ابن عمر کے اخیر ترجمہ میں عبد الرحمن بن خالد بن نجیح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں حبیب سے جو کاتب ہیں مالک کے کہا کہ مالک کے پاس ایک گروہ اہل عمان کا آیا جن میں سے ایک شخص کا نام صدقہ بن عطیہ بن حماس بن نجیہ بن حمار بن نیاق تھا مالک سا دکی

ابن نجبة بن حمار بن نياق وكان مالك يكرمه فقيل لمالك ان عنده علامة احاديث فامرني مالك ان اكتب عنه هذا الحديث فاملى علىّ قال حدثني ابي عطية قال سمعت جدي نجبة بن حمار يحدث عن جده نياق قال كنت ارعى ابلا ببادية لنا في الطائف فجاءنا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اسلموا وان لم تسلموا فادّوا الجزية۔

تعظیم کرتے تھے پس کہا گیا مالک سے کہ انکو چند حدیثیں یاد ہیں پس حکم دیا مجھکو مالک نے کہ لکھوں میں اوسنے یہ حدیث پس لکھوایا اونہوں نے مجھکو کہا کہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ عطیہ نے اونہوں نے کہا کہ سُنا میں نے اپنے دادا نجبہ بن حماد سے نجبہ حدیث بیان کرتے تھے اپنے دادا نیاق سے کہا کہ میں طائف کے جنگل میں اونٹ چرایا کرتا تھا اوسی زمانہ میں آیا ہمارے پاس رسول اللہ کا فرمان۔ اسلام لاؤ تم اور اگر اسلام نہ لاؤ تو ادا کرو جزیہ (یعنے ذمی بنو)

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لاهل عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے اہل عمان کے لیئے

ذكر البخاري وابن ابي خيثمة وسمويه في فوائده وابن السكن وغيرهم من طريق ابي جمرة عبد العزيز بن زياد الحنظلي قال حدثني ابو شداد رجل من بني ذمار (وهو قرية من قرى عمان) قال جاءنا كتاب النبي صلى الله عليه وسلم في قطعة من ادم۔ من محمد رسول الله الى اهل عمان۔ سلامٌ اما بعد فاقروا بشهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله وادّوا الزكوة وخطوا المساجد وكذا وكذا والا غزوتكم۔ ابو شداد۔ الذماري۔ بالمعجمة والميم والمهملة العماني۔ قاله ابو عمر وتعقب بان ذمار من صنعاء لا من عمان وقال الرشاطي عمان بضم اول والتخفيف من عمل البحرين وذمار قرية

ذکر کیا ہے بخاری اور ابن ابی خیثمہ نے اور سمویہ نے اپنے فوائد میں اور ابن سکن وغیرہ نے ابی جمرہ عبد العزیز بن زیاد حنظلی کے طریقہ سے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی مجھسے ابو شداد نے جو ایک شخص ہے بنی ذمار میں کا اور وہ (ذمار) ایک گاؤں ہے عمان کے دیہات میں سے کہا کہ آیا ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان جو لکھا ہوا تھا ایک ادہوڑی کے ٹکڑے پر محمد رسول اللہ کی جانب سے اہل عمان کو بعد درود۔ سلام۔ بعد اسکے معلوم ہو کہ اقرار کرو تم اس بات کی شہادت کا کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور ادا کرو زکوٰۃ اور جاؤ مسجد میں پہلے اور پیچھے (یعنی احکام متفرقہ اسلام) ورنہ لڑونگا میں تم سے۔ ابو شدّاد۔ ذماری ذال المعجمہ اور میم اور را مہملہ عمانی۔ کہا اسکو ابو عمر نے۔ اور اعتراض کیا ہے اسپر اسطرح سے کہ ضمار صنعاء سے متعلق ہے نہ عمان کے اور کہا رشاطی نے کہ عمان بضم اول اور تخفیف میم بحرین کے پرگناتیں سے ہی اور ذمار

کتاب اہل عمان

منہا ویحتمل ان کان ابو عنبر حفظ ان
یکون اصله من ذمار وسکن عمان والذی
یقول من اهل العلم الدمائی - بالمهملة
نسبة الی دماء وهی من عمان وقاله ابن
منداة وابو نعیم العمانی - قوله خطوا
المساجد - من الخطوة وهو بعد ما بین
القدمین فی المشی ومنه الحدیث کثرة
الخطا الی المساجد - قوله والاغرو نکم
ولم یذکر فیه الجزیة لانهم کانوا من العرب
ولیس علی العرب الجزیة بل فیهم الاسلام
او القتل -

اوسکا ایک گاؤں ہے - اور احتمال ہے کہ ابو عنبر کو ایسا یاد ہو کہ
اونکی اصل تو ذمار کی ہے اور رہتے تھے وہ عمان میں - اور جو
بعض اہل علم نے اوسکو دمائی - دال مہملہ کے ساتھ کہا ہے تو
نسبت کی ہے اوسکی دماء - دال مہملہ اور میم کی طرف جو ایک
قریہ ہے عمان کا - اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے اوسکو عمانی کہا
ہے - قولہ خطوا المساجد مشتق ہے یہ خطوہ سے جس کے معنی
ہیں فاصلہ دونو قدموں کے درمیان میں چلنے میں اور اسی سے
ہے حدیث کثرة الخطا الی المساجد یعنے بہت جانا مسجد و نکیطرف
قولہ والاغرونکم - اور نہیں ذکر کیا یہاں جزیہ کا اس وجہ سے
کہ تھے وہ لوگ عرب - اور عرب پر جزیہ نہیں ہے بلکہ اونپر اسلام
ہے یا جہاد -

هذا ما کتبه النبی صلی الله علیه وسلم الی باذان ملک الیمن - وکان عاملا علیه من والی فارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان ملک یمن کو - اور وہ عامل تھا یمن پر کسریٰ بادشاہ فارس کیجانب سے

فی الخمیس قال کتب الی باذان وهو علی الیمن من قبل
کسری - بلغنی ان فی ارضک رجلا یتنبی فاربطه وابعثه
الی - فبعث باذان قهرمانه بابویه وکان کاتبا
حاسبا وبعث معه رجلا من الفرس یقال له خرخرة
فکتب معهما الی رسول الله یامره ان ینصرف معهما
الی کسری فقال لبابویه انظر الرجل وما هو وکلمه
وائتنی بخبره فخرجا فلما بلغا الطائف وکان بها رجال
من قریش مثل ابی سفیان وصفوان وغیرهما
فسألا عن النبی صلی الله علیه وسلم قالوا
انه بیثرب ولما سمع ابو سفیان وصفوان
مضمون کتاب باذان فرحا وقالا ابشروا
کسری وقدم بابویه وخرخرة المدینة
علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقدما

تاریخ خمیس میں لکھا ہے کہ کسریٰ کی طرف سے باذان حاکم
یمن کو نامہ لکھا گیا کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے علاقہ میں ایک
شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے پس اوسکو گرفتار کر کے
میرے پاس بھیجدے پس بھیجا باذان نے اپنے مصاحبین
میں سے ایک شخص جسکا نام بابویہ تھا اور منشی تھا اور حسابی اور
بھیجا اوس کے ساتھ ایک فارس کا آدمی جسکا نام خرخرہ تھا پس
لکھا ان دونو کے ہمراہ رسول اللہ کو نامہ حکم کرتا تھا آپ کو کہ جاویں
آپ اون دونو کے ہمراہ کسریٰ کے پاس لکھا باذان نے بابویہ
سے کہ ملاقات کر اس شخص سے اور معلوم کر کہ وہ کیا کہتا ہے اور
اوس سے گفتگو کر اور میرے پاس خبر لا - پس کوچ کیا اون دونو نے
یہ طائف میں پہونچے جہاں کہ اسوقت چند سرداران قریش
مثل ابو سفیان اور صفوان وغیرہ کے موجود تھے تو سوال کیا اونہوں نے
رسول اللہ کی بابت لوگوں نے کہا کہ وہ مدینہ میں ہیں اور جبکہ

قد ماعليه انزلهما وامرهما بالمقام اياها ثم ارسل رسول الله صلے الله عليه وسلم ذات غداة لهما فلما دخلا عليه قال لهما اجلسا فبركا على ركبهما وكلمه بابونة وقال ان شاهنشاه ملك كسرى كتب الى الملك باذان يامره ان يبعثه اليك من ياتيه بك وقد بعثني اليك لتنطلق معي فان فعلت كتبت الى ملك الملوك بكتاب ينفعك به وان ابيت فهو ممن قد علمت فهو مهلكك ومهلك قومك ومخرب بلادك واعطاه كتاب باذان ولما اطلع رسول الله صلے الله عليه وسلم مضمون الكتاب وسمع حكايتهم المزخرفة تبسم ودعاهما الى الاسلام فلم يسلما فاتى جبرئيل رسول الله واخبره ان الله عزوجل سلط على كسرى ابنه شيرويه فقتله فلما اتياه من الغد قال ان ربي قد قتل الليلة ربكما (يعني كسرى) كذا وكذا فكتب صلے الله عليه وسلم لباذان - ان الله وعدني ان يقتل كسرى في يوم كذا - وبعث به معهما وقال قولا له ان اسلمت اعطيتك ماتحت يديك فقدما على باذان واخبراه فقال والله ماهذا كلام ملك لننظرن ماقال فلم يلبث ان قدم عليه كتاب شيرويه - امابعد فاني قتلت كسرى ولم اقتله الا غضبا لفارس بما كان يستحل من قتل اشرافها -

ابوسفیان وغیرہ کو مضمون خط کی اطلاع ہوئی تو بہت خوش ہوئے اور کہا کہ شل کسری لدیہ عرب کا محاورہ ہے جسکا مطلب یہ ہوا کہ کسری جیسے سے سابقہ پڑا ہے اب معلوم ہوگا) بابونہ اور خرخرہ رسول اللہ کے پاس مدینہ میں آئے جب وہاں پہونچے تو آپنے اون کی مہمانی کی اور مدینہ میں ٹھیرنیکا حکم دیا پھر رسول اللہ نے اونکو دن آدمی بھیجکر بلایا جب وہ آئے تو کہا بیٹھ جاؤ وہ دونو دوزانو بیٹھ گئے اور گفتگو شروع کی بابونہ نے اور کہا کہ شاہنشاہ کسری نے نامہ لکھا ہے ملک باذان کو جس میں اونکو حکم دیا ہے کہ تمہارے پاس وہ ایسے شخص کو بھیجے جو تم کو وہاں لیجائے اور باذان نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تم میرے ہمراہ چلو پس اگر تم نے مان لیا تو ملک الملوک کی خدمتمیں ایسی تحریر تم کو لکھدونگا جس سے تم کو نفع ہوگا اور اگر تم نے انکار کیا تو وہ اون لوگوں میں سے ہے جسکو تم جانتے ہو ہلاک کردیگا تم کو اور تمہاری قوم کو اور ویران کردیگا تمہارے ملک کو - اور دیا آپ کو خط باذان کا جب مطلع ہوئے رسول اللہ صلعم خط کے مضمون پر اور اونکی بیہودہ باتیں سنیں تو آپ مسکرائے اور اون دونو کو دعوت اسلام کی پس وہ اسلام نہیں لائے - اور آئے جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ کے پاس اور خبر دی آپکو کہ اللہ عزوجل نے مسلط کردیا کسری پر اوسکے بیٹے شیرویہ کو جسنے اوسکو مارڈالا جبکہ وہ دوسرے روز رسول اللہ کے پاس آئے تو آپنے فرمایا کہ آج کی رات میرے رب نے تمہارے رب (یعنی کسری) کو مارڈالا اس طرح - پس لکھا رسول اللہ صلعم نے باذان کو کہ تحقیق اللہ نے وعدہ کیا ہے مجھسے کہ مارڈالیگا کسری کو فلاں دن اور بھیجا یہ نامہ اون دونو کے ہمراہ اور فرمایا کہ اُس سے کہنا کہ اگر تو اسلام لے آئیگا تو جو کچھ تیرے قبضہ میں ہے وہ تجھی کو دیدونگا پس وہ دونو آئے باذان کے پاس اور خبر دی اوسکو تو اوسنے کہا کہ قسم خدا کی یہ کسی بادشاہ کا کلام نہیں ہے (یعنی اوس جیسا) ہم خود انتظار کرینگے اس خبر کا تھوڑے دن نہیں گذرے تھے کہ اُسکے پاس شیرویہ کا خط آیا کہ بعد حمد کے معلوم ہو کہ میں نے کسری کو

کتاب صلعم بنام ملک فارس یعنی باذان

وتجهيز بعوثهم فاذا جاءك كتابي هذا
فخذ لي الطاعة ممن قبلك وانظر الرجل
الذي كتب اليك الكسرى فيه فلا تهجه
حتى ياتيك امري - فلما قرأه قال هذا
الرجل لنبي مرسل فاسلم - وكذا رواه
ابو سعد النيسابوري في كتاب شرف
المصطفى من طريق ابن اسحق عن الزهري
عن ابي سلمة بن عبد الرحمن ورواه ابن
هشام عن الزهري ايضا - هكذا في بهجة
المحافل وذكره صاحب سيرة الشامي في
ذكر المكتوب الى كسرى باختلاف من هذا
فقال قال ابو الربيع يقال ان الخبر اتى باذان
بموت كسرى وهو مريض فاجتمعت له
اساورته فقالوا من نؤمر علينا فقال اتبعوا
هذا الرجل وادخلوا في دينه واسلموا
وكان باذان اسلم في حيوة رسول الله
صلى الله عليه وسلم - واخرجه ابو نعيم
الاصبهاني في الدلائل وذكره الحافظ
في الاصابة عنه -

مار ڈالا ہے اور نہیں قتل کیا بیٹے اوسکو مگر غصہ ہوکر فارس سے فائدہ
کے لئے اسوجہ سے کہ وہ حلال جانتا تھا شرفائے فارس کا قتل اور
روکے رکہتا تھا اون کے لشکروں کو سرحدوں پر پس جب تجھے میرا
یہ خط ملے تو حاصل کر معاہدہ جماعت کا میرے لیے اون لوگوں سے
جو تیرے سامنے ہیں - اور مہلت دے اوس شخص کو جسکی بابتہ تجہہ
کسریٰ نے لکھا تھا بس نہ چھیڑ اوسکو یہانتک کہ آئے تیرے
پاس میرا حکم جبکہ پڑھا باذان نے اس نامہ کو کہا کہ یہ شخص ضرور نبی مرسل
ہے پس اسلام لے آیا اسیطرح روایت کیا ہی اسکو ابو سعد نیشاپوری
نے کتاب شرف المصطفے میں ابن اسحق کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں زہری سے اور زہری روایت کرتے ہیں ابی سلمہ بن عبد الرحمن
سے اور روایت کیا اوسکو ابن ہشام نے بہی زہری سے - اسیطرح
بہجۃ المحافل میں لکھا ہی اور ذکر کیا اسکو صاحب سیرۃ شامی نے ذکر
مکتوب الی کسریٰ میں اس سے تہوڑے اختلاف کے ساتھ پس کہا کہ
کہا ابو ربیع نے کہ کہا جاتا ہے کہ باذان کو جب کسری کے موت کی
خبر لگی تو مریض تھا اوسکے پاس اوسکے سردار جمع ہوئے کہ ہم اپنے
پر امیر کسکو بنادیں تو جواب دیا کہ تابعداری کرو اس شخص کی اور داخل ہوجاؤ
اوسکے دین میں اور اسلام لے آؤ اور باذان اسلام لے آیا تہا رسول اللہ
صلعم کی زندگی میں اور تخریج کی ہے اسکی ابو نعیم اصبہانی نے دلائل
میں اور ذکر کیا ہے اسکو حافظ نے ابو نعیم کے حوالہ سے -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبديل بن ورقاء

یہ وہ فرمان ہی جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء کو

اخرج ابن حجر وابن الاثير باسنادهما الى
ابي بكر بن ابي عاصم قال حدثنا عبد الرحمن بن محمد
ابن عبد الرحمن بن محمد بن بشير بن عبد الله
ابن سلمة بن بديل بن ورقاء قال حدثني
ابي محمد عن ابيه عبد الرحمن عن ابيه محمد

تخریج کی ہی ابن حجر اور ابن اثیر نے اپنی اپنی سندونسے جو پہونچتی ہیں
ابی بکر بن عاصم کیطرف کہا ابو بکر نے کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحمن
بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بشیر بن عبد اللہ بن سلمہ بن بدیل
بن ورقاء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجہہ سے میرے باپ محمد نے اپنے باپ
عبد الرحمن سے اونہوں نے اپنے باپ محمد سے محمد نے اپنے

عن ابیه بشیر عن ابیه عبد الله عن ابیه
سلمة قال دفع الی ابی بدیل بن ورقاء
کتابا فقال یا بنی هذا کتاب رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاستوصوا به فلن
تزالوا بخیر ما دام فیکم نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول
الله الی بدیل بن ورقاء وسروات بنی عمرو
فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو
اما بعد فانی لم آثم بالکم ولم اضع فی جنبکم
وان اکرم اهل تهامة علی انتم واقربهم لی
رحما ومن معکم من المطیبین وانی قد
اخذت لمن هاجر منکم مثل ما اخذت
لنفسی ولو هاجر بارضه غیر ساکن مکة
الا معتمرا او حاجا وانی لم اضع فیکم اذا
سلمت وانکم غیر خائفین من قبلی ولا محصرین
وان الکتاب بید علی بن ابی طالب – و
اخرجه الحافظ فی ترجمة بسر بالموحدة
والمهملة ایضا بطریق ابن ابی شیبة قال
حدثنا عبد الرحیم بن سلیمان عن زکریا
ابن ابی زائدة قال کنت مع ابی اسحق
السبیعی فیما بین مکة والمدینة فسایره
رجل من خزاعة فاخرج الینا رسالة
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی خزاعة
وکتبها یومئذ کان فیها۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد
رسول الله الی بدیل بن ورقاء بسر
وسروات بنی عمرو – فذکره ورواه الطبرانی

باپ بشیر سے اونہوں نے اپنے باپ عبد اللہ سے اونہوں نے
اپنے باپ سلمہ سے کہا کہ دیا مجھکو میرے باپ بدیل بن ورقاء نے
ایک خط اور کہا کہ اے میرے بیٹے یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا وصیت قبول کرو اسکی بابت ہمیشہ اچھے رہوگے
جب تلک یہ فرمان تم میں رہیگا۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول اللہ کا بدیل
بن ورقاء اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کے نام میں تمہاری طرف
ایسے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور
اسکے بعد معلوم ہو کہ میں تمہاری کسر شان نہیں کرونگا
اور نہ ناقدری کرونگا تمہارے سرداروں کی۔ اور تم تمام اہل تہامہ
میں سے مجھے عزیز ہو اور اون سب سے زیادہ رشتہ میں قریب ہو اور
اسیطرح جو لوگ تمہارے ساتھ ہوں مہاجرین حلف مطیبین کے
اور جو کچھ کہ میں نے اپنے نفس کے لیے مقرر کر لیا ہو وہی مقرر کر لیا ہے اوس
شخص کیواسطے جو تم میں سے ہجرت کرے۔ اگرچہ ہجرت کرے اپنے
وطن کے علاقہ میں بشرطیکہ مکہ میں رہے مگر عمرہ یا حج کی غرض سے
اور تم کو نقصان میں نہیں ڈالونگا جب میں کسی سے صلح کرونگا اور تم
میری جانب سے بیخوف رہنا اور نہ تم روکے جاؤگے (یعنی اپنے مقاصد
سے) اور تحقیق یہ تحریر علی بن طالب رض کے ہاتھ کی ہے اور تخریج کی ہے
اسکی حافظ نے بسر بامُوحدہ اور سین مہملہ ابن ابی شیبہ کے طریقہ سے
بھی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد الرحیم بن سلیمان نے زکریا
بن ابی زائدہ سے روایت کرکے کہا کہ تھا میں ابی اسحق سبیعی کے
ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان کہ ساتھ ہوا اونکے ایک شخص خزاعہ
کا پس نکالا ایک خط جو رسول اللہ کا تھا خزاعہ کیطرف۔ الفاظ
اوس کے اوس دن یہ تھے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے بدیل
بن ورقاء اور سرداران قبیلہ بنی عمرو کی جانب پس ذکر کیا (فرمان)
اور روایت کیا ہے اوسکو طبرانی نے مطولا عبد الرحمن

مطولا من رواية عبد الرحمن بن محمد بن
عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد الله بن
سلمة بن بديل بن ورقاء عن ابائه عن ابيه
الى بديل فذكره واخرجه الفاكهي في كتاب
مكة عن عبد الرحمن به وذكر انه املاه عليهم
من كتابه واخرجه عمر بن سعد في الطبقات
في ترجمة بديل قال كتب اليه النبي صلعم
والى بسر بن سفيان يدعوهما الى الاسلام

بن محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن بسر بن عبد اللہ بن سلمہ
بن بدیل بن ورقار کی روایت سے۔ ہر ایک اون میں
کا روایت کرتا ہے اپنے باپ سے بدیل بن ورقار تک
پس ذکر کیا اوس فرمان کو اور تخریج کی ہو فاکہی نے کتاب
مکہ میں عبد الرحمن سے اوسی سند سے اور ذکر کیا اونہوں نے بیان کیا تھا
اس فرمان کو اپنی کتاب سے اور تخریج کی ہو اسکی محمد بن سعد نے طبقات
میں بدیل کے ترجمہ میں اور کہا کہ لکھا اوسکی اور بسر بن سفیان کی طرف
رسول اللہ نے فرمان۔ بلاتے تھے آپ اونکو اسلام کی طرف۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

لم اثم - من الاثم وهو الكسر والدق
ومعناه يتم من اعاة شانكم **لم اضع**
من وضع يضع بمعنى حطه واخزله او
من وضع في البيع اي خسر في راس المال
جنب - وهو من الجانب اي لم
اخذل جانبكم يعني انفسكم وايضا
الجنب الامراء ومنه قطع جنبا من
المشركين **تهامة** - بلاد تهامة بحجاز
من ذات عرق الى البحر وجدة **مطيبين**
اجتمع بنو هاشم وبنو زهرة وتيم
في دار ابن جدعان في الجاهلية وجعلوا
طيبا في جفنته وغمسوا ايديهم فيه
كعادتهم في العهود وتحالفوا على
التناصر والاخذ للمظلوم من الظالم
فسموا المطيبين وشهده النبي صلى الله
عليه وسلم في صغره مع عمومته

لم اثم مشتق ہے وثم سے جسکے معنے ہیں توڑنا اور کچلنا تو یہ
معنے ہوئے کہ پوری کیجاویگی اونکی شان کی رعایت یعنی اونکی شان
کا خیال رکھا جاویگا **لم اضع** مشتق ہو وضع یضع سے جسکے معنے
ہیں گرا دینا مرتبہ سے اور ذلیل کرنا یا مشتق ہے۔ وضع فی البیع سے
بولا جاتا ہے جبکہ نقصان ہوجائے راس المال میں **جنب** مشتق
ہے جانب سے یعنے نہیں پست کرونگا جانب تمہاری یعنی خود تمکو
اور جنب کے معنی امرا کے بھی ہیں اور اسی سے ہی یہ قول کہ قطع الخ
یعنی علحدہ کیے چند سردار مشرکین کے **تہامہ** بلاد تہامہ کی حد
حجاز میں ذات عرق سے دریا اور جدہ تک ہی **مطیبین** جمع ہوئے
بنو ہاشم اور بنو زہرہ اور تیم۔ زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان کے
گھر میں۔ اور رکھی کوئی خوشبو والی چیز ایک برتن میں اور ڈبوئے
اپنے ہاتھ اوسمیں جیسے کہ اونکی عادت تھی عہد کرنیکے وقت اور
قسمیں کھائیں آپسمیں مدد کرنے اور ظالم سے مظلوم کا بدلہ لینے
پر پس نام رکھا گیا اونکا مطیبین اور موجود تھے اس
میں رسول اللہ صلعم جبکہ آپ چھوٹے تھے شریک
ہوئے تھے اپنے چچاؤں کے ہمراہ۔

اخذت لمن - اخذ له ای لنصره
اذا سلمت - هی من السلامة
او من السلم وهو الصلح -

اخذت لمن عرب کا محاورہ ہے کہ اخذ لہ یعنی مدد کی اوسکی
اذا سلمت یہ مشتق ہے سلامت سے یا مشتق ہے
سلم سے جسکے معنی صلح کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے مستنبط ہوتے ہیں

قوله من معكم من المطيبين
يدل على ان من صالح قوما و
عاهد فيه لحلفائهم فقد تم
العهد مع الحلفاء ويجب الوفاء وان
لو يشاركهم الحلفاء في هذا العهد
مشافهة - قوله قد اخذت
اعلم ان الهجرة في عرف الشرع
الخروج من ارض الى ارض لوجه
الله تعالى وابتغاء لمرضاته وقد وقع
الهجرة في الاسلام على وجهين
الاول الانتقال عن دار الخوف
الى دار الامن كما في هجرة الحبشة
التي وقع في ابتداء الاسلام
هاجر اليها بعض الصحابة وكالهجرة
من مكة الى المدينة من بعض
الصحابة قبل هجرة النبي صلى الله
عليه وسلم اليها واستقرار
الاسلام - الثاني الانتقال من
دار الكفر الى دار الاسلام وذلك
بعد استقراره صلى الله عليه
وسلم بالمدينة وهجرة المسلمين

قولہ من معکم من المطیبین - یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات
پر کہ جو شخص کہ صلح کرے ایک قوم سے اور معاہدہ کرے اوس
صلح میں اپنے ہم عہدوں کے ساتھ بھی تو پورا ہوجاتا ہے عہد حلفاء
کے ساتھ اور واجب ہوتا ہے اوسکا پورا کرنا۔ اگرچہ نہ شریک ہوں
حلفاء اونکے ساتھ اس عہد میں رودررو قولہ قد اخذت۔ جان تو
کہ ہجرت کے معنی عرف شرع میں یہ ہیں کہ نکل جانا ایک جگہ سے
دوسری جگہ اللہ کے واسطے اور اوسکی مرضی چاہنے کے لیے۔
اور واقع ہوئی ہے ہجرت اسلام میں دو طرح اول تو چلا جانا خوف
کی جگہ کو چھوڑ کر دار الامن کی طرف جیسے کہ ہجرت حبشہ وہ جو واقع
ہوئی ابتداء اسلام میں۔ ہجرت کی حبشہ کیطرف بعض صحابہ نے
اور جیسیکہ ہجرت بعض صحابہ کی مکہ سے مدینہ کیطرف قبل ہجرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور استقرار اسلام کے اور دوسرا
چلا جانا دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف اور یہ ہجرت ہی بعد
استقرار رسول اللہ صلعم کے مدینہ میں اور ہجرت جمیع مسلمانوں کی
مدینہ کی طرف مکہ اور غیر مکہ سے اور اس وقت ہجرت
شائع اور مخصوص ہوگئی تھی مکہ سے مدینہ کی طرف
یہاں تک کہ فتح ہوا مکہ پس جاتا رہا اختصاص۔ اور حدیث
لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد و نیۃ (یعنی نہیں ہے ہجرت
بعد فتح مکہ کے لیکن جہاد ہے اور نیت) تو مراد اوس سے
یہ ہے کہ نہیں واجب ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے مکہ
سے کیونکہ اب ہوگیا وہ دار الاسلام اور باقی رہ گیا حکم

اليه من مكة وغيرها وكانت الهجرة
اذ ذاك شاعت وتخصصت بالانتقال
من مكة الى المدينة الى ان فتحت
مكة فارتفع الاختصاص وحديث
لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد
ونية المراد به لا هجرة بعد فتح
مكة منها لانها صارت دار الاسلام
وبقي الانتقال من دار الكفر لمن قدر
عليه وهو المراد من قوله صلى
الله عليه وسلم لا ينقطع الهجرة
حتى ينقطع التوبة وحكمه ان
يدع اهله وماله لا يرجع في شيء
من ذلك وينقطع بنفسه الى مهاجرة
ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم
يكره الموت بارض هاجر منها و
قال اللهم لا تجعل منايانا بمكة
الا اذا صارت ارضه دار الاسلام
فيجوز رجوعه اليها وللهجرة معنى
آخر روى الامام احمد في مسنده
الهجرة ان تهجر الفواحش ما ظهر
وما بطن وتقيم الصلوة وتوتي الزكوة
فانت مهاجر وان مت بالحضر۔
واسناده حسن۔ فصارت الهجرة
هجرتان روى الامام احمد ايضا الهجرة
هجرتان احدهما ان تهجر السيئات
والاخرى ان يهاجر الى الله ورسوله
ولا تنقطع الهجرة (اى يعنى ان تهجر السيئات)

چلے جانے کا دار الکفر سے اوس شخص کو جو قادر ہو اوسپر اور
یہی مراد ہے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینقطع الہجرۃ
حتے ینقطع التوبۃ (یعنی نہیں منقطع ہوگی ہجرت جب تلک کہ
نہ منقطع ہو توبہ) اور حکم اوسکا یہ ہے کہ چھوڑ دے اپنی
اہل و مال کو (اگر اون کی وجہ سے ہجرت میں حرج واقع ہوتا
ہو) نہ رجوع کرے اون میں سے کسی میں اور چلا جاوے اپنی جان
سے کر اوس جگہ جہاں کی ہجرت کا ارادہ کیا ہے اور اسی
سے رسول اللہ وہاں مرنا بھی برا جانتے جہاں سے کہ
ہجرت کی ہو۔ اور فرمایا آپ نے کہ اے اللہ نہ کر تو ہماری
موت مکہ میں مگر جبکہ وہ جگہ جہاں سے کہ ہجرت کی ہے
دار الاسلام ہو جاوے تو جائز ہے لوٹنا اوس کی طرف۔
اور ہجرت کے ایک معنی اور بھی ہیں روایت کی ہے
امام احمد نے اپنی مسند میں کہ ہجرت یہ ہے کہ چھوڑ دے
تو بری باتیں ظاہر و باطن اور نماز پڑھے اور زکوۃ دے
تو تو مہاجر ہوگا (یعنی مہاجر کے حکم میں ہوگا) اگرچہ مرے
تو اپنے وطن میں ہی۔ اور اسناد اس کی حسن ہے
پس ہوئی ہجرت دو قسم کی۔ امام احمد نے روایت
کیا ہے کہ ہجرت دو قسم کی ہے ایک تو یہ کہ چھوڑ دی
جاویں بری باتیں اور دوسرے یہ کہ ہجرت کی جاوے
اللہ اور اوس کے رسول کی طرف اور نہیں منقطع
ہوگی ہجرت (یعنی ہجرت بایں معنی کہ چھوڑ دے جاویں
گناہ) جب تک کہ توبہ مقبول ہے اور اسکا مصرح
ہے قول رسول اللہ لا ینقطع الہجرۃ میں۔ یعنے وہ
فرض ہے ہر مسلمان پر ہر حال میں اور یہ دوسری
تاویل ہے دونو حدیثوں کے دفع تعارض کی۔

قولہ ولو ہاجر بارضہ۔ فائدہ دیا اس قول نے اس
بات کا کہ رسول اللہ صلعم نے نہیں فرض کیا اوسپر

ماكانت التوبة مقبولة وحكمه مصرح
في قوله لا تنقطع الهجرة يعني انه فرض
على كل مسلم في كل حال وهذا توجيه
أخر لدفع التعارض بين الحديثين
قوله ولو هاجر بأرضه افاد
ان النبي صلى الله عليه وسلم لم
يفترض عليهم الخروج من ارضهم
الى المدينة بل افترض عليهم هجران
ما نهى الله كما يدل عليه قوله بارضه
وقوله غير ساكن مكة ويحتمل ان
يراد بالارض ارض بلده فالمعنى ان
يترك بلده ويذهب الى غيره
من البلد يأمن فيه الكفر كالحبشة بينها
مثلا فيستقيم الهجرة بكلا معنييه
فكان صلى الله عليه وسلم افترض عليهم
الهجرتان **قوله اذا اسلمت** يفيد
ان المعاهد اذا عاهد عهداً يجب عليه
ان يراعي حلفاوه۔

چھوڑنا ممنوعات شرعیہ کا جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر
قول رسول اللہ کا بارضہ اور قول رسول اللہ کا
غیر ساکن مکۃ۔ اور احتمال ہے کہ مراد لیجاوے
ارض سے اوس کے وطن کی ارض متعلقہ پس
معنے یہ ہونگے کہ چھوڑ دے اپنے وطن کو اور چلا
جائے دوسرے شہر میں جہاں امن پاوے کفر
سے جیسے حبشہ مثلاً پس درست ہوجاوے گی
ہجرت اپنی دونو معنے کے اعتبار سے۔ پس فرض
کیں اونپر رسول اللہ نے دونو ہجرتیں۔ قولہ اذا اسلمت
فائدہ دیا اس بات کا کہ عہد
کرنے والا جب معاہدہ کرے
کسی سے تو واجب ہے
اوس پر کہ خیال
رکھے اپنے
حلفا کا
بھی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بكر بن وائل

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے قبیلہ بن بکر وائل کے لئے

اخرج البغوي والامام احمد قال حدثنا
عبد الله قال حدثني ابي قال حدثنا
يونس وحسين قالا حدثنا شيبان
عن قتادة قال حدث مرثد بن ظبيان
قال جاءنا كتاب من محمد رسول الله فما
وجدنا له كاتبا يقرأه علينا حتى قرأه

تخریج کی ہے بغوی اور امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی
ہم سے عبد اللہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس اور حسین نے کہا ان دونوں
نے کہ حدیث بیان کی ہم سے شیبان نے قتادہ سے روایت
کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مرثد بن ظبیان نے کہا آیا ہمارے پاس
فرمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ہم کو کوئی منشی نہیں ملا

رجل من ضبیعة نسخته من محمد رسول الله - الی بکر بن وائل اسلموا تسلموا۔

قال الحافظ واخرجه ابن مندة وابو نعیم من طریق محمد بن هشام عن عمیر بن حاجب بن یزید بن شهاب عن ابیه عن جده قال وفدت انا وخمسة الحدیث وقال ایضا اخرج ابن المسکن من طریق عمرو بن حیحة قال حدثنی عمیر بن حاجب بن یونس من شهاب بن زبیر بن منذعور بن ظبیان بن سلمة قال حدثنی ابی عن ابیه عن جده ان مرثد بن ظبیان هاجر فذکر فیها الکتاب - واخرج ابوبکر الشیرازی فی الالقاب من طریق احمد بن یعقوب بسنده الی شهاب بن زبیر قال واخرجه خلیفة بن خیاط فی تاریخه -

یہ وہ ہم کو سُنایا یہاں تک کہ پڑہا اوسکو قبیلہ ضبیعہ کے ایک شخص نے۔ الفاظ اوسکے یہ ہیں کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے بکر بن وائل کیطرف۔ اسلام لے آؤ تم سلامت رہوگے۔

کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے محمد بن ہشام کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمیر بن حاجب بن یزید بن شہاب سے عمیر اپنے باپ سے اور اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا کہ ایلچی بنا میں اور پانچ شخص۔ الحدیث اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن السکن نے بھی عمرو بن حیحہ کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے عمیر بن حاجب بن یونس بن شہاب بن زبیر بن منذعور بن ظبیان بن سلمہ نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کرکے اونہوں نے روایت کی اپنے دادا سے کہ مرثد بن ظبیان نے ہجرت کی۔ پس ذکر کیا اس قصہ میں فرمان کا اور تخریج کی ہے ابوبکر شیرازی نے القاب میں احمد بن یعقوب کے طریقہ سے اون کی سند پہونچتی ہے شہاب بن زبیر تک۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اس کی خلیفہ بن خیاط نے اپنی تاریخ میں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لبلال بن حارث المزنی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو

اخرج ابوداؤد من کتاب القطائع باسانید عن عوف المزنی ان النبی صلی الله علیه وسلم اقطع بلال بن الحارث المزنی معادن القبیبة جلسیها و غوریها وقال غیره جلسیها

تخریج کی ہے ابو داؤد نے کتاب القطائع میں مختلف سندوں کے ساتھ عوف مزنی سے روایت کرکے کہ جاگیر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو قبیلہ کی کہانیں نشیب کے زمین کی بھی اور بلندی کی بھی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس

وغورها وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا مسلم وكتب له في ذلك كتابا۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما اعطى محمد صلى الله عليه وسلم بلال بن الحارث المزني اعطاه معادن القبلية جلسيها وغوريها (جلسيها وغورها) وحيث يصلح الزرع من قدس ولم يعطه حقا مسلم وكتب ابي بن كعب۔

میں اور نہیں دیا آپ نے حق کسی مسلمان کا (یعنی ظلماً غصب کرکے) اور لکھدیا اس بابتہ یہ فرمان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ عنایت کیا رسول اللہ نے بلال بن حارث مزنی کو۔ دیں آپ نے اوسکو قبیلہ کی کانیں نشیب کے زمین کی بہی اور بلند زمین کی بہی۔ اور زمین قابل کاشت بیت المقدس کی۔ اور نہیں دیا آپ نے اوسکو حق کسی مسلمان کا اور لکھا اس کو ابی بن کعب نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بني زهير

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی زہیر کی طرف

اخرج الامام احمد وابو داؤد والنسائي من طريق الجريري عن ابي العلاء وهو يزيد بن عبد الله بن الشخير قال كنا في سوق الابل فجاء اعرابي اشعث الرأس معه قطعة اديم احمر قال افيكم من يقرأ قلت نعم فاخذته فاذا فيه۔

تخریج کی ہے امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے جریری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوالعلاء یزید بن عبد اللہ بن الشخیر سے کہا کہ تھے ہم اونٹوں کے بازار میں کہ آیا ایک اعرابی جس کے بال بکھرے ہوئے اور گرد آلود تھے اور اوس کے پاس ایک چمڑے کا ٹکڑا تھا اوس نے پوچھا کہ تم میں کوئی پڑھا ہوا ہے میں نے کہا ہاں میں نے وہ ٹکڑا اوس سے لیلیا تو اوس میں لکھا تھا کہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى بني زهير بن اقيش حي من عكل انهم ان شهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وفارقوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کے نام جو ایک قبیلہ ہے عکل کا اور یہ مضمون کہ اگر وہ گواہی دیں اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی محمد اللہ کے رسول ہیں اور علیحدہ ہو جائیں مشرکین سے

المشركين واقاموا الصلوة واتوا الزكوة واقروا بالخمس من غنائمهم وسهم النبي صلى الله عليه وسلم وصفيه فانهم آمنون بامان الله وامان رسوله۔

قال الزرقاني واخرجه ابن قانع والطبراني وفيه فسألنا عنه فقيل هذا نمر بن تولب واخرجه ابن الاثير بسنده الى ابي العلاء المذكور وذكره ابن عبد البر في الاستيعاب۔

واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في ترجمة نمر بن تولب قال اخبرنا عمرو بن عاصم الكلابي في بعض الحديث الذي رواه لنا اسمعيل بن علية من حديث يزيد بن عبد الله بن الشخير قال اتانا رجل من عكل ومعه كتاب من رسول الله صلى الله عليه وسلم في قطعة جراب كتبه لهم۔

من محمد رسول الله الى بني زهير بن اقيش والرجل هو النمر بن تولب الشاعر وبنو زهير بن اقيش بطن من عكل۔

اقيش بضم الهمزة وفتح القاف وسكون تحتانية والمعجمة قبيلة من عكل وهم اولاد عوف بن

اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اقرار کریں خمس دینے کا اپنے مال غنیمت سے اور اقرار کریں رسول اللہ کا حصہ اور آپ کی پسند کردہ چیز دینے کا تو وہ بے خوف ہیں اللہ اور اوس کے رسول کی پناہ کے ساتھ۔

کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن قانع اور طبرانی نے اور مذکور ہے اوس میں کہ پس سوال کیا ہم نے اوس شخص کی بابت تو بیان کیا گیا کہ وہ نمر بن تولب ہیں اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اپنی سند کے ساتھ جو پہونچتی ہے ابو العلا مذکور کی طرف اور ذکر کیا ہے اسکو ابن عبد البر نے استیعاب میں۔

اور تخریج کی ہے اسکی محمد بن سعد نے طبقات میں نمر بن تولب کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہم کو عمرو بن عاصم کلابی نے بعض اوس حدیث میں جسکو روایت کیا ہے ہمارے لئے اسمٰعیل بن علیہ نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر کی حدیث سے کہا کہ آیا ہمارے پاس ایک آدمی عکل کا اور اوس کے ساتھ ایک فرمان تھا رسول اللہ صلعم کا ایک چمڑے کے ٹکڑے میں جو اون کے لیے لکھا تھا۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے بنی زہیر بن اقیش کی جانب۔ اور وہ آدمی نمر بن تولب شاعر تھا اور بنو زہیر بن اقیش ایک شاخ ہے قبیلہ عکل کی۔

اقیش بضم ہمزہ اور فتح قاف اور سکون یا تحتانیہ اور شین معجمہ ایک قبیلہ ہے عکل کا اور وہ اولاد ہیں عوف بن عبد مناف بن اد العکلی کی۔

پرورش کیا اون کو اون کی ماں نے پس نسبت

عبد مناف بن ادم لا بل حضنتهم امهم
فنسبوا اليها- **صفی**- هو ما یاخذ
رئیس الجیش لنفسه من الغنیمة
قبل القسمة والصفیة مثله و
جمعه الصفایا ومنه الصفیة کانت
من الصفی ای صفیة بنت حیی کانت
مما اصطفاه النبی صلے الله علیه وسلم
من غنیمة خیبر-
ویستنبط منه- ان للامام ان
یختص من الغنیمة بشئ لا یشارکه
فیه غیره وهو الذی یقال له الصفی
ومن الدلیل علیه ایضا ما روی
عن ابن عباس ان النبی صلے الله
علیه وسلم تنفل سیفه ذوالفقار
یوم بدر اخرجه احمد والترمذی وقال
بعضهم لا یجوز للامام ان یاخذ من الغنیمة
الا الخمس ودلیلهم قوله عز وجل-
واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله
خمسه وللرسول- الآیة- وما رواه
الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابن
عباس کان رسول الله صلے الله علیه وسلم
اذا بعث سریة فقسم خمس الغنیمة فضرب
ذلک الخمس فی خمسه ثم قرأ-
واعلموا- انما غنمتم الآیة- وکذا
ما روی عن عمرو بن عنبسة فی
حدیثه المرفوع لا یحل لی من غنائمکم
مثل هذا الا الخمس وقالوا ان حکم

کی گئی اوسی کی طرف
صفی وہ چیز جس کو پسند کرے سردار لشکر اپنے واسطے
غنیمت تقسیم ہونے سے اول اور صفیہ اوسی کی طرح
ہے اس کی جمع صفایا- اور اسی سے ہے کہ الصفیۃ کانت
من الصفی- یعنی ام المومنین صفیہ بنت حیی تھیں
اون چیزوں میں سے جن کو پسند کر لیا تھا
اپنے واسطے رسول اللہ نے غنیمت خیبر میں
سے-
اور مستنبط ہوتی ہے اس سے یہ بات کہ جائز
ہے امام کو مال غنیمت میں سے اپنے لیے کوئی چیز
پسند کرے جس میں دوسرا شریک نہ ہو اور اسی کو
صفی کہتے ہیں اور دلیل اسکی وہ حدیث بھی ہے جو
مروی ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ نے پسند
کی تھی اپنی تلوار ذوالفقار بدر کے دن (یعنی مال غنیمت
میں سے) تخریج کی ہے اسکی امام احمد اور ترمذی نے
اور بعض کا قول ہے کہ امام کو سوا خمس کے مال
غنیمت میں سے اور کچھ لینا جائز نہیں ہے اون کی
دلیل قول اللہ عزوجل کا- واعلموا- الخ ہی یعنی جان لو
اس بات کو کہ جب تم کچھ مال غنیمت لاؤ تو اوس میں
سے خمس اللہ اور اوس کے رسول کا ہے- الآیۃ-
اور دلیل اون کی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے
طبرانی نے اوسط میں ابن عباس سے کہ جب بھیجتے
تھے رسول اللہ کوئی لشکر تقسیم کرتے تھے آپ مال غنیمت کو
پانچ حصہ پھر اوس خمس کو پانچ حصہ کیا کرتے تھے پھر فرماتے تھے کہ
واعلموا انما غنمتم الآیۃ- اور اسیطرح وہ حدیث جو مروی ہی عمرو
بن عنبسہ سے مرفوعا فرمایا آپ نے کہ نہیں جائز ہے تمہارے
مال غنیمت میں سے مثل اسکے کچھ مگر خمس اور کہا علمانے کہ

الصفي كان قبل نزول الآية واجاب الاولون
بان الآية ساكتة عن حكم الصفي وثبت
حكمه بما روى فى الضير واحاديث
عمرو يعني لا يحل لي ثم معناه على طريق
الغلول كما وقع في سبب ورود هذا
الحديث ويدل عليه قوله صلى الله عليه
وسلم مثل هذا - في حديث المذكور -

صفی کا حکم آیت اترنے سے پہلے تھا اور جواب یا اول مذہب
والوں نے کہ آیت میں صفی کے حکم کا کچھ بیان نہیں ہے (بلکہ)
ثابت ہے اوسکا حکم اس حدیث سے جو بیان کی گئی پس کچھ حرج
نہیں ہے (یعنی اس کے ثبوت میں) اور حدیث عمرو بن عنبسہ
کے یعنی لا یحل لی تو معنی اوسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہے مجھکو بطور قسم
اور غلول کے جیسیکہ اس حدیث کا قصد وسیر دلالت کرتا ہے اور دلالت
کرتا ہے اس تاویل پر قول رسول اللہ صلعم کا مثل ہذا حدیث مذکور میں

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى بنى نهد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی نہد کی طرف

عن عمران بن حصين قال قدم وفد بني
نهد بن زيد على رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال طهفة بن رهم
النهدي يشكوا الجدب اليه فقال يا رسول
الله اتيناك من غوري تهامة باكوار
الميس ترتمي بنا العيس نستحلب الصبير و
نستخلب الخبير ونستعضد البرير ونستخيل
الرهام ونستجيل الجهام من ارض غائلة
النطاء غليظة الوطاء قد نشف المدهن
ويبس الجعثن وسقط الاملوج ومات العسلوج
وهلك الهدي ومات الودي برئنا اليك
يا رسول الله من الوثن والعنن وما يحدث
الزمن لنا دعوة الاسلام وشرائع الاسلام
ما طما البحر وقام تعار ولنا نعم همل اغفال
ما تبل ببلال ووقير كثير الرسل قليل
الرسل اصابتها سنية حمراء مؤزلة
ليس لها علل ولا نهل -

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ بنی نہد بن زید رسول اللہ
کی خدمت میں حاضر ہوئے پس کھڑے ہوئے طہفہ بن رہم
نہدی شکایت کرتے تھے قحط سالی کی پس کہا کہ یا رسول اللہ
ہم آپ کی خدمت میں تہامہ کی جانب نشیب سے حاضر ہوئے
ہیں درخت پیلو کی کاٹھیوں پر ہمکو لائے ہمکو اونٹ چاہتے
ہیں ہم بارش اور کاٹتے ہیں ہم جانوروں کے اون اور پیلو
کے پھل توڑتے ہیں (یعنی ان چیزوں پر ہماری بسر ہے) کم
برسنے ہی بارش کی امید کرتے ہیں ابر کو اپنے اوپر گھومتا
ہوا خیال کرتے ہیں (ہم اوس ملک سے ہیں جسکی مسافت مسافر
کو ہلاک کرنیوالی ہے جس میں چلنا دشوار ہے تحقیق خشک ہو گئے
پہاڑوں کے گڈھوں کے پانی اور درخت سوکھ گئے پتیاں گر پڑیں
اور ٹہنیاں خشک ہو گئیں قربانی کے جانور ہلاک ہو گئے کھجور سوکھ
گئی ہم آپکے پاس شرک ظلم اور حوادث زمانہ سے بیزار ہو کر آگئے
ہیں یا رسول اللہ قبول کیا ہمنے دعوت اسلام کو اور احکام اسلام کو
جبتک کہ سمندر موجیں مارے اور تعار پہاڑ قائم رہے (یعنی قیامت تک
اور ہمارے لیے آوارہ اونٹ کے گلہ ہیں جنمیں دودھ نہیں ہی کا نام نہیں
اور بکریوں کے گلہ میں جو چرنیکے لیے دور جاتے ہیں اور دودھ کم دیتی ہیں کیونکہ

فقال صلى الله عليه وسلم في الدعاء
لهم - اللهم بارك لهم في محضها ومخضها
ومذقها وابعث راعيها في الدثر وافجر له الثمد
وافجر له الثمد وبارك له في المال والولد
من اقام الصلوة كان مسلما ومن اتى الزكوة
كان محسنا ومن شهد ان لا اله الا الله كان
مخلصا لكم يا بني نهد ودائع الشرك ووضائع
الملك لا تلطط في الزكوة ولا تلحد في الحيوة
ولا تثاقل عن الصلوة - ثم كتب معه كتابا
الى بني نهد -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى بني نهد بن زيد السلام على من
آمن بالله عز وجل ورسوله - لكم يا بني نهد
في الوظيفة الفريضة ولكم الفارض والفريش
وذو العنان الركوب والفلو الضبيس لا يمنع
سرحكم ولا يعضد طلحكم ولا يحبس دركم
ما لم تضمروا الاماق وتاكلوا الرباق من اقر
بما في هذا الكتاب فله من رسول الله صلى
الله عليه وسلم الوفاء بالعهد والذمة و
من ابى فعليه الربوة -

قال الحافظ اخرجه ابن عساكر في كتاب الامثال
والديلمي وابن الاعرابي في معجمه وابو نعيم
كلهم من طريق عوام بن حوشب عن الحسن
عن عمران بن حصين رضي الله عنه ورواه
ايضا زبير بن معوية عن ليث بن ابي سليم
عن حبة العرني عن حذيفة اليمان مثله
باختلاف يسير قال ابن الاثير وذكر صاحب

قحط سالی سے قحط زدہ ہوگئی ہیں گھاٹ پر اونکو پانی میسر ہوتا ہے
نہ صبح کا نہ شام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دعا دیکر
فرمایا کہ اے اللہ برکت دے تو اونکے خالص دودھ میں اور گھی نکلے
ہوئے دودھ میں اور لسی میں اور اونکے چرواہے کو پہونچا تو
سبز جنگل میں پختہ پھلوں پر اور بہت کر دے اونکے لیے پانی
اور اونکے مال اور اولاد میں برکت دے جو اونمیں سے نماز پڑھے
وہ مسلمان ہے جس نے زکوۃ دی اوسنے درجہ احسان کا پایا
اور جس نے گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اوسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ
مخلص ہی معاف ہیں تمہارے لیے اے بنی نہد امانات عہد شرک
کے اور تم سے اوسیقدر صدقات لیے جاوینگے جسقدر دیگر بلاد اسلام
سے زکوۃ اور عشر سے تمام عمر نہ پھرنا اور نماز میں سستی نہ کرنا پھر اونکی قوم
کیلئے ایک فرمان لکھدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی
جانب سے بنی نہد بن زید کیطرف سلام ہو اوسپر جو ایمان لائے اللہ اور
اوسکے رسول پر اے بنی نہد بوڑھے اونٹ اور بیمار اور مریض جانور کو
رکھنا یعنی زکوۃ میں مت دینا اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور
اور اسیطرح سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور کمسن نہایت بچہ۔ نہ روکا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ
روکے جاوینگے دودھ کے جانور جبتک کہ نہ پیدا کروگے دلمیں
بغض اور نہ توڑوگے عہد کو جس نے اقرار کیا اوس سب کا جو اس
فرمان میں ہے اوسکے واسطے تو رسول اللہ کیجانب سے عہد کا پورا کرنا واجب ہے
اور جسنے انکار کیا تو اوسپر زیادتی ہے یعنی دوہری زکوۃ۔ گویا جرمانہ
کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر نے اپنی کتاب امثال میں
اور دیلمی نے اور ابن الاعرابی نے اپنی معجم میں اور ابو نعیم نے سب نے
عوام بن حوشب کے طریقہ سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں
حسن سے اور حسن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اور روایت کیا ہے اسکو
زبیر بن معویہ نے بھی لیث بن ابی سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں حبہ عرنی
سے وہ حذیفہ الیمان رض سے۔ اس تھوڑے اختلاف کیساتھ بیان کیا ہے

سيرة المحمدية عن علي رضي الله عنه في
روايته الطويلة وفيها فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اللهم بارك لهم في محضها
ومخضها ومذقها واحبس الزمن بيانع الثمر
وابعث راعيها في الدثر وافجر لهم الثمد وبارك
في الولد ثم كتب معهم كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى بني نهد - السلام عليكم - من اقام
الصلوة كان مومنا ومن اتى الزكوة كان مسلما
ومن شهد ان لا اله الا الله لم يكتب غافلا
لكم في الوظيفة الفريضة ولكم الفارض
والفريش وذو العنان الركوب والفلو
الضبيس لا يمنع سرحكم ولا يعضد طلحكم
ولا يحبس دركم ما لم تضمروا الرماق
ولم تاكلوا الرباق من اقر فله الوفاء بالعهد
والذمة ومن ابى فعليه الربوة -
واما طهفة بن زبير فهكذا سماه ابن عبد البر
في الاستيعاب بالفاء واما ابن مندة وابو نعيم
فحكى عنهما ابن الاثير في اسد الغابة انهما
سمياه طهيه بالياء التحتانية واما طخفة
بالخاء المعجمة والفاء ونغفه بالغين
المعجمة والنون وطقفه بالقاف والفاء
فذكرها الشهاب الخفاجي في شرح الشفا -

اسکو ابن اثیر نے۔ اور ذکر کیا ہے اسکو صاحب سیر محمدیہ نے
علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اپنی طویل روایت میں اور اس
روایت میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اے اللہ برکت دے
اونکے خالص دودھ میں اور اونکے بغیر نکالے ہوئے دودھ میں اور
اونکی لسی میں اور روکدے زمانہ کو پختہ پھلوں کے ساتھ یعنی پختہ پھل
پیدا کر اور بھیج دے اونکے چرواہے کو سبز جنگل میں اور بہت کردے
اونکے لیے پانی اور برکت دے اونکی اولاد میں پھر لکھا اونکے لیے
ایک فرمان الفاظ اوسکے یہ ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ
کیجانب سے بنی نہد کیجانب۔ السلام علیکم جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مومن
ہے اور جو شخص کہ زکوۃ دے وہ مسلمان ہے اور جو گواہی دے
اِس بات کی کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے وہ غافل
نہیں لکھا جاویگا۔ تمہارے واسطے ہیں بوڑھے اونٹ اور بیمار
مریض جانور۔ اسیطرح تندرست اور عمدہ جانور اسیطرح
سواری کا بنایا ہوا گھوڑا اور بچھیرا نہایت بچہ۔ نہ منع کیا جاویگا
تمہاری چراگاہ کو اور نہ کاٹے جاوینگے تمہارے درخت اور نہ روکے
جاوینگے دودھ کے جانور جب تک کہ جس شخص نے اقرار کیا اسکا پس
اوسکے واسطے عہد پورا کرنا واجب ہے اور جسنے انکار کیا تو اوسپر
زیادتی ہے۔ طہفہ بن زہیر کے نام میں اختلاف ہے اِسی نام کیساتھ بیان
کیا ہے اونکو ابن عبد البر نے استیعاب میں یعنی فا کیساتھ لیکن ابن مندہ
اور ابو نعیم سے نقل کیا اون دونوں سے ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ
اونہوں نے انکا نام طہیہ بیار تحتانیہ لکھا ہے لیکن طخفہ خاء معجمہ اور فاء اور نغفہ
نون فوقانیہ غین معجمہ اور نون اور طقفہ قاف اور فاء پس ذکر کیا ان تینوں
ناموں کو شہاب خفاجی نے شرح شفا میں۔

غرائب الالفاظ التي وردت في القصة والكتاب

اون لغات کے شرح جو اِس فرمان اور روایت قصہ میں وارد ہوے ہیں

غوری بفتح المعجمة ما انحدر من الارض

غوری بفتح غین معجمہ۔ پست زمین۔ اضافت کی گئی اسکی

اقاضيف الى تهامة يعني ما انحدر من ارض
تهامة - اكوار - جمع كور وهو رحل البعير
المبس - بفتح الميم شجر يعمل منه الرحال
ترتمي - من الارتماء وهو القصد - العيس
بكسر المهملة الابل البيض الى صفرة والمراد
هنا الابل مطلقا - نستحلب بالمهملة اى
نطلب المطر - الصبير - وهو سحاب
ابيض متراكب متكاثف - نستخلب
بالمعجمة اى نقطع - الخبير - وهو الوبر
نستعضد - اى نقطع - البرير -
ثمر العراك اى كانوا ياكلونه فى الجدب
بقلة الزاد - نستخيل بالخاء المعجمة
والتحتانية اى نتخيل - الرهام - بكسر
الراء المهملة وهى الامطار الضعيفة واحدها
رهمة بضم المهملة اى نتخيل الماء فى
سحاب قليل - نستجيل بالجيم والتحتانية
نراه جائلا يذهب به الريح ههنا وههنا
الجهام - بفتح الجيم السحاب الذى فرغ
ماءه - غائلة - اللتى تهلك سالكها
النطاء - بكسر النون والمهملة البعيد
يقال بلد نطى اى بعيد - غليظة الوطأ
اى يعسر فيه الوطأ وهو المشى - نشف
اى يبس - مداهن - بفتح الميم
والهاء الحفرة فى الجبل يجتمع فيها الماء -
جعثن - بكسر الجيم وسكون المهملة
وكسر المثلثة اصل النبات - ايلوح بفتح
الهمزة واللام والجيم ورق شجر يشبه الطرفا

تہامہ کی طرف یعنے تہامہ کی نشیب کی زمین۔
اکوار جمع ہے کور کی مراد اونٹ المبس بفتح میم وہ درخت
جس کے اونٹوں کے ساز بنائے جاتے ہیں ترتمی مشتق ہے
ارتمار سے جس کے معنی قصد کرنیکے ہیں عیس بکسر عین مہملہ
زردی مائل سپید اونٹ یہاں مراد مطلق اونٹ ہیں نستحلب
حار مہملہ یعنی طلب کرتے ہیں ہم بارش الصبیر سپید ابر
(دو دیا بادل) خوب چھایا ہوا اور غلیظ گہر نستخلب خار معجمہ
یعنی کاٹتے ہیں ہم الخبیر اون پشم نستعضد یعنے
کاٹتے ہیں ہم البریر پیلو کا پھل یعنے کہاتے تھے اوسکو
قحط سالی میں بوجہ کمی اناج وغیرہ کے نستخیل خار معجمہ
یار تحتانیہ یعنی خیال کرتے ہیں ہم الرہام بکسر رار مہملہ کم
بارش (مہوار) اسکا واحد رہمۃ ہے بضم رار مہملہ پس یعنے
یہ ہوئے کہ گمان کرتے ہیں ہم بارش کا تھوڑے ابر میں۔
نستجیل جیم ۔ یار تحتانیہ ۔ دیکھتے ہیں ہم اون کو گھومتے ہوئے
لیجاتی ہے اونکو ہوا کبھی یہاں کبھی وہاں الجہام بفتح جیم
وہ ابر جو اپنا پانی برسا چکا ہو۔ غائلہ وہ راستہ جسکا
چلنے والا ہلاک ہو جائے۔ النطاء بکسر نون وطار مہملہ
دور بولا جاتا ہے بلد نطی یعنی دور غلیظۃ الوطاء
یعنی سخت ہو اوس میں چلنا نشف یعنی خشک ہو گیا
مداهن بضم میم اور ہار ہوز پہاڑ کا گڑہا جس میں پانی
جمع ہو جائے جعثن بکسر جیم اور سکون عین مہملہ
اور کسر ثار مثلثہ گہانس کی جڑ۔ الیلوح بضم ہمزہ اور
لام اور جیم اوس درخت کا پتہ جو مشابہ ہوتا ہے درخت
جہاؤ کے عسلوج بضم عین مہملہ وبضم لام وجیم
وہ شاخ جو سوکھ جائے اور اوس کی تراوٹ جاتی
رہے۔ الودی بفتح واؤ وکسر دال مہملہ وتشدید یار تحتانیہ
کھجور۔ مراد یہ کہ سوکھ گئیں کھجوریں۔

عسلوج - بضم المهملة واللام والجيم
وهو الغصن اذا يبس وذهبت طراوته
الودى - بفتح الواو وكسر المهملة وشد
التحتانية النخل يريد انه يبست النخل -
علن - محركة يقال عن لى الشئ اذا
اعترض اراد به الظلم وقيل اراد به الخلاف
والباطل - طما - اى ارتفع بامواجه
تعار - ككتاب اسم جبل - واراد به الى
يوم القيامة - نعم بفتحتين همل
بضم الهاء وشد الميم جمع هامل اى مهملة
لا رعاء لها - اغفال - جمع غفل بالفتح
اللتى لا لبن لها - لا تبل ببلال - اى
لا ترطب برطب - وقير - بالواو والقاف
قطيع الغنم - كثير الرسل - بفتح الراء
المهملة - شديد التفرق فى طلب المرعى
قليل الرسل - بكسر المهملة هو اللبن
سنية الحمراء - بضم السين المهملة
صغر للتعظيم اى جدب شديد - موزلة
من الازل وهو الضيق والشدة - علل -
محركة الشربة الثانية - نهل محركة الشربة
الاولى - محضها - بالمهملة والمعجمة اى
خالص لبنها - مخضها - معجمتين المخض
من اللبن واخذ زبده واصله تحريك
السقاء الذى فيه اللبن حتى يتميز زبده
فيوخذ منه ويسمى ذلك اللبن الماخوذ
زبده مخيضا - وهو صفة لا مصدر ميمى
مذقها - بالميم والمعجمة والقاف اى ممزوج

علن بالتحریک بولا جاتا ہے عن لی الشئ جبکہ پیش
آجائے کوئی شئے مراد اس سے ظلم ہے اور بعض نے کہا
کہ مراد اس سے خلاف اور باطل ہے طما یعنی بلند ہوا
اپنی موجوں سے تعار بروزن کتاب نام ہے ایک پہاڑ
کا مراد اس فقرہ سے یہ کہ قیامت تک۔
نعم بفتح نون وعین مہملہ ہمل بضم ہا و تشدید میم جمع ہے
ہامل کی یعنی مہمل بیکار جس میں چارہ نہ ہو۔ اغفال جمع ہے
غفل کی بفتح غین معجمہ وہ جانور جس کے دودھ نہ ہو۔
لا تبل ببلال یعنے نہیں تر ہوتے کسی تری سے
وقیر واو - قاف. بھیڑوں کا گلہ۔ کثیر الرسل بفتح رار
مہملہ بہت متفرق دور ہو جانا چارہ کی طلب میں۔
قلیل الرسل بکسر رار مہملہ - دودھ. سنیۃ الحمراء
بضم سین مہملہ تصغیر واسطہ تعظیم کے ہے یعنے
سخت قحط سالی۔
موزلۃ ماخوذ ہے ازل زار معجمہ سے جس کے معنی
ہیں سختی اور تکلیف۔
علل محرکۃ دوسری مرتبہ پانی پلانا۔ نہل محرکۃ
اول مرتبہ پانی پلانا۔ محضہا حار مہملہ ضاد معجمہ
یعنی اوسکا خالص دودھ۔
مخضہا خار معجمہ ضاد معجمہ۔ وہ دودھ جو بچا ہوا ہے
اور اوس کا مکھن اتار لیا جائے اور اس کے اصل
معنے یہ ہیں کہ ہلانا اوس برتن کا جس میں دودھ ہو یہاں
تک کہ علیحدہ ہو جائے اوسکا مکھن پس وہ اوس سے
لے لیا جائے۔ اوس دودھ کو جسکا مکھن لیلیا جائے
مخیض کہتے ہیں اور وہ صفت ہے نہ مصدر میمی۔
مذقہا میم اور دال معجمہ اور قاف یعنی پانی ملایا ہوا
اور اوس کے اصلی معنی ملانے کے ہیں پھر استعمال

بالماء واصل معناه الخلط ثم استعمل فی اللبن
المخلوط بالماء والضمائر راجعة لارضهم
ولانعامهم المذکورة فی کلام طهفة فدعی
النبی صلے اللہ علیہ وسلم بالبرکة فی البانهم
باقسامها والقصد الدعاء لهم بخصب الضهم
وسقیها فانما الالبان تکثر بنبات المرعی وهو
انما یکون بالمطر فکانه قال اللهم اسق بلادهم
واجعلها مخصبة ملبنة - الدثر - بمهملة
المفتوحة ثم المثلثة ساکنة ویجوز فتحها ثم
المهملة المال الکثیر وقیل الخصب والنبات
لانه من الدثار وهو الغطاء لانها تغطی وجه
الارض - ثمدا - بفتح المثلثة واسکان المیم
وقد تفتح الماء القلیل لا مادة له ای صیره
کثیرا - ودائع الشرک - المراد به العهود
والمواثیق اللتی کانت بینهم وبین من جاورهم
من الکفار فی المهادنة یقال توادع الفریقان
اذا اعطی کل واحد منهم للاخر ان لا یغزوه
ویسمی ذلك العهد ودیعا بلا هاء فیقال
اعطیته ودیعا ای عهدا قیل والظاهر ان
المراد عهودهم الواقعة بعد الحروب بعدم
المواخذة بما قتلوا وان ما اراقوا من الدماء
هدر کما فی حدیث الاخر کل دم فی الجاهلیة
تحت قدمی هذا ای متروك هدر وقیل المراد
ما کانوا استودعوه من اموال الکفار الذین
لم یدخلوا فی دین الاسلام اراد احلالها
لهم لانها مال کافر قدر علیه من غیر عهد ولا
شرط فهو فیئ ما لم یوجف علیه بخیل ولا رکاب فهو

کیا گیا اوس دودہ کے لیے جس میں پانی ملا ہوا ہو۔ اور
یہ سب ضمیریں راجع ہیں اوس قوم کی زمینوں اور جانوروں
کی طرف جو مذکور ہیں طہفہ کے کلام میں پس دعا کی
رسول اللہ نے برکت کی اون کے ہر قسم کے دودہ
میں اور مقصود اس دعا سے در اصل اون کی زمین
کی سرسبزی و شادابی ہے کیونکہ دودہ جب ہی زائد
ہوگا جب کہ چارہ کثرت سے ہو اور چارہ پیدا ہوتا
ہے بارش سے پس گویا آپ نے یوں فرمایا کہ اے اللہ
پانی دے اونکے شہروں کو اور کردے اونکو تر و تازہ اور دودہ
والا۔ الدثر دال مہملہ مفتوحہ پہر ثار مثلثہ ساکنہ اور جائز فتح
ثار مثلثہ کا بہی پہر را مہملہ۔ معنی مال کثیر اور بعض نے کہا ہے
کہ ہریالی اور نبات۔ اس وجہ سے کہ مشتق ہے دثار
سے جس کے معنے ڈہکنا اور نبات بہی ڈہانک لیتی ہے
سطح زمین کو۔ ثمدا بفتح ثار مثلثہ اور سکون میم۔ اور کبہی میم
مفتوح بہی ہو جاتا ہے۔ تہوڑا پانی جسکا مخرج نہو یعنی
کردے اوسکو بہت۔ ودائع الشرک اس سے مراد
وہ عہد و پیمان ہیں جو تہے اون کے اور اونکے پڑوسی کافر
قبیلوں کے درمیان صلح کی بابتہ بولا جاتا ہے توادع الفریقان
جبکہ عہد کرے ہر ایک دونو فریقوں میں سے اس بات کا کہ
نہ لڑیگا اوس سے اور اس عہد کو ودیع بلا ہا کہتے ہیں پس
بولا جاتا ہے اعطیتہ ودیعا یعنی دیا میں نے اوسکو عہد اور بعض نے
کہا ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ مراد اس سے وہ عہد ہیں جو واقع ہوگئے
بعد لڑائی کے بوجہ نہ مواخذہ ہونے اوس چیز کے جو قتل کیا ہو
نے اول کیونکہ جوکچھ خون بہایا وہ ہدر و معاف ہے جیسیکہ دوسری
حدیث میں ہے کہ ہر وہ خون و قتل جو جاہلیت میں ہوا میرے
اس قدم کے نیچے ہے یعنی ہدر ہے اور معاف اور بعض نے کہا ہے
کہ مراد وہ مال ہیں جو ودیعت تہے اون کفار کے جو دین اسلام

على هذا جمع ودیعة بالهاء ولا یرد انه صلى
الله علیه وسلم لما هاجر خلف علیا لرد
الودائع اللتی کانت عنده لانه کان قبل
حل الغنائم له او لانه صلى الله علیه وسلم
فر من نسبته للخیانة وذهاب شهامته
وامانته فیطعنوا فی الاسلام ویعرضوا
من الایمان - **وضائع الملك** - وضائع
جمع وضیعة بمعنى موضوعة وهی الوظیفة
اللتی تکون على الملك بکسر المیم وهو ما
یملك وهو ما یلزم الناس فی اموالهم
من الزکوة والصدقة ای انتم فیها کسائر
المسلمین لا نتجاوز عنکم ولا نزید علیکم
شیئا وقیل الملك بضم المیم والمعنى ما
کان ملوك الجاهلیة یوظفونه على الرعایا
فلا یؤخذ منکم وهو لکم - فلام لکم على
ظاهرها على التفسیرین الاخیرین للودائع
ووضائع وعلى الاولین بمعنى على کقوله
ومن اساء فعلیها - **لا تلطط** بضم المثناة
الفوقانیة ثم اللام ثم الطائین الاولى
مکسورة والثانیة مجزومة على النهی ای
لا تمنعها قال ابن الاعرابی لط الغریم اذا
منعه حقه واصله من لطت الناقة
بذنبها اذا سدت فرجها به وقد ارادها
الفحل - **لا تلحد** - بضم المثناة واللام
ومهملتین لا تمل عن الحق ما دمت حیا
فریضة - بالفاء والضاد المعجمة ای
الهرمة المسنة بقطعها سنها ولا انقطاعها

میں (تمام ہنوز) نہیں داخل ہوئے تھے حلال ہیں وہ اونکو اسوجہ
سے کہ وہ مال ہے کافر کا قبضہ ہو گیا ہو اوسپر بغیر کسی عہد و شرط
کے پس وہ معاف ہیں جبتک کہ نہ دوڑائے ہوں اوسپر گھوڑے
اور اونٹ (مراد لڑائی) پس اس ترجمہ کی بنا پر ودائع جمع ہے
وَدِیعۃٌ (بالہا) اور نہیں اعتراض وارد ہوتا اسپر اسبات سے کہ رسول اللہ
صلعم نے جبکہ ہجرت کی تو چھوڑ دیا تھا حضرت علی کو اون امانات کی
واپسی کے لیے جو آپکے پاس تھیں اسوجہ سے کہ یہ قصہ رسول اللہ کے
واسطے مال غنیمت حلال ہونے سے اول کا ہے اور یا اسوجہ سے
کہ رسول اللہ اس بات سے بچے کہ نسبت کیجائے آپکی طرف خیانت
کی جس سے آپکی امانت اور اعتبار میں فرق آئے پس کفار طعنہ
کریں اسلام پر اور دور ہوں ایمان لانے سے **وضائع الملک** وضائع
جمع ہے وضیعۃ کی جو معنی میں ہے موضوعۃ کے اور وہ ٹکس ہے جو
مقرر ہو ملک بکسر المیم پر ملک وہ چیز ہے جسکا کوئی مالک ہوا اور وہ وہ
چیز ہے جو لازم ہوتی ہے لوگوں پر اونکے مالوں میں زکوٰۃ اور صدقہ وغیرہ
یعنی تم اسبارہ میں مثل تمام مسلمانوں کے ہو نہ درگذر کیا جاویگا تم سے اور نہ زیادہ
لیا جاویگا تم سے کچھہ اور بعض نے کہا ہے وہ ملک بضم میم ہے اور معنی
یہہ ہیں کہ جو کچھہ جاہلیت کے زمانہ میں بادشاہوں نے رعایا پر ٹکس مقرر
کر رکھا تھا وہ تم سے نہ لیا جاویگا پس ودائع اور وضائع کی آخری
دونو تفسیروں کے بنا پر تو لکم کا لام اپنے اصلی معنی پر ہے اور اول کی دونو
تفسیروں کی بنا پر علی کے معنی میں ہے جیسے قول اللہ سبحانہ میں ومن اساء فعلیہا
لا تلطط بضم تار فوقانیہ پہر لام پہر دو طا مہملہ اول مکسورہ دوسری مجزوم
کیونکہ صیغہ نہی کا ہے یعنی مت روک تو اوسکو کہا ابن الاعرابی نے
کہ بولا جاتا ہے لط الغریم جبکہ روکے اوسکے حق کو اور اصل یہ
مشتق ہے قول عرب لطت الناقۃ بذنبہا سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ
اپنی شرمگاہ چھپائے دم سے اوسوقت جبکہ نر اوسکا قصد کرے
لا تلحد بضم تار فوقانیہ اور لام اور حا اور دال دونو مہملہ یعنی نہ پہر
تو حق سے جبتک کہ زندہ ہے **فریضہ** فا و ضاد معجمہ یعنی بہت

عن العمل ای لا ناخذ فی الصدقات هذا
الصنف - **فارض** - بالفاء والضاد
المعجمة المریضة وروی العارض بالمهملة
وهی الناقة التی یصیبها کسر او مرض **فریش**
بالفاء والشین المعجمة وهی من الابل
الحدیثة العهد بالنتاج وهی من خیار
المال - **ذو العنان** - ای الفرس المعد
للرکوب - **الرکوب** هو الفرس الذلول
ای المعلم - **الفلو** بفتح الفاء وضم اللام
وشد الواو المهر الصغیر - **ضبیس**
بفتح المعجمة وکسر الموحدة وهو ولد
الفرس العسر الصعب یعنی لکم خیار
المال وشراره ولنا وسطه - **سرح**
بمهملات وفتح الاول الماشیة اللتی تسرح
بالغداة للرعی والمراد ان مطلق الماشیة
لا تمنع عن مرعاها - **لا یعضد طلحکم**
ای لا یقطع والطلح فی الاصل هو شجر ام غیلان
او شجر عظام والمراد هنا الشجر الذی لا ثمر له
والمعنی لا یقطع شجرکم طلحا او غیره لانه اذا
نهی عن قطع الذی لا ثمر له فغیره اولی -
لا یحبس درکم - ای لا تحبس ذوات
اللبن عن المرعی الی ان تجتمع الماشیة
والقصد الرفق بمن نوخذ منهم الزکوة -
تضمروا - ای تخفوا - **الاماق** - الغدر
والبغض - **رباق** - بکسر المهملة وهو الحبل
شبه بالعهد واستعیر لکل الحبل بنقضه -
ربوة بکسر الراء وفتحها وضمها هی الزیادة

ہی بوڑھی رہے نام رکھا گیا) بوجہ اوس کی عمر منقطع ہوجانیکے
یا بوجہ کام سے معذور ہو جانیکے یعنی نہیں لینگے ہم زکوۃ میں
اس قسم کے جانور **فارض** فا را مہملہ ضاد معجمہ بمعنی مریضہ اور
روایت ہے عارض بھی (بعین مہملہ) اور وہ وہ اونٹنی جو بیمار ہو
یا کوئی عضو ٹوٹا ہوا ہو **فریش** فا اور شین معجمہ وہ اونٹنی جو
قریب ہی بیاہی ہو اور وہ عمدہ مال شمار کی جاتی ہے
ذو العنان یعنی وہ گھوڑا جو سواری کے لیے تیار کیا
جاوے - **الرکوب** وہ گھوڑا جو سکھایا ہوا ہو -
الفلو بفتح فا اور لام کا ضمہ اور واو پر تشدید - چھوٹا
بچھیرا - **ضبیس** بفتح ضاد معجمہ اور کسر با موحدہ وہ
گھوڑے کا بچہ جسپر چڑھنا دشوار ہو مطلب یہ کہ
بہت عمدہ اور اسی طرح بہت برا مال تمہارے
لیے ہے اور متوسط درجہ کا ہم لینگے - **سرح** سین
مفتوحہ - را - حا - مہملہ - وہ جانور جو صبح کو چرنے کے لیے بھیجے
جاویں اور یہاں مراد یہ کہ تمہارے جانور نہیں روکے
جاوینگے چراگاہ سے **لا یعضد طلحکم** یعنی نہ کاٹا جاویگا
اور طلح اصل میں ببول کے درخت کو کہتے ہیں - یا
بڑا پیڑ - اور مراد اس جگہ وہ پیڑ ہیں جن کے پھل نہ ہوں الا
معنی یہ ہیں کہ نہ کاٹا جاوے گا تمہارا پیڑ خواہ طلح کا ہو یا
کسی اور چیز کا کیونکہ جب منع کیا ایسے پیڑ کے کاٹنے
سے جس کے پھل نہ ہو تو اوس کے سوا کی ممانعت
لازمی ہوئی - **لا یحبس درکم** یعنی نہ روکے جاوینگے دودہ والے
جانور چراگاہ سے اس انتظار میں کہ جمع ہوجائیں اور جانور اور
مقصود نرمی کرنا ہے اون لوگوں کے ساتھ جنسے زکوۃ لیجاتی ہے
تضمروا یعنی چھپاؤ تم **اماق** غدر اور بغض **رباق** بکسر را مہملہ
معنی رسی تشبیہ دیگئی عہد کیساتھ اور استعارہ کیا گیا رسی کہا لیے
ساتھ عہد کے توڑنیکا **ربوہ** بکسر را مہملہ اور کبھی فتح اور ضمہ بھی جائز

یعنی من تقاعد عن الزکوٰة فعلیه الزیادة فیها
عقوبة له وهی کما روی فی صحیح البخاری واما
العباس فهی علیه ومثلها معها فکان
العباس منعها۔ **رماق** ۔ الرمق القطیع
من الغنم یعنی هذا الرفق جار بکم ما لم تخفوا
غنمکم عن المصدق ۔ **ویستنبط من**
قوله ذو العنان الرکوب ۔ ان فی
الخیل صدقة وتوخذ فی الصدقة نفس
الخیل لکن ما ذهب الیه محدث ولا فقیه
من فقهاء نعم اختلفوا فی صدقة الخیل
فقال الجمهور لیس فیها شیٔ من الصدقة
وقال ابو حنیفة لا یجب الصدقة فی ذکور
الخیل منفردة ولا فی اناثها منفردة فی
روایة ۔ وفی کل فرس من المختلطة الذکور
والاناث سائمة دینار او ربع عشر
قیمته نصابًا ۔

حاشیة علی کتاب بنی نهد بیان
فصاحته صلی الله علیه وسلم
قال فی السیرة النبویة فانظر الی هذا الدعاء
والکتاب الذی انطبق علی لغتهم ای من
حیث المماثلة فی غرابة الالفاظ مع انه زاد
علیها فی الجزالة ای حسن النظم والتالیف
وقد کان من خصائصه صلوات الله وسلامه
علیه ان یکلم کل ذی لغة بلغته علی اختلاف
لغة العرب وترکیب الفاظها واسالیب کلمها
فلما کان کلام ما تقدم علی هذا الحد وبلاغتهم
علی هذا النمط واکثر استعمالهم هذه الالفاظ

اوس کے معنی زیادتی کے ہیں یعنی جو سستی کرے زکوٰة
دینے میں تو اوسپر زیادتی ہے زکوٰة میں اوس کی یہ سزا
ہے اور مقدار اسکی جیسیکہ روایت کیگئی ہے صحیح بخاری میں لیکن
عباس پس اوسپر زکوٰة ہے اور مثل اوسکے اور۔ اور حضرت عباس
نے روک لیا تھا زکوٰة کو **رماق** رمق بھیڑ کا گلہ یعنی یہ رفق اور
نرمی ہمیشہ رہیگی تمہارے ساتھ جبتک کہ نہ چھپاؤ گے تم اپنی بکریاں
کو عامل زکوٰة سے۔ **اور قول** رسول اللہ ذو العنان سے
مستنبط ہوئی یہ بات۔ گھوڑی میں زکوٰة ہے اور لیجا دے زکوٰة
نفس خیل سے لیکن اسکا کسی محدث اور نہ کسی فقیہ نے قول
کیا ہاں اختلاف کیا ہے اونہوں نے گھوڑے کی زکوٰة میں
پس کہا جمہور نے کہ گھوڑے میں بالکل زکوٰة نہیں ہے اور کہا
ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے صرف نر گھوڑوں میں زکوٰة نہیں ہے اور اسیطرح
اگر سب وہی مادہ ہوں۔ ایک روایت میں اگر دونوں ملے ہوئے ہوں
یعنی نر و مادہ تو ہر گھوڑے پر جو چراگاہ میں چرنیوالے ہوں
ایک دینار ہے یا اوسکی قیمت کا ربع عشر جبکہ وہ قیمت
نصاب کو پہونچ جائے۔

استعملها معهم فاستعمالها مع من هي لغته
لا يخل بالفصاحة بل هو من اعلی طبقاتها
وان كان فيها ما هو غريب وحشي بالنسبة
الی غيرهم حتی ان كلام البادية الوحشي
فصيح بالنسبة لهم وكان احدهم لا يتجاوز
لغته وان سمع لغة غيره فكالعجمية يسمعها
العربي وما ذلك منه صلی الله عليه وسلم الا
بقوة الهية وموهبة ربانية لانه بعث الی
الكافة طرا والی الناس سوداء وحمراء فعلمه
الله جميع اللغات قال عز وجل وما ارسلنا
من رسول الا بلسان قومه ای لغتهم فلما
بعثه الله للجميع علمه الجميع ليحدث الناس
بما يعلمون فكان ذلك من معجزاته صلی
الله عليه وسلم وقد خاطب بعض الحبشة
بكلامهم وبعض الفرس بكلامهم مما هو ثابت
فی كتب السنة - انتهی - وقال القاضی
عياض فی بيان فصاحة اللسان وبلاغة
القول - فقد كان رسول الله صلی الله عليه
وسلم من ذلك بالمحل الافضل والموضع الذی
لا يجهل سلامة طبع وبراعة منزع وايجاز
مقطع وفصاحة لفظ وجزالة قول وصحة
معان وقلة تكلف اوتی جوامع الكلم وخص
ببدائع الحكم وعلم السنة العرب يخاطب
كل امة منها بلسانها ويحاورها بلغتها و
يباريها فی منزع بلاغتها كان كثير من
الصحابة يسالونه فی غير موطن عن شرح
كلامه وتفسير قوله من تامل حديثه وسيره

علم ذلك وتحققه - وليس كلامه مع قريش
والانصار ككلامه مع ذوالمشعار الهمدانی وطهفة
النهدی وقطن بن حارثة (كما اقول اطلعت
عليه فی كتابنا هذا) والاشعث بن قيس و
وائل بن حجر الكندی وغيرهم من اقيال
حضرموت وملوك اليمن -

هذا ما كتبه صلے الله عليه وسلم لبنی حبينة وهم يهود بمقنة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے بنی حبینہ کے نام اور وہ یہود ہیں مقنہ کے

ذکر فی مصباح المضی قال ابن سعد فی الطبقات
وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم الی بنی
حبينة وهم يهود بمقنة اما بعد فقد
نزل علی آتيكم راجعين الی قريتكم فاذا جاءكم
كتابی هذا فانكم آمنون لكم ذمة الله وذمة
رسوله وان رسول الله صلے الله عليه وسلم
غافر لكم سيأتكم وكل ذنوبكم وان لكم ذمة
الله وذمة رسوله لا ظلم عليكم ولا عدی
وان رسول الله جاركم لما منع منه نفسه
وان لرسول الله بزكم وكل رقيق فيكم و
الكراع والحلقة الا ما عفى عنه رسول الله
صلے الله عليه وسلم وان عليكم بعد ذلك
ربع ما اخرجت نخلكم وربع ما صادت عروككم
وربع ما اغتزل نساءكم وانكم برئتم بعد من
كل جزية او سخرة فان سمعتم واطعتم فان
علی رسول الله ان يكرم كريمكم ويعفو عن
مسيئكم اما بعد فالی المومنين والمسلمين
فمن اطلع اهل مقنا بخير فهو خير له و

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے طبقات
میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی حبینہ کو فرمان جو یہود ہیں
مقنہ کے . بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ تمہارے قاصد میرے
پاس آئے جو تمہارے پاس واپس جاوینگے جب تمکو میرا یہ
خط پہونچ جائے تو تم امن میں ہو تمہارے واسطے اللہ اور
اوسکے رسول کا ذمہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمہاری برائیاں اور تمہارے گناہ تمکو معاف کر دینگے اور تمہارے
واسطے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا نہ ظلم ہوگا تمپر اور نہ
زیادتی اور تحقیق رسول اللہ تمہارے محافظ ہیں اون لوگوں سے
جنکو روکیں گے وہ اپنی جانسے اور تحقیق رسول اللہ کے لئے
ہے تمہارا سامان (یہاں وہ سامان مراد ہے جو آپسمیں صلح
سے لیں) اور تمہارا ہر غلام اور گھوڑے اور ہتھیار مگر وہ جسکو
معاف کر دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - اور بعد اسکے تمکو
دینا ہوگا چہارم اپنی کھجوروں کی پیداوار کا اور چہارم اوس شکار کا جو
تمہاری چھوٹی کشتیوں نے کیا ہو اور چہارم عورتوں کے کاتے ہوئے کا
اور یہ دینے کے بعد بری ہو تم ہر قسم کے جزیہ اور بیگار سے پس اگر تم قبول
کروگے اور اطاعت کروگے تو رسول اللہ تعظیم کرینگے تمہارے بزرگ کی
اور معاف کرینگے تمہارے خطاکار کو بعد اسکے تمام مسلمانوں اور مومنین کے لیے اطلاع

من اطلعهم بشر فهو شر له وان لبس عليكم الامير الا من انفسكم او من اهل رسول الله صلے الله عليه وسلم۔

اور حکم ہے اگر جو شخص بتا دے گا اہل مقنہ سے بہتری کا تو اچھا ہے اوسکے لیے اور جو برا بتا دے گا اوسنے برا تو خرابی ہے اوسکیلیے اور تمہارا امیر تم ہی میں سے بنایا جائیگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے۔

غرائب الالفاظ

نادر الفاظ یعنی شرح لغات

مقنة۔ مواضع قريب من ايلة۔ أتيكم اى رسلكم۔ بزكم۔ بالباء الموحدة والزاء المعجمة يعنى بزكم الذى تصالحون عليها فى صلحكم قال الجوهرى بزه يبزه بزا سلبه وفى المثل من عز بزاى من غلب اخذ السلب وابتززت الشئ اى استلبته والبز من الثياب امتعة النساء والبز السلاح ايضا۔ الحلقة۔ ماجمعت الدار من سلاح اومال۔ عروك خشب يلقى فى البحر يركبون عليها فيلقون شباكهم يصيدون السمك قال الجوهرى والعرك الصيادون سخرة التكليف والحمل على الفعل بغير اجرة كذا فى مجمع البحار۔

مقنہ ایک جگہ ہے قریب ایلہ کے آتیکم یعنی تمہارے قاصد۔ بزکم بار موحدہ اور زار معجمہ یعنی تمہارا وہ سامان جسپر تم صلح کرتے ہو۔ کہا جوہری نے کہ بولا جاتا ہے بزہ یبزہ بزا۔ سامان لیا اوسکا۔ اور ضرب المثل ہے کہ من عز بز یعنی جو غالب ہوا اوسنے مغلوب کا سامان لیلیا۔ اور مثل ہے ابتززت الشئ یعنے چھین لیا میں اور کپڑوں میں سے بز عورتوں کے کپڑوں کو کہتے ہیں اور بز کے معنی ہتھیار کے بھی ہیں الحلقۃ وہ جو کچھ کہ گھر میں ہو ہتھیار اور مال۔ عروک وہ لکڑیاں جو دریا میں ڈال کر اوسپر سوار ہوں پس اپنے جال ڈالتے ہیں جس سے مچھلیاں شکار کرتے ہیں۔ کہا جوہری نے اور عرک شکاری۔

سخرہ تکلیف اور کام لینا بغیر اُجرت کے (بیگار) ایسا ہی لکھا ہے مجمع البحار میں۔

هذا ماكتبه صلے الله عليه وسلم لبنى بارق اذا وفدوا عليه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے وفد بنی بارق کو

کتاب النبی لبنی بارق

قال صاحب سيرة الشامية قال ابن سعد قدم وفد بارق على رسول الله صلى الله عليه وسلم فدعاهم الى الاسلام فاسلموا وبايعوا فكتب لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم كتابا نسخته

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ شامی نے کہ کہا ابن سعد نے کہ بنی بارق کے ایلچی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دعوت اسلام کی وہ اسلام لے آئے اور بیعت کر لی۔ لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان لفظ اوس کے یہ ہیں۔ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ

هذا كتاب من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لبارق ان لا تجد ثمارهم ولا ترعى بلادهم في مربع ولا مصيف الا بمسئلة من بارق ومن مرّ بهم من المسلمين في عرك او جدب فله ضيافة ثلثة ايام واذا اينعت ثمارهم فلابن السبيل اللقيط يشبع بطنه من غير ان يقتثم۔ شهد ابو عبيدة الجراح وحذيفة بن اليمان وكتب ابي بن كعب۔

علیہ وسلم کا دیہی) بارق کے نام (یا یہ مضمون) کہ نہ کاٹی جاویں اون کے پھل اور نہ چرائے جاویں اونکے شہر (یعنی وہاں کی چراگاہیں) نہ چرائی کے زمانہ میں اور نہ گرمیوں میں مگر اونسے پوچھکر اور جو مسلمان (مسافر) گذرے اونپر خواہ قحط سالی ہو یا نہیں واجب ہے اوسکی مہمانی تین روز۔ اور جب پکجاویں اونکے پھل تو جائز ہے مسافر کیواسطے اونکے گرے ہوئے پھل اسقدر جس سے اپنا پیٹ بھرلے لیکن جمع نہ کرے۔ گواہی دی اسپر ابو عبیدہ جراح نے اور حذیفہ بن یمان نے اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

لا تجد۔ الجدّ القطع وجاء في حديث ابي سفيان جد ثدي امك۔ **مربع**۔ المربع والمتربع والمرتبع موضع ينزل فيه ايام الربيع۔ **مصيف**۔ موضع ينزل فيه ايام الصيف **عرك او جدب** عرك هو سنة المطر ضد الجدب **اينعت**۔ من ينع الثمر كمنع وضرب ينعا بالفتح وينعا وينوعا بضمهما اذا نضج وحان وقت قطافه۔ **يقتثم** يقال فلان اقتثم المال۔ اي جمعه

لا تجد جد کے معنی کاٹنے کے ہیں حدیث ابی سفیان میں ہے کہ کاٹی جاویں تیری ماں کی دونو چھاتیاں **مربع** مربع متربع اور مرتبع وہ جگہ جہاں موسم ربیع میں رہیں **مصیف** وہ جگہ جہاں گرمیوں میں رہیں **عرک او جدب** عرک بارش کا سال (سمست) جدب اوسکی ضد یعنی قحط۔ **اینعت** ماخوذ ہے قول عرب ینع الثمر سے باب فتح وضرب ینعا بفتح تحتانیہ وینعا وینوعا۔ دونوں میں یا رتحتانیہ کا ضمہ۔ بولاجاتا ہے جب پھل پکجاویں اور اون کے توڑنے کا وقت آجائے **یقتثم** بولاجاتا ہے اقتثم المال یعنی جمع کیا اوس نے مال کو۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمانسے

قوله فله ضيافة۔ يدل على ان الضيف له حق على كل بلد او قرية او حارة على

قولہ فلہ ضیافۃ۔ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مہمان کے لیے حق ہے ہر شہر ہر گاؤں اور ہر محلہ میں ہر حال میں

كل حال سواء كان الايام ايام خصب
او جدب ان يضاف ثلثة ايام وهذا الحكم
لا يختص بمسلم وقد جاء في الحديث الصحيح
الضيافة ثلثة ايام فما بعد ذلك فهو
صدقة ولا يحل له ان يثوى (يقيم) عنده
يحرجه اخرجه الشيخان -

قوله فلابن السبيل اللقيط
يدل على ان من مر بالبساتين او اشجار
مثمرة فله ان ياخذ ما سقط من الثمار و
ياكل ولو بشبع بطنه ولا يجوز له ان
يقتطف من الشجر ولا ان يجمع لوقت آخر

خواہ سمت ہو یا قحط سالی اس بات کا کہ مہمان رکھا جاوے
تین روز تک اور یہ حکم خاص نہیں ہے مسلمان کے ساتھ
اور آیا ہے حدیث صحیح میں کہ مہمانی تین دن ہے اور اس
کے بعد پھر صدقہ ہے اور نہیں جائز ہے مہمان کو بھی کہ
ٹھیرے میزبان کے پاس بعد اس تین دن کے تاکہ
اوسکو حرج میں ڈالے تخریج کی ہے اسکی شیخین نے۔

قولہ فلابن السبیل اللقیط. دلالت کرتا ہے یہ قول اس بات پر
کہ جو شخص گذرے باغوں یا پھل دار درختوں پر تو اوسکو
جائز ہے کہ لیلے گرے ہوئے پھل اور کھائے اگر خوب پیٹ
بھرے اور پیڑ سے توڑنا یا اپنے پاس دوسرے وقت کے
لیے جمع کرنا ان گرے ہوؤں کا بھی جائز نہیں ہے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لبني ضمرة وسيدهم مجدي بن عمرو

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے بنی ضمرہ کو اور اونکا سردار مجدی بن عمرو تھا

قال في سيرة المحمدية ناقلا عن سيرة
ابن اسحق في ذكر غزوة ودان فقال خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم لاثنتي عشرة
ليلة مضت من صفر في سنة الثانية
في سبعين رجلا ليس فيهم انصاري
يريد قريشا وبني ضمرة فاتفق له موادعة
سيد بني ضمرة وهو مجدي بن عمرو واستقرت
المصالحة على ان لا يغزوا ولا يعينوا عليه وكتب
رسول الله بينه وبينهم كتابا نسخته -

صاحب سیرۃ محمدیہ نے غزوہ ودان کے ذکر میں سیرۃ ابن
اسحق سے نقل کرکے کہا ہے کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۱۲ تاریخ صفر ۲ھ کو ستر آدمی لیکر جنمیں کوئی انصاری نہیں
تھا قریش اور بنی ضمرہ کی (لڑائی) کے ارادہ سے پس صلح
ہوگئی آپ کی سردار بنی ضمرہ سے جو مجدی بن عمرو تھا اور ٹھہری
صلح اس بات پر کہ بنی ضمرہ نہ تو کسی سے لڑیں گے
اور نہ اون کے خلاف کسی کی مدد کرینگے اور لکھی
رسول اللہ نے اپنے اور اون کے درمیان ایک
تحریر۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ۔

يقال انه وادع بني فلان اي صالحهم و
سالمهم على ترك الحرب وحقيقته المشاركة اي يدع
كل واحد منهما ما هو فيه ومنه الحديث كان كعب
القرظي موادعا له صلى الله عليه وسلم - كذا في مجمع البحار

بولا جاتا ہے انہ وادع بنی فلان یعنی مصالحت کرلی اونہوں
نے لڑائی چھوڑنے پر۔ اور حقیقت میں یہ شرکت کے لیے ہے
یعنی چھوڑ دیا ہر ایک نے دونوں میں سے اُسکو جسمیں وہ تھا اور اسی سے
ہے وہ حدیث کہ تھے کعب قرظی موادع رسول اللہ صلعم سے اسطرح ہے مجمع البحار میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبنی ضمرۃ
بانہم آمنون علی اموالہم وانفسہم وان
لہم النصرۃ علی من رامہم الا ان یحاربوا
فی دین اللہ ما بل بحر صوفۃ وان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم اذا دعاہم لنصرتہ اجابوہ
علیہم بذلک ذمۃ اللہ الیہ وذمۃ رسولہ
متعلق لکتاب بنی ضمرۃ واخرجہ ابن
سعد فی الطبقات فی غزوۃ الابواء و
ھذا ھو غزوۃ ودان فقال وفی ھذہ الغزوۃ
وادع مخشی بن عمرو الضمری وکان سیدہم
فی زمانہ۔
علی ان لا یغزو بنی ضمرۃ ولا یغزونہ
ولا یکثروا علیہ جمعا ولا یعینوا عدوا
وکتب بینہ وبینہم بذلک کتابا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا
بنی ضمرہ کے نام دربارہ مضمون کہ بیخوف رہیں وہ اپنے
مال اور جان سے اور اونکی مدد کیجاویگی اونکے مخالفوں کے
مقابلہ میں مگر جبکہ لڑائی ہو اونسے دین کی بابتہ جب تک
کہ تر کرے دریا کپڑے کو دم ادتا قیامت اور رسول اللہ صلعم
جب بلاویں اونکو تو قبول کرینگے وہ۔ اس تحریر پر ذمہ اللہ
اور اوسکے رسول کا ہے۔
متعلق بہ نامہ بنی ضمرہ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے
طبقات میں غزوۃ الابوا میں اور یہی غزوہ ودان ہے پس
کہا کہ اس غزوہ میں صلح کی آپنے مخشی بن عمرو ضمری سے
جو اوس وقت وہاں کا سردار تھا۔
اس امر پر کہ نہ لڑینگے آپ بنی ضمرہ سے اور نہ
بنی ضمرہ آپ سے اور نہ وہ آپ پر جماعت زائد
کرینگے۔ اور نہ مدد دینگے دشمن کو اور لکہی آپسمیں
اسکی بابتہ تحریر۔

کتاب تبع الذی کتبہ تبع الیہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل مولدہ بالف سنۃ

خط تبع کا جو اوس نے رسول اللہ کے نام لکھا تھا آپ کی پیدائش سے ہزار سال پہلے

قال فی المواہب لما ہاجر رسول اللہ الی المدینۃ
دخل صلی اللہ علیہ وسلم ابو ایوب فی بیتہ و
ذکر ابن اسحق فی المبتدا وصاحب قصص
الانبیا ان ھذا البیت لابی ایوب بناہ
لہ علیہ الصلوۃ والسلام تبع الاول
بن حسان الحمیری۔ روی ابن عساکر
انہ قدم مکۃ وکسا الکعبۃ وخرج الی یثرب
وکان فی مائۃ الف وثلثین الفا من الفرسان
ومائۃ الف وثلثۃ عشر الفا من الرجالۃ

ذکر کیا ہے مواہب میں کہ جب ہجرت کی رسول اللہ
نے مدینہ کی طرف تو رکھا رسول اللہ کو ابو ایوب نے اپنے گھر میں
اور ذکر کیا ابن اسحق نے کتاب المبتدا میں اور صاحب قصص الانبیا
نے کہ یہ ابو ایوب والا گھر بنایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لیے تبع بن حسان الحمیری نے روایت کی ہے ابن عساکر نے
کہ تبع مکہ میں آیا اور کعبہ پر غلاف چڑھایا اور گیا مدینہ کیطرف
اور اوسکے ہمراہ ایک لاکھ تیس ہزار (۱۳۰۰۰۰) سوار اور
ایک لاکھ تیرہ ہزار (۱۱۳۰۰۰) پیدل فوج تھی جب مدینہ
میں مقام ہوا تو اوسکو خبر دیگئی کہ اون چار سو علما اور

کتاب تبع الی رسول اللہ

لما نزلها اخبران اربعمائة رجل من اتباعه من
العلماء والحكماء تحالفوا وتبايعوا على ان لا
يخرج منها فسألهم عن الحكمة فی مقامهم
فقالوا اشرف هذه البلدة من الرجل
الذی یخرج یقال له محمد وهذه دار
هجرته واقامته فلا نخرج منها فامر
ببناء اربعمائة دار لكل رجل دار واشترى
لكل منهم جارية واعتقها وزوجها عنه
واعطاهم اعطاء جزيلا وامرهم بالاقامة
الى وقت خروجه وكتب لرسول الله صلى الله
عليه وسلم كتابا ودفعه الى كبيرهم وسأله
ان يدفعه الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخرج تبع من يثرب فمات بالهند وكان من
موته الى مولده صلى الله عليه وسلم الف
سنة سواء - فی المبتدا والقصص فتداول
الدار التی بناها تبع للنبی صلى الله عليه
وسلم لينزلها اذا قدم المدينة الى ان لابی
ايوب وهو من ولد ذلك العالم الذی
دفع تبع اليه الكتاب ولما ظهر رسول الله
للناس الى الاسلام ارسلوا اليه كتاب
تبع مع ابی ليلى فلما رآه رسول الله قال
انت ابو ليلى ومعك كتاب تبع الاول
فبقى ابو ليلى متفكرا ولم يعرف رسول الله
صلى الله عليه وسلم فقال من انت فانی
لم ار فی وجهك اثر السحر وتوهم انه ساحر
فقال انا محمد هات الكتاب فلما قرأه
قال مرحبا بتبع الاخ الصالح ثلث مرات

حکما نے جو اوس کے ہمراہ تھے آپسمیں عہد کر لیا ہے
اور اس بات پر قسما قسمی ہو گئی ہے کہ وہ یہاں سے نہیں
جاوینگے تبع نے اونسے وہاں رہنے کی حکمت پوچھی
جوابدیا کہ اس شہر کی شرافت ایک شخص کی وجہ سے ہی
جو آخر زمانہ میں پیدا ہوگا اور جسکا نام محمد ہوگا اور یہ جگہ اوس کے
ہجرت کرنے اور رہنے کی ہی پس ہم یہاں سے نہیں جاوینگے
یہ سنکر حکم دیا تبع نے چار سو مکان بنانیکا ہر شخص کے لیے ایک
گھر اور ہر ایک کو ایک چھوکری خرید دی اور آزاد کیا اوسکو پھر
اوسکی اوس شخص سے شادی کر دی اور اونکو بہت کچھ دیا اور رسول
کے مبعوث ہونے تک اونکو وہاں ہی رہنے کا حکم دیا۔ اور رسول اللہ
کے نام ایک خط لکھا اور اون سب علما میں جو سر برآوردہ تھا اوسکو
وہ دیدیا اور کہا کہ یہ رسول اللہ صلعم کو دیدینا اور چلا گیا
تبع مدینہ سے پھر مرا ہندوستان میں۔ اور اوسکی موت
اور رسول اللہ کی پیدائش میں پورے ہزار سال ہیں۔
مبتدا اور قصص الانبیا میں ہے کہ وہ گھر جسکو تبع نے اسلیے
بنایا تھا کہ جب رسول اللہ تشریف آویں تو اوسمیں رہیں نوبت
بہ نوبت مختلف تصرفات میں آتا رہا یہانتک کہ ابو ایوب کی
ملک میں آیا اور ابو ایوب اوسی عالم کی اولاد میں تھے جسکو تبع نے
اپنا خط سپرد کیا تھا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت
اسلام شروع کی تو بھیجا اونہوں نے وہ تبع کا خط آپکی خدمت میں
ابو لیلی کے ہمراہ۔ جب دیکھا رسول اللہ نے ابو لیلی کو تو فرمایا کہ
تو ابو لیلی ہے اور تیرے پاس تبع اول کا خط ہے ابو لیلی حیران
ہو گئے اور نہیں پہچانا اونہوں نے رسول اللہ کو تو پوچھا کہ
تو کون ہے اسلیے کہ مجھے تیری صورت سے ساحر کے آثار
نہیں معلوم ہوتے۔ ابو لیلی نے خیال کیا تھا کہ یہ کوئی ساحر
ہے آپنے جواب دیا کہ میں محمد ہوں۔ لاؤ وہ خط جب آپنے اسکو
پڑھا تو فرمایا کہ مرحبا بتبع الاخ الصالح ازکلمہ سے فرحت کا ہی تین مرتبہ

وقد جاء فی الحدیث انه صلے الله علیه وسلم قال لا تسبوا تبعًا فانه اسلم رواه الطبرانی واخرجه الامام احمد فی المسند عن سهل بن سعد رضی الله عنه وقیل اهل المدینة الذین نصروه علیه الصلوٰة والسلام هم ولد اولئك العلماء الاربعمائة وفی روایة انهم الاوس والخزرج کذا احکاه فی تحقیق النصرة فی تاریخ دار الهجرة لقاضی شیخ زین الدین بن الحسین المراغی من فضلاء طلبة جمال الاسنوی وذکره ابن دحیة فی التنویر والبغوی فی معالم التنزیل عن عکرمة عن ابن عباس وذکره الحلبی و اخرجه ابن عساکر وابن سعد عن ابی بن کعب وایضا ابن عساکر عن عباد بن زیاد فی کل من هذه الروایات - ان تبع اراد خراب یثرب فاخبروه ان هذه البلدة دار هجرة نبی یخرج فی اخر الزمان ـ فذکروا القصة وفیه ذکر الکتاب قال بعضهم کان مضمون الکتاب هکذا - **اما بعد** فیا محمد انی اٰمنت بك وبربك ورب کل شیٔ وبکتابك الذی ینزل الله علیك وانا علے دینك وسنتك واٰمنت بك وبربك وبکل ما جاء من ربك شرائع الاسلام والایمان فانی قلت ذلك فان اسامت فیها ونعمت وان لم ادرکك فاشفع لی یوم القیمة ولا تنسنے فانی من امتك الاولین وتابعك قبل مجیئك وقبل ان یرسلك

اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تبع کو برا مت کہو کیونکہ وہ اسلام لے آیا تھا روایت کیا اسکو طبرانی نے اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے اور کہا گیا ہے کہ وہ اہل مدینہ جنہوں نے رسول اللہ کی مدد کی (یعنے انصار) وہ اونہیں چارسو علما کی اولاد میں سے تھے۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ وہ (یعنی اولاد علمار) اوس وخزرج ہیں اسیطرح بیان کیا ہے کتاب تحقیق النصرۃ فی تاریخ دار الہجرۃ میں قاضی شیخ زین الدین بن حسین مراغی کی تصنیف ہے جو جمال اسنوی کے فاضل طلبہ میں سے تھے اور ذکر کیا ہی اسکو ابن دحیہ نے تنویر میں اور بغوی نے معالم التنزیل میں عکرمہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے اور ذکر کیا ہی اسکو حلبی نے اور تخریج کی ہے اسکی ابن عساکر اور ابن سعد نے ابی بن کعبؓ سے اور تخریج کی ہے ابن عساکر نے عباد بن زیاد سے بہی۔ ان سب روایتوں میں یہ ہے کہ تبع نے ارادہ کیا تھا مدینہ کو تباہ کرنیکا تو اوسکو خبر دی کہ یہ شہر ایک نبی کا دار ہجرت ہے جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ پھر ذکر کیا وہی قصہ اور اوسمیں ذکر ہے اس خط کا۔ کہا بعض علما نے کہ مضمون اوس خط کا یہ تہا کہ بعد حمد وصلوۃ کے اے محمد میں ایمان لایا تجھپر اور تیرے اور ہر شے کے پروردگار پر اور تیری اوس کتاب پر جو اللہ تجھپر نازل کریگا۔ اور میں تیرے دین اور تیرے طریقہ پر ہوں اور ایمان لایا میں تجھپر اور تیرے رب پر اور ہر اوس چیز پر جو لائیگا تو اپنے رب کے پاس سے احکام اسلام اور ایمان کے تحقیق میں نے ہی کہا ہے یہ پس اگر مینے اسلام کو پالیا تب تو بہت ہی بہتر ہے اور اگر نہ پاؤں میں تجھکو تو شفاعت کرنا میری قیامت کے دن اور مجھے بھولنا مت اسوجہ سے کہ میں تیری اول امت ہوں اور اطاعت کرنیوالا ہوں تیری

الله فانا علی ملتك وملة ابيك ابراهيم وختم الكتاب - لله الامر من قبل ومن بعد ويومئذ يفرح المومنون بنصر الله - وكتب عنوان الكتاب - الی محمد بن عبد الله صلے الله عليه وسلم خاتم النبيين والمرسلين ورسول رب العالمين من التبع الاول - امانة الله فی يد من وقع الی ان يدافعه الی صاحبه - وفی رواية الحلبی وابن عساكر عن عباد بن زياد ان تبع قال فيه شعرًا حدثت ان رسول المليك - يخرج حقا بارض الحرام - ولو مد دهری الی دهره لكنت وزيرا له وابن عم وفی رواية شهدت علے احمد انه رسول من الله باری النسم - ولو مد دهری الخ يدل هذا الكتاب علے الايمان قبل البعثة ويدل عليه قوله عز وجل واذ اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيتكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق لما معكم لتومنن به ولتنصرنه - الاية - قال فی الخازن قال الطبری معناه اذكروا يا اهل الكتاب حين اخذ الله ميثاق النبيين - واصل الميثاق فی اللغة عقد يوكد بيمين ومعنے ميثاق النبيين ما وثقوا به علے انفسهم من طاعة الله فيما امرهم به ونهاهم عنه وذكروا فی معنے اخذ الميثاق وجهين احدهما انه ماخوذ من الانبياء والثانی انه ماخوذ لهم من غيرهم وهذا اختلفوا

پیدائش سے پہلے اور پہلے اس سے کہ رسول بنائے گئے تجھکو اللہ پس میں تیرے اور تیرے باپ ابراہیم کے مذہب پر ہوں اور ختم کیا تھا خط کو اِس عبارت پر کہ للہ الامر یعنی اول و آخر ہمیشہ حکم واسطے اللہ کے ہے اور آج کے دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے ۔ اور لکھا تھا عنوان (پتہ) خط کا یہ کہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جو خاتم النبیین والمرسلین ہیں اور رب العالمین کے رسول ہیں تبع اول کی جانب سے ۔ امانت ہے اللہ کی جس شخص کے ہاتھ پڑے لازم ہے کہ اوسکو پہونچا دے مکتوب الیہ کو ۔ اور حلبی اور ابن عساکر کی اوس روایت میں جو عباد بن زیاد سے کیگئی ہے یہ بھی ہے کہ تبع نے اوس خط میں شعر بھی لکھے تھے بیان کیا گیا ہے مجھے کہ اللہ کے رسول پیدا ہونگے سچے ارض حرم میں پس اگر میرے زمانے طول کھینچا اونکے زمانہ تک (یعنی جبتک اگر میں زندہ رہا) تو ہونگا میں اونکا وزیر رشتہ دار ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ گواہی دیتا ہوں میں احمد پر کہ تحقیق وہ رسول ہیں اللہ کیجانب سے جو پیدا کرنیوالا ہے روح کا معلوم ہوتا ہے اِس فرمان سے یہ کہ جائز اور معتبر ہے ایمان قبل بعثت کے اور دلالت کرتا ہے اسی پر قول اللہ کا وإذ أخذ الله یعنی لیا جبکہ اللہ نے عہد نبیوں سے لیے کہ البتہ جو کچھ آوے تمہارے پاس کتاب سے اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس رسول تصدیق کرنیوالا اوسکا جو تمہارے پاس ہے تو البتہ ایمان لاؤگے اوسپر اور مدد کروگے اوسکی ۔ کہا تفسیر خازن میں کہ بیان کیا ہے طبری نے کہ معنی اوس کے یہ ہیں کہ یاد کرو اے اہل کتاب اوس وقت کو جبکہ لیا اللہ نے میثاق نبیوں کا اور میثاق کے اصلی معنی لغت میں ۔ اوس عہد کے ہیں جو موکد ہو قسم کے ساتھ اور معنی میثاق النبیین کے یہ ہیں کہ عہد کیا تھا اونہوں نے اپنی جانوں پر اللہ کی اطاعت کا اوس چیز میں جسکا اللہ حکم کرے یا جس سے منع کرے اور بیان کیں مفسرین نے اِس موقع پر اخذ میثاق کی دو صورتیں ایک تو

في المعنى فذهب قوم الى ان الله تعـ اخذ
الميثاق من النبيين خاصة قبل ان يبلغوا
كتاب الله ورسالاته الى عباده ان يصدق
بعضهم بعضا واخذ العهد على كل نبي ان
يومن بمن ياتي بعده من الانبياء وينصره
ان ادركه وان لم يدركه يامر قومه بنصرته
ان ادركوه فاخذ الميثاق من موسى عليه
السلام ان يومن بعيسى عليه السلام و
من عيسى عليه السلام ان يومن بمحمد صلى
الله عليه وسلم وهذا قول سعيد بن جبير
والحسن وطاؤس وقيل انما اخذ الميثاق
من النبيين في امر محمد صلى الله عليه وسلم
خاصة وهو قول على وابن عباس وقتادة
والسدى فعلى هذا القول اختلفوا فقيل
انما اخذ الله الميثاق على اهل الكتاب الذين
ارسل اليهم النبيين ويدل عليه قوله تعالى
ثم جاءكم وانما كان محمد مبعوثا الى اهل
الكتاب دون النبيين وانما اطلق هذا
اللفظ عليهم لانهم كانوا يقولون نحن اولى
بالنبوة من محمد لانا اهل الكتاب والنبيون
منا وقيل اخذ الله الميثاق على النبيين
واممهم جميعا في امر محمد صلى الله عليه
وسلم فاكتفى بذكر الانبياء لان العهد
مع المتبوع عهد مع الاتباع وهو قول
ابن عباس قال على بن ابي طالب
ما بعث الله نبيا آدم فمن بعده الا
اخذ عليه العهد في امر محمد صلى الله عليه وسلم

یہ کہ لیا گیا تھا انبیا سے دوسرے یہ کہ لیا گیا تھا میثاق انبیا کیلئے اونکی
امت سے اور اسیوجہ سے اختلاف کیا ہی معنی میں پس بعض نے کہا
کر لیا تھا اللہ نے میثاق خاص نبیوں سے پہلے اس سے کہ پہونچا دیں
کتاب اسکی اور اوسکے پیغام اوسکے بندوں کو اس بابت کہ تصدیق
کریگا بعض اونمیں سے بعض کی آپسمیں اور لیا تھا عہد ہر نبی سے کہ ایمان
لاویگا اپنے بعد والے نبی پر اور مدد کرے اوسکی اگر پاوے اوسکا زمانہ
اور اگر نہ پاوے تو حکم کر جاوے اپنی قوم کو اوسکی مدد کرنیکا پس لیا
عہد موسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں عیسی علیہ السلام پر اور لیا
عہد عیسی علیہ السلام سے کہ ایمان لاویں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
یہی قول ہے سعید بن جبیر اور حسن اور طاؤس کا اور بعض نے
کہا ہے کہ لیا تھا عہد نبیوں سے خاص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
بارہ میں اور یہ قول ہے علیؓ اور ابن عباسؓ اور قتادہ اور سدی کا
پس اس قول کی بنا پر اختلاف کیا ہے پس کہا گیا ہے کہ لیا اللہ
نے میثاق اہل کتاب پر وہ اہل کتاب جنکی طرف بھیجا نبیوں کو اور دلالت
کرتا ہے اسپر قول اللہ کا ثم جاءکم اور جز ایں نیست کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مبعوث تھے اہل کتاب کیطرف نہ نبیوں کیطرف اور سوائے
اسکے نہیں کہ اطلاق کیا گیا اسکا اونپر اسوجہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم
نبوت کیلئے بہ نسبت محمد کے اولی ہیں اسلیئے کہ ہم اہل کتاب ہیں
اور نبی ہم ہیں سے ہی ہوئے ہیں اور بعض نے کہا کہ لیا اللہ نے میثاق
نبیوں اور اون سب کی امت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ
میں اور اکتفا کی انبیا کے ذکر پر اسوجہ سے کہ عہد لینا متبوع سے عہد
لینا ہوتا ہے تابع کا اور یہی قول ہے ابن عباس کا۔ کہا علی بن
ابی طالب نے نہیں بھیجا اللہ نے آدم اور اون کے
بعد کوئی نبی مگر کہ عہد لیلیا اون سے محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کے بارہ میں اور اونہوں نے عہد لیا اپنی قوم
سے کہ ایمان لائیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اگر
وہ مبعوث ہوں اور یہ زندہ ہوں تو اون کی مدد کریں

وأخذ هو العهد على قومه ليؤمنن به وإن بعث وهم أحياء لينصرنه وقيل إن المراد من الآية أن الأنبياء كانوا يأخذون العهد والميثاق على أممهم بأنه إذا بعث محمد صلى الله عليه وسلم أن يؤمنوا به وينصروه وهذا قول كثير من المفسرين۔

اور بعض نے کہا کہ مراد آیت سے یہ ہے کو انبیا لیتے رہے ہیں عہد اپنی امتوں سے اس بات کا کہ جب مبعوث ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو ایمان لاویں اونپر اور مدد کریں اون کی اور یہی قول ہے اکثر مفسرین کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لتميم بن أوس الداري وقصة وفودهم وفيها عدة فرامين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم بن اوس داری کو اور اونکی وفود کا قصہ اور اس میں چند فرمان ہیں

ذكر صاحب المصباح المضي قصة وفود الداريين فقال قال ابن سعد قدم وفد الداريين عليه صلى الله عليه وسلم منصرفه من تبوك وهم عشرة نفر منهم تميم ونعيم ابنا أوس بن خارجة والطيب بن ذر وهاني بن حبيب وعزيز بن مالك فأسلموا وسمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الطيب عبد الله وسمى عزيزا عبد الرحمن وأهدى هاني بن حبيب لرسول الله صلى الله عليه وسلم خمرا وأفراسا وقباء مخوصا بالذهب فقبل الأفراس والقباء وأعطاه العباس فقال ما أصنع به قال انزع الذهب فتحليه نساءك ثم تبيع الديباج فتأخذ ثمنه فباعه العباس من رجل يهودي بثمانية آلاف درهم فقال تميم قريتان من الروم يقال لأحدهما حبرى والأخرى بيت عينون فإن فتح الله عليك الشام فهبهما

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضی نے قصہ وفد دارین کا پس کہا کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے داریوں کے ایلچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب آپ لوٹے تھے غزوہ تبوک سے اور وہ دس آدمی تھے تمیم ونعیم اوس کے بیٹے اور طیب بن ذر اور ہانی بن حبیب اور عزیز بن مالک وغیرہ پس اسلام لائے اور نام رکھا رسول اللہ نے طیب کا عبد اللہ اور عزیز کا عبد الرحمن اور ہدیہ میں دیا ہانی بن حبیب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب اور گھوڑے اور ایک زردوز قبا پس قبول کیے آپ نے گھوڑے اور قبا اور دی وہ قبا عباس رض کو اونھوں نے کہا کہ میں اسکا کیا کروں فرمایا کہ اس سے سونا علیحدہ کرکے اپنی عورتوں کا زیور بنالے اور دیباج فروخت کرکے اوسکی قیمت لیلے پس بیچا اوسکو عباس نے ایک یہودی کو آٹھ ہزار درہم کے عوض میں پس کہا تمیم نے کہ دو گاؤں ہیں روم کے ایک کا نام حبرہ ہے اور دوسرے کا بیت عینون پس اگر فتح کردے اللہ آپ کے لیے ملک شام تو بخشدیجیے وہ دونو مجھکو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ دونو واسطے تیرے ہیں۔

لی قال صلی اللہ علیہ وسلم فہما لک وکتب
بن لک کتابا فلما قام ابوبکر اعطاہ ذلک و
کتب رضی اللہ عنہ لہ بہ کتابا نذکرہ
انشاء اللہ واقام وفد الداریین حتی توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوصی لہم
بجاد مائۃ وسق۔ وذکر صاحب المصباح
کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بحوالۃ ابن منیر الحلبی قال قال فی شرح
مختصر السیرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
کتب لتمیم ونعیم ابنا اوس کتابا۔
ان لہم حبری وعینون بالشام سہلہا
وجبلہا وماءہا وحرثہا وقریتہا وانباطہا
ولعقبہ من بعدہ لایحاقہ فیہا احد ولا
یلجہ علیہ بظلم ومن ظلمہم فاخذ منہم
شیئا فان علیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ
والناس اجمعین۔ وذکر قصۃ وفودہم
شیخ الدحلانی فی سیرتہ فقال وفد علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم الداریون ابو تمیم
الداری واخوہ نعیم الداری واربعۃ اخرون
وکانوا علی دین النصرانیۃ فاسلموا وحسن
اسلامہم وکان وفدہم علیہ مرتین
مرۃ بمکۃ قبل الہجرۃ ومرۃ بعدہا وفی
المرۃ الاولی سألوا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یعطیہم ارضا من ارض الشام
فقال لہم سلوا حیث شئتم قال ابو ہند

اور لکھی اس بابتہ ایک سند پس جب والی ہوئے ابوبکر تو
دی اونکو وہ تحریر رسول اللہ کی اور لکھا ابوبکرؓ نے بھی اون
کے لیے اس بابتہ فرمان ذکر کرینگے ہم اوسکو انشاءاللہ
اور رہے وفد دار یہیں یہانتک کہ وفات کی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اور وصیت کی آپ نے اون کیواسطے اسقدر
درخت خرما کے لیے جسمیں سو وسق کی پیداوار ہوجائے اور
ذکر کیا ہے صاحب مصباح نے فرمان رسول اللہ کا
بحوالہ ابن منیر حلبی کے کہا کہ ذکر کیا شرح مختصر السیرۃ میں کہ
لکھا رسول اللہ نے تمیم اور نعیم۔ اوس کے بیٹوں کے
واسطے ایک فرمان جس کے لفظ یہ ہیں۔
تحقیق اون کے لیے ہے حبری اور عینون جو شام میں ہے
(بتمامہ) وہانکی نرم زمین اور پہاڑ اور نہریں اور کھیتی اور گاؤں
اور اوس کے جنگل اور اوس کے بعد اوسکی اولاد کے لیے
نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور نہ داخل ہو اوسپر ظلما اور جو ظلم کریگا
اونپر اور لیلیگا اوس میں سے کچھ بھی تو لعنت ہوگی اوسپر اللہ
اور ملائکہ اور تمام مخلوق کی اور دارین کے آنے کا قصہ شیخ
دحلان نے اپنی سیر میں نقل کیا ہے پس کہا کہ آئے رسول اللہ
کی خدمت میں ابو تمیم داری اور اوس کے بھائی نعیم داری اور
چار اور۔ وہ سب نصرانی تھے پس اسلام لائے اور اچھا
ہوگیا اونکا اسلام اور وہ حاضر ہوئے ہیں خدمت رسول اللہ
میں دو مرتبہ ایک مرتبہ مکہ میں قبل ہجرت کے اور دوسری مرتبہ
بعد ہجرت کے اول مرتبہ کی حاضری میں اونہوں نے
رسول اللہ سے سوال کیا تھا کہ دیں آپ اونکو زمین وجاگیر
ملک شام سے پس فرمایا آپ نے کہ مانگو جہاں سے چاہو
بیان کیا ابو ہند داری نے جو تمیم کے ساتھ والوں میں سے

الجاد بمعنی المجد وای نخلا یجد منہ ما یبلغ
مائۃ وسق۔ کذا فی مجمع البحار۔

سے جاد معنی ہیں مجدود کے ہے یعنی اسقدر کھجوروں کے درخت جس کے
کاٹے ایسے جادین سو وسق۔ اسطرح ہے مجمع البحار میں ۱۲

الداری وهو من اصحاب تمیم فنهضنا
من عنده نتشاور فی ای الارض ناخذ
فقال تمیم نسأل بیت المقدس قال ابو
هند هذا محل ملك العجم ومحل ملك
العرب فاخاف ان لا یتم لنا قال تمیم نسأله
بیت حیرون وکورتها فنهضنا الی رسول
الله صلے الله علیه وسلم فذکرنا ذلك له فدعا
بقطعة من ادم وکتب لنا کتابا نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا کتاب ذکر
فیه ما وهب محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم
للداریین۔ اعطاه الله الارض فوهب
لهم بیت عینون وحبرون ومرطوم وبیت
ابراهیم الی الابد شهد عباس بن عبد المطلب
وخزیمة بن قیس وشرحبیل بن حسنة وکتب
قال ثم اعطانا کتابا وقال انصرفوا حتے
تسمعوا انی قد هاجرت قال ابو هند فانصرفنا
فلما هاجر صلے الله علیه وسلم الی المدینة
قدمنا علیه وسالناه ان یجدد له کتابا
اخر فکتب لنا کتابا اخر نسخته۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا ما انطی
محمد رسول الله صلے الله علیه وسلم تمیم
الداری واصحابه انی انطیتکم بیت حیرون
وعینون والمرطوم وبیت ابراهیم برمتهم
وجمیع ما فیهم نطیة بت ووهبت وسلمت
ذلك لهم ولاعقابهم من بعدهم ابد الابد
فمن اذاهم فیه اذاه الله وشهد ابو بکر
بن ابی قحافة وعمر بن الخطاب وعثمان بن

کہا کہ اٹھے ہم رسول اللہ کے پاس سے تاکہ مشورہ کریں اس بابت کہ کونسی
زمین مانگیں پس کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے بیت المقدس کہا ابو ہند
نے کہ یہ جگہ ہے بادشاہان عرب و عجم کی پس ڈرتا ہوں میں کہ
نہ کہہ سکیں گے ہم اوسکو کہا تمیم نے کہ مانگیں ہم آپ سے
بیت حیرون اور اوس کے متعلقات پس آئے ہم رسول اللہ
کے پاس اور ذکر کیا ہم نے آپ سے یہ مشورہ پس منگوایا آپنے
ایک ٹکڑا ادھوڑی کا اور لکھا ہمارے واسطے فرمان
جس کا نسخہ یہ ہے کہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے جس میں ذکر ہے
اوس چیز کا جسکو بخشا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے داریوں کو
دی اللہ نے رسول اللہ کو زمین پس بخشا آپ نے اونکو
بیت عینون اور بیت حبرون اور مرطوم اور بیت ابراہیم ہمیشہ کے
لیے۔ گواہی دی اسپر عباس بن عبد المطلب اور خزیمہ بن
قیس اور شرحبیل بن حسنہ نے اور لکھا اسکو شرحبیل بن
حسنہ نے۔ کہا راوی نے پھر دیا آپ نے ہمکو فرمان
اور کہا لوٹ جاؤ یہاں تک کہ سنو تم کہ مینے ہجرت کی
کہا ابو ہند نے کہ پس لوٹ آئے ہم پس جب ہجرت
کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کیطرف تو ہم حاضر خدمت
ہوئے اور سوال کیا آپ سے کہ ہمکو نیا فرمان لکھ دیجیے پس لکھی ہمارے
واسطے دوسری تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر
ہے اوس چیز کی کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمیم داری اور اوس کے ساتھیوں کو تحقیق دیا مینے تمکو بیت حیرون
اور عینون اور مرطوم اور بیت ابراہیم سب کا سب اور جو کچھ کہ
اوسمیں ہے دینا قطعی۔ اور بخشا مینے اور دیدیا مینے یہ اونکو اور
اونکی اولاد کو اونکے بعد ہمیشہ کے لیے پس جو شخص کہ اذیت
دے اونکو اسبارہ میں تو اذیت دے اللہ اوسکو اور گواہی
دی اسپر ابو بکر بن ابی قحافہ اور عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان

هذا کتاب لتمیم برواية الشیخ العجلونی

هذا تجدید الکتاب لتمیم بعد الهجرة

عفان وعلی بن ابی طالب ومعویۃ بن ابی سفیان وکتب۔

اور علی بن ابی طالب اور معویہ بن ابی سفیان نے (رضی اللہ عنہم) اور لکھا معویہ بن ابی سفیان نے۔

وآوردہ فی المواهب فقال قال صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برهان الدین ابراهیم الفزاری روی ابو نعیم من طریق سعید بن زیاد عن ابی هند الداری فذکر مثل هذا وقال فلما قبض رسول الله صلی الله علیه وسلم واستخلف ابوبکر وجند الجنود الی الشام کتب کتابا نسخته۔

اور بیان کیا ہے اسکو مواہب میں پس کہا کہ کہا صاحب باعث النفوس رکن الشام شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم الفزاری نے کہ روایت کیا اسکو ابونعیم نے سعید بن زیاد کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہند داری سے پس ذکر کیا اسیطرح اور کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور اونہوں نے شام کی طرف اپنے لشکر بھیجے تو لکھی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من ابی بکر الصدیق الی ابی عبیدة الجراح سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو امابعد فامنع من کان یومن بالله والیوم الآخر من الفساد فی قری الداریین وان کان اهلها قد جلوا عنها واراد الداریون ان یزرعوها فلیزرعوها بلا خراج واذا رجع الیها اهلها فهی لهم وهم بها احق والسلام علیك

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ خط ہے ابوبکر صدیق کی جانب سے ابوعبیدہ بن جراح کو سلام ہو تجھپر پس تحقیق حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس منع کر تو اوسکو جو ایمان لایا ہے اللہ اور یوم قیامت پر داریوں کے گاؤں میں فساد کرنے سے اور اگر وہاں کے آدمی جلاوطن ہوگئے ہوں اور داریین وہاں کاشت کرنا چاہیں تو چاہیے کہ کاشت کریں اوسکو بلا محصول اور جب لوٹ آویں وہاں والے تو وہ اونکیواسطے ہے اور وہی مستحق ہیں اوسکے والسلام علیک کہا زرقانی نے اور نقل کیا گیا یہ فرمان کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل مسجد الاقصا سے۔

قال ونقل هذا من کتاب اسعاف الاخصا بتفصیل المسجد الاقصا۔

المسائل المستنبطة من هذا الکتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله فقبل الافراس والقباء ای ورد الخمر وهذا یدل علی عدم قبول هدایة الخمر فانه لا ینتفع به عند المسلمین بوجه من الوجوه اصلا۔ **قوله فتبیعها**

قوله فقبل الافراس والقباء یعنی واپس کردیا خمر کو اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ شراب کا ہدیہ نہ قبول کرنا چاہیے اسوجہ سے کہ مسلمان کسی طرح بھی اوس سے نفع نہیں حاصل کرسکتا۔

قوله فتبیعها یعنی فروخت کردے وہ بیاج کر اور یہ دلیل ہے

اى الديباج وهذا ايدال على جواز بيع
مايحرم لبسه ويويده مارواه عن جابر
ابن عبد الله قال لبس النبي صلى الله عليه
وسلم قباء له من ديباج اهدى اليه ثم
اوشك ان نزعه وارسل به الى عمر بن
الخطاب فقيل قد اوشكت فنزعته يا
رسول الله قال نهاني عنه جبرئيل عليه
السلام فجاء عمر يبكي فقال يارسول الله
كرهت امرا واعطيتنيه فمالي فقال ما
اعطيتك لتلبسه انما اعطيتك لتبيعه
فباعه بالفي درهم رواه مسلم و احمد
وجنس هذه الاحاديث تدل على تحريم
لبس انواع الحرير وقد نقل القاضي عياض
عن قوم اباحته وقال ابوداؤد انه لبس
الحرير عشرون نفسا من الصحابة او
اكثر منهم انس رض وبراء بن عازب رض ولكن
وقع الاجماع على ان التحريم مختص بالرجال
دون النساء وقال ابن الزبير بتعميم التحريم
لعموم قوله صلى الله عليه وسلم لا
تلبسوا الحرير فانه من لبسه في الدنيا
لم يلبسه في الاخرة واستدل من
اباحه بما روى عن سعد قال رايت
رجلا ببخارى على بغلة بيضاء عليه
عمامة خز سوداء فقال كسانيها رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه ابوداؤد
والخز ضرب من ثياب ابريسم وكذا ما
رواه عقبة بن عامر قال اهدى لرسول الله

اِس بات کی کہ جسکا پہننا حرام ہے اوسکا فروخت کرنا جائز ہی
اور تائید کرتی ہے اسکی وہ حدیث جو مروی ہی جابر بن عبد اللہ سے
کہا کہ پہنی رسول اللہ نے ایک قبا دیباج کی جو آپ کو ہدیہ
دیگئی تھی پھر آپ نے اوسکو جلدی سے اتار دیا اور بھیجا اوسکو
عمر بن خطاب کے پاس پس پوچھا گیا کہ جلدی کی آپ نے پس
اتار ڈالی آپ نے قبا یا رسول اللہ کہا کہ منع کیا مجھکو اوس سے
جبرئیل نے پس آئے عمر روتے ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ
مکروہ جانا آپ نے ایک امر اور دیا آپ نے اوسکو مجھے پس
میں کیا کروں فرمایا رسول اللہ نے میں نے اسلیئے تجھکو نہیں دیا ہی کہ
تو اوسکو پہنے بلکہ فروخت کر دے تو اوسکو پس بیچا حضرت عمر نے اوسکو
دو ہزار درہم کے عیوض میں روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے
اور اس قسم کی احادیث دلالت کرتی ہیں انواع حریر کی حرمت
پر۔ اور تحقیق نقل کی ہے قاضی عیاض نے ایک قوم سے
اوسکی اباحت اور کہا ابوداؤد نے کہ پہنا حریر بیس یا اوس
سے زائد صحابہ نے اور ان ہی میں سے انس اور براء بن
عازب ہیں لیکن اس بات پر اجماع ہوگیا ہے کہ تحریم مردوں
کے ساتھ خاص ہے نہ عورتوں کے ساتھ اور ابن زبیر نے تحریم
کے عموم کا قول کیا ہے یعنی حرمت مرد عورت دونو کیلیئے ہے
بوجہ عام ہونے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ لا تلبسوا
الحریر یعنی مت پہنو حریر اسوجہ سے کہ جو پہنیگا اوسکو دنیا میں
نہیں پہنیگا اوسکو آخرت میں۔ اور استدلال لایا وہ شخص جسنے
مباح کیا ہے اوس حدیث سے جو روایت کیگئی ہے سعد سے وہ
کہتے ہیں کہ دیکھا میں نے ایک شخص کو شہر بخارا میں سپید خچر پر سوار
جو ریشمین سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھا کہا اوسنے کہ پہنایا ہے
یہ مجھکو رسول اللہ صلعم نے روایت کیا ہے اسکو ابوداؤد نے
اور خز ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ حدیث
جسکو روایت کیا ہے عقبہ بن عامر نے کہا ہدیہ دیگئی رسول اللہ

فرّوجُ حرير فلبسه ثم صلّى فيه وانصرف فنزعه نزعاً شديداً كالكاره له ثم قال لا ينبغي هذا للمتقين متفق عليه۔ قوله شهد ابوبكر وعمر وعثمان وعلي۔ ترتيب هذه الشهادة يدل على ترتيب الخلافة الذي وقع بعده صلى الله عليه وسلم وصارت معجزة لهم فيما الهمه الله على قلوب امته في جمعهم واتفاقهم على ترتيب الخلافة۔

کو ایک حریر کی قبا پس پہنا آپ نے پھر اتارا اوسکو جلدی سے اوسکو مکروہ سمجھکر پھر فرمایا کہ نہیں مناسب ہے یہ متقین کیلئے متفق ہے۔ قولہ شہد ابوبکر وعمر وعثمان وعلی۔ اِس شہادت کی ترتیب دلالت کرتی ہے اوس ترتیب خلافت پر جو رسول اللہ کے بعد واقع ہوئی اور ہو گیا یہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بایں طور کہ ڈال دیا اللہ نے آپ کی امت کے دل میں اسی ترتیب کو کہ سب نے اتفاق کیا اوسی پر۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجرو بن عمرو العذري

بیہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جرو بن عذری کو

قال الحافظ روى ابن منده من طريق ابي ثمامة بن الهريس بن الربعي عن ابيه عن ابيه ربعي عن ابيه اقيصر ان جرو بن عمرو العذري حدثه انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم وكتب عليه الصلوة والسلام كتاباً ان ليس عليكم حشر ولا عشر۔

کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے ابی ثمامہ بن ہریس بن ربعی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے باپ ربعی سے اور ربعی اپنے باپ اقیصر سے کہ جرو بن عمرو عذری نے حدیث بیان کی اونسے کہ وہ آئے رسول اللہ کے نزدیک تو آپنے اونکو لکھدیا کہ لشکر بنانیکو تم کو نہیں جمع کیا جاویگا اور نہ تم سے عشر لیا جاوے گا۔

وذكره ابن الاثير وقال اخرجه ابن منده وابو نعيم بالراء المهملة وابو عمر في ترجمة جزء بالمعجمة وقال الحافظ ورأيت في نسخة صحيحة من الاستيعاب جزاء بمعجمتين على وزن خفاء۔ قوله ليس عليكم حشر

اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم نے راء مہملہ کے ساتھ اور تخریج کی ہے ابوعمر نے جزء زاء معجمہ کے ترجمہ میں اور کہا حافظ نے کہ دیکھا مینے استیعاب کے ایک صحیح نسخہ میں جزاء۔ جیم اور زاء معجمہ کے ساتھ خفاء کے وزن پر۔ قولہ لیس علیکم حشر یعنی نہ بھیجے

قوله فروج حرير باضافة من باب خاتم فضة ويروى تركها وهو بفتح فاء وتشديد راء مهملة مضمومة وآخره جيم وحكى بوزن خروج جاء في حديث آخر انه صلعم صلى وعليه فروج حرير۔ هو قباء كذا في مجمع البحار ۱۲

سه قولہ فروج حریر ایسی ہی اضافت ہے جیسی کہ خاتم فضۃ میں اور بلا اضافت بھی مروی ہے اور فروج فتح فا اور تشدید راء مہملہ مضموم اور آخر میں جیم اور بوزن خروج بھی آیا ہے حدیث میں ہے کہ آپ نے نماز پڑھی اور آپ پر حریر کا فروج تھا قبا ہی طرح ہے مجمع البحار میں۔

اى لا تندبون الى الغزو ولا تضرب عليكم البعوث وقيل لا يحشرون الى عامل الزكوٰة بل يوخذ صدقاتہم فى اماكنہم والحشر ايضا الجلاء من الاوطان كذا فى مجمع البحار قولہ ولا عشر۔ اى لا يوخذ عشر اموالكم وقيل اراد صدقة الواجبة۔

جاؤ گے لڑائی کی طرف اور نہ لایا جاویگا تم پر لشکر بعض نے کہا کہ معنی یہ ہیں کہ نہ بلائے جاؤ گے عامل زکوٰۃ کیطرف بلکہ تم سے تمہارے گھروں پر زکوٰۃ لیجاویگی اور حشر کے معنی جلاوطن کرنیکے بھی ہیں۔ اسیطرح ہے مجمع البحار میں۔ قولہ ولا عشر یعنی نہ لیا جاوے گا تمہارے مال کا دسواں حصہ اور بعض نے کہا مراد اس سے زکوٰۃ واجبہ ہے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجميل بن ردّام العذرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردّام عذری کو

وذكر ابن الاثير والحافظ قال روى ابن مندة من طريق عتيق بن يعقوب عن عبد الملك بن ابى بكر بن محمد بن عمرو ابن حزم عن ابيه عن جده عن عمرو بن حزم عن ابيه قال كتب رسول الله صلى الله عليه وسلم لجميل بن ردّام۔ هذا ما اعطى رسول الله لجميل بن ردام العذرى۔ اعطاه الرملاء۔ لا يحاقه فيها احد وكتب على بن ابى طالب۔

ذکر کیا ابن اثیر اور حافظ نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ نے عتیق بن یعقوب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے عبد الملک روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ عمرو بن حزم سے اور وہ اپنے باپ سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیل بن ردام کیلئے کہ یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپنے جمیل بن ردام عذری کو۔ دیا آپنے اوسکو رملاء (موضع) نہ جھگڑا کرے اوسمیں کوئی اور لکھا اسکو علی بن ابی طالب نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لجنادة الازدى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی کے لئے

ذكر صاحب مصباح المضئ بحوالة ابن سعد فقال قال ابن سعد وكتب صلى الله عليه وسلم لجنادة الازدى وقومه ما اقاموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة واطاعوا الله ورسوله۔ واعطوا من المغانم خمس الله وسهم النبى صلى الله عليه وسلم وفارقوا

ذکر کیا ہے صاحب مصباح المضئ نے ابن سعد کے حوالے پس کہا کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ ازدی اور اوسکی قوم کو کہ جب تک کہ وہ قائم کریں نماز اور دیں زکوٰۃ اور اطاعت کریں اوس کے رسول کی اور دیں مال غنیمت میں سے خمس اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور علیحدہ رہیں مشرکین سے تو واسطے

المشرکین فان لهم ذمة الله و ذمة محمد ابن عبد الله ـ

وما وجدت هذا الکتاب فیما سوی المصابح لکن لما راجعت الی الاصابة واسد الغابة تفحصاً له صادفت فی ترجمة جنادة غیر منسوب کتاباً باسمه فاظن انها والذی ذکرناها واحدة لما فیه من التشابه فی مضمون الکتاب والله اعلم وهی هذا ـ

اون کے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے محمد بن عبداللہ کا۔

اور نہیں پایا مینے یہ فرمان کسی کتاب میں مصباح کے سوا لکن جب رجوع کیا مینے اصابہ اور اسد الغابہ کی طرف تو پایا مینے جنادہ غیر منسوب کے ترجمہ میں ایک فرمان اونکے نام کا۔ پس گمان کرتا ہونمیں کہ یہ اور وہ جس کا ذکر اوپر ہوچکا ایک ہی ہیں کیونکہ مضمون دونو کا بہت ہی ملتا ہوا ہے واللہ اعلم اور وہ یہ ہے

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لجنادة غیر منسوب

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنادہ غیر منسوب کے نام

قال الحافظ وابن الاثیر روی ابن مندة باسناد المتقدم فی ترجمة جمیل بن ردام عن عمرو بن حزم عن ابیه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب لجنادة ـ بسم الله الرحمن الرحیم ـ هذا کتاب من محمد رسول الله لجنادة وقومه ومن اتبعه باقام الصلوة وایتاء الزکوة ـ من اطاع الله ورسوله واعطی الخمس من المغانم خمس الله وفارق المشرکین فان له ذمة الله وذمة محمد صلی الله علیه وسلم ـ

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ابن مندہ نے اوسی سند کے ساتھ جو جمیل بن ردام کے نام والے فرمان میں گذر چکی عمرو بن حزم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا جنادہ کو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے جنادہ اور اوسکی قوم اور اون لوگوں کے نام جو اوسکی تابعداری کریں۔ نماز پڑہنے اور زکوۃ دینے کی بابتہ۔ جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ اور اُسکے رسول کی اور دے مال غنیمت میں سے خمس حصہ اللہ کا اور جدا ہے مشرکین سے تو واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

کتابه صلی الله علیه وسلم بالجنی المعروف بحرز ابی دجانة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جنی کو جو مشہور ہے حرز ابی دجانہ کے نام سے

ذکر فی خصائص الکبری بتخریج البیهقی عن ابی دجانة قال شکوت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله

ذکر کیا ہے خصائص کبری میں بیہقی کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابو دجانہ سے کہا کہ شکایت کی میں نے رسول اللہ سے پس کہا مینے کہ یا رسول اللہ جبکہ میں

۱۴۳ کتاب بنام جنادہ غیر منسوب

۱۴۴ کتاب الی جنی المعروف بحرز ابی دجانہ

بینا انا مضطجع فی فراشی اذ سمعت فی داری
صریرًا کصریر الرحیٰ ودویًا کدوی النحل و لمعًا
کلمع البرق ۔ فرفعت راسی فزعًا مرعوبًا فاذا
انا بظل اسود مدلی یعلو ویطول فی صحن
داری فاهویت الیہ ومسست جلدہ فاذا
جلدہ کجلد القنفذ فرمی فی وجہی مثل شرر
النار فظننت انہ قد احرقنی فقال رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عامرد ار سوءٍ
یا ابا دجانۃ فقال ائتونی بدوات وقرطاس
فاتی بہما فناولہ علی بن ابی طالب و
قال اکتب ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا کتاب من
محمد رسول رب العالمین الی من طرق الدار
من العمار والزوار والسائحین الا طارق
یطرق بخیر یا رحمن ۔ اما بعد فان لنا ولکم
فی الحق سعۃً فان تک عاشقًا مولعًا او
فاجرًا مقتحما او راعیًا حقًا مبطلًا فھذا
کتاب اللہ ینطق علینا وعلیکم بالحق
انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ورسلنا
یکتبون ما کنتم تمکرون ۔ اترکوا صاحب
کتابی ھذا وانطلقوا الی عبدۃ الاصنام
والی من یزعم ان مع اللہ الٰھًا اٰخر لا الہ
الا ھو کل شیٔ ھالک الا وجہہ لہ الحکم
والیہ ترجعون ۔ تغلبون ۔ حمٓ لا ینصرون
حمٓعسٓقٓ ۔ تفرق اعداء اللہ وبلغت حجۃ
اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ فسیکفیکہم
اللہ وھو السمیع العلیم ۔

لیٹا ہوا تھا اپنے بستر پر تو سنی میں نے ایک آواز مثل
آواز چکی کے اور بھنبھناہٹ مثل بھنبھناہٹ مہال کی
مکھی کے اور چمک مثل چمک بجلی کے پس اٹھایا مینے اپنا
سر گھبرا کر تو دیکھا میں نے ایک سیاہ سایہ لٹکا ہوا جو بڑھتا اور
لانبا ہوتا تھا میرے گھر کے صحن میں پس قصد کیا مینے اوسکا
اور مینے اوسکی جلد کو چھوا تو اُسکی جلد مثل جھاؤ چوہی کے
تھی پس پھینکے میرے مونہ پر آگ کے انگاروں کے شعلے تو
گمان کیا مینے کہ وہ مجھے جلا دیگا پس فرمایا رسول اللہ نے
رہنے والا گھر کا (یعنی وہی جن) برا ہی یا ابو دجانہ پھر فرمایا
کہ کاغذ اور دوات لاؤ پس وہ لائی گئی تو دیا علی بن ابی طالب
کو اور فرمایا کہ لکھ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جو رسول ہیں رب العالمین کے اوس شخص کیطرف
جو رات کو آوے گھر میں رہنے والا ہو خواہ زیارت کے لئے
آنا یا پھر نیوالا مگر وہ جو رات کو آوے خیر و بہتری کے یا رحمن
بعد اسکے معلوم ہو کہ واسطے ہمارے اور تمہارے حق میں وسعت
ہے پس اگر تو عاشق حریص یا فاجر ذلیل یا ترجیح کرنیوالا حق
باطل کی تو یہ کتاب اللہ کی ہے جو حکم کرتی ہے ہم پر اور تم پر حق کا تحقیق ہم لکھتے ہیں جو
کچھ تم کرتے ہو اور ہمارے رسول لکھتے ہیں جو کچھ کہ تم مکر کرتے ہو چھوڑ دو
اس شخص کو جسکے پاس میرا یہ نامہ ہو اور چلے جاؤ بت پوجنے والوں
کیطرف اور طرف اوس شخص کے جو کہے اللہ کا شریک ہے
دوسرا کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی ہر شئے فنا ہونیوالی ہے
مگر اوسکی ذات اوسی کے واسطے حکم ہے اور اوسی کیطرف لوٹو
گے تم تغلبون حم نہ مدد کیے جاویں وہ حمعسق متفرق ہو جائیں
اعداء اللہ کے اور پہونچگئی حجت اللہ کی نہ کوئی حیلہ ہے دفع
شر کا اور نہ قوت ہے تحصیل خیر کی مگر اللہ کی مدد سے پس قریب ہے کہ
کافی ہو جاویگا تمکو اللہ اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قال فجعلته تحت راسی وبتّ فما انتبهت
الا من صراخ صارخ یصرخ ویقول یا ابا
دجانة احرقتنا واللات والعزی۔ بحق
صاحبه لما رفعت عنا هذا الکتاب
فلا عود لنا فی دارک ولا فی جوارک
فغدوت وصلیت الصبح مع رسول الله
صلی الله علیه وسلم واخبرته بما سمعت
من الجن فقال یا ابا دجانة ارفع عن القوم
فوالذی بعثنی بالحق انهم یجدون الم
العذاب الی یوم القیمة۔

کہا ابو دجانہ نے پس رکھا میں نے اوسکو اپنے سر کے نیچے اور سو گیا
میں پس نہ چونکا میں مگر ایک چلانے کی آواز سے جو کہہ رہا تھا کہ قسم
ہے لات وعزی کی ابو دجانہ جلادیا تو نے ہمکو پس قسم ہے اس
نامہ والے کے حق کی جبکہ اٹھالیگا تو ہم سے یہ کتاب تو پھر نہیں
لوٹینگے ہم تیرے گھر میں اور نہ تیرے پڑوس میں پس صبح
کی میں نے۔ اور صبح کی نماز رسول اللہ کے ساتھ پڑھی اور خبر
دی آپکو اوسکی جو سنا تھا میں نے جن سے پس فرمایا اے ابو دجانہ
اٹھالے اوس نامہ کو قوم سے پس قسم ہے اوس ذات کی جس نے
بھیجا مجھے حق کے ساتھ البتہ پاوینگے وہ تکلیف عذاب
کی قیامت تک۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی جیفر وعبد ابنی الجلندی ملکی عمان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے جیفر وعبد کو جو بیٹے ہیں جلندری کے اور بادشاہ ہیں عمان کے

ذکر فی المواهب ان النبی صلی الله علیه
وسلم کتب الی ملکی عمان وبعثه مع عمرو
ابن العاصی۔ قال الزرقانی ولفظه کما
رواه ابن سعد مع القصة کلها من
طریق عمرو بن شعیب عن مولی
لعمرو بن العاصی عنه۔
بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد بن
عبد الله ورسوله الی جیفر وعبد ابنا
الجلندی۔ سلام علی من اتبع الهدی
اما بعد فانی ادعوکما بدعایة الاسلام
اسلما تسلما۔ فانی رسول الله الی الناس
کافة۔ لانذر من کان حیا ویحق القول
علی الکافرین وانکما ان اقررتما بالاسلام
ولیتکما وان ابیتما ان تقرا بالاسلام فان

ذکر کیا مواہب میں کہ لکھا رسول اللہ نے عمان کے
دونو بادشاہوں (مراد دونو بھائی ہیں) کے نام اور بھیجا اوسکو
عمرو بن العاصی کے ہمراہ۔ کہا زرقانی نے اور لفظ اوسکے
اسطرح ہیں جیسکہ روایت کیا اوسکو ابن سعد نے مع پورے
قصہ کے عمرو بن شعیب کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عمرو بن العاصی کے ایک آزاد شدہ غلام سے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد کی جانب سے جو
اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں جیفر اور عبد کیطرف جو
بیٹے ہیں جلندری کے۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے
ہدایت کی بعد اسکے (معلوم ہو کہ) میں بلاتا ہوں تم دونو کو دعوت
اسلام کیطرف۔ اسلام لے آؤ سلامت رہوگے پس تحقیق میں
اللہ کا رسول ہوں تمام مخلوق کی جانب۔ تاکہ ڈراؤں اوس شخص کو
جو زندہ ہو اور ثابت ہو جائے قول (یعنی حجت) کافروں پر اور
اگر تم دونو نے اسلام کا اقرار کر لیا تو میں بدستور تمکو والی رکھونگا

ملککما زائل عنکما وخیلی تحل بساحتکما
وتظہر نبوتی علی ملککما وکتب ابی بن کعب
فذکر قصۃ مکالمۃ العبد لعمرو بن العاص
وملاقاتہ باخیہ جیفر واسلامہما مفصلا
اقول وکذا ذکرہ صاحب مصباح المضئ
بحوالۃ صاحب ھدی المحمدی وقال فیہ
کان بعث عمرو بن العاص فی ذی القعدۃ
سنۃ ثمان من الھجرۃ وذکر بعدہ کتابا
اخر الی ملوک عمان لم اجدہ فیہ اسماء لم
یسم فیہ احد بل قال روی ابو عبید
فی کتاب الاموال ۔ قال وکتب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان ۔
فالتوفیق ان الکتاب الذی اوردناہ
کان خاصۃ بہما وفی ھذا اشرک غیرھما
معھما من ملوک عمان ونسختہ ھکذا ۔

اور اگر تمنے اسلام لانیسے انکار کیا تو تمہارا ملک تمسے جاتا رہیگا
اور میرا لشکر تمہارے میدانوں میں جا دیگا اور میری نبوت تمہاری
سلطنتوں میں ظاہر ہوگی ۔ اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے پھر ذکر کیا
قصہ عمرو بن العاصی اور عبد کی گفتگو کا اور اونکی ملاقات اوس
کے بہائی جیفر سے اور اونکا اسلام لانا خوب تفصیل سے کہتا
ہوں میں کہ اسیطرح ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے صاحب
ہدی المحمدی کے حوالہ سے اور کہا اوسمیں کہ بہیجا تھا رسول اللہ نے
عمرو بن العاصی کو ذیقعدہ ۸ھ ہجری میں اور ذکر کیا اسکے
بعد ایک اور فرمان ملوک عمان کا جسکو میں نے سوا اوسکے اور کسی کتاب
میں نہیں پایا وہ فرمان کسی خاص نام سے نہیں ہے بلکہ کہا کہ روایت
کی ہے ابو عبید نے کتاب الاموال میں کہا کہ لکھا رسول اللہ نے ملوک
عمان کیطرف ایک فرمان پس تحقیق تطبیق و دفع تعارض کی یہ ہے کہ
وہ فرمان جسکا ہم ذکر کر چکے خاص تہا اون دونوں کے نام اور
اسمیں شریک کیے گئے ہیں اونکے ساتھ اور ملوک بھی
نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ملوک عمان (جیفر وعبید وغیرھما)

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ملوک عمان کی طرف (جیفر و عبید اور اون کے سوا)

من محمد رسول اللہ لعباد اللہ الاسبذیین
ملوک عمان واسد عمان من کان منھم
بالبحرین انھم ان آمنوا واقاموا الصلوۃ
واتوا الزکوۃ واطاعوا اللہ ورسولہ واعطوا
حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونسکوا
نسک المسلمین فانھم آمنون وان لھم
ما اسلموا علیہ غیر ان مال بیت النار
ثنیا للہ ولرسولہ وان عشور التمر صدقۃ
ونصف عشور الحب وان للمسلمین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اللہ کے
بندوں کی جانب جو اسبذیین ہیں بادشاہان عمان اور اسدان جو ہوں
اونمیں سے بحرین میں ۔ دیا یہ مضمون کہ اگر وہ ایمان لائیں اور نماز
پڑہیں ۔ اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں اللہ اور اُسکے رسول
کی اور حق رسول اللہ کا دیں اور عبادت کریں مسلمانوں کیسی تو وہ امن
میں ہیں اور اونکے لیے وہ سب کچھ ہے جسپر وہ اسلام لائے (یعنی وہ
چیزیں جو اوسوقت اونکے قبضہ میں تہیں جبکہ وہ اسلام لائے) سوائے
اسکے کہ آتشکدہ کا مال مستثنے کیا گیا اللہ اور اُسکے رسول کیلئے اور
عشور تمر کے صدقہ ہیں اور اسیطرح نصف عشور اناج سے اور

۳۳ کتاب الی جیفر و عبید و غیرہما من ملوک عمان

نصرهم ونصحهم وان لهم ما للمسلمين مثل ذلك وان لهم ارجاءهم يظعنون بها ما شاؤا

قوله ان مال بيت النار - افاد ان الاوقاف في غير ملة الاسلام اوقاف في الاسلام ايضاً اذا ظهروا عليهم فهو حق بيت المال ولذلك اظهر هذا الحكم وجعله مستثنى من سائر الاموال ولم يجعله ملكا لاحد من العباد۔

تحقیق مسلمانوں کے لیے ہے مدد اونکی اور خیرخواہی اونکی اور اونکے لیے وہ حقوق ہیں جو مسلمانوں کے لیے ہیں مثل اسکے اور واسطے اونکے چکیاں ہیں اونکی ان میں سے جسقدر چاہیں (یعنی کوئی محاصل خراج اسکا اون سے نہ لیا جاویگا) **قولہ ان مال بیت النار**۔ اس قول نے یہ فائدہ دیا کہ دوسرے مذہب والوں کے اوقاف ملت اسلام میں بھی بدستور اوقاف رہتے ہیں جبکہ مسلمان اونپر غالب آجائیں پھر وہ حق بیت المال کا ہوجاتا ہے اسی لیے اس حکم کو ظاہر کیا اور باقی مالوں سے اسکو مستثنےٰ کردیا اور اوسکو بندوں میں سے کسی کی ملک نہیں رکھا

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن ابي شمر الغساني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کے نام

وكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم الى حارث بن ابي شمر الغساني وكان اميراً بدمشق من جهة قيصر يعني غوطتها (غواطة اسم موضع متعلق بدمشق قاله الجوهري) نسخة الكتاب هكذا - بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى حارث بن ابي شمر سلام على من اتبع الهدى وآمن بالله وصدق فاني ادعوك الى ان تؤمن بالله وحده لا شريك له يبقى لك ملكك -

ذكره في المواهب مع القصة عن الواقدي وابن عائذ وله ذكر في مصباح المضي فقال قال ابن الجوزي روى الواقدي من اشياخه - فذكره مفصلاً -

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے حارث بن ابی شمر غسانی کو جو امیر تھا غوطۂ دمشق پر قیصر کی جانب سے (غوطہ ایک جگہ کا نام ہے جو متعلق ہے دمشق سے ایسا ہی بیان کیا ہے جوہری نے) نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - محمد رسول اللہ کی جانب سے حارث بن ابی شمر کی طرف - سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ پر اور تصدیق کرے - میں بلاتا ہوں تجھکو اِس بات کی طرف کہ ایمان لائے تو ایسے اللہ پر جس کا کوئی شریک نہیں ہے تو باقی رہیگا تیرے پاس تیرا ملک۔

ذکر کیا اس کو مواہب میں قصہ کے ساتھ واقدی اور ابن عائذ کے حوالہ سے - اور ذکر کیا اسکو مصباح المضی نے بھی پس کہا کہ کہا ابن جوزی نے کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنے اساتذہ سے - پس ذکر کیا اس فرمان کو۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لحارث بن كلال ومعافر وهمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن کلال اور معافر وہمدان (ہر دو نام قبیلہ) کے نام

قال الحافظ هو حارث بن كلال احد
قيال اليمن كتب اليه النبي صلى الله عليه
وسلم كتابا وذكره ابن الاثير وقال له ذكر
في حديث عمرو بن حزم روى الزهري
عن ابي بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن
ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم كتب للحارث وشرحبيل ونعيم
بنو عبد كلال - لكن لم يذكر الفظ الكتاب
فتفحصته في عدة كتب فلم اجد لكن
ذكره جدي في كتابه الذي الفه في السيرة
المسمى بالحلية ولم يذكر فيه التخريج
فلفظه فيه هكذا -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله الى الحارث بن عبد كلال والى النعمان
ومعافير وهمدان اما بعد فاني احمد اليكم
الله الذي لا اله الا هو اما بعد فانه وقع
بنا رسولكم مقفلنا من ارض الروم فلقينا
بالمدينة وبلغ ما ارسلتم به وخبر عما قبلكم
وانبأنا باسلامكم وقتلكم المشركين وان
الله قد هداكم بهداه وانكم قد اصلحتم
واطعتم الله ورسوله واقمتم الصلوة
واعطيتم الزكوة واعطيتم من الغنائم
خمس الله وسهم النبي وصفيه وما كتب
على المؤمنين من الصدقة - **اقول**
لم اظفر بلفظ الكتاب في طبقات ابن
سعد في ترجمة حارث ونعيم ابنا عبد
كلال فقال حدثنا محمد بن عمر قال حدثنا

کہا حافظ نے کہ وہ یعنی حارث بن کلال یمنی سرداروں میں سے
تھا فرمان لکھا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر
کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا کہ اوسکا ذکر ہے عمرو بن حزم کی
حدیث میں روایت کی ہے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو
بن حزم سے۔ ابی بکر روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے
دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا حارث اور نعیم اور
شرحبیل بنو عبد کلال کو فرمان لیکن حافظ اور ابن اثیر نے
فرمان کے لفظ نہیں ذکر کیے پس ڈھونڈا میں نے چند کتابوں
میں لیکن نہیں پایا اونکو لیکن ذکر کیا ہے اوسکو میرے دادا
نے جو اونہوں نے سیرت میں تصنیف کی ہے جسکا نام حلیہ ہے
اور نہیں ذکر کیا اوس میں تخریج فرمان کو۔ لفظ اوس فرمان
کے اوس میں اسطرح پر ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کا
حارث بن عبد کلال اور نعمان اور معافیر اور ہمدان کی طرف۔
بعد حمد و صلوۃ کے پس تعریف کرتا ہوں میں طرف تیرے اے
اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد اس کے
(معلوم ہو کہ) تمہارے قاصد ہمارے پاس آئے جبکہ لوٹے
تھے ہم ارض روم سے پس ملے ہم سے وہ مدینہ میں اور پہنچا گئے
وہ پیغام جن کے ساتھ تم نے اونکو بھیجا تھا اور خبر دی تمہارے
حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام اور مشرکین سے تمہارے
لڑنے کی تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی ہے اور تحقیق
تم صلاحیت پر آگئے اور اطاعت کی تم نے اللہ اور اوس رسول کی
اور قائم کی تم نے نماز اور دی تم نے زکوۃ اور دیا مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ کے اور حصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور پسند کردہ چیز
آپکی مال غنیمت میں سے اور وہ صدقے جو مقرر کیے ہیں اللہ نے مسلمانوں پر۔
کہتا ہوں میں پھر مجھے ملگئے اس فرمان کے لفظ طبقات ابن سعد
میں حارث و نعیم بن عبد کلال کے ترجمہ میں پس کہا کہ حدیث بیان کی

عمر بن محمد بن صهبان عن زائل بن عمرو
عن شهاب بن عبد الله الخولانی ان
الحارث ونعیما ابنی عبد کلال والنعمان قیل
ذی رعین ومعافر وهمدان اسلموا فدعا
رسول الله صلعم ابی بن کعب فقال
اکتب الیهم - اما بعد ذلکم الحدیث بلفظه
الا انه لم یذکر لفظ فلقینا - وقال ان اصلحتم
بدل قوله انکم اصلحتم -

قوله خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم

اعلم ان من لفظ صیغ الاداء والروایة
حدثنا - واخبرنا - وخبرنا وانبأنا - ونبأنا
فکل هذه الالفاظ مترادفة عند
المتقدمین من اهل الاصول وما
ورد فی هذا الکتاب من قوله خبر
عما قبلکم وانبأنا باسلامکم اصرح دلیل
لهم ویدل علیه ایضا قوله تعالی عز وجل
یومئذ تحدث اخبارها وقوله تعالی
ولا ینبئک مثل خبیر - ولکن المتأخرین
منهم فرقوا بین هذه الالفاظ فقالوا اذا
قال المحدث حدثنا یحمل علی السماع من
الشیخ واذا قال اخبرنا یحمل علی سماع
الشیخ واذا قال انبأنا یحمل علی الاجازة
وهذا باب واسع والاختلاف مبسوط فی
کتب الاصول -

ہم سے محمد بن عمر نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن
صہبان نے بروایت زائل بن عمرو وہ روایت کرتے ہیں شہاب
بن عبد اللہ خولانی سے کہ حارث ونعیم بن عبد کلال اور نعمان
سرداران ذی رعین اور معافر وہمدان اسلام لائے پس بلایا
رسول اللہ نے ابی بن کعب کو اور فرمایا کہ لکھ ان کی طرف
اما بعد ذلکم - الحدیث لفظ مثل اوسی فرمان کے مگر نہیں ہے
اسمیں لفظ فَلَقِینَا کا اور کہا ہے اِنْ اَصْلَحْتُمْ عوض میں اَنَّکُمْ
اَصْلَحْتُمْ کے

قولہ خبر عما قبلکم وانبأنا باسلامکم - جان تو کہ ادا اور روایت
الفاظ کے صیغوں میں سے لفظ حدثنا اور اخبرنا - اور خبرنا
اور انبأنا اور نبأنا ہیں پس یہ سب الفاظ ہم معنی ہیں متقدمین
اہل اصول کے نزدیک اور وہ جو اس فرمان میں ہے یعنی
قول رسول اللہ کا - خبر عما قبلکم - الخ -
یہ ان کی صریح دلیل ہے اور یہی دلالت کرتا ہے اسپر
قول اللہ عز وجل کا - یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا - اور قول
اللہ تعالی کا وَلَا یُنَبِّئُکَ مِثْلُ خَبِیْرٍ - لیکن متاخرین
اہل اصول نے اس میں فرق کیا ہے اور کہا ہے
کہ جب محدث حدثنا کہے تو محمول ہوگا اس بات پر کہ
اس نے یہ لفظ سنا ہے اپنے شیخ سے اور
جب اَخْبَرَنَا کہے تو محمول ہوگا شیخ کے سننے پر
(یعنی شیخ نے اسکی قرأۃ سنی ہے) اور جب کہے انبأنا
تو محمول ہوگا اجازت پر -
اور یہ باب وسیع ہے اور لکھا ہے اسکا اختلاف مفصل
کتب اصول میں -

هذا ایضا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی الحارث ومسرح ونعیم بنی عبد کلال

یہ بھی فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث اور مسرح اور نعیم بنو عبد کلال کو

هذا ایضا ما کتبه صلعم الی الحارث ونعیم ومسرح بنو عبد کلال

ذکر صاحب مصباح المضیٔ فقال قال
محمد بن سعد فی الطبقات عن الزهری
قال کتب رسول الله صلے الله علیه وسلم
الی الحارث ومسروح ونعیم بنو عبد کلال
نسخة الکتاب هکذا۔

الی الحارث ومسروح ونعیم بن عبد
کلال من حمیر تسلموا انتم ما امنتم بالله و
رسوله وان الله واحد لا شریك له بعث
موسی بآیاته وخلق عیسے بکلماته قالت
الیهود عزیر بن الله وقالت النصاری الله
ثالث ثلثة وعیسے ابن الله۔

قال وبعث بهذا الکتاب عباس بن ابی
ربیعة المخزومی۔

ذکر کیا صاحب مصباح المضی نے پس کہا کہ کہا محمد بن سعد
نے طبقات میں زہری سے روایت کرکے کہا کہ لکھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث اور اوس
کے بھائیوں بنو عبد کلال کی جانب (فرمان) نسخہ فرمان
کا یہ ہے کہ

یہ خط ہے حارث اور مسروح اور نعیم بن عبد کلال کی
جانب جو قبیلہ حمیر سے ہیں۔ سلامت رہوگے تم جب تک
کہ تم ایمان رکھوگے اللہ اور اوس کے رسول اور اس
بات پر کہ اللہ ایک ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا بھیجا اوسنے
موسیٰ کو اپنے معجزات دیکر اور پیدا کیا عیسیٰ کو اپنے کلمات سے۔ کہا یہود
نے کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور کہا نصاریٰ نے کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا
اور عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں (مقصود رسول اللہ کا یہ ہے کہ تم اس سے بچو اور ایسا نہ کہو)
کہا راوی نے کہ بھیجا یہ فرمان دیکر عباس بن ابی ربیعہ مخزومی کو۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم للحارث بن زهیر بن اقیش العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارث بن زہیر بن اقیش عکلی کے نام

نقل کتاب بطرف حارث بن زہیر

ذکره الحافظ وابن الاثیر فقالا روی ابن
شاهین من طریق الحارث بن یزید العکلی
عن مشیخة من الحی عن الحارث بن زهیر بن
اقیش العکلی ان النبی صلے الله علیه وسلم
کتب له ولقومه کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد النبی
لبنی قیس بن اقیش اما بعد فانکم ان
اقمتم الصلوة واتیتم الزکوة واعطیتم
سهم الله عز وجل والصفی فانتم امنون
بامان الله عز وجل۔

اختلف فی تعینه فقال ابن شاهین

ذکر کیا اس کو حافظ اور ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کی
ابن شاہین نے حارث بن یزید عکلی کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں ایک شیخ قبیلے کے وہ حارث بن زہیر بن اقیش عکلی
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اونکی اور اونکی
قوم کے لیئے ایک فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے بنی قیس بن اقیش کے نام۔ بعد حمد وصلوۃ
کے (معلوم ہو کہ) اگر تم نے نماز پڑھی اور زکوۃ دی اور
دیا حصہ اللہ عز وجل کا (یعنی خمس مال غنیمت کا) اور پسند کردہ
شے رسول اللہ کی مال غنیمت سے تو تم اللہ عز وجل کی امن میں ہو
مکتوب الیہ کے تعین میں اختلاف کیا گیا ہے پس کہا ابن شاہین

روادری هو حارث بن اقیش ام حارث ابن زهیر ذکرہ ابن الاثیر وقال اما انا فلا اشك انهما واحد ولعل اشتبه علی ابن شاهین حیث رأی لاحدهما حدیث کتاب النبی صلی الله علیه وسلم (ای لابن زهیر) وللاخر حدیث من مات له اربع من ولد (ای لابن اقیش) فظنهما اثنین وانما الحدیثان لواحد وهو الحارث بن اقیش العکلی وهو ابن زهیر بن اقیش نسب مرة الی ابیه ومرة الی جده لکن قال الحافظ فی ترجمة ابن زهیر۔ وزعم ابن الاثیر انهما ای هذا والحارث بن اقیش واحد ولیس کما زعم۔

نے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ حارث بن اقیش ہیں یا حارث بن زہیر۔ ذکر کیا اس کو ابن اثیر نے اور کہا مجھے تو اس بات میں کچھ شک نہیں ہے کہ یہ دونو ایک ہیں شاید ابن شاہین کو اس وجہ سے شبہ پڑا کہ اوس نے دیکھا ایک کے نام رسول اللہ کی فرمان والی حدیث کو (یعنی واسطے ابن زہیر کے) اور دوسرے کے لیے من مات له اربعٌ من الولد کی حدیث کو (یعنی واسطے ابن اقیش کے) بس گمان کیا اوس نے اس سے اونکو دو حالانکہ دونو حدیثیں ایک ہی شخص کی ہیں۔ اور وہ حارث بن اقیش عکلی ہیں اور وہ ابن زہیر بن اقیش ہیں کبھی نسبت کیے گئے اپنے باپ کی طرف اور کبھی دادا کی طرف۔ لیکن کہا حافظ نے ابن زہیر کے ترجمہ میں کہ گمان کیا ابن اثیر نے کہ وہ دونو ابن زہیر اور حارث بن اقیش ایک ہی ہیں اور جیسا اوس نے گمان کیا ایسا نہیں ہے (بلکہ وہ دونو علیحدہ علیحدہ ہیں)۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے حارثہ اور حصن کے لیے جو بیٹے ہیں قطن کے

ذکر ابن الاثیر الحارثة والحصن ابنا قطن وفدا علی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب بهما کتابا نسخته۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم لحارثة وحصن ابنی قطن۔ لاهل المواة من بنی خباب من الماء الجاری العشر ومن العشری نصف العشر فی عمائر کلب۔

قال واخرجه ابو عمرو وابو موسی۔

ذکر کیا ابن اثیر نے کہ حارثہ اور حصن بن قطن رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے اون دونو کو فرمان لکھدیا نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے حارثہ و حصن ابن قطن کے نام بنی خباب میں پڑت زمین والوں پر اگر اونھوں نے آباد کیا ہے اوسکو پانی جاری سے تو عشر ہے اور جس سے پلائی ہوئی زمین پر نصف عشر ہے ایک سال میں۔ یہ حکم قبائل کلب کے لیے ہے۔

کہا اور تخریج کی ہے اسکی ابو عمرو اور ابو موسی نے۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحبیب بن عمرو الطائی ثم الاجائی

بیہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے حبیب بن عمرو طائی کو لکھا

قال الحافظ ذکر الرشاطی عن علی بن حرب
العراقی فی التیجان عن ابی المنذر وهو هشام
ابن الکلبی عن جمیل بن مرثد قال وفد رجل
من الاجائیین یقال له حبیب بن عمرو علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم فکتب علیه
الصلوة والسلام له کتابا۔ من محمد
رسول الله لحبیب بن عمرو واحد بنی اجاء
ولمن اسلم من قومه واقام الصلوة واتی
الزکوة ان له ماله وماءه۔

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا رشاطی نے علی بن حرب سے روایت
کرکے کتاب التیجان میں وہ روایت کرتے ہیں ابو منذر سے جو
ہشام بن کلبی ہیں وہ روایت کرتے ہیں جمیل بن مرثد سے کہا قبیلۂ اجائین
میں سے ایک شخص جسکا نام حبیب بن عمرو طائی تہا رسول اللہ کے نزدیک حاضر
ہوا پس لکہا آپنے اوسکے لیے ایک فرمان۔ (یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کی جانب سے حبیب بن عمرو کے لیے جو بنی اجا میں سے ہے اور اوس
شخص کے لیے جو اوسکی قوم میں سے اسلام لایا اور نماز پڑہی اور زکوۃ
دی) یا اس مضمون کہ اوسی کیواسطے ہے مال اوسکا اور پانی اوسکا
(مراد پانی سے کنواں یا نہر جو ذریعہ آمدنی ہو مطلب یہ کہ ان چیزوں پر قبضہ نہیں کیا جائےگا)

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لحصین بن نضلة الاسدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے حصین بن نضلہ اسدی کے لیے

کتاب لحصین بن نضلة

ذکر الحافظ وابن الاثیر قالا رواه ابن منده
من طریق عتیق بن عبد الرحمن عن عبد
الملك بن ابی بکر بن حزم عن ابیه عن
جده عمرو بن حزم ان النبی صلی الله
علیه وسلم کتب لحصین بن نضلة الاسدی
ان له مریدا وکثیفا لا یحاقه فیها احد
کتبه المغیرة۔
هذا لفظ الحافظ وعند ابن الاثیر ثریا
بالمثلثة وکثیفا۔ وفی زاد المعاد ثرمدا
بالمثلثة والمیم وکثیفة۔ بالتاء الفوقانیة
والفاء۔ وایما کان فهما اسم موضعین
اقطعهما له۔

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہا کہ روایت کی ہے ابن مندہ
نے عتیق بن عبد الرحمن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں عبد الملک بن ابی بکر بن حزم سے عبد الملک روایت
کرتے ہیں اپنے باپ سے اون کے باپ روایت کرتے ہیں اپنے
دادا عمرو بن حزم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان لکہا حصین بن نضلہ اسدی کے لیے کہ واسطے اوسکے
(معافی میں) ہے مرید اور کثیف نہ جہگڑا کرے وہاں کوئی اور لکہا اسکو مغیرہ نے
یہ لفظ حافظ کی روایت کے ہیں اور ابن اثیر کے نزدیک ثریا
ثا مثلثہ وکثیفا ہے اور زاد المعاد میں ہے ثرمدا۔ ثا مثلثہ اور
میم کثیفۃ۔ تا فوقانیہ۔ اور فا۔ اور جو کچھ بہی ہو وہ نام
ہے دو جگہ کا جن کو اون کی جاگیر میں دیا
تہا۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لخالد بن الولید فی جواب کتابه رضی الله عنه حین بعثه الی نجران

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے خالد بن ولید کو اوسکے خط کے جواب میں لکہا جبکہ اونکو نجران کو بہیجا تہا

کتاب الی خالد بن الولید

ذکر فی سیرة الشامیة قال قال ابن سعد
فی السرایا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم
بعث خالد بن الولید فی شہر ربیع الاول
او جمادی الاول من سنة عشر الی نجران
وامرہ ان یدعوھم الی الاسلام قبل ان
یقاتل ثلثة ایام وقال ان استجابوا
فاقبل منھم وان لم یفعلوا فقاتلھم
فخرج الیھم خالد حتی قدم علیھم فبعث
الرکبان یضربون فی کل وجہ ویدعون
الی الاسلام ویقولون ایھا الناس
اسلموا تسلموا فاسلموا ودخلوا فیما
دعوا الیہ فاقام فیھم خالد یعلمھم شرائع
الاسلام وکتاب اللہ وسنة نبیہ صلے
اللہ علیہ وسلم ثم کتب بذلک الی
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بسم اللہ الرحمن الرحیم لمحمد النبی من
خالد بن ولید السلام علیک یا رسول
اللہ ورحمة اللہ وبرکاتہ فانی احمد الیک اللہ
الذی لا الہ الا ھو اما بعد یا رسول اللہ
انک بعثتنی الی بنی الحارث بن کعب و
امرتنی اذا اتیتھم ان لا اقاتلھم ثلثة ایام
وان ادعوھم الی الاسلام فان اسلموا
قبلت منھم واعلمھم معالم الاسلام وکتاب
اللہ وسنة نبیہ وان لم یسلموا اقاتل
معھم وانی قدمت علیھم فدعوتھم الی
الاسلام ثلثة ایام کما امرتنی یا رسول
اللہ وبعثت فیھم رکبانا ینادون یا بنی

ذکر کیا ہے سیرة شامیہ میں کہا کہ کہا ابن سعد نے ذکر سرایا
میں کہ رسول اللہ نے بھیجا خالد بن ولید کو ماہ ربیع الاول
یا جمادی الاول سنہ ۱۰ھ میں نجران کی طرف اور اونکو حکم دیا
کہ لڑنے سے اول اونکو تین دن تک دعوت اسلام کریں
اور فرمایا اگر وہ مان لیں تو قبول کرو اونسے اسلام اور اگر
نہ مانیں تو لڑو۔ پس کوچ کیا حضرت خالد نے یہاں تک
کہ جب وہاں پہنچے تو بھیجے سوار جو ہر طرف پھرتے تھے۔
اور بلاتے تھے اسلام کی طرف اور کہتے تھے کہ
اے لوگو اسلام لے آؤ سلامت رہوگے۔ پس
اسلام لے آئے اور داخل ہوگئے اوس امر میں جسکی
طرف بلائے جاتے تھے۔ پس رہے وہاں خالد سکھاتے
تھے اونکو احکام اسلام اور قرآن اور طریقہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کا۔ پھر لکھا اس کی بابت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد رسول اللہ
کے لئے خالد بن ولید کی جانب سے۔ سلام ہو آپ پر
یا رسول اللہ اور رحمتیں اللہ کی اور برکتیں اوس کی پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف آپ کے ایسے اللہ کی کہ نہیں
ہے کوئی معبود مگر وہی۔ بعد حمد کے معلوم ہو کہ یا رسول اللہ
بھیجا تھا آپ نے مجھے بنی حارث بن کعب کی طرف اور حکم کیا
تھا مجھے کہ جب وہاں پہونچوں تو تین دن اوسنے نہ لڑوں
اور بلاؤں اونکو اسلام کیطرف پس اگر اسلام لے آئیں تو قبول
کروں اونسے اور سکھاؤں اونکو احکام اسلام اور کتاب اللہ
و سنت رسول اللہ صلعم کی اور اگر اسلام نہ لاویں تو لڑوں اونسے
پس میں یہاں آیا اور تین دن تک اونکو دعوت اسلام
کی جیسیکہ حکم دیا تھا آپ نے یا رسول اللہ۔ اور بھیجے
میں نے اونمیں سوار جو پکارتے تھے کہ اے بنی حارث اسلام

کتاب خالد الی رسول اللہ صلعم

الحارث اسلموا تسلموا فاسلموا ولم يقاتلوا وانی مقیم بین اظهرهم امرهم بما امرهم الله به وانهاهم عما نهاهم الله عنه فاعلمهم معالم الاسلام وسنة النبی صلے الله علیه وسلم حتی یکتب الی رسول الله صلے الله علیه وسلم والسلام علیك یا رسول الله فکتب رسول الله صلے الله علیه وسلم فی جوابه بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی خالد بن الولید سلام علیك فانی احمد الیك الله الذی لا اله الا هو اما بعد فان کتابك جاءنی مع رسولك تخبر ان بنی الحارث بن کعب قد اسلموا وشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله قبل ان تقاتلهم واجابوا الی ما دعوتهم الیه من الاسلام وان الله قد هداهم فبشرهم واقبل ولیقبل معك وفدهم والسلام علیك ورحمة الله وبرکاته ـ

اسلام لے آؤ سلامت رہو گے پس وہ اسلام لے آئے اور نہیں لڑے اور میں اون ہی میں ٹھہرا ہوا ہوں حکم کرتا ہوں اونکو اوس چیز کا جس کے لئے اللہ نے حکم دیا ہے اور منع کرتا ہوں اوس چیز سے جس سے اللہ نے منع کیا ہے اور سکھاتا ہوں اونکو احکام اسلام اور سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ فرمان لکھیں میری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والسلام علیک یا رسول اللہ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا جواب لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے خالد بن ولید کے نام بسلام پہونچے میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے. بعد حمد کے معلوم ہو کہ تمہارا خط تمہارے قاصد کے میرے پاس آیا خبر دی مجھکو کہ بنی حارث بن کعب اسلام لے آئے اور گواہی دی اونہوں نے کہ سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے بندہ اور اوسکے رسول ہیں لڑنے سے پہلے اور قبول کیا اونہوں نے دعوت اسلام کو تحقیق اللہ نے ہدایت دی پس خوشخبری دے ڈ نکو اور آدم در چاہیئے کہ آئیں تیرے ہمراہ اونکے ایلچی والسلام علیک ورحمۃ اللہ برکاتہ

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لخالد بن ضماد الازدی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے خالد بن ضماد ازدی کے نام

ذکر فی مصباح المضیء فقال قال ابن سعد فی الطبقات وکتب رسول الله صلے الله علیه وسلم الی خالد بن ضماد الازدی ان له ما اسلم من ارضه علے ان یؤمن بالله لا شریك له ویشهد ان محمدا عبده ورسوله وعلے ان یقیم الصلوة ویؤتی الزکوة ویصوم رمضان ویحج البیت

ذکر کیا مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن سعد نے طبقات میں کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ضماد ازدی کو فرمان بایں مضمون کہ واسطے اوسکے وہ زمین ہے جسپر وہ اسلام لایا ہے اِس شرط پر کہ ایمان رکھے اللہ پر اس بات کا کہ نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور گواہی دے کہ محمد اللہ کے بندے اور اوس کے رسول ہیں اور اس شرط پر کہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور کعبہ کا حج کرے

ولا یوری محدثا ولا یرتاب وعلےٰ ان ینصح لله ولرسوله وعلے ان یحب احباء الله ویبغض اعداء الله۔ وعلے محمد النبی صلے الله علیه وسلم ان یمنعه مما یمنع منه نفسه وماله واهله وان لخالد الازدی ذمة الله وذمة محمد النبی صلے الله علیه وسلم ان وفی وشهد ان الکتاب وکتبه ابی قوله لایووی محدثا۔ اعلم انه کان من اکبر الکبائر کما ورد فی حدیث الصحیح من حدیث علے رضی الله عنه لعن الله من اوی محدثا۔ ولهذا اعتنے به فی مبادی الاسلام قوله علے محمد النبی هذا وقوله ان لخالد الازدی ذمة الله کلاهما بالشرط۔ فی قوله ان وفی۔

اور نہ پناہ دے محدث کو اور نہ شک کرے اور اس شرط پر کہ خیر خواہی کرے اللہ اور اوس کے رسول کی اور دوست رکھے اللہ کے دوستوں کو اور دشمنی رکھے اللہ کے دشمنوں سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر واجب ہے کہ روکیں گے اوس سے وہ امور جو اپنے مال اور نفس و اہل سے روکیں اور تحقیق خالد ازدی کے لیے ذمہ اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اگر پورا کرے وہ ان امور کو جو اس فرمان میں ہیں اور لکھا اسکو ابی بن کعب نے قولہ لایووی محدثا۔ جان تو کہ محدث کو پناہ دینا اکبر کبائر سے ہے جیسکہ وارد ہوا ہے حدیث صحیح میں جو روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ لعنت کی اللہ نے اوس شخص پر جو پناہ دے بدعتی کو۔ اور اسی وجہ سے مہتم بالشان کرکے ذکر کیا اسکو مبادی اسلام میں قولہ علی محمد النبی۔ یہ قول اور قولہ ان لخالد الازدی ذمة الله۔ دونو متعلق ہیں اوس شرط کے ساتھ جو رسول اللہ کے قول ان وفی میں ہے۔

هذا ما کتبه صلے الله علیه وسلم لخزیمة بن عاصم بن قطن العکلی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ بن عاصم بن قطن عکلی کے نام

ذکره ابن الاثیر وقال الحافظ اخرجه ابن شاهین من طریق سیف بن عمر عن البحتری بن حکیم العکلی قاضی سجستان عن ابیه عن خزیمة بن عاصم العکلی وروی ابن قانع من طریق سیف بن عمر ایضا عن المنیر بن عبد الله بن عدس ان عدسا وخزیمة وفدا علے النبی صلے الله علیه وسلم فکتب صلے الله علیه وسلم لخزیمة کتابا نسخته۔

ذکر کیا اسکو ابن اثیر نے اور کہا حافظ نے کہ تخریج کی اسکی ابن شاہین نے سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بحتری بن حکیم عکلی سے جو قاضی تھے سجستان کے۔ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خزیمہ بن عاصم عکلی سے اور روایت کی ابن قانع نے بھی سیف بن عمر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں منیر بن عبد اللہ بن عدس سے کہ عدس اور خزیمہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کے لیے فرمان۔ نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ لخزیمۃ بن عاصم انی بعثتک ساعیا علی قومک فلا یضاقوا ولا یظلموا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ کی جانب سے فرمان ہے اخزیمہ بن عاصم کے لیے۔ تحقیق بھیجا میں نے تجھکو تیری قوم پر عامل زکوۃ بنا کر پس چاہیے کہ نہ تنگ کیے اور نہ ظلم کیے جاویں

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لذرعۃ بن سیف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذرعہ بن سیف کے لئے

اعلم ان فی ھذا الکتاب اختلاف الروایات فالذی رواہ ابن الاثیر بروایتہ ابی جعفر عبید ابی اسحٰق فھو باسم ذرعۃ ھذا وحارث واخواتہ بنی عبد کلال جمیعا والذی اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم فھو باسم ذرعۃ وحدہ کما سنبین وھذا الکتاب علیحدۃ مستقلۃ لا جزء کتابہ الذی فیہ الحارث کما شبہ علی البعض لما فیہ من التشابہ بہ فجعل ھذا الکتاب جزءۃ ولیس کذلک فروی ابن مندۃ من طریق محمد بن عبد العزیز بن عفیر قال سمعت ابی یحدثان عن ابیھما عن جدھما عفیر عن ابیہ ذرعۃ بن سیف قال کتب الی رسول اللہ صلعم۔ الحدیث بطولہ و روی ایضا من طریق ابی عبید بن سلام (ثم) من طریق ابن لھیعۃ عن ابی الاسود عن عروۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی ذرعۃ اذا اتاک رسلی الحدیث۔ فنقلتہ من ھذہ الاسانید من الاصابۃ واسد الغابۃ

جان تو کہ اس فرمان میں اختلاف روایات ہے پس وہ جسکو روایت کیا ہے ابن اثیر ابو جعفر عبید ابو اسحٰق کی روایت سے وہ تو اس ذرعہ اور حارث اور اوس کے بھائی بنو عبد کلال وغیرہ کے نام مشترک ہے۔ اور جس کی تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے وہ اکیلے ذرعہ کے نام کا ہے۔ جیسکہ ہم ابھی بیان کرینگے۔ اور یہ فرمان خود علیحدہ اور مستقل فرمان ہے نہ جزء ہے اوس فرمان کا جس میں حارث وغیرہ بھی شریک ہیں جیسکہ بعض کو شبہ ہوا ہے بوجہ مشابہت مضمون کے پس کر دیا اوس نے اس فرمان کو جزء اوسکا اور واقع میں ایسا نہیں ہے پس روایت کی ابن مندہ نے محمد بن عبد العزیز بن عفیر کے طریقہ سے کہا سنا میں نے اپنے والدین سے جو حدیث بیان کرتے تھے اپنے والدین سے اور وہ اپنے دادا عفیر سے عفیر اپنے باپ ذرعہ بن سیف سے کہا کہ فرمان لکھا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الی آخرہ اور ابن مندہ نے بھی ابی عبید بن سلام اور ابن لہیعہ کے طریقوں سے روایت کی ہے وہ روایت کرتے ہیں ابو اسود سے اور وہ عروہ سے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ذرعہ کیطرف کہ اِذَا اَتَاکَ رُسُلِی الحدیث نقل کیں ہیں میں نے یہ سندیں اصابہ اور اسد الغابہ سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے زاد المعاد میں۔ اور اس کا پورا نسخہ سیرۃ محمدیہ

ما کتب الی ذرعۃ بن سیف

وكذا ذكره في زاد المعاد۔ وتمام نسخته
في سيرة المحمدية هكذا۔
ان اذا اتاكم رسلي فاوصيكم به خيرا
معاذ بن جبل وعبد الله بن زيد و
مالك بن عبادة وعقبة بن نمر ومالك
بن مرارة واصحابهم وان اجمعوا ما
عندكم من الجزية من مخالفيكم وابلغوها
رسلي وان اميرهم معاذ بن جبل فلا
ينقلبن الا راضيا اما بعد فان محمدا يشهد
ان لا اله الا الله وانه عبده ورسوله
وان مالك بن كعب بن مرارة قد حدثني
انك قد اسلمت من اول حمير وقتلت
المشركين فابشر بخير وامرك بحمير
خيرا ولا تخونوا ولا تخاذلوا فان
رسول الله هو مولى غنيكم وفقيركم
وان الصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكى على فقراء
المسلمين وابن سبيل وان مالكا قد
بلغ الخبر وحفظ الغيب وامركم به خيرا
واخرجه محمد بن سعد في الطبقات في
ترجمة ذرعة قال اخبرنا محمد بن عمر
قال حدثنا عمر بن محمد بن صهبان
عن زائل بن عمرو عن شهاب بن عبد الله
الخولاني ان ذرعة ذا يزن اسلم فكتب
اليه رسول الله صلعم۔ فاخرج طرفا من
هذا الكتاب من قوله اما بعد الى قوله
فابشر بخير وزاد بعده واتل خيرا۔ واشار

میں اِس طرح ہے کہ تحقیق جب پہونچیں تمہارے پاس
میرے قاصد تو وصیت کرتا ہوں میں تم کو اون کے ساتھہ
بھلائی کرنے کی اور معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن زید اور مالک
بن عبادہ اور عقبہ بن نمر اور مالک بن مرارہ اور اون کے ساتھ
والے ہیں اور وصیت کرتا ہوں میں اِس بات کی کہ جو کچھہ تم
اپنے مخالفین سے جزیہ جمع کر وہ دیدو میرے قاصدوں کو
اور تحقیق امیر اون سب کے معاذ بن جبل ہیں پس نہ لوٹیں وہ مگر راضی
اور خوش۔ بعد اس کے (معلوم ہو کہ) محمدؐ گواہی دیتے ہیں اِس
بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور وہ اللہ کے بندہ اور
اوس کے رسول ہیں اور تحقیق مالک بن کعب بن مرارہ نے
خبر دی مجھکو کہ حمیر میں سب سے اول تو اسلام لایا اور قتل کیا تو نے
مشرکین کو پس خوشخبری حاصل کر تو بھلائی کی اور حکم کرتا ہوں میں
تجھکو حمیر کے ساتھہ بھلائی کرنیکا اور اِس بات کا کہ مت خیانت
کرو اور مت گمراہ ہو تحقیق رسول اللہ آقا ہیں تمہارے غنی اور فقیر
کے اور تحقیق صدقہ نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آپ کے
اہل بیت کو جز این نیست کہ وہ زکوۃ ہے خرچ کرتے ہیں آپ
اوسکو فقرا مومنین اور مسافروں پر اور تحقیق مالک نے پہونچادی
خبر اور یاد رکھا پیغام کو اور حکم کرتا ہوں میں تم کو اوس کے ساتھ
بھلائی کرنیکا اور تخریج کی ہے اس کی محمد ابن سعد نے طبقات
میں ذرعہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے عمر بن محمد بن صہبان نے جو روایت زائل بن عمرو
وہ روایت کرتے ہیں شہاب بن عبد اللہ خولانی سے کہ ذرعہ
ذی یزن اسلام لایا پس لکھا اوس کی طرف رسول اللہ صلعم نے
فرمان پس تخریج کی اِس میں سے ایک ٹکڑے کی۔ قولہ اما بعد
سے قولہ فابشر بخیر تک اور زائد کیا ہے اس کے بعد
واتل خیرًا اور اشارہ کیا ہے اسی فرمان کی طرف مالک بن
مرارہ اور مالک بن عبادہ اور عقبہ بن نمر کے ترجمہ میں جو قاصد

ايضا في ترجمة مالك بن مرارة ومالك
ابن عبادة وعقبة بن نمر الى هذا وكانوا
رسله صلعم اليه - وقال في ترجمة عقبة
وكتب رسول الله الى زرعة ذي يزن يوصيه
بهم ويأمرهم ان يجمعوا الصدقة فيدفعوها
الى رسله -

قوله ان الصدقة لا تحل لمحمد - روى البخاري ومسلم في
حديث ابي هريرة انا لا ناكل الصدقة
وفي رواية لمسلم - انا لا تحل لنا الصدقة
واختلف فيه انه ما المراد بانا اي لنا
فقال الشافعي رحمه الله وجماعة
من العلماء هم بنو هاشم وبنو
مطلب واستدلوا بما رواه البخاري
انما بنو المطلب وبنو هاشم شيء واحد
وقال ابو حنيفة رحمه الله ومالك
رحمه الله هم بنو هاشم فقط ويدل
عليه ما رواه مسلم واصحاب السنن
من حديث عبد المطلب بن ربيعة
ان هذه الصدقات انما هي اوساخ
الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد
والمراد بالآل هنا هم بنو هاشم
وعن احمد في بني المطلب روايتان -

تھے رسول اللہ صلعم کے زرعہ کی طرف - اور کہا بیچ عقبہ
کے ترجمہ میں اور فرمان لکھا رسول اللہ نے زرعہ ذی یزن
کی طرف وصیت کرتے تھے آپ اون کی بابتہ اور حکم کرتے
تھے اون کو کہ جمع کریں صدقہ پس دیدیں آپ کے
قاصدوں کو -

قولہ ان الصدقۃ لا تحل لمحمد - روایت کی ہے بخاری ومسلم نے
ابی ہریرہ کی حدیث میں کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ - اور مسلم
کی روایت کے لفظ ہیں کہ ہمکو نہیں حلال ہے صدقہ - اور
اختلاف ہے اس امر میں کہ ہم سے مراد کون ہے پس کہا
امام شافعی اور ایک جماعت علماء نے کہ اوس سے مراد بنو ہاشم
اور بنو مطلب ہیں اور استدلال کیا ہے اونہوں نے
اوس حدیث سے جس کو روایت کیا ہے بخاری نے
کہ بنو مطلب اور بنو ہاشم ایک ہی چیز ہیں اور کہا امام ابو حنیفہ
اور امام مالک نے کہ مراد ہم سے فقط بنو ہاشم ہیں اور وہ
حدیث دلالت کرتی ہے اسپر جس کو روایت کیا ہے
مسلم اور اصحاب سنن نے عبد المطلب بن ربیعہ سے
کہ یہ صدقہ جزیں نیست کہ میل ہے لوگوں کا اور وہ
نہیں حلال ہے محمد کو اور نہ آل محمد کو اور مراد آل سے
اس جگہ بنو ہاشم ہیں - اور امام احمد سے بنو مطلب کی بابتہ
دو روایتیں ہیں -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لربيعة بن ذي مرحب الحضرمي

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو لکھا

قال ابن سعد وكتب رسول الله لربيعة ابن ذي مرحب الحضرمي - ونسخته هكذا ذكره في مصباح المضي - أن لهم أموالهم ونخلهم ورقيقهم وآبارهم وشجرهم ومياههم وسواقيهم ونبتهم وشراجهم بحضرموت وكل مال لآل ذي مرحب وان كل رهن بارضهم يحسب ثمره وسدره وقضبه عن رهنه الذي هو فيه - وان كل ما كان في ثمارهم من خير فانه لا يسأله احد عنه وان الله ورسوله براء منه وان نصر آل ذي مرحب على جماعة المسلمين وان ارضهم بريئة من الجور وان اموالهم وانفسهم وزافر حائط الملك الذي كان يسيل الى آل قيس وان الله ورسوله جار على ذلك وكتب معوية ابن ابي سفيان

کہا ابن سعد نے اور نامہ لکھا رسول اللہ نے ربیعہ بن ذی مرحب حضرمی کو اور نسخہ اوسکا اسطرح پر ہے۔ ذکر کیا ہے اسکو مصباح المضی نے۔ تحقیق معاف ہیں اون کے مال اور درختہا ئے خرما اور اون کے غلام اور اون کے کنویں اور اون کے پیڑ اور اون کی نہریں اور اونکا مال تجارت اور اونکا گھانس اور کنکریلی زمین سے نالے جو حضر موت میں ہیں۔ اور معاف ہے ہر وہ مال جو آل ذی مرحب کا ہے۔ اور اون کے شہر میں جو باغ وغیرہ مرہون ہو اوس کے پھل اور لکڑی اور پیداوار زر رہن میں مجرا کی جاویگی اور اون کے پھلوں میں جو بہتری ہو تو نہ سوال کریگا اوس کی بابت کوئی اوس سے اور تحقیق اللہ اور اوس کا رسول بری ہیں اوس سے اور تحقیق آل ذی مرحب کی مدد واجب ہے جماعت مسلمین پر اور اون کی زمین بری ہے ظلم سے اور حکومت اون کے مالوں اور جانوں کی اور اونکے باغات کی آبپاشی کی رجوع کی جاوے آل قیس کی طرف۔ اور اللہ اور اوس کے رسول نے بحال کیا اسکو اور لکھا اسکو معویہ جذامی نے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله سواق - ان كان من سوقة فهي الرعية وان كان من سويقة فهي التجارة - قوله شراج - جمع شرجة هو مسيل الماء من الحرة الى السهل

قولہ سواق۔ اگر یہ مشتق ہو سوقہ سے تو اس کے معنی رعیت کے ہیں اور اگر مشتق ہو سویقہ سے تو اس کے معنی تجارت کے ہیں۔ قولہ شراج جمع ہے شرجۃ کی شرجہ کے معنی ہیں زمین جس کا پانی نشیب میں بہے۔

قوله سدار - هو شجر النبق وهو
نوعان عبری لاشوك له الا مالا يضر
وضال له شوك ونبقه صغار -

المسئلة فی قوله ان كل رهن بارضهم - مفاده ان المرتهن ليس
له ان ينتفع بما يحصل من منافع المرهون
وقد اختلف فيه العلماء فقال الشافعی
وابوحنيفة ومالك وجمهور العلماء لا
ينتفع المرتهن من الرهن بشئ وان
انتفع فعليه الضمان وقال احمد واسحق
والليث والحسن وغيرهم انه يجوز
للمرتهن الانتفاع بالرهن اذا قام
بما يحتاج اليه ولو لم ياذن المالك و
قال بعض الفقهاء من الحنفية وغيرهم
انه يجوز ذلك باذن المالك مطلقا

قولہ سدر بیری کا پیڑ اور اوس کی دو قسمیں ہیں ایک کو عبری کہتے
ہیں وہ تو وہ ہے جن میں سے ایسے کانٹے ہوتے ہیں جن
سے ضرر نہو- اور دوسرے کو ضال کہتے ہیں جس میں کانٹے
ہوتے ہیں اور اوس کے بیر چھوٹے ہوتے ہیں **مسئلہ ہے**
قول رسول اللہ ان کل رہن بارضہم ہین- فائدہ اس قول
کا یہ ہے کہ رہن لینے والے کو تئیں مرہونہ سے نفع لینا جائز
نہیں ہے اختلاف کیا ہے اسمیں علما نے پس امام شافعی
اور ابوحنیفہ اور امام مالک اور جمہور علما کا مذہب یہ ہے کہ
رہن لینے والا شئے مرہونہ سے کسی قسم کا نفع نہ لے اور اگر
نفع لیگا تو اوسپر تاوان ہے- اور کہا امام احمد اور اسحق
اور لیث اور حسن وغیرہ نے کہ جائز ہے رہن لینے والے
کو شئے مرہونہ سے نفع حاصل کرنا جبکہ وہ مصارف مرہون
کے اپنے ذمہ لیلے اگرچہ اجازت نہ دے مالک یعنی رہن
رکھنے والا اور کہا بعض فقہاء حنفیہ وغیرہ نے کہ انتفاع جائز
ہے بالکل ہر طرح مالک کی اجازت سے -

هذا ما كتبه صلی الله عليه وسلم لربيع بن معوية ومطرف بن عبد الله وانس بن المنتفق فی وفد بنی عقیل

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے ربیع بن معویہ اور مطرف بن عبد اللہ اور انس بن منتفق کو لکھا جو ایلچی تھے بنی عقیل کے

۲۹ کتاب لربیع بن معویۃ

قال الحافظ ذكر ابن سعد قال حدثنا
هشام بن محمد بن سائب يعنی الكلبی
قال حدثنا رجل من بنی عقیل قال
وقد مطرف بن عبد الله بن اعلم بن عمرو
بن عقیل وانس بن المنتفق بن عامر بن
عقیل فبايعوه واسلموا وبايعوه على من
وراءهم من قومهم واعطاهم العقیق و
هی ارض فی بلادهم فيها عيون ونخل
فكتب صلى الله عليه وسلم بذلك لهم كتابا

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابن سعد نے پس کہا کہ حدیث بیان کی
ہم سے ہشام بن محمد بن سائب یعنے کلبی نے کہا حدیث
بیان کی ہم سے بنی عقیل میں سے ایک شخص نے کہا کہ ایلچی
بنکر آئے مطرف بن عبد اللہ بن اعلم بن عمرو بن عقیل اور
انس بن منتفق بن عامر بن عقیل پس بیعت کی اونہوں نے اور
اسلام لائے اور بیعت کی اپنی باقی قوم والوں کی طرف سے
اور دی اون کو رسول اللہ نے عقیق اور وہ ایک زمین تھی
اونکے شہر میں جس میں نہریں اور کھجوروں کے درخت تھے
پس لکھی آپ نے اس کی بابتہ اون کے لیے ایک تحریر اسند

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ ھذا ما اعطے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ربیعًا و مطرفًا و انسًا اعطاھم النبی صلے اللہ علیہ وسلم العقیق ما اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ وسمعوا و اطاعوا و لم نعطھم حقا لمسلم قال وکان الکتاب فی ید مطرف ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس چیز کی کہ دی آپ نے ربیع اور مطرف اور انس کو۔ دی آپ نے اونکو ارض عقیق جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور حکم مانیں اور اطاعت کریں اور نہیں دیا ہم نے اون کو حق کسی مسلمان کا۔ کہا حافظ نے کہ تہا وہ فرمان مطرف کے قبضہ میں۔

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس سلمی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رزین بن انس سلمی کو

قال ابن الاثیر حدثنا ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ الفقیہ باسنادہ الی ابی یعلے احمد بن علے قال حدثنا ابو وائل خالد بن محمد البصری قال اخبرنا فھد بن عوف بمنزل بنی عامر قال اخبرنا بابل بن مطرف بن رزین بن انس السلمی قال حدثنی ابی عن جدی رزین بن انس قال لما اظھر اللہ عز وجل الاسلام کان لنا بئر فخفنا ان یغلبنا علیھا من حولنا فاتیت و النبی صلعم فکتب لی بذلک کتابًا بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اما بعد فان لھم بئرھم ان کان صادقا ولھم دارھم ان کان صادقا ۔

قال الحافظ اخرجہ ابن السکن والطبرانی ایضًا بھذا الطریق وکذا ذکرہ ابن عبد البر وقال فھد بن عوف کذاب فلاس وقد تکلم فیہ ابوزرعۃ وغیرہ **اقول** لہ شاھد قال

کہا ابن اثیر نے کہ خبر دی ہم کو ابو الفضل بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھہ جو پہونچتی ہے ابو یعلی احمد بن علی تک کہا ابو یعلی نے کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو وائل خالد بن محمد بصری نے کہا خبر دی ہم کو فہد بن عوف نے منزل بنی عامر میں کہا کہ خبر دی ہم کو بابل بن مطرف بن رزین بن انس سلمی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ نے اپنے دادا رزین بن انس سے روایت کر کے کہا جبکہ اللہ عز وجل نے اسلام کا غلبہ کیا تو ہمارا ایک کنواں تہا ہم ڈرے کہ ہمارے پڑوس والے اوسکو ہم سے چہین نہ لیں پس آیا میں رسول اللہ کے پاس آپ نے مجھے اسکی بابتہ فرمان لکہدیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) اونکے واسطے اونکا کنواں ہے اگر ہیں وہ سچے اور اونکے واسطے اونکا گہر ہے اگر ہیں وہ سچے (یعنی اپنی اظہار ملکیت میں) کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن سکن اور طبرانی نے بہی اسی سند سے اور اسی طرح ذکر کیا ہے ابن عبد البر نے اور کہا کہ فہد بن عوف کذاب فلاس ہے اور کلام کیا ہے اوسمیں ابو زرعہ وغیرہ نے **کہتا** ہوں میں کہ اس روایت کے لیے

الحافظ روی محمد بن جمیل عن بابل بن مطرف بن العباس عن ابیه عن جدہ العباس قال استقطعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم رکینۃ۔ الحدیث وقال ابن مندۃ رواہ عبد السلام بن عمر الحسنی عن بابل ابن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حزم بن انس بن عامر السلمی قال حدثنی ابی عن ابائہ ان الکتاب کتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرزین بن انس۔ قال الحافظ ما ادری ھل بابل واحد او اثنان

شاہد ہے کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے محمد بن جمیل نے بابل بن مطرف بن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عباس سے کہا کہ جاگیر میں دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکینۃ الحدیث۔ اور کہا ابن مندہ نے کہ روایت کیا اسکو عبد السلام بن عمر حسنی نے بابل بن عبد الرحمن بن حزم بن انس بن عامر سلمی سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ دادا سے روایت کرکے فرمان لکہا تھا رسول اللہ صلعم نے رزین بن انس سلمی کو۔ کہا حافظ نے کہ میں نہیں جانتا کہ بابل ایک شخص ہے یا دو ہیں۔

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ بن زید الجذامی ثم الضبینی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ نے رفاعہ بن زید جذامی کو لکھا

ذکر فی مصباح المضی فقال قال ابن اسحق وقدم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھدنۃ الحدیبیۃ قبل خیبر رفاعۃ ابن زید فاھدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما (قال ابن عبد البر غلاما اسود المسمی بمدعم المقتول بخیبر) واسلم رفاعۃ فحسن اسلامہ وکتب لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتابا الی قومہ وفی کتابہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا الکتاب من محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لرفاعۃ بن زید انی بعثتہ الی قومہ عامۃ ومن دخل فیہم یدعوھم الی اللہ والی رسولہ فمن اقبل منہم ففی حزب اللہ وحزب رسولہ

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں پس کہا کہ کہا ابن اسحق نے اور آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حدیبیہ کے سال میں خیبر کے واقعہ سے اول رفاعہ بن زید پس ہدیہ دیا رسول اللہ کو اونہوں نے ایک غلام (کہا ابن عبد البر نے کہ اوسکا نام مدعم تہا جو خیبر میں مارا گیا)

اور اسلام لائے رفاعہ پس اچھا ہوگیا اون کا اسلام اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے اونکی قوم کی طرف ایک فرمان۔ اوس فرمان میں تہا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے رفاعہ بن زید کے لیے بیشک بہیجا ہے اوسکو اوس کی تمام قوم کی طرف اور اوس شخص کی طرف جو شامل ہو جاوے اون میں بلاویگے یہ اونکو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف پس جو شخص کہ قبول کرے وہ تو اللہ اور اوس کے رسول کے گروہ میں ہے اور جو نہ قبول کرے

ومن ادبر فله امان شهرين - قال فلما
قدم رفاعة الى قومه اجابوا واسلموا ثم ساروا
الى الحرة حرة الرجلاء فنزلها -
حرة الرجلاء - بفتح اوله ممدودة
فى ديار جذام قاله البكرى - قال ابن عبد
البر اهل النسب يقولون - الضبينى بالنون
من بنى ضبينة من جذام - **ويستنبط**
من قوله فله امان شهرين ان يجوز للامام
ان يقيد الامان بالزمان -
اقول ذكر ابن سعد فى الطبقات كتابا
لزيد بن رفاعة الجذامى ولم يخرج لفظه كرته
سابقا فى الاسماء فلعل هذا هو واشتبه
فى سمه -

اوس کے لیئے امن ہے دو ماہ تک - کہا راوی نے
جب آئے رفاعہ اپنی قوم کی طرف تو قبول کیا اونہوں
نے اور اسلام لے آئے پھر گئے رفاعہ حرۃ الرجلا کیطرف اور
وہیں رہنے لگے - **حرۃ الرجلا** - بفتح اول الف ممدودہ
دیار جذام میں ہے بیان کیا اسکو بکری نے - کہا ابن عبد البر
نے کہ اہل نسب کہتے ہیں رفاعہ کو ضبینی نون کے ساتھ
بنی ضبینہ میں سے جو جذام میں ہے - اور **مستنبط** ہوتا ہے
قول رسول اللہ فلہ امان شہرین سے یہ مسئلہ کہ امام کو جائز
ہے کہ امان کو ایک محدود زمانہ تک خاص کر دے -
کہتا ہوں میں کہ ذکر کیا ابن سعد نے طبقات میں
ایک فرمان زید بن رفاعہ جذامی کے نام کا اور نہیں تخریج
کی اوس کے لفظوں کی ذکر کر دیا ہے اوسکو اسماء میں - شاید
یہ وہی ہو اور اس کے نام میں اشتباہ ہو گیا ہو -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لزمل بن عمرو العذرى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمل بن عمرو عذری کو

ذكر فى زاد المعاد عن ابى الحارث محمد
بن الحارث بن هانى بن حارث بن هانى
ابن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو العذرى
قال حدثنى ابى عن ابيه عن جده عن
ابيه عن زمل بن عمرو قال كتب لنا
النبى صلعم كتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول
الله لزمل بن عمرو ومن اسلم معه خاصة
وانى بعثته الى قومه عامة - فمن اسلم
ففى حزب الله ومن ابى فله امان شهرين

ذکر کیا زاد المعاد میں ابی الحارث محمد بن الحارث بن ہانی بن
حارث بن ہانی بن مدلج بن المقداد بن زمل بن عمرو عذری
سے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے
باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے
اور وہ اپنے باپ زمل بن عمرو سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے
ہمارے واسطے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے خاص زمل بن عمرو اور اوس شخص کے لیے
جو اوس کے ساتھ اسلام لائے - بھیجا میں نے اوسکو اسکی
تمام قوم کیطرف پس جو اسلام لائے وہ شامل ہے اللہ کے

یہ کتاب زمل بن عمرو

شهد علی بن ابی طالب ومحمد بن مسلمة الانصاری۔

گروہ میں اور جو انکار کرے اوسکے لیے دو ماہ کیواسطے امن ہے گواہی دی اسپر علی بن ابی طالب اور محمد بن مسلمہ انصاری نے

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لزیادۃ بن جھور اللخمی۔

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ بن جہور لخمی کو

قال ابن الاثیر روی حذاقی بن حمید بن المستنیر بن مساور بن حذاقی بن عامر ابن عیاض بن محرق اللخمی عن ابیہ حمید عن خالہ (اخی امہ) وھو خالد بن موسی عن ابیہ عن جدہ زیادۃ بن جھور قال ورد علی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نسختہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اما بعد فانی اذکرک اللہ والیوم الاخر امابعد فلیبق عن کل دین دان بہ الناس الاسلام۔ فاعلم ذلک

کہا ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے حذاقی بن حمید بن مستنیر بن مساور بن حذاقی بن عامر بن عیاض بن محرق لخمی نے اپنے باپ حمید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے ماموں سے (ماں کا بھائی) جو خالد بن موسیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا زیادہ بن جہور سے کہا آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ اوسکا یہ تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) یاد دلاتا ہوں میں تجھکو اللہ اور قیامت کا دن بعد اس کے (معلوم ہو کہ) چاہیے کہ چھوڑ دیا جائے ہر وہ دین جسکو لوگوں نے اختیار کر رکھا ہے مگر اسلام جان لے تو اس بات کو۔

قال الحافظ روی الطبرانی فی الصغیر وابن مندۃ من طریق خالد بن موسی بن نائل ابن خالد بن زیادۃ عن ابیہ عن جدہ عن زیادۃ بن جھور قال ورد علی کتاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔ ورواہ الولید بن عمیر بن سفیان بن موسی بن نائل عن اٰبائہ ایضا بھذا الاسناد۔

کہا حافظ نے کہ روایت کیا اسکو طبرانی نے صغیر میں اور ابن مندہ نے خالد بن موسی بن نائل بن خالد بن زیادہ کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اونکے دادا زیادہ بن جہور سے کہا کہ آیا میرے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور روایت کیا اسکو ولید بن عمیر بن سفیان بن موسی بن نائل نے اپنے باپ دادا سے روایت کرکے اسی سند کے ساتھ

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لسعید بن سفیان الرعینی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان رعینی کو

قال ابن الاثیر اخرج ابو موسی من طریق ابی معشر عن یزید بن رومان عن رجال

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابو موسیٰ نے ابی معشر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن رومان سے وہ

۲۵ کتاب الی زیادۃ بن جھور

۲۶ کتاب الی سعید بن سفیان

المدائنی قال۔
أعطی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سعید بن سفیان نخل السوارقیة و قصرھا لا یحاقہ فیھا احد ومن حاقہ فلا حق لہ وحقہ حقٌ وکتب خالد بن سعید ذکرہ الحافظ ایضًا وقال فی مصباح المضی الرعلی بدل الرعینی۔ لعلہ تصحیفٌ لانہ لم ینقلہ غیرہ۔

وہ اشخاص مدائنی سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید بن سفیان کو نخل سوارقیہ اور وہاں کے محل نہ جھگڑا کرے اوس سے کوئی اور جو جھگڑا کرے گا اوسکا کوئی حق نہیں ہے اور حق سعید بن سفیان کا ثابت ہے اور لکھا اسکو خالد بن سعید نے ذکر کیا اسکو حافظ نے بھی اور مصباح المضی میں رعینی کی جگہ رعلی ہے۔ شاید وہ کتابت کی غلطی ہے کیونکہ اوس کے سوا اور کسی نے یہ نہیں کہا

ھذا ما کتبہ صلے اللہ علیہ وسلم لسلمة بن مالک السلمی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن مالک سلمی کے لیے لکھا

قال ابن الاثیر اخرج ابن مندة وابو نعیم وقال الحافظ روی البغوی (والباوردی) من طریق عبد اللہ بن ابی عبیدة بن محمد بن عمار بن یاسر عن ابیہ عن جدہ عمار بن یاسر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اقطع سلمة بن مالک السلمی وکتب لہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا ما اقطع محمد رسول اللہ سلمة بن مالک أقطعہ ما بین الحباطی الی ذات الاساور ومن حاقہ فھو مبطلٌ وحقہ حقٌ۔

فی الاصابة قال ابن مندة غریب لا نعرفہ الا من ھذا الوجہ۔

کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کی ہے بغوی نے (باوردی) عبد اللہ بن ابی عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمار بن یاسر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی سلمہ بن مالک سلمی کو اور لکھا اون کے واسطے ایک فرمان اکہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوس کی کہ جاگیر دی رسول اللہ نے سلمہ بن مالک کو۔ جاگیر میں دیا آپنے ذات الاساور اور حباطی کی درمیان کی زمین اور جو جھگڑا کرے اوس سے پس وہ باطل ہے اور اوسکا حق ثابت ہے

اصابہ میں ہے کہ کہا ابن مندہ نے غریب ہے نہیں پہونچی ہم کو یہ حدیث مگر اسی طریقہ سے۔

یہ کتاب الی سلمة بن مالک

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لسہیل بن عمرو

یہ وہ نشان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سہیل بن عمرو کو

قال الحافظ قال ابو قرۃ موسی بن طارق فی السنن لہ ذکرہ ابن جریج عن ابن حسین ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم کتب الی سہیل بن عمرو

ان جاء کتابی لیلا فلا تصبحن او نہارا فلا تمسین حتی تبعث الی من ماء زمزم فاستعان سہیل باثیلۃ الخزاعی حتی جعل مزادتین فملأہما سہیل من ماء زمزم وبعث بہما علی بعیرین ورواہ المفضل بن محمد الجندی عن ابن ابی عمر عن سفیان عن ابراہیم بن نافع عن ابن ابی حسین نحوہ ویعلم مما رواہ الفاکہی من طریق محمد بن سلیمان بن مسمول عن حزام عن ہشام عن ابیہ عن ام معبد ان المبعوث بذلک من عند سہیل مولاہ ازہر

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ابو قرہ موسی بن طارق نے اپنی سنن میں کہ ذکر کیا اسکو ابن جریج نے ابن ابی حسین سے روایت کرکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا سہیل بن عمرو کو۔

اگر پہونچے تجھے میرا خط رات کو تو صبح مت ہونے دے اور جو پہونچے دن کو تو رات مت ہونے دے یہانتک کہ بھیجے تو مجھے ماء زمزم مطلب یہ کہ نامہ پہونچنے پر بہت جلد مجھے ماء زمزم بھیجدے۔ کہا راوی نے پس مدد چاہی سہیل نے اثیلہ خزاعی سے یہانتک کہ دو مشکیں طیار کریں اور بھرا انکو سہیل نے ماء زمزم سے اور بھیجا اون کو اونٹ پر لاد کر۔ اور روایت کیا اسکو مفضل بن محمد جندی نے ابن ابی عمر سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے سفیان روایت کرتے ہیں ابراہیم بن نافع سے وہ ابن ابی حسین کے مثل اسکے اور معلوم ہوتا ہے اوس روایت سے جو فاکہی نے محمد بن سلیمان بن مسمول کے طریقہ سے کی ہے محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں حزام سے حزام اپنے باپ ہشام سے وہ اپنے باپ سے اور وہ ام معبد

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم لسلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے لیے

ذکر فی السیرۃ المحمدیۃ فی المعجزات قال وکتب علیہ السلام عہدا لحی سلمان ہذا الکتاب من محمد بن عبد اللہ رسول اللہ سألہ الفارسی سلمان وصیۃ باخیہ ماہاد بن فروخ بن مہیارۃ واقاربہ

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں ذکر معجزات میں کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عہد نامہ سلمان کے قبیلہ کے لیے یہ کتاب ہے محمد بن عبد اللہ کیجانب سے جو اللہ کے رسول ہیں درخواست کی ہے اوسکے لیے سلمان فارسی نے وصیت کی غرض سے اپنے بھائی مہاد بن فروخ بن مہیارہ اور اوس کے

اهل بیته وعقب من بعده ما تناسلوا من اسلم منهم سائر ابدا ۔ احمد اللہ الیکم ان اللہ امرنی ان اقول لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ۔ الی آخرہ وفیہ وکتب علی بن ابی طالب ۔ ھکذا غیر تمام ذکرہ وانی تفحصت فی عدۃ کتب لکنی ما وجدت فیہا سواہ ۔

اقارب اور اہل بیت کیلئے اور اوسکے بعد اولاد کیلیے جبتک کہ اونکی نسل باقی ہے جو لوگ کہ مسلمان ہوں اونمیں سے ۔ اللہ کا سلام ہو حمد بیان کرتا ہوں میں تمہاری طرف اسکی تحقیق اللہ نے حکم کیا ہی مجہکو کہ کہوں میں لا الہ الا اللہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے ۔ الی آخرہ اور اسمیں ہے کہ ۔ اور لکہا علی بن ابی طالب نے اسیطرح ناقص فر کر کیا ہی سیرۃ محمدیہ میں سے میں نے اوسکو چند کتابوں میں ڈہونڈا لیکن سوا اوس کے اور کسی میں نہیں ملا ۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال قبل ذی رعین ومعافر وھمدان

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ نے شرحبیل و حارث و نعیم بنو عبد کلال سرداران ذی رعین و معافیر و ہمدان کو

اخرج الحاکم فقال اخبرنا ابو نصر احمد بن سہل الفقیہ ببخارا قال حدثنا صالح بن محمد بن حبیب الحافظ قال حدثنا الحاکم بن موسی حدثنا یحیی ابو زکریا بن محمد العنزی قال حدثنا ابو عبید اللہ محمد بن ابراھیم بن سعید العبدی قال حدثنا ابو صالح الحاکم بن موسی القنطری قال حدثنا یحیی بن حمزۃ عن سلیمان بن داؤد عن الزھری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کتب الی اھل الیمن بکتاب فیہ الفرائض والسنن والدیات وبعث مع عمرو بن حزم فقرأت علی اھل الیمن وھذا نسختہا ۔

تخریج کی ہے حاکم نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو نصر احمد بن سہل فقیہ نے بخارا میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صالح بن محمد بن حبیب حافظ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے حاکم بن موسی نے اور حدیث بیان کی ہم سے یحیی ابوزکریا بن محمد عنزی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو عبید اللہ محمد بن ابراہیم بن سعید عبدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو صالح حاکم نے موسی قنطری سے روایت کر کے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن حمزہ نے سلیمان بن داؤد سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے اور ابو بکر اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ سے کہ آپ نے لکہا اہل یمن کو ایک فرمان جسمیں فرائض سنن اور دیات کا بیان تہا اور بہیجا وہ فرمان عمرو بن حزم کے ہمراہ پس پڑہا گیا وہ اہل یمن پر یہ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل بن عبد کلال والحارث ابن عبد کلال ونعیم بن عبد کلال قیل ذی

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے شرحبیل بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال سرداران قبیلہ ذی رعین اور معافیر و ہمدان کے نام بعد حمد و صلوۃ کے معلوم ہو

رعين ومعافير وهمدان - اما بعد فقد
راجع رسولكم واعطيتم من المغانم خمس
الله وما كتب الله على المؤمنين من العشر
وما سقت السماء او كان سيحا او كان بعلاً
ففيه العشر اذا بلغ خمسة اوسق وما
سقي بالرشاء والدالية ففيه نصف العشر
اذا بلغ خمسة اوسق وفي كل خمسة من
الابل سائمة شاة الى ان تبلغ اربعا
وعشرين فان زادت واحدة على اربع
وعشرين ففيها بنت مخاض فان لم توجد
بنت مخاض فابن لبون ذكراً الى ان تبلغ
خمسا وثلثين فاذا زادت واحدة ففيها
بنت لبون الى ان تبلغ خمسا واربعين
فان زادت واحدة على خمس واربعين
ففيها حقة طروقة الجمل الى ان تبلغ
ستين فان زادت على ستين واحدة
ففيها جذعة الى ان تبلغ تسعين فان زادت
واحدة ففيها حقتان طروقتا الجمل الى ان
تبلغ عشرين ومائة فان زادت على
عشرين ومائة ففي كل اربعين بنت لبون
وفي كل خمسين حقة - وفي صدقة الغنم
في سائمتها اذا بلغت اربعين الى عشرين
ومائة شاة فاذا زادت على عشرين
ومائة ففيها الخ ففيها شاتان الى ان تبلغ
مائتين فان زادت واحدة ففيها ثلث
شياه الى ان تبلغ ثلثمائة فان زادت ففي
كل مائة شاة لا يوخذ في الصدقة عجفة

واپس آیا تمہارا قاصد اور دیا تم نے مال غنیمت میں سے
خمس واسطے اللہ اور وہ جو فرض کیا اللہ نے مسلمانوں
پر یعنی عشر اور بارانی کھیتی یا جاری پانی کی کھیتی یا سیحہ
کے باغ پس ان سب میں عشر ہے جبکہ پیداوار
پانچ وسق ہو جائے اور جو پلایا جاوے مشکوں اور
ڈول سے تو اوس میں نصف عشر ہے جبکہ پیداوار
پانچ وسق ہو جاوے - اور بیڑ میں چرنیوالے اونٹوں پر
ہر پانچ پر ایک بکری ہے چوبیس تک پس اگر زائد ہو جائے
چوبیس پر ایک بھی تو اون میں ایک بنت مخاض اگر بنت
مخاض نہ ملے تو ایک ابن لبون نر پینتیس تک پس اگر
زائد ہو جائے ایک بھی تو اون میں زکوۃ بنت لبون ہے
پینتالیس تک پس اگر زائد ہو جاوے پینتالیس پر ایک بھی
تو اوس میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ تک
پس اگر زائد ہو جائے ساٹھ پر ایک بھی تو اوس میں ایک
جذعہ ہے نوّے تک پس اگر زائد ہو جائے ایک بھی
تو اوس میں دو حقہ ہیں قابل جفتی ایک سو بیس تک پس اگر
زائد ہو جائیں ایک سو بیس پر تو ہر چالیس کی زیادتی پر ایک
بنت لبون ہے اور ہر پچاس کی زیادتی پر ایک حقہ - اور
بیڑ میں چرنیوالی بکریوں کی زکوۃ میں جب چالیس ہو جاویں
تو ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور جب زائد ہو جاویں
ایک سو بیس سے تو اسمیں الخ - دو بکریاں ہیں دو سو تک
پس اگر زائد ہو جائے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں تین
بکریاں ہیں تین سو تک - پس اگر اوسپر زائد ہو جاویں تو
ہر سینکڑے کی زیادتی پر ایک بکری ہے اور نہ لیے
جاویں زکوۃ میں بیکار اور بہت بوڑھا اور نہ عیب دار
اور نہ بوک اور جمع نہ کیا جاوے زکوۃ کے لیے مال
متفرق - اور نہ متفرق کیا جاوے مجتمع صدقہ کے خوف سے

ولا ذات عوار ولا تيس الغنم ولا يجمع
بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية
الصدقة وما كان من خليطان فانهما
يتراجعان بينهما بالسوية وفي كل خمس
اواق من الورق خمسة دراهم وما زاد ففي
كل اربعين درهما درهم وليس فيما دون
خمس اواق شئ وفي كل اربعين دينارا
دينار والصدقة لا تحل لمحمد ولا لاهل
بيته انما هي زكوة تزكى بها انفسكم وللفقراء
المؤمنين وفي سبيل ولا في رقيق ولا في
مزرعة ولا عمالها شئ اذا كانت تودى
صدقتها من العشر وانه ليس في عبد
مسلم ولا في فرسه شئ ـ وان اكبر
الكبائر عند الله تعالى يوم القيمة الشرك
بالله وقتل النفس المؤمنة بغير حق
والفرار في سبيل الله يوم الزحف و
عقوق الوالدين ورمي المحصنة وتعلم
السحر واكل الربوا واكل مال اليتيم وان
العمرة الحج الاصغر ولا يمس القران الا
طاهر ولا طلاق قبل املاك ولا عتاق
حتى يبتاع ولا يصلين احد منكم في ثوب
واحد ليس على منكبيه شئ ولا يحتوي
في ثوب واحد ليس بين فرجه وبين السماء
شئ ولا يصلي احد منكم في ثوب واحد و
شقه باد ولا يصلي احد منكم عاقص
شعره ومن اعتبط مؤمنا قتلا عن
بينة فانه قود الا ان يرضى اولياء المقتول

اور جو مال دو شریکوں کا ہو تو اونکو چاہیئے کہ زکوٰۃ انمیں
برابر تقسیم کریں اور چاندی کی زکوٰۃ میں ہر پانچ اوقیہ کی
مقدار پر پانچ درہم ہیں اور جب زائد ہو تو ہر چالیس درہم
پر ایک درہم۔ اور پانچ اوقیہ سے کم مقدار پر کچھ زکوٰۃ
نہیں ہے۔ اور ہر چالیس دینار میں زکوٰۃ کا ایک دینار
ہے اور صدقہ جائز نہیں محمدؐ کے لیے اور نہ آپ کے
اہل بیت کے لیے جز این نیست کہ وہ زکوٰۃ ہے
کہ تزکیہ کرتے ہیں رسول اوس سے تمہارا اور وہ
واسطے فقراء مومنین کے ہے اور مسافروں کے لیے
ہے۔ اور مسلمان کے غلام اور اوس کے گھوڑے
میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور تحقیق اکبر کبائر اللہ کے نزدیک
قیامت کے دن شرک کرنا ہے اللہ کے ساتھ اور مار ڈالنا
مسلمان کا بلا کسی سبب کے اور بھاگنا اللہ کے رستہ
سے لڑائی میں اور نافرمانی والدین کی اور تہمت لگانا عفیفہ
کو اور جادو سیکھنا اور سود کھانا اور یتیم کا مال کھا جانا اور
تحقیق عمرہ حج اصغر ہے اور نہ چھوے کوئی قرآن کو مگر
پاک اور طلاق نہیں قبل نکاح کے اور نہیں جائز آزاد کرنا
یہانتک کہ خریدے اوسکو اور نہ نماز پڑھے تم میں سے کوئی
ایک کپڑے میں حالانکہ نہ ہو اوسکے مونڈھوں پر کچھ اور نہ احتبار کرے
ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اوس کے فرج اور آسمان کے
درمیان کچھ اور نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے
میں اور اوس کی ایک جانب کھلی ہوئی ہو اور نہ نماز پڑھے
کوئی تم میں کا اپنے بالوں کا جوڑا باندھکر اور جو شخص
کہ قتل کر دے مومن کو جو ثابت ہو جائے گواہوں سے اوس
سے قصاص لیا جائے مگر کہ راضی ہو جاویں وارث
مقتول کے اور تحقیق بدلہ میں نفس کے دیت سے
سو اونٹ ہیں اور ناک میں جبکہ جڑ سے کاٹ لیجائے

وان فی النفس الدیة مائة من الابل وفی الانف اذا اوعب جدعه دیة وفی اللسان الدیة وفی الشفتین الدیة وفی الذکر الدیة وفی البیضتین الدیة وفی الصلب الدیة وفی العینین الدیة وفی الرجل الواحدة نصف الدیة وفی المامومة نصف الدیة وفی الجائفة ثلث الدیة وفی المنقلة خمسة عشر من الابل وفی کل اصبع من الاصابع فی الید والرجل عشر من الابل وفی کل سن خمس من الابل وفی الموضحة خمس من الابل وان الرجل یقتل بالمرأة وعلی اهل الذهب الف دینار۔

اخرجه الی قوله لاوفی فرسه شیٔ فی جامع الازهر وقال اخرجه الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن حزم وفیه سلیمان بن داؤد الجرشی وثقه احمد وضعفه ابن معین وبقیة رجاله ثقات ۔ قلت وکذا رواه النسائی فی العقول فی ذکر باب حدیث عمرو بن حزم واختلاف الناقلین له فروی طرفا منه فی العقول وساق الکتاب بقوله اما بعد وکان فی کتابه ان من اعتبط مومنا ۔ وفی اسناده ایضا سلیمان بن داؤد ۔ وقد تابعه سلیمان بن الارقم فیما رواه النسائی ایضا هناک من طریق محمد بن بکار قال حدثنا یحیی قال حدثنا سلیمان بن الارقم قال حدثنی زهری عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده ان رسول الله صلعم کتب

پوری دیت ہے اور زبان میں پوری دیت ہے اور دونوں ہونٹوں کی پوری دیت ہے اور عضو تناسل کی پوری دیت ہے اور خصیتین کی پوری دیت ہے اور کمر ٹوٹنے میں پوری دیت ہے اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں کی آدھی دیت ہے اور زخم مامومہ میں نصف دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور اوس چوٹ میں جو لکڑی وغیرہ کی جنس سے ہو پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ اور پیر کی انگلیوں میں سے ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہیں اور ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہیں اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ ہیں اور مرد مار ڈالا جائے عورت کے عوض میں اور مالداروں پر دیت کے ہزار دینار ہیں۔

تخریج کی ہے قولہ لاوفی فرسہ شئی تک اس کی جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر میں عمرو بن حزم سے اور اس کی سند میں سلیمان بن داؤد جرشی ہیں ثقہ بیان کیا ہے ان کو امام احمد نے اور تضعیف کی ہے انکی ابن معین نے اور باقی راوی اس کے ثقہ ہیں میں کہتا ہوں میں اسی طرح روایت کیا ہے نسائی نے دیات میں عمرو بن حزم کی حدیث اور اختلاف ناقلین کے بیان میں۔ پس روایت کیا ہے ایک ٹکڑا اسکا دیات میں اور بیان کیا کتاب کو اپنے قول اما بعد سے اور تھا اوس فرمان میں کہ جو کوئی قتل کرے مومن کو اور اوسکی اسناد میں بھی سلیمان بن داؤد ہیں اور متابعت کی ہے اسکی سلیمان بن ارقم نے اوس روایت میں جسکو روایت کیا ہے نسائی نے بھی اسی مقام پر محمد بن بکار کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحیی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن ارقم نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے زہری نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کر کے در روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ

الی اهل الیمن بکتاب فیه الفرائض والسنن والدیات وبعث به مع عمرو بن حزم فقرئت علی اهل الیمن فذکر مثله قال النسائی و سلیمان بن الارقم متروک الحدیث و قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری مرسلا ثم اسنده عن الزهری قال قرأت کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی کتب لعمرو بن حزم حین بعثه علی نجران و کان الکتاب عند ابی بکر بن حزم فکتب رسول الله صلعم هذا بیان من الله و رسوله یا ایها الذین اٰمنوا اوفوا بالعقود وکتب الآیات فیها حتی بلغ ان الله سریع الحساب ثم کتب هذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث قلت قد وهم النسائی رحمه الله فی قوله قد روی هذا الحدیث یونس عن الزهری مرسلا وذلک لان النبی صلعم حین بعث عمرو بن حزم الی نجران کتب له کتابین الکتاب الاول کتبه الی بنو عبد کلال الذی صرح فیه من محمد رسول الله الی شرحبیل بن عبد کلال و کان فی جواب رسالتهم وهو هذا والثانی کتبه لعمرو بن حزم بنفسه خاصة وسنورده فی حرف العین فهو غیر ذلک۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اہل یمن کی طرف ایک فرمان جس میں فرائض اور سنن اور دیات کا بیان تھا۔ اور بھیجا اسکو لیکر عمرو بن حزم کو پس پڑھا گیا وہ اہل یمن پر پس ذکر کیا مثل اس کے۔ کہا نسائی نے کہ سلیمان بن ارقم متروک الحدیث ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو یونس نے زہری سے مرسل پھر سند چلائی ہے زہری سے کہا کہ پڑھی میں نے وہ تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو لکھی تھی آپ نے اونکو جبکہ بھیجا تھا نجران اور تھی کتاب ابی بکر بن حزم کے پاس پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس کے رسول کی جانب سے اے وہ لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو۔ اور لکھیں آیتیں ان اللہ سریع الحساب تک۔ پھر لکھا ہذا کتاب الجراح فی النفس الحدیث۔

کہتا ہوں میں کہ وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ کو اپنے قول قد روی ہذا الحدیث یونس عن الزہری مرسلا میں۔ اور یہ اس لیے کہ جب رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو نجران بھیجا ہے تو اونکو دو فرمان لکھکر دیے تھے۔ ایک تو بنو عبد کلال کے نام جس میں تصریح ہے کہ من محمد رسول اللہ الی شرحبیل ابن عبد کلال اور یہ اون کے خط کے جواب میں تھا اور دوسرا خود عمرو بن حزم کو بھی لکھدیا تھا جس کو بیان کرینگے ہم حرف عین میں اور وہ اس سے علحدہ ہے۔

غرائب الالفاظ

شرح لغات

سیحٌ السیح بالفتح الماء الجاری المنبسط

سیحًا سیح بفتح۔ وہ پانی جو بہتا ہوا ہو پھیلی ہوئی زمین پر۔

على الارض والمراد الارض الذى سقيها بعلا۔ هو ما نبت من النخيل فى ارض يقرب ماءها ورسخت عروقها فى الماء فاستغنت عن ماء السماء والانهار وغيرها **قوله عجفا هرما**۔ العجف بالحركة الهزال والهرم كبير سقط اسنانه وايضا كبير سن يؤدى الى تساقط بعض القوى وضعفها۔ **قوله وما كان من خليطان** ۔ اى ما كان متميزا لاحد خليطين فاخذ الساعى من ذلك المتميز يرجع الى صاحبه بحصته بان كان لكل عشرون يرجع بقيمة نصف شاة ولو كان لاحدهما مائة وللأخر خمسون فاخذ الشاتين من صاحب المائة رجع بثلث قيمتها او من صاحب الخمسين رجع بثلثى قيمتها او من كل شاة رجع صاحب المائة بثلث قيمة شاة والأخر بثلثى قيمة شاة وصورة الأخران يكون لاحدهما مثلا اربعون بقرة وللأخر ثلثون بقرة وما لهما مختلط فاخذ الساعى عن الاربعين مسنة وعن الثلثين تبيعا فيرجع باذل المسنة بثلثة اسباعها على شريكه وباذل التبيع باربعة اسباعه على شريكه لان كل واحد من السنين واجب على الشيوع كان المال ملك واحد وفى قوله **بالسوية** دليل على ان الساعى اذا ظلم احدهما بالزيادة لا يرجع بها على شريكه وفى

حدیث میں مراد وہ زمین ہے جس کی کھیتی ایسے پانی سے ہو بعلا وہ درخت ہے خرما جو ایسی زمین میں ہوں جسکا پانی سطح زمین سے قریب ہو اور جڑیں درختوں کی پانی تک پہونچی ہوئی ہوں کہ بارش اور نہر وغیرہ کی محتاج نہوں **قولہ عجفا ہرما** عجف بفتح العین والجیم۔ دُبلا جانور۔ ہرم بوڑھا دنداں شکستہ۔ اور یہی ہرم وہ بوڑھا جانور جس کے قوی بڑھاپے کی وجہ سے بیکار ہوگئے ہوں۔

قولہ وما کان من خلیطان۔ یعنی جو مال کہ ممتاز ہو ہر ایک شریک کا پس لیوے عامل زکوۃ اس متمیز مال میں سے تو اوس کا دوسرا شریک اپنے حصہ کا مقدار زکوۃ اپنے شریک سے واپس لیلیے اسطرح کہ مثلاً ہر ایک کی بیس بکریاں ہوں تو شریک اپنے دوسرے شریک سے آدہی بکری کی قیمت واپس لیلیے اور اگر ایک شریک کی سو بکریاں ہوں اور دوسرے کی پچاس اور عامل زکوۃ نے دو بکریں سو بکریوں والے سے لیلی ہوں تو وہ پچاس بکریوں والے سے دو بکریوں کی ثلث قیمت لیلیے یا اگر عامل زکوۃ نے پچاس بکری والے سے دو بکریاں لیلی ہوں تو وہ سو بکری والے سے دو بکریوں کی قیمت کا دو ثلث لیلیے اور اگر عامل نے ہر ایک سے ایک ایک بکری لی ہو تو سو والا اپنی بکری کی ثلث قیمت لے اور پچاس والا دو ثلث اپنی بکری کی قیمت کا۔ اور اسکی دوسری صورت یہ کہ مثلاً ایک کے چالیس بیل دوسرے کے تیس بیل اور مال دونوں کا ملا ہوا ہے اور عامل زکوۃ نے چالیس والے سے مسنہ لیا اور تیس والے سے تبیعہ لیا۔ تو مسنہ دینے والا اوسکی قیمت کا ۳/۷ اپنے شریک سے لے اور تبیعہ دینے والا ۴/۷ اپنے شریک سے لے اسواسطے کہ ہر ایک مسنہ اور تبیعہ اوس مال پر واجب ہے علی سبیل الاشتراک گویا مال ملک واحد ہے اور قول رسول اللہ کا **بالسویۃ** دلیل ہے اس بات پر کہ عامل اگر ایک شریک پر زائد لیکر ظلم کرجاوے تو وہ زیادتی اپنے

التراجعد دیسل علے ان الخلطة تصح مع تمییز الاعیان عند من یقول به

اواقی - بشدة یاء وخفتها جمع اوقیة بضم همزة وشدة یاء وقد یجیئ وقیة ولیست بغالبة وکانت قدیما اربعین درهمًا-

شرکت واپس نہیں ہوسکتا اور تراجع میں دلیل ہوا اسبات پر کہ مخلوط کرنا مال کا درست ہے اگرچہ اموال شرکت کے متمیز ہوں اور یہ مذہب ہے فقہا کا۔ **اواقی**۔ یائے تحتانیہ کی تشدید اور تخفیف بھی جائز ہے جمع ہے اوقیہ کی بضم ہمزہ وتشدید تحتانیہ اور کبھی مستعمل ہوتا ہے وقیہ اور یہ فصیح نہیں ہے قدیم عہد میں چالیس درہم کا ہوتا تھا ✣

صحیفة النبی صلے الله علیه وسلم الذی کان عند علی رضی الله عنه

صحیفہ رسول اللہ صلعم کا جو تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس

روی الامام احمد فی المسند باسانید مختلفة عن علی رضی الله عنه خطب علی المنبر وعلیه سیف حلیته حدید یقول والله ما عندنا کتاب نقرأه علیکم الا کتاب الله وهذه الصحیفة اعطانیها رسول الله صلعم فیها فرائض الصدقة ــ

امام احمد نے مسند میں مختلف طریقوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اونھوں نے خطبہ پڑھا ممبر پر اور آپ ایک تلوار باندہے ہوئے تھے جسکی کوٹھی وغیرہ لوہے کی تھی آپ فرماتے تھے کہ قسم اللہ کی ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے جو تم پر پڑہیں سوائے کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے جو مجھے رسول اللہ نے دیا تھا۔ اس میں فرائض صدقہ کا بیان ہے۔

ومن احدث حدثا او اوی محدثا فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل منها صرف ولا عدل وان ابراهیم (علیه السلام) حرم مکة وانی احرم المدینة حرام ما بین حرتیها وفی نسخة ما بین عائر الی ثور وحماها کله لا یختلی خلاها ولا ینفر صیدها ولا تلتقط لقطتها الا لمن اشاد بها ولا تقطع منها شجرة الا ان یعلف رجل بعیره ولا یحمل فیها السلاح لقتال وان المومنون تتکافا دمائهم ویسعی بذمتهم ادناهم وهم ید علی من سواهم وان لا یقتل مومن بکافر

اور یہ بھی ہے کہ جو کوئی بدعت کرے یا بدعتی کو پناہ دے اوسپر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ نہ قبول کیجاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ۔ اور یہ کہ ابراہیم (علیہ السلام) نے حرم بنایا ہے مکہ کو اور میں نے حرم کردیا ہے مدینہ کو حرام ہے لینا اور چیز کا جو مدینہ کے ہر دو جانب پتھریلی زمین کے درمیان ہے اور ایک نسخہ میں ہے کہ درمیان عائر کے ثور تک اور اوسکی بیٹڑیں سب کاٹا جائے اوسکا گہانس اور نہ بہگایا جائے اوسکا شکار اور نہ اوٹھائی جائے وہاں کی پڑی چیز مگر وہ شخص جو اوسکا اعلان کرے اور نہ کاٹا جائے اوسکا درخت مگر یہ کہ چرائے اپنے اونٹ کو اور نہ اوٹھائے جاویں اوسمیں ہتھیار لڑائی کیلئے اور مسلمان سب برابر ہیں قصاص میں۔ اور کوشش کیجاوے ادنی اسلمان کی حفاظت میں۔ اور مسلمان مشترک ہیں مدد میں اپنے ماسوا پر۔ نہ قتل کیا جاوے مومن کافر کے بدلہ میں

ولا ذو عهد فی عهده وان من ادعی الی غیر ابیه ومن تولی قوما بغیر اذن موالیه فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله عنه صرفا ولا عدلا ولعن الله من ذبح لغیر الله ولعن الله من سرق منار الارض ولعن الله من لعن والدیه وفی روایة للبخاری عن ابی جحیفة قال قلت لعلی رض هل عندکم کتاب قال لا الا کتاب الله او فهم اعطیه رجل مسلم او ما فی هذه الصحیفة قلت وما فی هذه الصحیفة قال العقل وفکاک الاسیر ولا یقتل مومن بکافر وقد روی اطراف هذا الکتاب فی مسلم وغیره من السنن قال الحافظ والجمع بین هذه الاحادیث ان الصحیفة کانت واحدة وکان جمیع ذلک المسائل مکتوبا فیها فنقل کل واحد من الرواة عنه ما حفظه

اور ذمی نہ قتل کیا جائے اپنے عہد کی حیثیت سے۔ اور جو شخص کہ دعوے کرے نسب کا اپنے باپ کے نسب کے سوا یا دوستی رکھے کسی قوم سے بغیر اپنے موالی کے اجازت کے اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی نہیں قبول کرے گا اللہ اوس سے توبہ اور نہ فدیہ اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو ذبح کرے اللہ کے نام کے سوا پر اور لعنت ہے اللہ کی اوسپر جو چوری کرے زمین کی سرحدیں اور لعنت ہے اللہ کی اوس شخص پر جو لعنت کرے اپنی والدین پر۔ اور بخاری کی روایت میں ہے حضرت ابو جحیفہ سے کہتے ہیں کہ کہا مینے علی رض سے کیا ہے تمہارے پاس کوئی کتاب کہا نہیں مگر کتاب اللہ یا وہ سمجھ جو مسلمان کو دیگئی ہے یا وہ جو کہ اس صحیفہ میں ہے۔ مینے پوچھا کیا ہے اس صحیفہ میں کہا دیت کا بیان اور چھوڑانا قیدی کا اور نہ مارا جائے مومن کافر کے عوض میں اس حدیث کے ٹکڑے مسلم اور اوس کے سوا اور سنن میں ہیں حافظ نے کہا ہے کہ توفیق ان اختلافات حدیث کی یہ ہے کہ صحیفہ ایک ہی تھا اور یہ سب مسائل اوسمیں تھے پس ہر ایک نے حضرت علی سے وہی نقل کیا جو اُسے یاد رہا۔

حاشیہ هذا القول باق بعد هذا الصفحہ ۱۲

غرائب الالفاظ

شرح لغات

قوله من احدث - الحدث الامر الحادث المنکر الذی لیس بمعتاد ولا معروف فی السنة والمحدث بکسر الدال المهملة وفتحها فمعنے الکسر من نصر جانیا او اجاره والفتح هو الامر المبتدع وایواءه الرضاء عنه والصبر علیه واقرار قائله - **قوله صرف**

قوله من احدث۔ حدث وہ نیا برا کام جو نہ عادات اسلام میں ہو اور نہ معلوم سنت نبی صلعم سے اور محدث دال مہلہ کے فتح سے بھی ہے اور کسرہ سے بھی کسرہ کے معنی وہ شخص جو مدد کرے گنہگار کی اور پناہ دے اوسکو اور فتح کے معنی وہ امر جدید بدعت ہے۔ اور پناہ دینا اوسکا یہ ہے کہ اوس سے راضی رہنا اوس پر صبر کرنا اور اوس کے قائل کو برقرار رکھنا

قوله صرف ولا عدل یعنی توبہ اور فدیہ یا نفل اور فرض۔

ولاعدل - ای توبۃ وفدیۃ اونافلۃ وفریضۃ - **قولہ حرتیہا** - الحرۃ بشد الراء المہملۃ ارض ذات حجارۃ سود - مجمع البحار -

قولہ عائر وثور - ہما جبلان اما عیر فمعروف بالمدینۃ واما ثور فالمعروف انہ بمکۃ وفیہ غار بات فیہ لما ہاجر ورُوے قلیلا مابین عیر واُحد فیکون ثورا غلطا من الراوی وقیل ان عیرا جبلٌ بمکۃ والمراد انہ حرم من المدینۃ قدر مابین عیر وثور من مکۃ اوحرم المدینۃ تحریما مثل تحریم مابین عیر وثور بمکۃ علے حذف مضاف ووصف مصدر محذوف -

قولہ لایختلی خلاہا - بضم اولہ وفتح اللام ای لایقطع والخلا بالقصر النبات الرقیق مادام رطبا یقال اخلت الارض ای کثر خلاہا واذا یبس فہو حشیش -

قولہ تتکافأ - ای تتساوی فی القصاص والدیات والکفو النظیر والمساوی -

اقول - واما المسائل فکل الصحیفۃ مملوٌ من المسائل الظاہرۃ لا احتیاج لبیانہا والاکثر ذکرتہا سابقا واہمہا -

قولہ حرتیہا - حرۃ تشدید راء مہملہ سیاہ پتھروں والی زمین مجمع البحار -

قولہ عائر وثور - وہ دو پہاڑ ہیں پس عیر مدینہ میں مشہور پہاڑ ہے اور ثور پس مشہور تو یہ ہے کہ مکہ میں ہے اور اس میں ایک کھوہ ہے جس میں شب گذاری تہی رسول اللہ نے جب آپ نے ہجرت کی تہی اور کم روایت کیا گیا ہے کہ ما بین عیر واُحد - پس اب ہوگا لفظ ثور غلطی راوی کی - اور بعض نے کہا ہے کہ عیر پہاڑ ہے مکہ کا اور مراد یہ ہے کہ آپ نے حرام کیا ہے مدینہ میں سے بقدر اوس زمین کے جو درمیان عیر و ثور کے ہے مکہ میں یا حرام کیا ہے مدینہ کو ایسی تحریم سے کہ وہ مثل تحریم اوس جگہ کے ہے جو درمیان عیر و ثور کے ہے مکہ میں . . . بہ تقدیر حذف کرنے مضاف کے اور وصف مصدر محذوف کے۔

قولہ لایختلی خلاہا - بضم اول اور بفتح لام - یعنی نہ کاٹا جاوے اور خلا - الف مقصورہ کے ساتھہ - چھوٹی گھانس جو تر ہو بولا جاتا ہے اَخلَتِ الأرض یعنی بہت ہوگئی گھانس اوس کی اور جب سوکھہ جاوے تو وہ حشیش کہلاتی ہے۔

قولہ تتکافأ - یعنی برابر ہے قصاص میں اور دیت میں اور کفو کے معنی نظیر اور مساوی کے ہیں۔

کہتا ہوں میں - لیکن ذکر مسائل پس پورا صحیفہ بھرا ہوا ہے مسائل ظاہرہ سے جن کے ذکر کی ضرورت نہیں اور اکثر ان میں ذکر کر دیئے ہیں میں نے اوپر اور اہم مسائل ہیں۔

فصل متعلق بصحيفة النبي صلى الله عليه الذي كان عند علي رضي الله عنه

متعلق ہے اوس صحیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو حضرت علی کے پاس تہا

قول علی رض او فهم اعطيه رجل مسلم - فالمراد به فهم حكم الله الذي حكم به في كتابه او على لسان رسوله والتفقه فيهما وبذل الجهد واستفراغ الوسع ليتوصل به الى استنباط الاحكام التي ليست منصوصة في النصوص - اعلم ان الفهم والرأي في الدين من اعظم نعم الله التي انعم بها على عباده بل ما اعطي عبد عطاء بعد الاسلام افضل منه بل قيام الاسلام ونظامه عليه وبه بقاءه ثم ان الاجتهاد والاستنباط مما نطق به الكتاب وورد به السنة واطبق عليه الصحابة رضي الله تعالى عنهم فقال الله تعالى وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَهُ مِنْهُمْ - قال في الاكليل هذا اصل عظيم في الاستنباط وقال الله سبحانه وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً - فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ

قول علیؓ کا کہ او فہم اعطیہ رجل مسلم پس مراد اوس سے سمجہنا ہے اللہ کے حکم کا جس کا حکم کیا ہے اپنی کتاب میں یا اپنے رسول کی زبان پر۔ اور اون میں تفقہ کرنا یعنی اتمام کوشش اور پورا صرف کرنا اپنی وسعتِ علم کو تاکہ وسیلہ ہو یہ اون احکام کے استنباط کا جو نص صریح سے مذکور نہیں ہیں جان تو کہ سمجہ اور رائے سلیم دین میں اللہ کی اون بڑی نعمتوں میں سے ہے جو اوس نے اپنے بندوں پر انعام کی ہیں بلکہ نہیں دیا گیا بندہ کوئی بخشش اوس سے افضل اسلام کے بعد بلکہ قیام اور نظام اسلام کا اوسی پر ہے اور اسی سے اوس کی بقا ہے۔ اجتہاد اور استنباط وہ ہے کہ ذکر ہے اس کا قرآن میں اور وارد ہوئی ہے اس کے لیے حدیث۔ اور اتفاق کیا اوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ پس فرمایا اللہ پاک نے وَلَوْ رَدُّوْهُ۔ یعنی اگر رجوع کریں وہ طرف رسول کے اور اپنے حاکموں کے تو سمجہ لیں اوس کو وہ لوگ جو استنباط کر سکتے ہیں اون میں سے۔

کہا صاحب اکلیل نے کہ یہ اصل عظیم ہے استنباط میں اور کہا اللہ عزوجل نے۔ وَمَا کَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ سارے چلے جاویں۔ پس کیوں نہ نکلا اون کے ہر فرقہ میں سے ایک گروہ کہ سمجہ پیدا کریں دین میں اور تاکہ ڈرائیں اپنی قوم کو کہا صاحب اکلیل نے بہی کہ اشارہ ہے۔ اس میں اس بات کی طرف کہ سمجہ حاصل کرنا دین میں اور تعلیم کرنا جاہلوں کو فرض کفایہ ہے۔ اور استدلال لایا گیا ہے اس کے ساتھ

فِى الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ الآية - قال فى الاكليل ايضا فيها ان التفقه فى الدين وتعليم الجهال فرض كفاية واستدل به على جواز التقليد للعامى - واما السنة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين وانما انا قاسم والله يعطى رواه الشيخان وغير ذلك من الاحاديث الواردة فى مدونات الاحاديث - واما الآثار فروى سفيان الثورى عن الشيبانى عن الشعبى عن شريح ان عمر كتب اليه اذا وجدت شيئا فى كتاب الله فاقض به ولا تلتفت الى غيره وان اتاك شئ ليس فى كتاب الله فاقض بما سن به رسول الله صلى الله عليه وسلم فان اتاك ما ليس فى كتاب الله ولم يسن به رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقض بما اجمع عليه الناس وان اتاك ما ليس فى كتاب الله ولا سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يتكلم فيه احد قبلك فان شئت ان تجتهد رائك فتقدم وان شئت ان تأخر فتاخر وما ارى التاخر الا خيرا لك وروى ابو عبيد قال حدثنا ابو معوية عن الاعمش عن عمارة بن عمير عن عبد الرحمن بن يزيد عن ابن مسعود رض اكثروا عليه يوم - الحديث وفيه فان جاءه امر ليس فى

تقلید کے جائز ہونے پر جاہل کے لیئے - اور لیکن حدیث پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کے ساتھہ اللہ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے سمجھدار کر دیتا ہے اوس کو دین میں جز ایں نیست کہ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے روایت کیا اسکو شیخین نے اور اس کے سوا حدیثیں جو مذکور ہیں کتب احادیث میں۔

لیکن آثار صحابہ پس روایت کیا ہے سفیان ثوری نے شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ شریح سے کہ حضرت عمر نے اون کو لکھا تھا کہ جب پائے تو کوئی حکم قرآن میں تو فیصلہ کر اوس کے موافق اور اوس کے ماسوا پر متوجہ نہ ہو اور اگر پیش آئے تجھکو ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں پس حکم کر سنت رسول اللہ کے موافق پس اگر پیش آئے ایسا مسئلہ جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں تو حکم کر لوگوں کے اجماع کے موافق اور اگر ایسی صورت پیش آئے کہ کتاب اللہ میں نہ ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ اوس مسئلہ میں کلام کیا ہو تجھہ سے پہلے کسی نے تو اگر تو چاہے اجتہاد کرے تو اجتہاد کر اور تو چاہے کہ باز رہے اس سے تو باز رہ - اور نہیں خیال کرتا میں باز رہنے میں مگر بہتری واسطے تیرے۔

اور روایت کی ابو عبید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو معویہ نے اعمش سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عمارہ سے وہ عمیر سے وہ عبد الرحمن بن یزید سے وہ ابن مسعود رض سے کہ ایک روز اون سے لوگوں نے بہت سوال کیے الحدیث اور اوس میں ہے کہ اگر پیش آئے تجھے ایسا امر جو نہ ہو کتاب اللہ میں اور نہ

كتاب ولا قضى به نبيه صلى الله عليه وسلم
ولا قضى به الصالحون فليجتهد رأيه وروى
ابن ابي خيثمة من طريق الاعمش عن
القاسم بن عبد الرحمن عن ابيه عن
عبد الله بن مسعود مثله وكذا اروى
سفيان بن عتبة عن عبيد الله بن ابي يزيد
عن ابن عباس انه كان اجتهد رأيه وغير
ذلك من الآثار اللتى رواها الامام
ابن القيم في كتابه الاعلام الموقعين
ثم ان من شروط الاجتهاد مما اتفق
عليه علماء الاصول كما في مسلم
الثبوت وحصول المامول وغيرهما
ان يكون عارفا بعلوم الصرف والنحو
واللغة وغير ذلك من علوم العربية
وان يكون عالما بنصوص الكتاب والسنة
بقدر ما يتمكن به على استخراج الاحكام
من ماخذها ومعرفة مواقع الاجماع
وان يكون عالما بالناسخ والمنسوخ وان يكون
عالما باصول الفقه الذى هو عماد
فسطاط الاجتهاد واساسه الذى
تقوم عليه اركان بنائه - قال الامام ابن
القيم في الاعلام ان الرأى ثلثة اقسام
رأى باطل بلا ريب ورأى صحيح ورأى
هو موضع الاشتباه - والاقسام الثلثة
اشار اليه السلف فاستعملوا الرأى الصحيح
وعملوا به وافتوا به وسوغوا القول به و
ذموا الباطل ومنعوا من الفتيا۔

فیصلہ کیا ہو اوسکی بابتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ حکم
کیا ہو اوسکی بابتہ سلف صالحین نے پس چاہیئے کہ اجتہاد
کرے اپنی رائے سے. اور روایت کی ہے ابن ابی خیثمہ نے
اعمش کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں قاسم بن عبدالرحمن
سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن مسعود سے مثل اسکے
اور اسیطرح روایت کی ہے سفیان بن عتبہ نے عبید اللہ
بن ابی یزید سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہ وہ
اجتہاد کیا کرتے تھے اپنی رائے سے۔ اور اس کے سوا بہت
سے وہ آثار صحابہ جنکو روایت کیا ہے امام ابن قیم نے اپنی
کتاب اعلام الموقعین میں پھر ایسا نوکہ شرط اجتہاد کی جسپر
علماء اصول نے اتفاق کیا ہے جیسکہ مسلم الثبوت اور
حصول المامول وغیرہ میں ... مذکور ہے کہ وہ جاننے والا
ہو صرف نحو اور لغت اور ان کے سوا علوم عربیہ اور عالم
ہو نصوص کتاب اللہ اور حدیث کا اوسقدر کہ ممکن ہو اوس
کے ذریعہ سے استخراج احکام کا اوس کے ماخذ سے
اور پہچاننے مواقع اجماع کے اور عالم ہو ناسخ منسوخ کا
اور عالم ہو اصول فقہ کا جو ستون ہے بنیاد اجتہاد کی
اور اوس کی وہ بنیاد ہے جسپر قائم ہیں ارکان بناء اجتہاد
کی. کہا امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں کہ رائے کی
تین قسم ہیں. رائے باطل بلا شک. رائے صحیح بلا شک.
اور وہ رائے جو محل اشتباہ ہو۔ اور ان تینوں قسموں کی طرف
اشارہ کیا ہے سلف نے پس استعمال کیا انہوں نے
رائے صحیح کو اور عمل کیا اوسپر اور فتوے دیے اوس کے
موافق اور جاری کیا اپنے مذہب کو اوسپر
اور برائی کی رائے باطل کی اور منع کیا اوسپر عمل کرنے
اور اوس کے موافق فتوے اور فیصلہ دینے سے
اور رکھو لا اپنی زبانوں کو اوس کی اور اوس رار دینے

والقضاء به واطلقوا السنتهم بذمه وذم
اهله فالراى الباطل انواع احدها هو
الراى المخالف للنص وثانيها هو الكلام
فى الدين بالخرص والظن من غير النظر
الى النصوص والآثار وثالثها هو الراى
بالمقائس الباطلة التى وضعها اهل البدع
والضلال ورابعها الراى الذى احدثت
به البدع وغيرت به السنن وخامسها
هو الراى المذموم فى احكام شرائع الدين
بالاستحسان والظنون والراى المحمود
ايضا انواع الاول راى الصحابة الذين
شاهدوا التنزيل وعرفوا التاويل وفهموا
مقاصد الرسول فنسبة رائهم كنسبتهم
الى صحبته صلى الله عليه وسلم والثانى هو
الراى الذى يفسر النصوص ويبين
وجه الدلالة منها ويقررها ويوضح محاسنها
ويسهل طريق الاستنباط منها كما قال
عبدان سمعت عبد الله بن المبارك
يقول ليكن الذى تعتمد عليه الاثر وخذ
من الراى ما يفسر لك الحديث ـ وهذا
هو الفهم الذى يختص الله سبحانه به من
يشاء من عباده والثالث الذى تواطأت
عليه الائمة وتلقاه خلفهم عن سلفهم
فان ما تواطؤا عليه من الراى لا يكون الا
صوابا ـ والرابع هو الراى الذى يكون بعد
طلب علم الواقع من الكتاب والسنة
وقضاء الخلفاء الراشدين بان لم يجد فيها

والے کی مذمت میں۔ پس رائے باطل کی چند قسمیں ہیں۔
اول وہ رائے جو مخالف ہو نص کی۔ دوسرے کلام کرنا
دین میں اٹکل اور گمان کے ساتھہ نصوص اور آثار پر
نظر کیے بغیر۔ تیسرے وہ رائے جو مبنی ہو قیاسات باطلہ پر
جن کو وضع کیا اہل بدع نے۔ اور چوتھی وہ رائے کہ پیدا ہوں
اوس سے بدعتیں اور بدل جائیں سنتیں۔ اور پانچویں
وہ رائے مذموم احکام شرائع دین میں جو طبیعت کو خوش
لگے اور اٹکل سے ہو اور رائے محمود بھی چند قسم ہے
اول رائے صحابہ کی جنہوں نے مشاہدہ کیا قرآن کا اور پہچانا
تاویل کو اور سمجھا مقاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پس نسبت اون کی رایوں کی مثل اون کی نسبت کے
ہے صحبت رسول اللہ کی طرف اور دوسرے وہ رائے
جو تفسیر کی جاوے نصوص سے اور بیان کی جاوے
وجہ دلالت کی اور ثابت کیا جائے اوسکو بیان ہوں
محاسن اوس کے اور سہل ہو طریقہ استنباط کا اوس سے
جیسے کہا عبدان نے کہ سنا میں نے عبد اللہ بن المبارک
سے کہ چاہیئے کہ ہو کہ اعتماد کرے اوسپر اثر اور اختیار کر
وہ رائے کہ تفسیر کرے اوس کی حدیث۔ یہ وہ سمجھ ہے
کہ خاص کرتا ہے اللہ اوس کے ساتھہ اپنے بندوں
میں سے جس کو چاہتا ہے اور تیسرے وہ رائے ہے
جسپر تواتر کرے امت اور پہونچی ہو خلف کو سلف سے
اور جسپر اتفاق اور تواتر ہوگا وہ رائے نہیں ہوگی مگر صواب۔
چوتھی وہ رائے جو ہو بعد تلاش اوس علم کے جو کتاب اللہ
اور سنت اور قضائے خلفائے راشدین میں ہے بایں طور کہ نہ
پاوے ان میں پس اجتہاد کرے اپنی رائے سے اور دیکھے
اقرب اس مسئلہ کی طرف کتاب اللہ اور سنت اور قضایا
صحابہ میں پس یہ رائے وہ ہے کہ جاری کیا اوسکو

فاجتهد رايه ونظر الى اقرب ذلك من الكتاب
والسنة واقضية الصحابة فهذا هو الرائے
الذی سوّغه الصحابة واستعملوه واقر
بعضهم بعضا علیه - اقول ان الامام
ابن القیم قد قسم الرای الی ثلثة اقسام کما
اسلفناه من قوله فی صدر المسئلة من
کتابه الاعلام ثم انه ساق الکلام فے
تفاصیل القسمین الاولین وهو الرائ
الباطل بلاریب والصحیح بلاریب وفات
منه الکلام فی القسم الثالث وهو الرای فی
موضع الاشتباه وهو الرای الذی هو فی
محل الاجتهاد وعند تعارض النصوص
والادلة بان یکون نص مقتضاه قولٌ
قال به مجتهد بالاستنباط عنه او القیاس
علیه وثم نص اٰخر قضیته خلاف هذا
القول فاشتبه الامر فهذا هو الرائے
الثالث - ثم بعد ذلک اقول ان ما
قال به علی رضی الله تعالی عنه من قوله
او فهمٌ اعطیه رجلٌ مسلمٌ فاراد به رضی
الله تعالی عنه الرای علی مقتضی النص
سواء کان من قسم الثانی او الثالث و
اما ما روی عن علی رضی الله تعالی عنه
ایضا بخلاف ذلک القول من قوله رضی
الله عنه لو کان الدین بالرای لکان اسفل
الخف اولی بالمسح من اعلاه وقد رأیت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح
علی ظاهر خفیه رواه ابو داؤد وغیره

صحابہ نے اور استعمال کیا اوسکا اور ثابت رکھا اوسپر
بعض نے بعض کو۔
کہتا ہوں میں کہ امام ابن قیم نے تقسیم کی ہے
رائے کی تین قسموں کی طرف جیسکہ اول بیان کر دیا ہم نے
اوس کی کتاب اعلام الموقعین کا قول صدر مسئلہ میں۔ پھر
اول دونو قسموں کی تفصیل بکی ہے اور وہ رائے باطل
اور رائے صحیح ہیں۔ اور فوت ہو گیا کلام کرنا اونسے
قسم ثالث میں۔ اور وہ وہ رائے ہے جو محل اشتباہ میں
ہو۔ اور وہ رائے ہے جو ہو محل اجتہاد میں نصوص
اور ادلہ کے تعارض کے وقت باین طور کہ ہو ایک نص
جس کا مقتضے ایک مسئلہ ہو قول کرے اوسکا مجتہد اوس
نص سے استنباط کرکے یا اوسپر قیاس کرکے اور
اسی مسئلہ میں دوسری نص ہو کہ اوسکا اقتضاء خلاف
ہو اس قول کے پس مشتبہ ہو گیا امر پس یہ ہے
وہ تیسری قسم پھر اس کے بعد کہتا ہوں میں کہ حضرت
علیؓ نے جو یہ کہا ہے کہ اَوْ فَہْمٌ اُعْطِیَہٗ رَجُلٌ مُسْلِمٌ
تو مراد آپ کی اس سے وہ رائے ہے جو مقتضائے
نص کے موافق ہو۔ خواہ قسم ثانی سے ہو یا قسم ثالث
سے۔
اور لیکن وہ روایت جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
ہے اس قول کے خلاف کہ کہا آپ نے کہ اگر ہوتی
بنیاد دین کی عقل پر تو ہوتا مسح کرنا موزہ کے تلے پر اولیٰ
اوپر مسح کرنے سے اور دیکھا ہے میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کرتے تھے آپ ظاہر خفین
پر روایت کیا ہے اس کو ابو داؤد وغیرہ نے تو
مراد اوس سے رائے باطل ہے یعنی جبکہ وارد ہوگی
نص ایک صورت پر کسی مسئلہ میں پس نہ عقل کام دیگی

فالمراد به هو الرای الباطل یعنی اذا ورد النص علے وجه فی مسئلة فلا فهم ولا رای بخلافه فانه باطل ولیس من الدین بل الدین هو وجه النص فالرای فی مسئلة الخف ان اسفله یباشر الارض ویلاقی النجاسة وقضیته ان یمسح علے اسفله رای باطل لما یرده النص وکذا ما قاله الشیخ فی الاعلام ایضا قال الامام احمد حدثنا یزید بن هارون قال اخبرنا عاصم الاحول عن الشعبی قال سئل ابو بکر عن الکلالة فقال انی سأقول برائی فان یکن صوابا فمن الله وان یکن خطأ فمنی ومن الشیطان اراه ماخلا الوالد والولد **فان قیل** کیف یجتمع هذا مع ما صح عنه من قوله ای سماء تظلنی وای ارض تقلنی ان قلت فی کتاب الله برائی وکیف یجامع هذا الحدیث الذی تقدم بمن قال فی القرآن برایه فلیتبوأ مقعده من النار **فالجواب** ان الرای نوعان احدهما رای مجرد لا دلیل علیه بل هو خرص وتخمین فهذا الذے اعاذ الله الصدیق والصحابة عنه رضی الله تعالی عنهم والثانی رای مستند الے استدلال واستنباط من النص وحده ومن نص آخر معه فهذا من الطف فهم النصوص وادقه ومنه رایه فی

اوس کے خلاف نہ سمجھ پس وہ باطل ہے اور نہیں داخل ہے دین میں بلکہ دین تو وہی ہے جو مقتضی ہے نص کا پس رائے مسئلہ خف میں کہ اوسکا اسفل مباشر ہوتا ہے زمین سے اور ملاقی ہوتا ہے نجاست سے جسکا مقتضی یہ ہے کہ مسح کیا جاوے موزہ کے اسفل پر رائے باطل ہے اس وجہ سے کہ رد کرتی ہے اسکو نص اور اسیطرح وہ جو ذکر کیا ہے شیخ ابن قیم نے اعلام میں کہ کہا امام احمد نے حدیث بیان کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا خبر دی ہم کو عاصم احول نے شعبی سے روایت کرکے کہا کہ سوال کیے گئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کلالہ کی بابت تو فرمایا آپ نے کہ کہوں گا میں اوس میں اپنی رائے سے پس اگر وہ درست ہے تو اللہ کی جانب سے اور اگر خطا ہے تو میری جانب سے اور شیطان کی جانب سے خیال کرتا ہوں میں کلالہ کو ماسوا والد اور ولد کے **پس اگر اعتراض کیا جاوے** کہ کیسے جمع ہوگا یہ قول اوس صحیح روایت کے ساتھ جو ابو بکر صدیق سے ہے کہ کونسا آسمان مجھے ڈھانکیگا اور کونسی زمین مجھے ٹھہرائیگی اگر قرآن میں اپنی رائے سے کچھ کہوں اور کیسے جمع ہوگی یہ حدیث متقدم مَنْ قَالَ فِی القرآنِ الحدیث کے ساتھ یعنی جس نے تفسیر کی قرآن کی اپنی رائے سے پس چاہیے کہ بنالے اپنا ٹھکانہ دوزخ کا **تو جواب** اوسکا یہ ہے کہ رائے کی دو قسمیں ہیں ایک تو رائے مجرد جسپر کوئی دلیل نہ ہو بلکہ ہو اٹکل اور اندازہ سے پس یہ ہے جس سے پناہ مانگی ہے ابو بکر صدیق رضی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے۔ اور دوسرے وہ رائے جو مستند ہو دلیل کیطرف اور مستنبط ہوتی ہو صریح حکم یا ایسے حکم سے جسکے ساتھ دوسری دلیل ملکر صریح ہو پس یہ باریک بینی ہے اور عمیق اور لطیف رائے ہے اور اسی قسم سے ہے

الكلالة انما ماعدا الوالد والولد فان الله
سبحانه ذكر الكلالة فى موضعين من
القرآن ففى احد الموضعين ورث
معها الاخ والاخت من الام ولا ريب
ان هذه الكلالة ماعدا الوالد والولد
والموضع الثانى ورث معها ولد الابوين
او الاب النصف والثلثين فاختلف
الناس فى هذه الكلالة والصحيح فيها
قول الصديق الذى لا قول سواه وهو
الموافق للغة العرب كما قال الشاعر۔
شعر۔ ورثتم قناة المجد لا عن كلالة
عن ابنى مناف عبد شمس وهاشم
اى انما ورثتموها عن الآباء والاجداد
لا عن حواشى النسب وعلى هذا فلا
يرث ولد الاب والابوين لا مع اب
ولا مع جد كما لم يرثوا مع الابن ولا ابنه
وانما ورثوا مع البنات لانهم عصبة فلهم
ما فضل عن الفروض۔ انتهى ما قال ابن
القيم فى كتابه الاعلام۔

راے ابوبکرؓ کی کلالہ کے بارہ میں کہ وہ ماسوا والد اور ولد کے
ہے پس اللہ سبحانہ نے ذکر کیا ہے کلالہ کا قرآن میں
دو جگہ پس ایک جگہ وارث کیا ہے اوسکو بھائی اور اخت
من الام کے ساتھ اور شک نہیں ہے کہ یہ کلالہ ماسوا والد
اور ولد کے ہے اور دوسری جگہ وارث کیا ہے اوس
کے ساتھ والد الابوین یا ولد الاب کے ساتھ نصف کا اور
دو ثلث کا۔ پس اختلاف کیا لوگوں نے اس کلالہ کے ترجمہ
میں اور صحیح اس بارہ میں قول ابوبکر صدیق کا ہے۔
نہیں ہے کوئی قول (معتبر) اوس کے سوا۔ اور وہی موافق
ہے لغت عرب کے جیسے کہ کہا شاعر نے کہ شعر
وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے سلسلہ کے کلالہ کی جانب سے
نہیں بلکہ ابن مناف یعنے عبد شمس اور ہاشم کی طرف سے
یعنی وارث ہوئے ہو تم بزرگی کے آباء و اجداد سے نہ زوائد
نسب سے اور اس بنا پر پس نہیں وارث ہوگا ولد الاب
اور نہ ولد الابوین باپ کے ساتھ اور نہ دادا کے ساتھ جیسے کہ
نہیں وارث ہوتے وہ بیٹے کے ساتھ اور نہ پوتے کے
ساتھ جز این نیست کہ وارث ہوتے ہیں بیٹیوں کے ساتھ اس
وجہ سے کہ وہ عصبہ ہیں پس اون ہی کیلئے ہے جو بچ جاوے ذوی
الفروض سے ختم ہوا ابن قیم کی کتاب الاعلام کا قول۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الصلح يوم الحديبية

یہ وہ تحریر ہے جو لکھی رسول اللہ نے صلح حدیبیہ میں

اخرج الامام احمد قال حدثنا
يزيد بن هارون قال اخبرنا محمد
ابن اسحق بن يسار عن الزهرى محمد
بن مسلم بن شهاب عن عروة بن
الزبير عن المسور بن مخرمة ومروان

تخریج کی ہے امام احمد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
یزید بن ہارون نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن اسحق بن یسار
نے زہری محمد بن مسلم بن شہاب سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عروہ بن زبیر سے وہ روایت
کرتے ہیں مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے کہا

ابن الحکم قال خرج رسول الله صلى الله
عليه وسلم عام الحديبية يريد زيارة
البيت لا يريد قتالا وساق معه الهدي
سبعين بدنة وكان الناس سبع مائة
رجل - فكانت كل بدنة عن عشرة
قال وخرج رسول الله صلى الله عليه
وسلم حتى اذا كان بعسفان لقيه
بشير بن سفيان الكعبي فقال يا رسول
الله هذه قريش قد سمعت بمسيرك
فخرجت معها العوذ المطافيل قد لبسوا
جلود النمر يعاهدون الله ان لا تدخلها
عليهم عنوة ابدا وهذا خالد بن الوليد
في خيلهم قد قدموا الى كراع الغميم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا ويح قريش لقد اكلتهم الحرب ماذا
عليهم لو خلوا بيني وبين سائر الناس
فان اصابوني كان الذي ارادوا وان
اظهرني الله عليهم دخلوا في الاسلام
وهم وافرون وان لم يفعلوا قاتلوا
وبهم قوة فما تظن قريش والله اني
لا ازال اجاهد لهم على الذي بعثني الله
له حتى يظهره الله له او تنفرد هذه السالفة
ثم امر الناس فسلكوا ذات اليمين بين
ظهري الحمض على طريق تخرجه على
ثنية المرار والحديبية من اسفل
مكة قال فسلك بالجيش تلك الطريق
فلما رأت خيل قريش قترة الجيش قد

دونوں نے کہ سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ
کے سال میں بقصد زیارت بیت اللہ نہ بارادۂ قتال۔
اور اپنے ہمراہ ستر اونٹ قربانی کے لئے۔ آپ کے
ہمراہ سات سو آدمی تھے۔ پس تھا ہر اونٹ دس آدمیوں
کی جانب سے۔ کہا راوی نے پس تشریف لیچلے رسول اللہ
یہانتک کہ جب مقام عسفان پر پہونچے تو ملا آپ سے
بشیر بن سفیان کعبی
پس کہا کہ اے رسول اللہ قریش تیار ہیں اونھوں نے
آپ کے سفر کی خبر سنلی تھی۔ اپنے ہمراہ سب چھوٹے
اور بڑوں کو لے لیا ہے۔ پوستین چیتوں کی کھالوں کی
(یعنی چلتہ) پہنے ہوئے ہیں قسم کھائی ہے کہ آپ کو
قوت اور غلبہ سے ہرگز مکہ میں نہیں جانے دینگے اور
خالد بن ولید بھی لشکر سواروں کا لیکر آرہے ہیں اور منزل کراع
غمیم تک پہونچ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
افسوس قریش پر لڑائی نے اونکو کھالیا کاش اگر قریش مجھے
اور لوگوں کے معاملہ میں تعرض نکرتے اور حائل نہوتے پس
اگر وہ لوگ مجھ پر غالب آتے تو قریش کی مراد حاصل تھی اور اگر اللہ
مجھے اون لوگوں پر غالب کر دیتا تو قریش اسلام لے آتے
جو ایک جماعت کثیر ہیں اور اگر اسلام نہ لاتے تو لڑتے اور وہ
صاحب قوت ہیں۔ قریش کا کیا خیال ہے بخدا میں قریش سے
ہمیشہ لڑتا رہونگا اوس امر پر جسپر خدا نے مجھے بھیجا ہے جبتک
کہ اللہ اسلام کو غالب کرے یا جاتی رہے تنہا باقی ہے۔ پھر
آپنے لوگوں کو حکم دیا کہ اوس راستہ چلیں جو آبادی حمض کی پشت
کیجانب کو سیدھی طرف واقع ہے اور وہ راستہ حدیبیہ کو اسفل
مکہ کیجانب چھوڑتا ہوا ثنیۃ المرار کو جاتا ہے پس چلا لشکر اسی راستہ
پس سواران قریش کو معلوم ہوا کہ اسلامی لشکر نے راستہ
بدل دیا ہے تو وہ جماعت قریش کی طرف لوٹ آئی

خالفوا عن طريقهم نكسوا راجعين الى قريش فخرج رسول الله صلے الله عليه وسلم حتى اذا سلك ثنية المرار بركت ناقته فقال الناس خلأت فقال صلے الله عليه وسلم ما خلأت وما هو بخلق ولكن حبسها حابس الفيل عن مكة والله لا تدعوني قريش اليوم الى خطة يسألوني فيها صلة الرحم الا اعطيتهم اياها ثم قال للناس انزلوا فقالوا يا رسول الله وما بالوادي من ماء ينزل عليه الناس فاخرج صلے الله عليه وسلم سهما من كنانته واعطاه رجلا من اصحابه فنزل في قليب من تلك القلب فغرزه فيه فجاش الماء بالرواء حتى ضرب الناس عنه بعطن فلما اطمان رسول الله صلے الله عليه وسلم اذا بديل بن ورقاء في رجال من خزاعة فقال لهم كقوله لبشير بن سفيان فرجعوا الى قريش فقالوا يا معشر قريش انكم تعجلون على محمد وان محمدا لم يات لقتال انما جاء زائرا لهذا البيت معظما لحقه فاتهموهم قال محمد بن اسحق قال الزهري وكانت خزاعة في عيبة رسول الله صلے الله عليه وسلم مسلمها ومشركها لا يخفون على رسول الله صلے الله عليه وسلم شيئا كان بمكة قالوا وان كان انما جاء لذلك فلا والله لا يدخلها ابدا علينا عنوة ولا

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر فرماتے رہے یہانتک کہ جب ثنیۃ المرار تک پہونچے تو ناقہ مبارک بیٹھ گئی لوگوں نے کہا کہ تھک گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تھکنا اسکی عادت نہیں ہے لیکن روکا ہے اسکو اللہ تعالی نے قسم بخدا انہیں چاہینگے مجھے قریش کوئی امر اہم جس سے کہ مقصود اونکو صلہ رحم ہو مگر کہ مان لونگا میں اوسکو پھر لوگوں سے فرمایا کہ یہیں مقام کرو عرض کی کہ یا رسول اللہ اس وادی میں پانی نہیں ہے جسپر لوگ ٹھہریں آپ نے اپنی ترکش سے تیر نکالا اور ایک صحابی کو دیا اوس صحابی نے اوس تیر کو ایک گڑھے میں گاڑ دیا جہاں سے پانی نے بڑی شدۃ سے جوش مارا جس سے سب لوگ سیراب ہو گئے جب مقام کر چکے رسول اللہ تو بدیل بن ورقاء خزاعہ کی ایک جماعت کے ہمراہ آئے۔ آپنے انسے بھی وہی فرمایا جو بشیر بن سفیان سے کہا انہا پس لوٹ گئے وہ سب قریش کی طرف اور کہا کہ اے گروہ قریش تم جلدی کر رہے ہو محمد پر حالانکہ وہ تم سے لڑنے کو نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کو آئے ہیں پس باز رہو اونسے کہا محمد بن اسحق نے کہا زہری نے کہ تھے خزاعہ مسلمان اور مشرک سب کے سب رسول اللہ کے ہم عہد جو بات مکہ میں ہوتی تھی وہ آپ سے بالکل نہیں چھپاتے تھے کہا قریش نے اگرچہ وہ اسی واسطے آئے ہیں تب بھی قسم بخدا ہرگز نہیں داخل ہوسکیں گے مکہ میں ہم پر زبردستی تا کہ آئندہ عرب اس کی بابتہ باتیں بنائیں۔

پھر قریش نے مکرز بن حفص بن اخشف کو جو بنی عامر میں سے تھے آپ کی خدمت میں بھیجا۔ جب اوسپر رسول اللہ کی نظر پڑی تو فرمایا یہ شخص فریبی ہے جب وہ آپ کے پاس پہونچا تو آپ نے اوس سے

تحدث بذلك العرب ثم بعثوا اليه
مكرز بن حفص بن الاحنف احد بني
عامر بن لوئ فلما راه رسول الله صلے
الله عليه وسلم قال هذا رجل غادر فلما
انتهى الى رسول الله صلے الله عليه وسلم
كلمه صلے الله عليه وسلم بنحو مما
كلم به اصحابه ثم رجع الى قريش فاخبرهم
بما قال له رسول الله صلے الله عليه وسلم
فبعثوا اليه الحلس بن علقمة الكناني
وهو يومئذ سيد الاحابيش فلما راه
رسول الله صلے الله عليه وسلم قال هذا
من قوم يتألهون فابعثوا الهدى في وجهه
فبعثوا الهدى فلما راى الهدى يسيل
عليه من عرض الوادي في قلائده قد
اكل اوتاره من طول الحبس عن محله
رجع ولم يصل الى رسول الله صلے الله
عليه وسلم اعظاما لما راى فقال يا معشر
قريش قد رأيت ما لا يحل صد الهدى
في قلائده قد اكل اوتاره من طول
الحبس عن محله فقالوا اجلس انما انت
اعرابي لا علم لك فبعثوا اليه عروة
بن مسعود الثقفي فقال يا معشر قريش
اني قد رأيت ما يلقى منكم من تبعثون
الى محمد اذا جاءكم من التعنيف وسوء
اللفظ وقد عرفتم انكم والد واني ولد
وقد سمعتم بالذي نابكم فجمعت من
اطاعني من قومي ثم جئت حتى اسيتكم

بہی وہی فرمایا جو بشیر و بدیل سے فرمایا تہا۔ اوس نے
واپس جاکر خبر دی قریش کو اون باتوں کی جو رسول اللہ نے
فرمائی تہیں پہر بہیجا قریش نے آپ کی خدمت میں
حلس بن علقمہ کنانی کو جو قبیلہ احابیش کا سردار
تہا جب آپ نے اوس کو دیکہا تو فرمایا کہ یہ خدا
پرست قوم میں سے ہے اس کے سامنے قربانی
کے اونٹ لاؤ چنانچہ وہ سب اوس کے سامنے
کیے گئے جب اوس نے قربانی کے اونٹوں کو
اپنی طرف پہاڑ سے اُترتے دیکہا کہ قلائد کی ناتیں اونہوں
نے بہوک کی وجہ سے چاب لی ہیں تو وہ حضور رسول اللہ
کی خدمت میں بہی نہیں آئے اور وہیں سے لوٹ
گئے کیونکہ قربانی کے اونٹوں کی حالت نے اونپر
اثر کیا حلس نے واپس جاکر کہا کہ اے جماعت
قریش میں نے وہ چیز دیکہی ہے جس کا روکنا جائز
نہیں ہے یعنی قربانی کے اونٹ اون کے گلے
میں ہار پڑے ہوئے ہیں جن کی ناتیں بہت روز ٹہیرنے
کی وجہ سے بہوک میں اونہوں نے چاب لی ہیں۔
قریش نے کہا تو بیٹہ جا تو تو بے سمجہ آدمی ہے تو نہیں
سمجہتا پہر عروہ بن مسعود ثقفی کو بہیجنے کا ارادہ کیا عروہ
نے جواب دیا کہ اے جماعت قریش میں دیکہ رہا ہوں اس
بات کو جس کو تم بہیجتے ہو محمد کے پاس جب وہ واپس
آتا ہے تو اوس سے بدگوئی اور اوسپر بدگمانی کیجاتی ہے
حالانکہ تم جانتے ہو کہ تم میرے بجائے والد کے ہو
اور میں بجائے تمہاری اولاد کے ہوں اور جب میں نے
سنا کہ تم پر امر اہم طاری ہوا ہے تو اپنے مطیع قوم کو
تمہارے ساتہہ شریک کیا اور اپنی جان لیکر تمہاری غمخواری
کو حاضر ہوا۔ قریش نے کہا تو سچا ہے اور تجہپر ہمکو بدگمانی

بنفسه قالوا صدقت ما انت عندنا بمتهم
فخرج حتى اتى رسول الله صلى الله عليه
وسلم فجلس بين يديه فقال يا محمد
جمعت اوباش الناس ثم جئتهم لبيضتك
لتفضها انها قريش معها العوذ المطافيل
قد لبسوا جلود النمور يعاهدون
الله ان لا تدخل عليهم عنوة ابدا وايم
الله لكاني بهؤلاء قد انكشفوا عنك غدًا
قال وابوبكر الصديق رضي الله عنه
خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم
قاعد فقال امصص بظر اللات انحن
ننكشف عنه قال من هذا يا محمد قال
هذا ابن ابي قحافة قال اما والله لولا يد
كانت لك عندي لكافاتك بها ولكن
هذه بها ثم تناول لحية رسول الله
صلى الله عليه وسلم والمغيرة بن شعبة
واقف على راس رسول الله صلى الله
عليه وسلم في الحديد يجعل يقرع يده
قال امسك يدك عن لحية رسول الله
صلى الله عليه وسلم قبل والله لا تصل
قال ويحك ما افظك واغلظك قال
فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من هذا يا محمد قال هذا ابن
اخيك المغيرة بن شعبة قال اغدر
هل غسلت سوءتك الا بالامس قال
فكلمه رسول الله صلى الله عليه وسلم
بمثل ما كلم به اصحابه فاخبره انه لم يات

نہیں ہوگی۔ پس عروہ رسول اللہ کی خدمت میں گئے اور
آپ کے سامنے بیٹھ گئے اور کہا کہ اے محمد تم نے چند
اوباش جمع کر لیے اور پھر ان کو لائے ہو کہ اپنی نسل کو
ہلاک کرو۔ وہ لوگ قریش ہیں جو نکل کھڑے ہوئے ہیں
اپنے چھوٹے بڑوں کے ساتھ چیتوں کی پوستینیں پہنے
ہوئے ہیں اور قسم کھا کر آئے ہیں کہ تم کو ہرگز زبردستی
مکہ میں داخل نہیں ہونے دینگے۔ اور خدا کی قسم میں دیکھ
رہا ہوں کہ کل ہی یہ سب علیحدہ ہو جاوینگے تم سے ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے پیچھے تھے سخت گالی دیکر
کہا کہ کیا ہم علیحدہ ہو جاویں گے آپ سے۔ کہا عروہ نے
اے محمد یہ کون ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ابو قحافہ کے
بیٹے ہیں عروہ نے کہا قسم خدا کی اگر آپ کی عظمت کا
خیال نہ ہوتا تو میں اسکا بدلہ لے لیتا لیکن یہ اسکا بدلہ
ہے پس ہاتھ لگایا آپ کے ریش مبارک کے۔
مغیرہ بن شعبہ زرہ بکتر پہنے رسول اللہ کے پیچھے کھڑے
تھے وہ عروہ کے ہاتھ جھٹکتے تھے اور کہتے تھے کہ علیحدہ
کر اپنا ہاتھ رسول اللہ کی ڈاڑھی پر سے پہلے اس سے کہ پہونچوں
میں۔ کہا عروہ نے کس قدر بدگو اور درشت زبان
ہو۔ رسول اللہ نے تبسم فرمایا تو عروہ نے پوچھا یہ
کون ہے فرمایا کہ تیرا بھتیجا ہے مغیرہ بن شعبہ۔
عروہ نے کہا اے بدعہد کل ہی سے تو تو نے استنجا
کرنا سیکھا ہے۔ پس کلام کرتے رہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عروہ کے ساتھ جیسے پچھلے قاصدوں کے
ساتھ گفتگو کی تھی اور فرمایا کہ ہم لڑنے کے ارادہ
سے نہیں آئے ہیں پس رخصت ہوئے عروہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ دیکھ رہے
تھے ان برتاؤں کو جو آپ کے اصحاب آپ کے ساتھ

يريد حربا قال فقام من عند رسول الله
صلى الله عليه وسلم وقد رأى ما يصنع
به اصحابه لا يتوضأ وضوءا الا ابتدروه
ولا يبسق بصاقا الا ابتدروه ولا يسقط
من شعره شيء الا اخذوه فرجع الى
قريش فقال يا معشر قريش انى جئت كسرى
فى ملكه وجئت قيصر والنجاشى فى ملكهما
والله ما رأيت ملكا قط مثل محمد فى اصحابه
ولقد رأيت قوما لا يسلمونه بشيء
ابدا فروا رأيكم قال وقد كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قبل ذلك بعث
خراش بن امية الى مكة وحمله على جمل
يقال له الثعلب فلما دخل مكة عقرت
به قريش وارادوا قتل خراش فمنعهم
الاحابيش حتى اتى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فدعا عمر رضى الله عنه
ليبعثه الى مكة فقال يا رسول الله
انى اخاف قريشا على نفسى وليس بها من
بنى عدى احد يمنعنى وقد عرفت قريش
عداوتى اياها وغلظتى عليها - و لكن
ادلك على رجل هو اعز منى عثمان بن
عفان قال فدعا رسول الله صلى الله
عليه وسلم فبعثه الى قريش تخبرهم انه
لم يات للحرب وانه جاء زائرا لهذا
البيت معظما لحقه فخرج عثمان حتى
اتى مكة ولقيه ابان بن سعيد بن العاص
فنزل عن دابته وحمله بين يديه وردف

کرتے تھے جب آپ وضو کرتے تو مستعمل پانی ہاتھوں
ہاتھ لیتے اور جب آپ تھوکتے تو آپ کے تھوک
کو ہاتھوں میں لیتے تھے اور نہیں گرتا تھا کوئی بال آپ کا
مگر کہ اوسکو جھپٹ لیتے تھے۔ عروہ نے قریش سے
آکر کہا کہ اے گروہ قریش میں نے کسرےٰ کو اوس
کے ملک میں دیکھا ہے قیصر کو اوس کے ملک اور
نجاشی کو اوس کے ملک میں دیکھا ہے قسم اللہ کی
کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا جیسا محمد کو اوس کے
اصحاب میں۔ میں نے دیکھا ہے ایسی قوم کو کہ نہیں
قبضہ کرنے دینگے محمد پر کسیطرح۔ آیندہ تم کو اختیار
ہے۔ اور اس سے پیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خراش بن امیہ خزاعی کو اپنی ثعلب نامی اونٹ
سوار کرکے بجانب مکہ روانہ کیا تھا جب خراش وہیں
داخل ہوئے قریش نے اون کے اونٹ کو ہلاک
کر دیا اور خراش کے قتل کا ارادہ کیا لیکن پناہ دی
اون کو قبیلہ احابیش نے یہانتک کہ وہ واپس آئے
خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ تو
آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا کر فرمایا کہ تم مکہ جاؤ اونہوں نے
عرض کی یا رسول اللہ مجھے قریش سے اپنی جان کا اندیشہ ہے
کیونکہ وہاں کوئی بھی میرے قبیلہ بنی عدی میں سے نہیں ہے
جو مجھے پناہ دیگا اور آپ کو معلوم ہے جو کچھ قریش کو مجھ
عداوت اور بغض ہے۔ البتہ میں ایک آدمی بتاتا ہوں جو
مجھ سے زائد اونکو عزیز ہوگا یعنی عثمان بن عفان پس آپ نے اونکو
بلوایا اور قریش کے پاس بھیجا کہ وہ جاکر کہیں کہ رسول اللہ لڑنے کو
نہیں آئے ہیں بلکہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آئے
ہیں۔ حضرت عثمان روانہ ہوئے اور مکہ آئے وہاں اونکو ابان
بن سعید بن العاص ملے اونکو دیکھکر سواری سے اتر پڑے

خلفه واجاره حتى بلغ رسالة رسول الله
صلے الله عليه وسلم فانطلق عثمان حتى
اتى ابا سفيان وعظماء قريش فبلغهم
عن رسول الله صلے الله عليه وسلم
ما ارسله به فقالوا لعثمان ان شئت
ان تطوف بالبيت فطف به فقال
ما كنت لا فعل حتى يطوف به رسول الله
صلے الله عليه وسلم قال فاحتبسه قريش
عندها فبلغ رسول الله صلے الله عليه
وسلم والمسلمين ان عثمان قد قتل۔
قال محمد فحدثني الزهري ان قريشا بعثوا
سهيل بن عمرو احد بني عامر بن لوئ
قالوا ائت محمدا فصالحه ولا يكون في
صلحه الا ان يرجع عنا عامه هذا فوالله
لا تتحدث العرب انه دخلها علينا عنوة
ابدا فاتاه سهيل بن عمرو فلما راه النبي
صلے الله عليه وسلم قال قد اراد القوم
الصلح حين بعثوا هذا الرجل فلما انتهى الى
رسول الله صلے الله عليه وسلم تكلما واطالا الكلام
وتراجعا حتى جرى بينهم الصلح فلما التأم
الامر ولم يبق الا الكتاب وثب عمر بن
الخطاب فاتى ابا بكر وقال يا ابا بكر اوليس
برسول الله اولسنا بالمسلمين اوليسوا
بالمشركين قال بلى قال فعلام نعطي الذلة
في ديننا فقال ابو بكر يا عمر الزم غرزه
حيث كان فاني اشهد انه رسول الله
فقال عمر وانا اشهد انه رسول الله

حضرت عثمان کو آگے بٹھایا خود پیچھے بیٹھے اور اونکو اپنی
پناہ میں لیلیا اسوقت تک کہ پہونچایا اونہوں نے پیغام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پس آئے حضرت عثمان
ابوسفیان اور رؤسائے قریش کے پاس اور جو کچھ رسول اللہ
نے فرمایا تہا اونسے کہا۔ قریش نے حضرت عثمان سے کہا
اگر تو طواف کرنا چاہتا ہے تو طواف کرلے اونہوں نے
کہا جب تک رسول اللہ طواف نہیں کرینگے میں نہیں
کرونگا قریش نے اونکو اپنے پاس روک لیا اور رسول اللہ
کو یہ خبر پہونچی کہ قریش نے عثمان کو مار ڈالا کہا محمد نے کہ
حدیث بیان کی مجہہ سے زہری نے کہ قریش نے بہیجا
سہیل بن عمرو کو جو بنی عامر میں سے تہا اور کہا کہ محمد سے
مصالحت کرلو لیکن صلح میں یہ شرط ضرور ہو کہ اس سال
واپس ہو جاویں قسم اللہ کی ہم اس بات کا موقع نہیں دینگے
کہ آیندہ عرب باتیں بناویں وہ داخل ہوگئے ہم پر زبردستی
پس آئے سہیل۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
اونپر نظر پڑی تو فرمایا کہ قریش نے صلح کا ارادہ کرلیا
ہے جو اس شخص کو بہیجا جب پہونچے سہیل رسول اللہ
کی خدمت میں تو گفتگو کی آپسمیں اور سلسلہ کلام نے
طول پکڑا جانبین سے گفتگو ہوتی رہی یہانتک کہ صلح
کی گفتگو درمیان میں آئی اور صلح قرار پاگئی تحریر صلحنامہ
باقی تہا کہ حضرت عمر اوچہل پڑے اور ابوبکر کے پاس
گئے اور کہا کہ اے ابوبکر کیا محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں ہم
مسلمان نہیں ہیں یا قریش مشرک نہیں ہیں حضرت ابوبکر
نے جواب دیا کہ ہاں تو کہا کہ پہر ہم کس لیے اپنے دین میں ذلت اختیار
کریں حضرت ابوبکر نے کہا کہ اے عمر اونکی قرار داد قائم رہنے
دو جسطرح سے کہ ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے
رسول ہیں۔ حضرت عمر نے کہا اور میں بہی گواہی دیتا ہوں کہ

فقال یا رسول الله اولسنا بالمسلمین
اولیسوا بالمشرکین قال بلیٰ قال فعلام
نعطے الذلة فی دیننا قال انا عبد الله و
رسوله این اخالف امرہ ولن یضیعنی
ثم قال عمر ما زلت اصوم واتصدق
واصلے واعتق من الذی صنعت مخافة
کلامی الذی تکلمت به یومئذ حتی رجوت
ان یکون خیرا قال ودعا رسول الله علی
ابن ابی طالب فقال له رسول الله اکتب
بسم الله الرحمن الرحیم فقال سهیل لا
اعرف هذا ولکن اکتب باسمك اللهم
کما کنت تکتب فقال رسول الله صلے
الله علیه وسلم اکتب باسمك اللهم
فکتب الصحیفة نسخته هکذا
باسمك اللهم هذا ما اصطلح علیه محمد
بن عبد الله وسهیل بن عمرو اصطلحا علی
وضع الحرب عشر سنین یامن فیه الناس
ویکف بعضهم عن بعض علی انه من اتی
رسول الله صلے الله علیه وسلم من
اصحابه بغیر اذن ولیه ردہ علیهم ومن
اتی قریشا ممن مع رسول الله صلے الله
علیه وسلم لم یردوہ علیه وان بیننا
عیبة مکفوفة وانه لا اسلال ولا
اغلال وانه من احب ان یدخل فی
عقد محمد وعهدہ دخل فیه ومن
احب ان یدخل فی عقد قریش وعهدهم
دخل فیه والك ترجع عنا عامنا هذا

وہ اللہ کے رسول ہیں پھر آئے حضرت عمر رسول اللہ کے
پاس اور کہا کہ اے رسول اللہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں
یا قریش مشرک نہیں ہیں آپ نے فرمایا ہاں تو کہا کہ پھر کیوں اپنے
دین میں ذلت اختیار کریں آپ نے فرمایا بیشک میں اسکا
بندہ اور اوسکا رسول ہوں کس طرح مخالفت کرسکتا ہوں اُسکی
حکم کی وہ ہرگز مجھے ضائع نہیں کریگا حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں
ہمیشہ روزہ رکھتا رہا اور صدقہ دیتا رہا اور نمازیں پڑہتا رہا اور
غلام آزاد کرتا رہا اپنی اون باتوں کے ڈر سے جو میں نے
اوس روز کی تھیں یہانتک کہ امید کرتا ہوں میں کہ ہوگی بہلائی
کہا راوی نے اور بلایا رسول اللہ نے علی بن طالب کو اور فرمایا
کہ لکھ بسم اللہ الرحمن الرحیم تو کہا سہیل نے کہ ہم اسکو
نہیں سمجھتے لیکن لکھ باسمک اللہم جسطرح کہ پہلے لکھا کرتے تھے
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لکھ باسمک اللہم
پس لکھا گیا صحیفہ نسخہ اوسکا اس طرح ہے کہ
شروع کرتا ہوں میں اے اللہ تیرے نام سے یہ وہ تحریر ہے
جسپر صلح کری ہے محمد بن عبداللہ اور سہیل بن عمرو نے صلح کی ہے
ان دونوں نے لڑائی موقوف کرنیکی دس برس تک امن میں
رہینگے اونمیں لوگ اور رک جاوینگے بعض بعض سے اور صلح
کری ہے اس بات پر کہ جو آوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپکے اصحاب میں سے بغیر اجازت اپنے ولی کے تو لوٹا دیں
اونکو رسول اللہ قریش کیطرف اور جو شخص کہ آجائے قریش کے
پاس اون لوگوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ ہیں تو
وہ نہیں واپس دینگے اوسکو اور تحقیق درمیان ہمارے مصالحت
مستحکم ہے نہ چوری ہے باطنی اور نہ ظاہری اور تحقیق جو شخص
کہ دوست رکھے اس بات کو کہ داخل ہووے بیچ محمد اور اون عہد
(پناہ) میں تو داخل ہوسکتا ہے اوسمیں اور جو شخص کہ چاہے
کہ داخل ہو مذہب قریش اور اونکے عہد و پناہ میں تو داخل

فلا تدخل علینا مکة وانه اذا کان عام قابل
خرجنا عنك فدخلتها باصحابك فاقمت فیهم
ثلاثا معك سلاح الراکب لا تدخلها
بغیر السیوف فی القراب ۔
واخرجه ابن هشام بروایة ابن اسحق
عن الزهری باختلاف یسیر عن هذا ۔

ذکر الاختلافات والروایات والالفاظ التی وردت فی تحریر هذا الصلح ووجوه الروایات فیه ۔

اقول روی البخاری فی باب ۔ کیف
یکتب هذا ما صالح فلان بن فلان ۔ من
کتاب الصلح عن براء بن عازب بدل لفظ
السیوف فی القراب لا یدخلوها الا بجلبان
السلاح ۔ وان کان ما قصدهما واحد ثم
ما رواه البخاری فی هذا الباب من حدیث
براء ایضا وفیه زیادة الفاظ لم یرو فی
روایات اخری وهی ۔ ان لا یخرج من اهلها
باحد ان اراد ان یتبعه ولا یمنع احدا من
اصحابه ان اراد ان یقیم بها ۔
ثم انه ورد الاختلاف فی الکاتب انه من
کتب الصحیفة علی قولین الاول انه کتبه
علی بن ابی طالب وهو الاصح رواه اسحق
ابن راهویه فی مسنده والحاکم فی مستدرکه
من کتاب قتال اهل البغی فی روایة ابن
عباس وکذا رواه الشیخان فالبخاری فی
کتاب الصلح وغیره والمسلم فی صلح الحدیبیة
فی حدیث براء بن عازب وکذا رواه عمر بن

اختلاف فی کاتب تحریر الصلح

ہوسکتا ہے اوسمیں۔ اور تحقیق آپ لوٹ جاویں ہم سے ہمارے
اس سال میں پس نہ داخل ہوں آپ ہم پر مکہ میں اور جبکہ ہوگا سال
آئندہ تو چھوڑ جاوینگے ہم مکہ کو تمہارے لیے پس داخل ہوں آپ
اوسمیں مع اپنے اصحاب کے اور رہیں اوسمیں اپنے اصحاب کے ساتھ تین
دن آپکے ساتھ ہتھیار ہوں سوار کے نہیں داخل ہوسکینگے آپ مکہ میں سوا
اسکے کہ تلواریں میان میں ہوں ۔ اور تخریج کی ہے اسکی ابن ہشام
نے ابن اسحق کی روایت سے جو روایت کرتے ہیں زہری سے
تھوڑے سے فرق کے ساتھ ۔ ذکر اختلافات اور روایات
اور زیادتی الفاظ نامہ مذکور مع بیان روایات ۔
کہتا ہوں میں کہ روایت کی ہے بخاری نے کتاب الصلح
باب کیف یکتب ہذا ما صالح فلان بن فلان ۔ میں حضرت برار
بن عازب سے روایت کرکے۔ اور اوسمیں بجائے السیوف
فی القراب کے یہ لفظ ہیں کہ ۔ لا یدخلوہا الا بجلبان السلاح
اگرچہ مقصود وہی ہے ۔ بخاری نے اسی باب میں دوسری حدیث
برار بن عازب سے روایت کی ہے اوسمیں یہ الفاظ زائد ہیں
جو دوسری روایتوں میں بیان نہیں کیے گئے اور وہ یہ ہیں
ان لا یخرج الخ یعنی نہ بھیجوائیں رسول اللہ مکہ والوں میں سے
کسی کو اپنے ہمراہ اگرچہ اونمیں سے کوئی جانا چاہے اور نہ منع کریں
اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو مکہ میں ٹھہر جانے سے اگر کوئی ٹھہرنا
چاہے ۔ پھر ایک اختلاف کاتب نامہ کی بابت ہے کہ کس نے
یہ صحیفہ لکھا اسمیں دو قول ہیں ۔ قول اول یہ کہ کاتب اس
صلح نامہ کے حضرت علی ہیں اور یہی صحیح قول ہے بیان کیا
ہے اسکو اسحق بن راہویہ نے اپنی مسند میں اور حاکم نے
مستدرک میں کتاب قتال اہل البغی میں بروایت ابن عباس رض
اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو شیخین نے پس بخاری نے
کتاب الصلح وغیرہ میں اور مسلم نے صلح حدیبیہ میں بحدیث
برار بن عازب اور اسیطرح روایت کیا ہے اسکو

شيبة - والقول الثاني ان الكاتب كان محمد
ابن مسلمة رواه ايضا عمر بن شيبة من
طريق عمرو بن سهيل (وسهيل هذا هو
سهيل بن عمرو الذي تم الصلح على لسانه)
ويمكن التوفيق بين القولين ان اصل
العهد كتبه على رضي الله عنه كما رواه
الشيخان وغيره ثم ان محمد بن مسلمة
بيضه ثانيا ونقله - كذا جمعه الحافظ في
الفتح - ثم وقع الاختلاف في كتابة التسمية
فالبخاري وابن هشام والامام احمد وغيره
روا في رواياتهم انه كتب فيه باسمك اللهم
كما هو المروي في البخاري من كتاب الشرط
في باب الشروط في الجهاد والمصالحة مع اهل
الحرب وقال فيه قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم للكاتب اكتب بسم الله الرحمن الرحيم
فقال سهيل اما الرحمن فوالله ما ادري ما
هي ولكن اكتب باسمك اللهم كما
كنت نكتب فقال المسلمون والله
لا نكتبها الا بسم الله الرحمن الرحيم
فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اكتب باسمك اللهم - واما ابن جرير
فروى هذا عن سلمة بن الاكوع في
حديثه الطويل وفيه بسم الله الرحمن
الرحيم ولما كان سياق هذا الكتاب
من هذه الرواية يخالف ما رويناه
سابقا اردنا ان نورده على وجهها
فنسوقه هكذا -

عمر بن شیبہ نے - اور دوسرا قول یہ ہے کہ کاتب صلح نامہ
محمد بن مسلمہ ہیں اور روایت کیا ہے اسکو بھی عمر بن شیبہ نے
عمرو بن سہیل کے طریقہ سے (اور یہ وہی سہیل ہیں جن سے
صلح کی گفتگو ہوئی ہے) اور ان دونوں میں جمع اسطرح کیا
جا سکتا ہے کہ اصلی عہد نامہ کے کاتب حضرت علی رضی ہیں
جیسیکہ روایت ہے شیخین وغیرہ کی اور محمد بن مسلمہ نے اسکو
صاف کیا ہے اور ثانیاً نقل کیا ہے اسیطرح جمع کیا ہے
حافظ نے ان دونو قولوں کو فتح الباری میں - دوسرا اختلاف
بسم اللہ کی بابتہ ہے پس بخاری اور ابن ہشام اور امام احمد
وغیرہ نے تو اپنی روایتوں میں کہا ہے کہ اوسمیں لکھا گیا
باسمک اللھم جیسیکہ مروی ہے بخاری سے کتاب الشرط باب
الشرط فی الجہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب میں اور کہا ہے
اوسمیں کہ کہا رسول اللہ نے کاتب سے کہ لکھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم پس کہا سہیل نے کہ رحمن
پس قسم اللہ کی ہم نہیں جانتے وہ کیا ہے لیکن لکھو
باسمک اللھم جیسیکہ اول لکھا کرتے تھے پس کہا مسلمانوں
نے قسم اللہ کی نہیں لکھیں گے ہم اوسمیں مگر بسم اللہ الرحمن
الرحیم پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ لکھو باسمک اللھم لیکن ابن جریر نے روایت کیا ہے
اس تحریر کو سلمہ بن اکوع سے اپنی طویل حدیث میں اور
اوسمیں ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم چونکہ اس روایت
کی تحریر کے الفاظ اور مضمون بھی مخالف تھا اوس روایت
کے جو ہم نے اوپر لکھی تو ارادہ کیا ہم نے کہ اوسکو
پورا ذکر کردیں پس نسخہ اوسکا اسطرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ وہ تحریر ہے جسپر صلح
کی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش سے
صلح کی اوسات سے اس بات پر کہ نہ کوئی شی باندھا ہوا اور

اختلاف در کتابت تسمیہ فی صلحنامۃ الحدیبیۃ

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا ما صالح
عليه محمد رسول الله صلے الله عليه وسلم
قريشا صالحهم على ان لا اهلال ولا
امتلال وعلے انه من قدم مكة من اصحاب
محمد صلے الله عليه وسلم حاجا او معتمرا
او يبتغى من فضل الله فهو آمن على دمه
وماله ومن قدم المدينة من قريش عتباز
الى مصر او الى الشام يبتغى من فضل الله
فهو آمن على دمه وماله وعلى انه من
جاء محمدا صلے الله عليه وسلم من قريش
فهو اليهم رد ومن جاءهم من اصحاب محمد
صلے الله عليه وسلم فهو لهم وعلى ان يعتمر
فى عام قابل فى هذا الشهر لا يدخل علينا
بخيل ولا سلاح الا ما يحمل المسافر فى قرابه
يثوى فينا ثلث ليال وعلى ان هذا الهدى
حيثما حبسناه محله لا يقدمه علينا۔

نہ کوئی رنج کی بات ہو اور اِس بات پر کہ جو شخص آئے مکہ میں
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے عمرہ کیلئے یا حج کیلئے
یا تلاش کرتا ہو فضل اللہ کا (مراد اس سے تجارت) پس وہ بیخوف
ہے اپنی جان پر اور مال پر اور جو شخص کہ جائے مدینہ قریش میں سے
مصر یا شام جانیکے لئے تلاش کرے فضل اللہ کا (مراد تجارت)
پس وہ بیخوف ہے اپنی جان پر اور مال پر (اور صلح کی ہے)
اِس بات پر کہ جو آجائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش
میں سے پس وہ لوٹایا جائے طرف قریش کے اور جو شخص
کہ چلا جائے قریش کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
میں سے پس وہ واسطے اونکے ہی ہے (یعنی اوسکو واپس
نہیں کرینگے) اور (صلح کی ہے) اس بات پر کہ عمرہ کریں
سال آیندہ کے اسی مہینہ میں (دراں حالیکہ) نہ داخل ہوں
ہم پر لشکر لیکر اور نہ ہتھیار لیکر مگر اوسقدر جو مسافر اپنے
ساتھ رکھتا ہے اور وہ بھی میان میں۔ ٹھہریں مکہ میں تین راتیں اور
(صلح کی ہے) اِس بات پر کہ یہ قربانی اسی جگہ ہو جائے جہاں ہم
نے اوسکو روکدیا ہے اور اب ہم پر آگے نہ بڑھائی جاوے۔

واخرجه ابن سعد فى الطبقات فى ذكر السرايا
فقال بعد ما ذكر القصة بطوله۔ فبعثوا سهيل
ابن عمرو فى عدة من رجالهم فصالحوه على
ذلك وكتبوا بينهم۔
هذا ما صالح عليه محمد بن عبد الله وسهيل بن
عمرو واصطلحا على وضع الحرب عشر سنين
يامن فيها الناس ويكف بعضهم عن بعض
على انه لا اسلال ولا اغلال وان بيننا
عيبة مكفوفة وانه من احب ان يدخل
فى عهد محمد وعقده فعل وانه من احب ان
يدخل فى عهد قريش فعل وانه من (البقیہ صفحہ ١٨١)

اور تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں سرایا کے ذکر
میں پس کہا بعد طویل قصہ ذکر کرنے کے۔ پس بھیجا اونہوں نے
سہیل بن عمرو کو اپنے چند آدمیوں کے ہمراہ پس صلح کر لی آپسے
اِس عہد نامہ پر اور لکھا آپسمیں کہ
یہ وہ عہد نامہ ہے کہ مصالحت کی ہے اوسپر محمد بن عبد اللہ اور
سہیل بن عمرو نے۔ صلح کی دونوں نے لڑائی بند کرنے پر دس
برس کہ بیخوف رہیں اونمیں لوگ اور رک جاویں بعض بعض سے
اِس بات پر کہ نہ چوری ہے ظاہری اور نہ باطنی اور تحقیق ہمارے
درمیان میں مصالحت مستحکم ہے اور جو شخص کہ دوست رکھے کہ
داخل ہو محمد کے عہد اور اوسکے دین میں کرے اور جو شخص کہ دوست
رکھے کہ داخل ہو قریش کے عہد میں کرے۔ (بقیہ حاشیہ صفحہ ١٨١)

غرائب الالفاظ التی وردت فی ہذہ الروایات

اون لغات کی شرح جو اس روایت میں آئی ہیں

بدنة - تقع على الجمل والناقة والبقرة

بدنہ اسکا اطلاق اونٹ اونٹنی اور بیل پر آتا ہے۔

اتى محمد امنهم بغير اذن وليه رده اليه و
انه من اتى قريشا من اصحاب محمد لم يردوه
وان محمدا يرجع عنا عامه هذا باصحابه ويدخل
علينا قابلا فى اصحابه فيقيم بها ثلاثا لا يدخل
علينا بسلاح الا سلاح المسافر السيوف فى
القرب شهد ابو بكر بن ابى قحافة وعمر بن
الخطاب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن
وقاص وعثمان بن عفان وابو عبيدة بن
الجراح ومحمد بن مسلمة وحويطب بن
عبد العزى ومكرز بن حفص بن الاخيف
وكتب على صدر هذا الكتاب ثم ان ابن
سعد زاد فى خاتمة الكتاب ما لم يروه
غيره فقال اخبرنا سليمان بن حرب
قال حدثنا حماد بن زيد عن ايوب
عن عكرمة قال لما كتب النبى صلى
الله عليه وسلم الكتاب الذى بينه و
بين اهل مكة يوم الحديبية قال
اكتبوا بسم الله الرحمن الرحيم۔
قالوا اما الله فنعرفه واما الرحمن
الرحيم فلا نعرفه قال فكتبوا
باسمك اللهم قال وكتب رسول الله
فى اسفل الكتاب۔ ولنا عليكم مثل الذى
لكم علينا۔

اور جو شخص کہ آجاوے گا محمدؐ کے پاس قریش میں سے
اپنے ولی کے بے اجازت تو وہ واپس دیا جاوے اور جو
چلا جائے قریش کے پاس محمدؐ کے اصحاب میں سے تو وہ
اوسکو واپس نہیں دینگے اور اس بات پر کہ محمدؐ اس سال اپنے
اصحاب کے ہمراہ لوٹ جاویں اور سال آیندہ مع اصحاب کے
آویں اور مکہ میں تین دن رہیں نہ داخل ہوں ہم پر ہتھیار لیکر
مگر ہتھیار مسافر کے تلواریں میان میں۔ گواہی دی اسپر ابو بکر
بن ابی قحافہ اور عمر بن الخطاب اور عبد الرحمن بن عوف اور
سعد بن وقاص اور عثمان بن عفان اور ابو عبیدة بن الجراح
اور محمد بن مسلمہ اور حویطب بن عبد العزی اور مکرز بن حفص
بن الاخیف نے اور لکھا حضرت علیؓ نے شروع اس فرمان
کا۔ پھر ابن سعد نے زائد کیا ہے خاتمۂ فرمان میں جو نہیں
روایت کیا اس کے سوا کسی نے پس کہا کہ خبر دی ہم کو سلیمان
بن حرب نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حماد بن زید نے
ایوب سے روایت کرکے وہ روایت
کرتے ہیں عکرمہ سے کہا جبکہ لکھی رسول اللہ صلعم نے
وہ تحریر جو درمیان آپ کے اور درمیان اہل مکہ کے قرار
پائی تھی صلح حدیبیہ کے دن تو کہا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہا اہل مکہ نے کہ اللہ کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن رحمن اور
رحیم کو نہیں پہچانتے کہا راوی نے پس لکھا انہوں نے
باسمک اللہم اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس
تحریر کے نیچے یہ کہ جس طرح ہمارے تم پر ہیں اسی طرح
تمہارے ہم پر ۱۲

وبالابل الشبه لعظمها۔ **قوله العوذ**
المطافيل۔ يريد النساء والصبيان
اصله جمع عائذ وهي الناقة اذا حملت
بعد ما وضعت اياما حتى يقوى ولدها
وقيل امهات الاطفال يريد ان هذه القبائل
قد احتشرت وساقت اموالها معها والطافيل
والمطافل۔ جمع المطفل الناقة القريبة العهد
بالنتاج مع طفلها يقال اطفلت فهي مطفلة
ومطفل والمراد ان جاؤا بجمعهم كبارهم
وصغارهم۔ **قوله اوتنفرد هذه**
السالفة۔ قال في مجمع البحار جاء في
رواية۔ لاقاتلنهم حتى تنفرد سالفتي
اي اموت والسالفة صفحة العنق كنى
بانفرادها عن الموت لانها لا تنفرد
عما يليها الا بالموت وقيل اراد حتى
يفرق بين راسي وجسدي۔ **قوله**
قترة الجيش۔ قترة محركة غبرة
الجيش۔ **قوله خلأت** اي حرنت
وتصعبت الخلاء للنوق كالالحاح للجمال والحران
للدابة۔ **قوله كنانة** هي قربة يكون فيها
النشاب۔ **قوله قليب**۔ بئر قلب ترابها
قبل الطے۔ **قوله فغرزه**۔ الغرز هو
النخس كذا في القاموس۔ **قوله و**
كانت خزاعة في عيبة رسول
الله۔ العيبة وعاء يجعل فيه افضل
الثياب اي سر مكتوم بينهم۔ **قوله**
آسيتكم۔ يقال آسى الجرح اذا داواه

اونٹ کے ساتھ زائد مناسب ہے بوجہ اوس کے بڑے
ہونے کے۔ **قوله العوذ المطافيل**۔ مراد اس سے عورتیں
اور بچے اصل میں وہ جمع ہے عائذ کی وہ ناقہ جو حاملہ ہو بعد
بچہ جننے کے اتنے دن بعد کہ قوی ہو جاوے اوسکا بچہ۔
اور بعض نے اس کے معنی کہے ہیں کہ بچہ والیاں مراد
یہ ہے کہ قبائل اٹھ آئے ہیں اور لے آئے ہیں اپنے
ہمراہ اپنا مال واسباب اور مطافیل اور مطافل جمع
ہے مطفل کی وہ اونٹنی جو قریب جنی ہو مع اپنے بچہ کے
بولا جاتا ہے اطفلت فہی مطفلة ومطفل۔ اور مراد اس سے
یہ ہے کہ آگئے ہیں سب کے سب بڑے اور چھوٹے
قوله اوتنفرد هذه السالفة۔ کہا مجمع البحار میں اور آیا ہے
ایک روایت میں کہ لاقاتلنهم حتى تنفرد سالفتي۔ یعنی لڑونگا
اونسے یہانتک کہ مرجاؤں میں اور سالفہ کے معنی گردن کے
ہیں۔ کنایہ کیا گیا اوس کے انفراد سے موت کا اسوجہ
سے کہ وہ نہیں علحدہ ہوتی جسم سے مگر موت کے ساتھ
اور کہا گیا ہے کہ مراد یہ ہے کہ یہانتک کہ جدائی کیجاوے
میرے سر اور میرے جسم میں **قوله قترة الجيش**۔ قترة
محرکہ۔ لشکر کا غبار **قوله خلأت**۔ یعنی تھک گئی۔ خلا اونٹنیوں
کے لیے آتا ہے جیسے کہ الحاح اونٹ کے لیے اور حران
دابہ کے لیے **قوله کنانة**۔ ترکش جسمیں تیر رکھے جاتے ہیں۔
قوله قليب۔ وہ کنواں جسکی مٹی لوٹا دیا ہے کھودنے
سے اول۔ **قوله فغرزه**۔ غرز کے معنے گاڑنے کے ہیں
اسیطرح ہے قاموس میں **قوله وكانت خزاعة في عيبة**
رسول الله۔ وہ صندوق جسمیں افضل و بہتر کپڑے
رکھے جاویں یعنی بھید پوشیدہ و آپس کا **قوله آسيتكم**
بولا جاتا ہے آسی الجرح۔ جبکہ دوا کرے تو اوسکی یعنی
خیر خواہی کی میں نے تمہاری اس کام میں اپنی جان سے۔

ای اصلحت امرکم بنفسہ - قولہ
امصص بظر اللات - البظر بفتح
موحدة الهنة اللتی تقطعها الخافضة من
فرج المرأة عند الختان - قوله الزم
غرزه - ای امسکه واتبع قوله و
فعله کمن یمسك برکاب راکب ویسیر
بسیره وجواب الصدیق وفق الرسول
صلی الله علیه وسلم من دلائل فضله و
رسوخه وشدة اطلاعه علی معانی
امور الدین - قوله بیننا وبینهم
عیبة مکفوفة - ای بینهم صدر
نقی من الغل والخداع مطوی علی الوفاء
بالصلح والمکفوفة المشرجة المشدودة
وقیل ان بینهم موادعة ومکافة عن الحرب
یجریان مجری المودة التی تکون بین
المتصافین الذین یثق بعضهم الی بعض
والمعنی انه صالح اهل مکة علی وضع
الحرب عشر سنین ومعنی عیبة مکفوفة
علی ان یکون ما سلف منا فی عیبة
مکفوفة ای مشدودة لا یظهر واحد
منا ولا یذکره - قوله ولا اسلال
الاسلال هو السرقة الخفیة یقال
سل البعیر وغیره فی جوف اللیل اذا
انتزعه من بین الابل وهی السلة واسل
ای صار ذا سلة اذا اعان غیره علیه
ویقال الاسلال الغارة الظاهرة وقیل
هو من سل السیوف - قوله لا اغلال

قولہ امصص بظر اللات - البظر بفتح بار موحدہ - وہ مضغہ
گوشت جسکو کاٹتی ہے ختنہ کرنے والی فرج عورت
سے ختنہ کے وقت قولہ الزم غرزہ یعنی مضبوط تھام
اوسکو اور تابعداری کر اوس کے قول کی اور اوس کے
فعل کی مثل اوس شخص کے جو پکڑتا ہے رکاب سوار
کی اور چلتا ہے اوس کے ساتھ اور جواب ابوبکر صدیق
کا موافق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کی فضیلت
اور رسوخ اور اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کو کس قدر
زائد معانی امور دین پر اطلاع تھی قولہ بیننا وبینهم عیبة
مکفوفة یعنی اونکا دل صاف ہے مکر و فریب سے
شامل ہے وفا اور صلح پر - اور مکفوفہ کے معنی ہیں کہ
بندھا ہوا ہے اور کہا گیا ہے کہ اون کی آپسمیں موادعت
ہے اور رکنا ہے لڑائی سے جو قائم مقام ہے مودت
کے جو ہوتی ہے درمیان اون دو صاف دلوں کے
جو عہد کرتے ہیں بعض بعض سے اور معنی یہ ہیں کہ اونہوں
نے مصالحت کی اہل مکہ سے لڑائی بند کرنے پر دس
برس اور معنی عیبة مکفوفة کے یہ ہیں کہ جو کچھ کہ ہوا ہم سے
اول وہ بیچ گٹھری بندھی ہوئی کے ہے نہیں ظاہر کرے
اوسکو کوئی ہم سے اور نہ ذکر کرے اوسکا قولہ ولا اسلال
اسلال پوشیدہ چوری بولا جاتا ہے سل البعیر فی
جوف اللیل جبکہ لیجاسے اونٹ کو اونٹوں کے درمیان
سے اور بولا جاتا وہی السلة واسل یعنی ہوگیا صاحب
سلہ جبکہ اعانت کرے اوسکا غیر اوسپر - اور کہا
گیا ہے کہ اسلال کے معنی ہیں لوٹنا ظاہر - اور
بعض نے کہا ہے کہ وہ مشتق ہے سل السیوف سے
قولہ لا اغلال - خیانت - اور بعض نے کہا ہے کہ
پہننا زرہوں کا پس معنے یہ ہونگے نہ لڑے بعض

الخيانة وقيل الاغلال لبس الدروع فالمعنے لا يحارب بعضنا بعضا ۔ **قوله يجاز ۱** ۔ من الجواز وهو القطع والسير

بعض کا بعض سے۔
قولہ یجاز ۔ مشتق ہے جواز سے جس کے معنے قطع اور سیر کے ہیں۔

المسائل المستنبطة من تحرير هذا الصلح

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس تحریر صلح سے

قوله وكان الناس سبعمائة فكانت كل بدنة عن عشرة ۔ هذا يدل على انه يجوز الاشتراك في الهدي وعلى ان الابل تجزئ عن عشرة وقد اختلفوا العلماء ههنا من وجهين الاول ما روي عن مالك انه لا يجوز الاشتراك في الهدي مطلقا سواء كان هدي التطوع او الواجب وقال داؤد وبعض المالكية يجوز في هدي التطوع دون الواجب وقال ابو حنيفة يجوز مطلقا وروي في رواية عن الهادوية بشرط ان يكونوا مفترضين والثاني انها تجزئ عن عشرة قال به اسحق بن راهويه و ابن خزيمة وحديث الكتاب يدل عليه و يويده ما روي عن ابن عباس رض قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فذبحنا البقرة عن سبعة والبعير عن عشرة اخرجه الجماعة الا ابو داؤد واخرجه احمد وابن حبان وصححه وقالت الشافعية والحنفية والجمهور انها تجزئ من سبعة كالبقرة ودليلهم ما روي مسلم

قولہ وکان الناس سبعمائۃ فکانت کل بدنۃ عن عشرۃ ۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ ہدی میں شرکت جائز ہے اور اس بات پر کہ ایک اونٹ کافی ہو سکتا ہے دس آدمیوں کی جانب سے۔ اس مقام پر دو طرح پر علمانے اختلاف کیا ہے اول تو یہ کہ روایت ہے امام مالک سے کہ نہیں جائز ہے شرکت کرنا ہدی میں بالکل خواہ ہدی نفل ہو یا واجب اور کہا داؤد اور بعض مالکیہ نے کہ جائز ہے نفلی ہدی میں نہ واجب میں اور کہا امام ابو حنیفہ نے کہ جائز ہے مطلقا اور ایک روایت ہے ہادویہ سے کہ جائز ہے اس شرط پر کہ وہ فرض ادا کرنیوالے ہوں (یعنی ہدی واجب میں) اور دوسرے یہ کہ کافی ہوتا ہے ایک اونٹ دس آدمیوں میں۔ یہ قول ہے اسحق بن راہویہ اور ابن خزیمہ کا اور حدیث اس فرمان کی دلالت کرتی ہے اسپر اور تائید ہوتی ہے اسکی اوس حدیث سے جو مروی ہے ابن عباس رض سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگئی عید ضحی تو ذبح کی ہم نے بیل گائے سات آدمیوں کے عوض اور اونٹ دس کے عوض۔ تخریج کی ہے اسکی سب اصحاب صحاح نے مگر ابو داؤد اور تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اور ابن حبان نے اور تصحیح کی ہے۔ اور کہا شافعیہ اور حنفیہ اور جمہور نے کہ کافی ہوتا ہے اونٹ سات کے عوض مثل گائے بیل کے اور اونکی

واصحاب السنن عن جابر رض قال نحرنا مع
رسول الله صلے الله عليه وسلم بالحديبية
البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
قلت قال ابن التيمية في المنتقى انه
متفق عليه وهذا وهم منه فانه لم يخرجه
البخاري في صحيحه - قال الزيلعي وفي لفظ
مسلم عن زهير بن ابي الزبير عن جابر
قال خرجنا مع رسول الله مهلين بالحج
فامرنا ان نشترك في الابل والبقر كل
سبعة منا في بدنة اخرجه مسلم والنسائي
في الحج والباقون في الضحايا واخرج ابوداود
في الاضحية والنسائي في الحج عن قيس عن
عطاء عن جابر ان النبي صلے الله عليه وسلم
قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة
واخرجه الدارقطني في سننه عن مجالد عن
الشعبي عن جابر مرفوعا نحوه سواء -
واخرج الطبراني في معجمه عن حفص بن
جميع عن مغيرة عن ابراهيم عن علقمة
عن ابن مسعود نحوه مرفوعا سواء و
يشكل عن هذا القول في منعهم البدنة
عن عشرة ما اخرجه الترمذي والنسائي
واحمد في مسنده وابن حبان في صحيحه عن
علباء بن احمر عن عكرمة عن ابن عباس
قال كنا مع النبي صلے الله عليه وسلم في السفر
فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة و
في الجزور عشرة فقال الترمذي هذا
حديث حسن غريب قال البيهقي في المعرفة

دلیل وہ ہے جس کو روایت کیا ہے مسلم اور اصحاب سنن
نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نحر کیے ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں ایک اونٹ سات
کے عوض اور ایک بیل سات کے عوض کہتا ہوں میں کہ کہا ابن
تیمیہ نے منتقی میں کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ اونکو وہم ہوا ہے
اس وجہ سے کہ بخاری نے اپنی کتاب میں اسکی تخریج نہیں کی
کہا زیلعی نے اور مسلم کے لفظ بروایت زہیر بن ابی الزبیر یہ ہیں
کہ وہ روایت کرتے ہیں جابر رض سے کہا کہ نکلے ہم رسول اللہ کے
ساتھ حج کے لیے پس حکم دیا ہم کو کہ شریک ہو جاویں ہم
اونٹ میں بقر میں ہر سات ہم میں سے ایک اونٹ میں تخریج
کی ہے اسکی مسلم اور نسائی نے حج میں اور باقیوں نے ذکر قربانی میں
اور تخریج کی ہے ابو داؤد نے اضحیہ میں اور نسائی نے حج میں
قیس سے وہ روایت کرتے ہیں عطا سے اور وہ جابر سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقر سات کے عوض اور اونٹ
سات کے عوض - اور تخریج کی ہے دارقطنی نے اپنی سنن
میں مجالد سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ جابر سے مرفوع
بالکل مثل اس کے اور تخریج کی ہے طبرانی نے اپنے
معجم میں حفص بن جمیع سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ سے
اور وہ ابراہیم سے اور وہ علقمہ سے اور وہ ابن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مرفوع مثل اس کے اور اعتراض ہوتا ہے اس
قول پر بوجہ منع کرنے اس قول والوں کے ایک اونٹ کو دس
کے عوض سے اوس حدیث سے جسکی تخریج کی ہے ترمذی اور نسائی
نے اور امام احمد نے اپنی مسند میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح
میں علبا بن احمر سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عکرمہ
سے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے
ہمراہ سفر میں پس آگئی قربانی کی عید تھی اسپر شریک ہو گئے ہم
گائے بیل میں سات اور اونٹ میں دس اور کہا ترمذی نے کہ

وحديث زهير عن ابي الزبير في اشتراكهم
وهم مع النبي صلى الله عليه وسلم في الجزور
عن سبعة اصح اخرجه مسلم ثم روى من
طريق ابن اسحق عن الزهري عن عروة عن
مروان بن الحكم ومسور بن مخرمة ان
رسول الله خرج يريد زيارة البيت و
ساق معه الهدي سبعين بدنة عن
سبعمائة رجل كل بدنة عن عشرة
قال البيهقي وقد رواه معمر و سفيان بن
عيينة عن الزهري بهذا الاسناد ان
النبي صلى الله عليه وسلم خرج عام الحديبية
في بضع عشرة مائة وعلى ذلك يدل رواية
جابر وسلمة بن الاكوع ومعقل بن يسار
وبراء بن عازب رضي الله تعالى عنهم
كلهم شهد والحديبية وكلهم نحروا البعير
عن بعضهم ونحروا البقر عن باقين عن
كل سبعة بقرة - وقال الواقدي في
المغازي رواية من رأى البدنة عن
سبعة اثبت من الذين رووا عن عشرة
فان الهدي كان يومئذ سبعين بدنة
والقوم كانوا ست عشرة مائة واخرج الحاكم
في المستدرك عن محمد بن بشار قال حدثنا
عبدالرحمن عن سفيان عن ابي الزبير عن
جابر قال نحرنا يوم الحديبية سبعين بدنة
البدنة عن عشرة وقال النبي صلعم ليشترك
النفر في الهدي وقال صحيح على شرط مسلم
ثم اخرجه عن الحسين بن واقد عن عكرمة عن

یہ حدیث حسن ہے اور غریب کہا بیہقی نے کتاب المعرفہ میں
اور حدیث زہیر کی جو روایت ہے ابی الزبیر سے انکی شرکت
بابتہ جبکہ وہ رسول اللہ کے ہمراہ تھے اونٹ میں سات اصح ہو
تخریج کی ہے اسکی مسلم نے پھر روایت کی ہے ابن اسحق کے طریقہ
سے وہ روایت کرتے ہیں زہری سے اور وہ عروہ سے عروہ
روایت کرتے ہیں مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے کہ رسول اللہ
نے سفر کیا ارادہ کرتے تھے آپ زیارت خانہ کعبہ کا اور لیگئے
اپنے ہمراہ ہدی کے ستر اونٹ سات سو آدمیوں کے عوض ہر
اونٹ دس آدمیوں کے عوض کہا بیہقی نے اور روایت کیا
ہے اسکو معمر اور سفیان بن عیینہ نے زہری سے اسی سند کے
ساتھ کہ رسول اللہ نے سفر کیا سال حدیبیہ میں ایک ہزار آدمیوں
کے ہمراہ اور اسی پر دلالت کرتی ہے روایت جابر اور سلمہ بن اکوع
اور معقل بن یسار اور براء بن عازب رضی اللہ عنہم کی وہ سب موجود
تھے حدیبیہ میں اور سب نے ذبح کیے اونٹ بعوض بعض کے
اور ذبح کیے باقیوں کے عوض گائے ہر سات کے
عوض ایک بیل اور کہا واقدی نے مغازی میں روایت اس
شخص کی جسکا خیال ہے کہ ایک اونٹ کافی ہے سات کے
عوض بہت اثبت ہے ان لوگوں کی روایت سے جنہوں نے دس کی
روایت کی ہے اسواسطے کہ ہدی کے اونٹ ستر اونٹ
تھے اور ہمراہی تھے سولہ سو اور تخریج کیا حاکم نے مستدرک
میں محمد بن بشار سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبدالرحمن
نے سفیان سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ ذبح کیے ہم نے حدیبیہ میں
ستر اونٹ ہر اونٹ دس کے عوض اور فرمایا رسول اللہ نے
چاہیے کہ شریک ہو جاویں آدمی ہدی میں اور کہا کہ یہ حدیث
صحیح ہے شرط مسلم پر پھر تخریج کی ہے اسکی روایت حسین
بن واقد روایت کرتے ہیں عکرمہ سے وہ ابن عباس رض

ابن عباس رض قال كنا مع رسول الله في سفر
فحضرنا النحر فاشتركنا في البقرة عن سبعة و
في الجزور عن عشرة انتهى ما قاله الزيلعي
ومن العلماء من فصل في المسئلة وقال ان
الاضحية تجزئ البعير فيها عن عشرة واما
الهدي فيجزئ فيها عن سبعة كالبقرة وحملوا
احاديث العشرة في الجزور على الاضحية
وهذا القول قد اختاره الشوكاني في النيل
قوله ويرده حديث الكتاب وما رويناه
من حديث جابر نحرنا يوم الحديبية الخ
فهذا صريح في انه كان هديا ولم تكن اضحية
واما رواية العشرة فقد سبق ان رواية
السبعة اصح منه والحق في هذه المسئلة مذهب
الجمهور ـ **قوله قد رأيت مالا يحل لنا**
[illegible] يدل على ان تعظيم شعائر الله
كان معروفا في الجاهلية وفيه اشعار بان
ابدال الهدي منهي عنه فان في الابدال
سد الذرائع وقد روى عن ابن عمر قال اهدى
عمر نجيبا فاعطى بها ثلثمائة دينار فاتى النبي صلعم
قال يا رسول الله اني اهديت نجيبا
فاعطيت بها ثلثمائة دينار فابيعها
واشترى بثمنها بدنا قال لا انحرها اياها
رواه احمد وابو داود وابن حبان وابن خزيمة
في صحيحيهما والبخاري في تاريخه ـ
قوله عثمان رض ما كنت لافعل هذا
يدل على عدم وجوب طواف القدوم وقد اختلف
العلماء في وجوبه فذهب مالك وابو ثور و

سے کہا کہ تھے ہم رسول اللہ کے ہمراہ سفر میں پس آگیا یوم
قربانی پس شریک ہو گئے ہم گائے بیل میں سات اونٹ میں
دس ختم ہوا کلام زیلعی کا ـ اور بعض علماء نے تفصیل کی اس
مسئلہ میں اور کہا ہے قربانی میں تو ایک اونٹ کافی ہوتا ہے
دس کے عوض لیکن ہدی میں کافی ہوتا ہے اوسمیں سات کے
عوض مثل گائے بیل کے اور حمل کیا ہے اونٹ کے دس والی
حدیثوں کو قربانی پر اور اسی قول کو اختیار کیا ہے شوکانی
نے نیل میں
کہتا ہوں میں کہ رد کرتی ہے اس قول کو حدیث اس فن کی
اور وہ حدیث جو روایت کی ہم نے جابر کی کہ ذبح کیے ہم نے
یوم حدیبیہ میں الخ پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ وہ تھی ہدی نہ قربانی
لیکن دس والی روایت پس گذر چکا ہے کہ سات والی روایت
اصح ہے اس سے ـ پس حق اس مسئلہ میں مذہب جمہور ہی کا ہے
قولہ قد رأیت مالا یحل لنا ـ دلالت کرتا ہے یہ قول اسبات پر
کہ تعظیم شعائر اللہ کی جاری تھی جاہلیت میں بھی اور اسمیں اشارہ
ہے اس امر پر کہ بدلنا ہدی کا ممنوع ہے اسوجہ سے کہ بدلنے
میں بھی سد ہے ـ اور روایت کیگئی ہے ابن عمر سے کہ حضرت عمر نے
ہدی کے لیے ایک عمدہ اونٹ لیا جسکے اونکو تین سو دینار ملتے
تھے پس آئے آپ رسول اللہ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے
ہدی کیلیے ایک اونٹ خریدا ہے جسکے تین سو دینار ملتے ہیں
کیا اوسکو بیچ دوں اور اوسکی قیمت میں ایک اونٹ خرید لوں
فرمایا نہیں اوسی کو ذبح کر ـ روایت کیا ہے اسکو احمد نے اور
ابوداؤد نے اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی اپنی
صحیح میں اور بخاری نے اپنی تاریخ میں
قولہ عثمان ماکنت لافعل ـ یہ قول دلالت کرتا ہے عدم وجوب
طواف قدوم پر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اسکے وجوب
میں پس مذہب ہے امام مالک اور ابو ثور اور بعض شافعیہ کا یہ ہے

بعض اصحاب الشافعي الى انه فرض لقوله تعالى فَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝ و قال ابو حنيفة هو سنة و قال الشافعي هو كتحية المسجد - **قوله صلعم اكتب باسمك اللهم** - فيه دليل على انه يجوز للمسلم ان يخالف الامر المشروع ان لم يكن في الخلاف حرج شرعي ولم يكن هذا من اهم الشرائع وايضا يكون الامر المختار متضمنا لمعنى المشروع ويؤيده ما روى عن عائشة رض قالت سألت النبي صلعم عن الجدار أمن البيت هو قال نعم قلت فما بالهم لم يدخلوه في البيت قال ان قومك قصرت بهم النفقة قلت فما شان بابه مرتفعا قال فعل ذلك قومك ليدخلوا من شاؤا ويمنعوا من شاؤا ولولا ان قومك حديث عهدهم بالجاهلية فاخاف ان تنكر قلوبهم ان ادخل الجدار في البيت وان الصق بابه بالارض وفي رواية لولا حداثة قومك بالكفر لنقضت البيت ثم بنيته على اساس ابراهيم - فان رسول الله صلعم ارتكب ايسر الامرين دفعا لاكبرهما فان قصور البيت اليسير من افتتان بين المؤمنين +

کر وہ فرض ہے بوجہ قول اللہ عزوجل فلیطوفوا کے یعنی طواف کرو بیت عتیق کا اور کہا ابو حنیفہ نے کہ وہ سنت ہے اور کہا شافعیؒ نے کہ وہ مثل تحیۃ المسجد کے ہے مستحب نفل اقولہ صلعم اکتب باسمک اللہم - اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ جائز ہے مسلمان کو کہ مخالفت کرے امر مشروع کی جبکہ اس خلاف کرنے میں کوئی شرعی حرج نہ ہوا اور یہ امر بھی امور شرائع میں سے کوئی مہتم بالشان نہو اور نیز جو امر کہ اس کے عوض اختیار کیا جاوے وہ بھی متضمن ہو مشروع پر اور تائید اسکی وہ حدیث ہے جو روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ پوچھا میں نے رسول اللہ سے کہ دیوار حطیم کیا بیت میں ہے آپنے فرمایا ہاں کہا میں نے کہ پھر اونکو کیا ہو گیا ہے جو وہ اوسکو بیت میں داخل نہیں کرتے کہا کہ تیری قوم مالدار نہیں ہے کہا میں نے کہ کیا حال ہے اسکے بلند دروازہ کا فرمایا کہ کیا ہے یہ تیری قوم نے تاکہ جسکو چاہیں داخل کریں اور جسکو چاہیں روکدیں اور کاش کہ تیری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب نہیں ہوتا پس ڈرتا ہوں میں کہ پھر جاینگے اونکے دل اگر داخل کر دونگا میں دیوار حطیم کو بیت میں اور اگر ملا دونگا میں اوسکے دروازہ کو زمین سے اور ایک روایت میں ہے اگر تیری قوم کا زمانہ کفر سے قریب نہیں ہوتا تو توڑ ڈالتا میں بیت کو پھر بناتا اوسکو بنیاد ابراہیم علیہ السلام پر پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو امروں میں سے امر سہل کے مرتکب ہوئے کہ ایک بڑا امر واقع نہو جاوے اسوجہ سے کہ کمی بیت میں آسان ہے مسلمانوں میں فتنہ پڑجانے

هذا ما كتب صلى الله عليه (وسلم) الصيفي بن عامر سيد بني ثعلبة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صیفی بن عامر کو جو سردار تھے بنی ثعلبہ کے

قال الحافظ ذكره ابو عمر مختصرا واخرج ابن السكن من طريق عبيد الله بن ميمون بن

کہا حافظ نے کہ ذکر کیا ابو عمر نے مختصر اور تخریج کی ابن سکن نے عبید اللہ بن میمون بن عمر بن حبان العبدی کے

ما لا كتاب الى صيفي بن عامر

عمر بن حبان العبدی قال حضرت عمرو محمد اوالصلت بن کریب العبدیین قال فجاؤا بکتاب وقصعوه علی ید ثمامة بن خلیفة وکانوا تشاقوا فیه فقالوا ان جدنا دفع الینا هذا الکتاب واخبرنا ان صیفی بن عامر دفعه الیه وذکر ان النبی صلی الله علیه وسلم کتبه له فاذا فیه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ هذا الکتاب من محمد رسول الله لصیفی بن عامر علی بنی ثعلبة بن عامر من اسلم منهم واقام الصلوة وآتی الزکوة واعطی خمس المغنم وسهم النبی والصیفی فهو آمن بامان الله۔ ذکره بهذا السند ابن الاثیر ایضا فی اسد الغابة

طریقہ سے کہا کہ گیا میں عمر اور محمد اور صلت بن کریب کے پاس جو قبیلہ عبدی کے تھے کہا کہ لائے وہ ایک خط اور دیدیا وہ ثمامہ بن خلیفہ کو اور وہ جھگڑا کرتے تھے اوس کے بارہ میں پس کہا اونھوں نے کہ یہ خط ہمارے دادا نے ہم کو دیا تھا اور خبر دی تھی کہ وہ اونکو صیفی بن عامر نے دیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا تھا یہ فرمان صیفی کو۔ اوسمیں لکھا ہوا تھا کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے صیفی بن عامر کو (سردار بنایا) اونکو اون لوگوں پر جو اسلام لائے بنی ثعلبہ بن عامر میں سے اور نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور دیے خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ رسول اللہ کا اور حصہ صیفی کا پس وہ اللہ کی امن میں ہے ذکر کیا ہے اسکو اسی سند سے ابن اثیر نے بھی اسد الغابہ میں۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للضحاک بن سفیان الکلابی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضحاک بن سفیان کلابی کو

اخرجه الامام احمد والترمذی بسندهما عن سعید بن المسیب ان عمر قال الدیة للعاقلة ولا ترث المرأة من دیة زوجها حتی اخبره الضحاک بن سفیان الکلابی وکان استعمله رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الاعراب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کتب الیّ ان اورث امرأة الضبابی من دیة زوجها۔ فرجع عمر عن قوله وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح والعمل علی هذا عند اهل العلم +

تخریج کی ہے امام احمد اور ترمذی نے اپنی اپنی سند سے کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر نے کہا کہ دیت ذمہ ہے تیم کیجائے جنکو دیت دینا واجب ہوتی ہے اور نہیں وارث ہوگی عورت اپنے خاوند کی دیت میں سے یہانتک کہ خبر دی اونکو ضحاک بن سفیان الکلابی نے اور رسول اللہ نے اونکو عامل بنایا تھا عربوں پر یہ کہ رسول اللہ نے مجھے لکھا تھا کہ ورثہ دوں میں ضبابی کی بیوی کو اوس کے خاوند کی دیت سے پس رجوع کیا حضرت عمر نے اپنے قول سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل ہے اسپر اہل علم کا۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود الطائي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عامر بن اسود طائی کو

بسم الله الرحمن الرحيم۔ هذا كتاب من محمد رسول الله لعامر بن الاسود المسلم ان له ولقومه من طي ما اسلموا عليه من بلادهم ومياههم ما اقاموا الصلوٰة و آتوا الزكوٰة وفارقوا المشركين وكتب المغيرة ذكره الحافظ وابن الاثير قالا رواه سعيد القرشي من طريق عبد الملك بن ابي بكر ابن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه عن جده عمرو قال كتب النبي صلى الله عليه وسلم لعامر بن اسود كتابا فذكره وقال ابن الاثير اخرجه ابوموسى ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا عامر بن اسود کو جو مسلمان ہے کہ واسطے اوسکے اور اوسکی قوم کے ہی ہیں وہ چیزیں جنپر وہ اسلام لائے (یعنی اسلام لانے وقت وہ اونکے مالک تھے) شہر اونکے اور پانی اونکے (مراد پانی سے چشمہ۔ نہریں۔ چاہات وغیرہ) جبتک کہ وہ نماز پڑہیں اور زکوۃ دیں اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور لکھا اسکو مغیرہ نے ذکر کیا اسکو حافظ اور ابن اثیر نے کہا ان دونو نے کہ روایت کیا اسکو سعید قرشی نے عبد الملک بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا عمرو سے کہا لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان پس ذکر کیا اسکو اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابو موسی نے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم خطابا لعامة المؤمنين

یہ وہ فرمان ہے جسمیں مخاطب کیا ہے رسول اللہ نے عوام مومنین کو

قال ابن الاثير روى عثمان بن عبد الله بن علاثة عن طارق بن احمر رأيت مع رسول الله كتابا فيه۔

من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الثمرة حتى ينيع ولا اسهم حتى يخمس ولا توطؤ الحبالى حتى يضعن۔ قال كذا ذكره ابن قانع۔

قوله ولا السهم۔ هذا ما اشتمله حديث حكيم بن حزام قال قلت يا رسول الله ياتيني الرجل فيسألني عن البيع ليس

کہا ابن اثیر نے روایت کی ہے عثمان بن عبداللہ بن علاثہ نے طارق بن احمر سے کہا کہ دیکھی میں نے رسول اللہ کے پاس ایک تحریر جسمیں لکھا ہوا تھا کہ

(فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ نہ بیچو کھجوریں جبتک کہ پک نہ جائیں اور نہ حصہ جبتک کہ خمس نہ لے لیا جاوے اور نہ جماع کرو عورتوں حاملہ سے جبتک کہ وہ وضع حمل نہ کرلیں کہا ابن اثیر نے کہ اسیطرح ذکر کیا ابن قانع نے

قولہ ولا السہم۔ یہ وہ حکم ہے کہ شامل ہے اسکو حدیث حکیم بن حزام کی کہتے ہیں کہ کہا میں نے کہ اے رسول اللہ آتا ہے میرے پاس ایک شخص پس سوال کرتا ہے مجھ سے اوس چیز کی

عندی ما ابیعه منه ثم ابتاعه من السوق فقال لا تبع ما لیس عندک رواه اصحاب الصحیح قال البغوی النهی فی هذا الحدیث عن بیوع الاعیان التی لا یملکها وظاهر النهی تحریم ما لم یکن فی ملک الانسان ولا داخلا تحت مقدرته فکذلک بیع السهم قبل التخمیس وروی ایضا عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم لا یباع سهم حتے یعلم رواه الحاکم فی الکنی **قوله ولا تطؤا الحبالیٰ** - وهذا ما اشتمله حدیث رویفع بن ثابت مرفوعا من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلا یسقے ماءه ولد غیره رواه الترمذی وروی ایضا عن عرباض بن ساریة ان النبے صلے الله علیه وسلم حرم وطی السبایا حتے یضعن ما فی بطونهن رواه احمد والترمذی وزاد فی روایة ابی سعید ولا غیر حامل حتی تحیض

فروخت کرنیکا جو میرے پاس نہیں ہی پہر خرید لیتا ہوں میں اوسکو بازار سے پس فرمایا آپنے مت بیچ تو اوس چیز کو جو تیرے پاس موجود نہیں ہے روایت کیا ہے اسکو اصحاب صحیح نے۔ کہا البغوی نے کہ نہی ہے اس حدیث میں اون چیزوں کے بیع سے جنکا آدمی مالک نہیں ہے اور ظاہر نہی سے حرمت ہی بیع اوس چیز کی جو نہو اوس شخص کی ملک میں اور نہ اوسکی مقدرت میں ہو۔ پس اسیطرح ہی فروخت کرنا اپنے حصہ کا پہلے خمس لیے جانیکے۔ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بہی روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچا جائے حصہ یہانتک کہ معلوم ہوجاوے (یعنی معین اور مشخص ہوجاوے) روایت کیا ہے اسکو حاکم نے کتاب الکنی میں **قولہ ولا تطؤا الحبالیٰ** اس حکم کو شامل ہے حدیث رویفع بن ثابت کی جو مرفوع ہی کہ جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ اور قیامت کے دن پس چاہیے کہ نہ پلائے اپنا پانی (مراد منی) دوسرے کی اولاد کو روایت کیا اسکو ترمذی نے اور عرباض بن ساریہ سے بہی روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کردیا تھا قیدی عورتوں سے جماع کرنا یہانتک کہ فارغ ہوجاویں وہ اپنے حمل سے روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابی سعید کی روایت میں یہ زیادتی ہی کہ اور نہ جماع کیا جائے غیر حامل سے یہانتک کہ وہ حائض ہوجاویں

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن وعلہ حارثی کو

ذکر فی مصباح المضی لم اره فی غیره انه قال ابو سعد وکتب النبے صلے الله علیه وسلم لعبد یغوث بن وعلة الحارثی - ان له ما اسلم علیها من ارضها واشابها یعنی نخلها ما اقام الصلوٰة وآتی الزکوٰة واعطی خمس المغانم فی الغزو ولا عشر ولا حشر ومن تبعه من قومه وکتبه الارقم بن ابی ارقم المخزومی

ذکر کیا ہی مصباح المضی میں اور نہیں دیکھا مینے اوسکے سوا کسی اور کتاب میں کہ کہا ابو سعد نے کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد یغوث بن علم حارثی کو کہ تحقیق واسطے اوسکے وہ چیزیں ہیں جنپر وہ اسلام لایا اوسکی زمین اور اوسکی کھجوریں جبتک کہ وہ نماز پڑہے اور زکوٰۃ دے اور دے لڑائی کے مال غنیمت میں سے خمس اور نہ عشر لیا جاویگا اور نہ لشکر بنانیکو جمع کیا جاویگا اور یہی حکم ہے اونکے واسطے جو تابعداری کریں اوسکی اوسکی قوم میں سے اور لکھا اسکو ارقم بن ابی ارقم مخزومی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعبادة بن الاشيب العنزي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ بن اشیب عنزی کو

قال الحافظ اخرج ابن مندة من طريق
مطرف بن ابی الحسین بن المصادق بن
امية العنزی عن ابيه عن جده عن عبادة
بن الاشيب قال خرجت الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاسلمت فكتب لی كتابا نسخته
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد نبی الله لعبادة
بن الاشيب العنزی انی امرتك على قومك
ممن جری عليه عمالی و عمل بنی ابيك فمن
قُرِئ عليه كتابی هذا فلم يطع فليس له من
الله معون -
قال واخرجه الاسماعيلی فی معجمة الصحابة
وقال ابن الاثير اخرجه ابن مندة وابو نعيم

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے مطرف بن
ابی حسین بن مصادق بن امیہ عنزی کے طریقہ سے مطرف
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور انکے باپ روایت کرتے ہیں
اپنے دادا سے اور وہ عبادہ بن اشیب سے کہا کہ گیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس اسلام لے آیا تو لکھا آپنے
ایک فرمان میرے لیے نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ہے
محمد رسول اللہ کی جانب سے عبادہ بن اشیب عنزی کے لیے
تحقیق میں نے امیر بنایا تجھکو تیری اوس قوم پر جنپر میرے عامل بھیجے
گئے اور جنپر اس سے پہلے تیرے بھائیوں کے عامل بھیجے
جاتے تھے پس جس شخص کو سنائی جائے میری یہ کتاب اور وہ اطاعت کرے تو نہیں ہے
اسکے لیے اللہ کی جانب سے کوئی مدد۔ کہا حافظ نے اور تخریج کی ہے اسکی اسماعیلی نے
معجمۃ الصحابہ میں۔ اور کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے

غرائب ما فی هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

العنزی - بسكون النون والزاء المعجمة
نسبته الى عنز بن وائل بن قاسط بن هنب
ابن اقصى - وعنز ابو بكر بن وائل - **قوله ممن
جری** - بيان القوم يعنی جعلتك اميرا
على قومك الذی ارسلت عليهم عمالی و
ارسل عليهم عمال بنی ابيك من قبل - **قوله
فمن قُرِئ** - هذا يدل على ان كتاب
الامام مطاع وينبغی لحامل الكتاب ان
يقرأه على من كتب اليهم حتى يعلم المطيع من

العنزی بسکون نون اور زاء معجمہ نسبت ہے عنز بن وائل
بن قاسط بن ہنب بن اقصی کیطرف۔ اور عنز ابو بکر بن وائل
کی طرف۔ **قولہ ممن جری**۔ بیان ہے قوم کا یعنی کیا میں نے تجھکو
امیر تیری قوم پر وہ قوم جنپر بھیجا میں نے اپنے عاملوں کو اور بھیجے
جاتے تھے اونکی طرف تیرے باپ دادا سے عامل تجھ سے
پہلے **قولہ فمن قری**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر
کہ امام کی تحریر لائق اطاعت ہے اور تحریر لیجانے والے کو
چاہیے کہ مکتوب الیہ کو سنا دے تاکہ فرق معلوم ہو جائے
مطیع اور نافرمان کا۔

العاصی وان من ابی الکتاب قبل قراۃ الکتاب علیہم فلا یعد من العصاۃ فانہ صلی اللہ علیہ وسلم رتب حکم عدم الاطاعۃ علی قراۃ الکتاب

اور جو شخص کہ انکار کرے اوس تحریر کا سنائے جانے سے پہلے تو وہ نافرمانوں میں سے نہیں شمار کیا جائیگا اسوجہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عدم اطاعت کے حکم کو مرتب کیا ہی قراۃ تحریر پر

کتابہ صلی اللہ علیہ وسلم لعبد اللہ بن عکیم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عکیم کو

اخرجہ ابوداود والطیالسی فی مسندہ قال حدثنا یونس قال حدثنا ابوداود قال حدثنا شعبۃ عن الحکم عن عبد الرحمن بن ابی لیلے عن عبد اللہ بن عکیم قال قرئ علینا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ارض جھینۃ ان لا تستمتعوا من المیتۃ بشئ اھاب ولا عصب اخرجہ ایضا الامام احمد فی مسندہ وذکرہ ابن الاثیر فقال قد روی عن عبد اللہ بن عکیم من غیر وجہ وفی بعضہا یقول جاءنا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واخرجہ الثلاثۃ اعنی ابن مندۃ وابونعیم وابن عبد البر

تخریج کی ہے ابوداؤد نے اور طیالسی نے اپنی مسند میں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یونس نے کہا حدیث بیان کی ہم سے ابوداؤد نے کہا حدیث بیان کی ہم سے شعبہ نے حکم سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اور وہ عبداللہ بن حکیم سے کہا کہ پڑہی گئی ہم پر تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ارض جہینہ میں کہ مت نفع حاصل کرو مردار چمڑے اور تانت وغیرہ سے تخریج کی ہے اسکی امام احمد نے اپنی مسند میں اور ذکر کیا ہے اسکو ابن اثیر نے پس کہا کہ روایت کیگئی ہے عبداللہ بن عکیم سے چند طریقوں سے اور بعض طریقوں میں یوں ہے کہ آئی ہمارے پاس تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اور تخریج کیا اسکو ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے۔

غرائب ما فی ہذا الکتاب والمسئلۃ المستنبطۃ منہا

شرح اُن لغات کی جو اس فرمان میں ہیں اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمان سے

اھاب ھو الجلد وقیل قبل الدباغ عصب بفتح العین المہملۃ ھو اطناب مفاصل الحیوان وھو شئ مدور ما۔ اعلم ان الاستمتاع من اھاب المیتۃ وعصبہا علی وجہین اما بالاکل او بغیرہ من الاستعمال فاما الاول فھو حرام لا اختلاف فیہ عند الائمۃ وقد

اہاب۔ کھال بعض نے کہا رنگنے سے اول یعنی کچی عصب بفتح عین مہملہ حیوانات کے جوڑ بند اور وہ گول ہوتے ہیں۔ (یعنی جنکو تانت کہتے ہیں)

جاننا چاہئے کہ نفع لینا مردار کی کھال و اس کے پٹھوں سے دو طرح پر ہوتا ہے یا کھانے کا نفع یا اوس کے سوا اور قسم کا استعمال۔ اول تو حرام ہے جسمیں ائمہ کا بالکل خلاف نہیں ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کی صحیح حدیث میں آیا ہے

ورد فی الصحیح من حدیث ابن عباس
انما حرم من المیتة اکلها واما الثانی فاختلفت
الائمة علی سبعة اقوال - الاول انه یطهر
بالدباغ جمیع جلود المیتة مطلقا الا الکلب
والخنزیر وهو مذهب الشافعی و مالک
والاوزاعی وابی حنیفة والظاهریة و
سائر الائمة وعلی بن ابی طالب وابن مسعود
واستدلوا بحدیث ابن عباس رضی الله عنه
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ایما اهاب دبغ فقد طهر رواه احمد
ومسلم وابن ماجة والترمذی والثانی انه
لا یطهر شئ من الجلود بالدباغ وهو المروی
عن عمر بن الخطاب وابنه عبد الله وعائشة
وهو اشهر الروایتین عن احمد واحدی الروایتین
عن مالک واستدلوا بحدیث الکتاب وحدیث
عبد الله بن عکیم قال کتب الینا رسول الله
صلی الله علیه وسلم قبل وفاته بشهرین ان
لا تنتفعوا من المیتة باهاب ولا عصب رواه
اصحاب السنن والثالث انه یطهر بالدباغ
جلد ماکول اللحم وهو قول ابن المبارک
وابی ثور واسحٰق بن راهویه وقالوا ان
الدباغ یشبه بالزکوة فیما روی عن النبی
صلی الله علیه وسلم فی جلود المیتة دباغها
زکوتها والزکوة تعمل فی الماکول فکذا
الدباغ والرابع یطهر بالدباغ جمیع جلود
المیتة الا الخنزیر وهو قول من رای ان
الکلب لیس بنجس العین فهم بعض اصحاب

کہ مردار کا کھانا حرام ہے لیکن نفع لینا بصورت ثانی اوسمیں
اختلاف کیا ہے ائمہ نے سات قولوں پر - اول یہ کہ
بالکل پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں
مگر کتا اور سور - اور یہ مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
اور اوزاعی اور امام ابی حنیفہ و ظاہریہ اور باقی ائمہ کا
اور صحابہ میں سے علی بن ابی طالب اور ابن مسعود رضی اللہ
عنہما کا اور دلیل لائے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی
حدیث سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے جو کھال بھی رنگ لیجاوے تو وہ پاک
ہوجاتی ہے روایت کیا اسکو احمد اور مسلم اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے - دوسرے یہ کہ کوئی کھال رنگنے سے
پاک نہیں ہوتی - اور یہی روایت ہے عمر بن خطاب اور
اون کے بیٹے عبد اللہ اور عائشہ سے اور یہی مشہور روایت
ہے امام احمد سے - اور ایک روایت ہے امام مالک سے
اور دلیل لائے ہیں اسی فرمان والی حدیث سے اور عبد اللہ
بن عکیم کی حدیث سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنے مرنے سے دو مہینے پہلے نہ نفع لو تم مردار کی
کھال سے اور نہ اوس کے پٹھوں سے روایت کیا
اسکو اصحاب سنن نے اور تیسرا قول یہ کہ پاک ہوجاتی ہیں
رنگنے سے اون جانوروں کی کھال جنکا گوشت کھایا
جاتا ہے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور ابو ثور اور اسحق
بن راہویہ کا اور کہا اونہوں نے کہ رنگنا مشابہ ہے زکوۃ
کے بوجہ اوس حدیث کے جو روایت کیگئی ہے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے مردار کی کھالوں کے بارہ میں کہ رنگنا اونکا
زکوۃ ہے اونکی اور زکوۃ دیجاتی ہے اون جانوروں کی
جنکا گوشت کھایا جاتا ہے پس اسیطرح رنگنا - اور چوتھا قول یہ ہے
کہ پاک ہوجاتی ہیں رنگنے سے تمام مرداروں کی کھالیں مگر سور کی

ابی حنیفة واحتجوا بما قدم فی الاول وانما الخلاف
فی الاستثناء بمسئلة الصید والخامس
یطهر الجمیع الا انه یطهر ظاهره دون باطنه
فلا ینتفع به فی المائعات وانما ینتفع فی
الیابسات وهو قول عن مالک وهذا
التفصیل بین المائع والیابس فالدلیل
علیه یابس والسادس یطهر الجمیع حتی الکلب
والخنزیر وهو مذهب داؤد وعن ابی یوسف
مروی ایضا واستدلوا بعموم قوله صلی الله
علیه وسلم ایما اهاب دبغ فقد طهر والسابع
انه یجوز الانتفاع بجمیع جلود
المیتة وان لم تدبغ والیه ذهب الزهری وبعض
اصحاب الشافعیة واستدلوا بحدیث الشاة
باعتبار روایة التی لم یذکر فیها الدباغ۔

اور یہ قول ہے اوس شخص کا جسکے نزدیک کتا نجس عین نہیں ہے
اور وہ بعض اصحاب ابی حنیفہ ہیں اور حجت لائے ہیں اوسی
حدیث سے جو گذر گئی قول اول میں اور خلاف اول مذہب کا
مسئلہ صید سے کیا ہے اور پانچواں قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی
ہیں سب کھالیں مگر پاک ہوتی ہے ظاہر جلد نہ باطن پس نہ نفع
لیا جائے اوس سے تر چیزوں میں اور استعمال کیا جاوے
خشک مواقع پر اور یہ ایک قول ہے امام مالک کا اور یہ تفصیل کہ
تر و خشک میں فرق ہے دلیل اسکی خشک ہے یعنی کمزور
اور چھٹا قول یہ ہے کہ پاک ہو جاتی ہیں سب کھالیں یہانتک کہ کتا اور سور
بھی اور یہ مذہب ہے داؤد کا اور مروی ہے ابو یوسف سے بھی اور دلیل لائے
ہیں رسول اللہ کے قول کی عمومیت سے کہ جو کھال بھی رنگ لیجائے وہ پاک
ہو جاتی ہے۔ اور ساتواں قول یہ ہے کہ جائز ہے نفع لینا تمام مردار کی کھالوں سے
اگرچہ وہ رنگی نجاویں اور یہی مذہب ہے زہری کا اور بعض اصحاب امام شافعی کا اور
استدلال لائے ہیں بکری کے اوس حدیث سے جسمیں دباغ کا ذکر نہیں کیا گیا

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن عبد المطلب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب کو

قال فی سیرة المحمدیة اخرج ابن ابی شیبة
قال فیه وکان العباس اسلم قدیما ولکنه
کان یکتم الاسلام وقیل انه اسلم یوم
بدر وقیل اسلم یوم فتح خیبر وقیل کان
یکتم ایمانه حتی اظهره یوم الفتح وکان یحب
القدوم علیه صلی الله علیه وسلم فکتب
علیه الصلوة والسلام الیه۔
ان مقامک بمکة خیر لک۔
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة
عباس رض بغیر هذا اللفظ فقال اخبرنا

کہا سیرۃ محمدیہ میں تخریج کی ہے ابن ابی شیبہ نے کہا اوسمیں
اور عباس رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تھے بہت اول لیکن
پوشیدہ رکھتے تھے اپنے اسلام کو اور بعض نے کہا کہ اسلام لائے
تھے بدر کے دن اور بعض نے کہا فتح خیبر کے دن اور کہا گیا ہے
کہ چھپاتے تھے اپنے ایمان کو یہانتک کہ ظاہر کیا اوسکو فتح مکہ
کے دن اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آنا چاہتے تھے پس لکھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق مکہ میں تمہارا رہنا بہتر ہے تمہارے لیے
اور تخریج کی ہے محمد بن سعد نے اسکی طبقات میں حضرت عباس
کے ترجمہ میں ان الفاظ سے علیحدہ دوسرے لفظوں میں پس کہا

محمد بن عمر قال حدثني ابن ابی سبرة عن
حسين بن عبد الله عن عكرمة عن ابن
عباس رض قال اسلم العباس بمكة قبل
بدر واسلمت ام الفضل معه حينئذ و
كان مقامه بمكة انه كان لا يغبى على رسول
الله صلعم بمكة خبر يكون الا كتب به اليه
وكان من هناك من المؤمنين يتقوون به
ويصيرون اليه وكان لهم عونا على اسلامهم
ولقد كان يطلب ان يقدم عليه صلعم فكتب
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان مقامك مجاهد حسن۔ فاقام بامر رسول
الله صلعم۔ **اعلم** ان الهجرة من مكة
كانت مفروضة الى فتحها فحينئذ مقام عباس
رضی الله عنه بها واجازة النبی صلی الله عليه
وسلم له يشكل بقوله سبحانه تعالى ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ
تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا
فِيْمَ كُنْتُمْ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ
قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا
فِيْهَا فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا
قال فی الخازن ان الله لم يقبل الاسلام من احد
بعد هجرة النبی حتی يهاجر اليه ثم نسخ ذلك بعد
فتح مكة بقوله صلى الله عليه وسلم لا هجرة بعد
الفتح اخرجاه فی الصحيحين **اقول** فالجمع
فی هذا المقام انه كان ممن استثناهم الله تعالى
عن هذا الحكم كولده وزوجته رضی الله
تعالى عنهم بقوله اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ
وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا

کہ خبر دی ہمکو محمد بن عمر نے کہا حدیث بیان کی مجھسے ابن ابی سبرہ
نے بروایت حسین بن عبد اللہ عکرمہ سے روایت کرکے وہ
روایت کرتے ہیں ابن عباس رض سے کہا کہ اسلام لائے عباس
مکہ میں بدر سے پہلے اور اسلام لائیں ام الفضل اونکے ہی ساتھ
اوسی وقت اور وہ مکہ ہی میں رہتے تھے اور نہیں چھپاتے تھے
رسول اللہ سے کوئی بات جو مکہ میں ہوتی مگر کہ آپ کو لکھہ بھیجتے
تھے اور جو یہاں مسلمان تھے وہ قوت پاتے تھے آپسے اور جاتے
تھے آپکی طرف اور وہ اونکے لیے اونکے اسلام پر مددگار رہتے
اور وہ چاہتے تھے کہ رسول اللہ کے پاس آجاویں تو آپنے اونکو
فرمان لکھا کہ ان مقامک مجاہد حسن
بے شک تمہارا مکہ میں رہنا عمدہ مجاہدہ ہے پس رہے وہیں رسول اللہ
کے حکم سے۔ **جان** تو کہ ہجرت مکہ سے فرض تھی فتح مکہ تک
پس اس صورت میں رہنا حضرت عباس کا مکہ میں اور اجازت
دینا اسکی رسول اللہ کی جانب سے اعتراض ہوتا ہے اسپر
قول اللہ عز وجل۔ اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الآیہ سے یعنی وہ لوگ
کہ مارا اونکو فرشتوں نے ظلم کرنیوالے تھے وہ اپنی جانوں پر
کہا فرشتوں نے کہ کن میں تھے تم جواب دیا کہ ضعیف اور عاجز تھے
ہم زمین میں کہا فرشتوں نے کیا نہیں تھی زمین اللہ کی وسیع کہ ہجرت
کرتے تم اوسمیں پس یہ لوگ ہیں کہ ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور وہ برا
ٹھکانہ ہے۔ کہا خازن میں کہ اللہ نے نہیں قبول کیا اسلام کسی کا
بعد ہجرت کے مگر جسنے کہ ہجرت کی رسول اللہ کیطرف پھر منسوخ ہوگیا
حکم فرضیت ہجرت کا بعد فتح مکہ کے رسول اللہ کے قول لا ہجرة
بعد الفتح سے جسکی تخریج کی ہے شیخین نے یعنی نہیں ہے ہجرت بعد فتح مکہ کے
کہتا ہوں میں کہ وجہ توفیق اس مقام پر یہ ہے کہ حضرت عباس اون
لوگوں میں سے ہیں جنکو مستثنی کیا ہے اللہ نے مثل آپکے بیٹے
اور زوجہ رضی اللہ عنہم کے اپنے قول اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ سے
یعنی مگر وہ ناچار مرد اور عورتیں اور بچے جنکو قوت نہیں کسی حیلہ

یهتدون سبیلاً اوخصصه النبی صلی الله علیه وسلم عن هذا الحکم لمصلحة رآها فی مقامه لمکة من مصالح الاسلام۔

کی اور نہ راہ چل سکتے ہیں۔ یا خاص کیا ہے اونکو رسول اللہ نے اس حکم کے ساتھ بوجہ کسی مصلحت کے جو آپنے سونچی ہوگی مصالح اسلام سے۔

هذا ایضاً ما کتبه صلی الله علیه وسلم لعمه عباس بن المطلب رض

بیہ بہی وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس رض کو

ذکر صاحب سیرة المحمدیة فی المعجزات بلا سند وتخریج ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب للعباس - الحیرة من الکوفة والمیدان من الشام والخط من هجر و مسیرة ثلثة ایام من ارض الیمن - فلما افتتح ذلك اتی به عمر رضی الله عنه۔

اتفق العلماء علی اشتراط القبض فی صحة الهبة ویدل علیه ما رواه الامام مالك فی الموطا عن عائشة ان ابابکر الصدیق کان نحلها جاد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیة انی کنت نحلتك جاد عشرین وسقا ولو کنت جددته واحتزته کان لك وانما هو الیوم مال وارث فاقتسموه علی کتاب الله فهذا صریح علی ان الهبة انما تملك بالقبض لقوله لو کنت جددته واحتزته کان لك وذلك لان قبض الثمرة بالجداد **ولکن** هذا الکتاب وغیره مثل کتاب تمیم الداری وغیره نفید علی خلاف ما اتفقوا علیه من اشتراط القبض فی الهبة **اقول** والتوفیق ممکن بوجوه الاول ان یکون

ذکر کیا ہے صاحب سیرۃ محمدیہ نے معجزات کے ذکر میں بغیر سند اور تخریج کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکہا حضرت عباس کے لئے (جاگیر میں) حیرہ کوفہ سے اور میدان شام میں سے اور خط (نام مقام) ہجر میں سے اور تین منزل کے مقدار (زمین) ارض یمن سے۔ پس جبکہ فتح ہوئے یہ مقام تو لائے یہ تحریر حضرت عمر رض کے پاس۔

اتفاق کیا ہے علماء نے۔ اس بات پر کہ ہبہ کے لئے قبضہ شرط ہے اور دلالت کرتی ہے اسپر وہ حدیث جسکو روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں عائشہ رض سے کہ ابوبکر صدیق نے دی تہی آپکو بیس وسق کٹی ہوئی اپنے مال غابہ میں جب آپکی وفات کہ وقت آیا تو فرمایا کہ اے بیٹی میں نے تجہکو بیس وسق دیے تہے اور اگر تو کٹوا لیتی اور جمع کر لیتی تو وہ تیرے تہے لیکن اب وہ مال ہے وارث کا۔ پس تقسیم کیا اوسکو موافق کتاب اللہ کے پس یہ صریح ہے اس بات میں کہ یہ ملک بنتا ہے قبضہ سے بوجہ قول ابوبکر رض لو کنت جددتہ یعنے اگر کٹوا لیتی تو اونکو اور جمع کر لیتی تو تیری ہو جاتی۔ اور یہ اسوجہ سے کہ قبضہ پہلوں پر کاٹنے سے ہوتا ہے **لیکن** یہ فرمان اور اس کے سوا جیسے کتاب تمیم الداری وغیرہ کی فائدہ دیتی ہے خلاف اس مسئلہ کا جسپر اونہوں نے اتفاق کیا ہے یعنی شرط لگانا قبضہ کی ہبہ میں **کہتا ہوں** کہ توفیق دفع اعتراض کی ممکن ہے چند طرح اول یہ کہ قصہ اس فرمان کا اول اسلام

قصة الکتاب فی اوائل الاسلام و قصة الاتفاق متاخر عنها فصار منسوخا والثانی ان یکون من خصائصہ صلے اللہ علیہ وسلم والثالث ان یکون من معجزاتہ صلے اللہ علیہ وسلم حیث تیقن بحصول القبض فاجری علیہ ورتب حکم القبض علیہ۔

کا ہے اور قضیہ اتفاق علمار کا موخر ہے اس سے پس ہوجاویگا یہ منسوخ دوسرے یہ کہ اس قسم کا ہبہ رسول اللہ کی خصائص میں سے ہو تیسرے یہ کہ آپ کے معجزات میں سے تھا پس گویا یقین ہو گیا تھا آپ کو قبضہ حاصل ہوجانے کا پس جاری کیا آپ نے اسکو اور مرتب کیا اوسپر حکم قبضہ کا۔

هذا ماکتبه صلے اللہ علیہ وسلم لعثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو

اخرجہ محمد بن سلیمان المرائی عن وحشے بن حرب عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی عثمان وھو بمکة۔ ان الجند قد توجھوا قبل مکة وانی بعثت الیك دوسا (مولی رسول اللہ) وامرته ان یتقدم بین یدیك باللواء وبعثت الیك خالد بن الولید لتسیر۔ ذکرہ الحافظ وابن الاثیر وقال رواہ صدقة ابن خالد عن وحشے بن حرب باسنادہ و اخرجہ ابن مندة وابو نعیم۔

تخریج کی محمد بن سلیمان مرائی نے وحشی بن حرب سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا عثمانؓ کو اور عثمانؓ مکہ میں تھے کہ تحقیق لشکر متوجہ ہوا ہے مکہ کی طرف اور بھیجا ہو میں تمہاری طرف دوس کو (غلام آنکو کر وہ رسول اللہ) اور حکم کیا ہے میں نے اوسکو کہ چلے وہ تمہارے آگے جھنڈا لیکر اور بھیجا میں نے تمہاری طرف خالد بن ولید کو تاکہ کوچ کرو تم۔ ذکر کیا ہے اسکو حافظ اور ابن اثیر نے اور کہا کہ روایت کیا ہے اسکو صدقہ بن خالد نے وحشی بن حرب سے اپنی سند سے اور تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ماکتبه صلے اللہ علیہ وسلم لعداء بن خالد

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے عداء بن خالد کے لئے

اخرجہ الترمذی فی ابواب البیوع قال حدثنا محمد بن بشار قال حدثنا عباد بن لیث صاحب الکرابیس قال حدثنا عبد المجید ابن وهب قال قال لی العداء بن خالد الا اقرئك کتابا کتبه لی صلے اللہ علیہ وسلم

تخریج کی ہے ترمذی نے ابواب البیوع میں کہا کہ حدیث بیانکی ہم سے محمد بن بشار نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن لیث صاحب الکرابیس نے کہا حدیث بیانکی ہم سے عبد المجید بن وہب نے کہا کہ کہا مجھ سے عداء بن خالد نے کہ کیا نہیں سناؤں تمکو تحریر جو لکھی ہے میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ

قلت بلى فاخرج لی کتابا نسخته -

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا ما اشتری العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم اشتری منه عبدا او امة (شك الراوی) - لا داء ولا غائلة خبیثة - بیع المسلم للمسلم -

داخرجه ابن الاثیر وابن عبد البر بسنده الترمذی وایضا ابن عبد البر بسند آخر وذکره فی جامع ازهر فقال اخرجه البزار وغیره عن خالد بن العداء فکلهم وافقوا فی لفظهم وخالفوا الترمذی فقالوا لا داء ولا غائلة ولا خبثة وهذا اللفظ اخرجه ابن سعد فی الطبقات فی العداء فقال اخبرنا یحیی بن راشد قال حدثنی عباد بن لیث الیشکری قال حدثنی عبد المجید بن وهب قال حدثنی العداء بن خالد بن هوذة قال اخرج الی کتابا - فذکر الحدیث -

علیہ وسلم نے مینے کہا ہاں پس نکالی ایک تحریر جسکا نسخہ یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اوسکی کہ خریدا عدا ابن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے. خریدا آپسے ایک غلام یا چھوکری (شک ہے راوی کا) نہ بیماری ہے نہ کوئی عیب ہے خبیث. بیع مسلمان کی ہے مسلمان کے لئے -

اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے اور ابن عبد البر نے ترمذی کی سند سے اور ابن عبد البر نے تخریج کی دوسری سند سے بھی اور ذکر کیا ہے اسکو جامع ازہر میں پس کہا کہ تخریج کی ہے اسکی بزار نے خالد بن عدا سے پس سب نے آپسمیں لفظوں میں موافقت کی ہے اور مخالفت کی ہے الفاظ ترمذی کی پس کہا کہ نہ کوئی بیماری نہ عیب ہے ظاہری اور نہ عیب ہے باطنی. اور ان ہی الفاظ سے تخریج کی ہے اسکی ابن سعد نے طبقات میں عدا کے ترجمہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو یحیی بن راشد نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن لیث یشکری نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد المجید بن وہب نے کہا حدیث بیان کی مجھسے عدا بن خالد بن ہوذہ نے کہا نکالی میرے لیے ایک تحریر پس

غرائب الالفاظ والمسئلة الماخوذة منه

شرح لغات اور مسئلہ جو مستنبط ہوتا ہے اس فرمانے

داء هو العیب الباطن فی السلعة الذی لم یطلع علیه المشتری - **غائلة** هی ان یکون مسروقا مثلا فاذا ظهر مالکه غال مال مشتریه ای اتلفه وهی صفة ای خصلة مهلکة - **خبثة** - الخیانة ما فیه هلاک المال ککونه ابقا - **اعلم ان هذا یدل** علی وجوب تبیین العیب او عدمه للمشتری

داء وہ عیب باطن مبیع میں جسپر خریدنے والا خبر دار نہ ہوسکے **غائلہ** وہ یہ کہ مثلا چوری ہو جبکہ ظاہر ہو جاوے اوسکا مالک تو تاوان پڑے گا مال مشتری پر. اور وہ ترکیب میں صفت ہے یعنی خصلت مہلکہ.

خبثہ. وہ خیانت جسمیں اندیشہ ہو ہلاک مال کا جیسے ہونا غلام بھگوڑا. **جان تو** کہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ مشتری پر اس بات کا ظاہر کردینا واجب ہے کہ مبیع میں

ونحريم كتمانها عنه فان ظهر بعد ان المبيع كان معيبا عند البيع يرد البيع ويويد ه ما روى عن عائشة ان رجلا ابتاع غلاما في عهد النبي صلى الله عليه وسلم ثم وجد به عيبا فرده بالعيب رواه احمد وابوداود ويدل ايضا على جواز الكتاب في البيع الحاضر وهو ما استثنى في قوله عز وجل الا ان تكون تجارة حاضرة تديرونها بينكم فليس عليكم جناح ان لا تكتبوها - وهذا الجواز هو مفاد قوله تعالى وانما رخص الله تعالى في الكتابة في هذا النوع من التجارة لكثرة ما يجري بين الناس فلو كلفوا فيها الكتابة شق ذلك عليهم ولانه اذا اخذ كل من المتبايعين حقه من صاحبه في ذلك المجلس لم يكن هناك خوف التجاحد الذي شرع له الكتابة فلا حاجة اليه -

کوئی عیب ہے یا نہیں اور حرام ہے عیب کا چھپانا اوس سے پس اگر ظاہر ہوجاسے بعد میں یہ بات کہ مبیع عیب دار تھی تو رد ہوجائیگی بیع - تائید کرتی ہے اسپر وہ حدیث جو مروی ہے عائشہ سے کہ ایک شخص نے خریدا ایک غلام رسول اللہ کے زمانہ میں پھر معلوم کیا اوسمیں عیب تو واپس کردیا اوسکو بوجہ عیب کے روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداود نے - اور یہی دلالت کرتا ہے یہ فرمان جواز تحریر پر بیع حاضر میں جو مستثنی ہے قول اللہ عز وجل الا ان تکون تجارۃ میں - یعنی دلکھو تم تحریر! مگر کہ تجارت حاضرہ ہو جو دست بدست ہوتی ہے آپسمیں پس نہیں گناہ تمپر اس بات کا کہ نہ لکھو تم اوسکو اور یہ جواز معلوم ہوتا ہے قول اللہ عز وجل سے اور اس قسم کی تجارت میں اسوجہ سے رخصت دی ہے کہ یہ لوگوں کے درمیان بہت رائج ہے پس اگر اسمیں تحریر کے مکلف کیے جاتے تو یہ اونپر شاق ہوتا اور اسوجہ سے کہ جبکہ لیلیا ہر ایک خریدو فروخت کرنیوالے نے اپنا حق اپنے ساتھی سے اوسی مجلس میں تو اب انکار کا خوف نہیں رہا جسکی وجہ سے مشروع ہوئی ہے کتابت پس کوئی ضرورت نہیں رہی اوسکی -

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعك ذي خيوان الهمداني

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عک ذوخیوان ہمدانی کیلیے

قال الحافظ وابن الاثير روى الشعبي عن عامر بن الشهر قال اسلم عك ذو خيوان فقيل له انطلق الى رسول الله فخذ منه الامان على من قبلك ومالك وكانت له قرية بها رقيق فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان مالك بن مرارة قدم يدعو الى الاسلام فاسلمنا ولي ارض بها رقيق فاكتب لي كتابا

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ روایت کی ہے شعبی نے عامر بن شہر سے کہا کہ اسلام لایا عک ذوخیوان پس کہا گیا اوسنے کہ جاؤ رسول اللہ کے پاس اور لو اونسے امان اون لوگوں کے لیے جو تمہارے ساتھ ہیں اور اپنے مال کے لیے اور تھا اونکا ایک گاؤں جسمیں ان کے غلام تھے پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا کہ اے رسول اللہ مالک بن مرارہ آئے بلاتے تھے طرف اسلام کے پس اسلام لے آئے ہم اور میری زمین ہے جسمیں غلام ہیں پس لکھہ دیجیے مجھے فرمان پس

فکتب صلے اللہ علیہ وسلم لہ کتابا نسختہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ لعک ذوخیوان ان کان صادقا فی ارضہ ومالہ ورقیقہ فلہ الامان وذمۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم وکتب مالک بن سعید قال ابن الاثیر قال عبدان (الراوی) مالک وھمٌ والصواب خالد (ای فی الکاتب) و اخرجہ ابوموسی وقال الحافظ رواہ ابو یعلے ایضًا۔ واخرجہ محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ عامر بن شہر ھکذا سواء الا انہ قال وکتب خالد بن سعید بدل مالک

قولہ ان کان صادقا۔ ظاھرہ یدل علے ان عقد الامان تصح بالتعلیق یعنے اذا کان معلقا بالشرط مع ان الاصل فی العقود عند جمہور الفقہاء انھا لا تصح ولا تتم الا بالتنجیز اعنی ان لا تکون معلقا بشرط ولکن ھذا الامان لم یکن علقہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بشرط الصدق ولکنہ بیان لامر واقعی وبیانہ ان قولہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کان صادقا یحتمل الامرین یعنے ان یکون مرجع الصدق الی اسلام حامل الکتاب اوالی کونہ صادقا فی تملکہ الارض والمال والرقیق وھو الظاھر وعلے کلا التقدیرین فالشرط لبیان الواقع فان کل امان راتب علے الاسلام فھو معلق بہ و ان لم یبین ۔

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے لیے فرمان نسخہ اوسکا یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے عک ذوخیوان کے لیۓ اگر ہے وہ سچا اپنی زمین میں اور اپنے مال اور غلام میں (یعنی ان چیزونکی اظہار ملکیت میں) تو اوسکے واسطے امان ہے اور ذمہ ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور لکھا مالک بن سعید نے۔

کہا ابن اثیر نے کہ کہا عبدان (راوی قصہ) نے کہ کاتب کی بابتہ کہ مالک وہم ہے اور صواب خالد ہے اور تخریج کی اسکی ابوموسیٰ نے اور کہا حافظ نے کہ روایت کیا ہے اسکو ابویعلی نے بھی اور یہ تخریج کیا ہے محمد بن سعد نے طبقات میں عامر بن شہر کے ترجمہ میں بالکل اسیطرح مگر کہ کہا خالد بن سعید عوض میں مالک بن سعید کے۔

قولہ انکان صادقا۔ ظاہر اس قول کا دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ عقد امان صحیح ہوجاتی ہے تعلیق سے یعنی جبکہ معلق ہو کسی شرط کے ساتھ باوجود اس کے کہ اصل عقود میں جمہور فقہا کے نزدیک یہ ہے کہ شرط کے ساتھ صحیح نہیں ہوتے۔ اور نہیں تمام ہوتے عقد مگر قطع کے ساتھ یعنی نہ ہو معلق کسی شرط کے ساتھ۔ لیکن یہ امان معلق نہیں کیا ہے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدق کے شرط سے بلکہ یہ بیان ہے امر واقعی کا اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنْکَانَ صَادِقًا احتمال رکھتا ہے دو امروں کا یعنی یہ کہ ہو مرجع صدق کا طرف اسلام حامل کتاب کے یا طرف اس بات کے کہ سچا ہے وہ اپنی زمین اور مال اور غلام کے اظہار ملکیت میں اور یہی احتمال ظاہر ہے اور دونو تقدیروں پر یہ شرط بیان ہوگی واقع کی پس ہر وہ امان جو مرتب ہے اسلام پر پس وہ ضرور معلق ہے اوس کے ساتھ اگرچہ بیان بھی نہ کی جاوے۔

هذا ما کتبه صلے اللہ علیہ وسلم الی عمیر ذی مران

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر ذی مران کے لیے

قال الحافظ وابن الاثیر اخرج الطبرانی من طریق مجالد بن سعید بن عمیر عن ابیہ عن جدہ قال جاءنا کتاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران ومن اسلم من ھمدان سلام علیکم فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا ھو امابعد فانا بلغنا اسلامکم مقدمنا من ارض الروم فابشروا فان اللہ قد ھداکم بھدایتہ وانکم اذا شھدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقمتم الصلوۃ واٰتیتم الزکوۃ فان لکم ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ علے دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیھا سھلھا وجبالھا غیر مظلومین ولا مضیق علیھم وان الصدقۃ لا تحل لمحمد ولا لاھل بیتہ وان مالک بن مرارۃ الرھاوی قد حفظ الغیب وادی الامانۃ وبلغ الرسالۃ فامرک بہ خیرا فانہ منظور الیہ فی قومہ قال ابن الاثیر اخرجہ ابن مندۃ وابو نعیم وابن عبد البر واخرجہ ابن سعد فی الطبقات فی ترجمۃ عمیر +

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے مجالد بن سعید بن عمیر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا کہ آیا ہمارے پاس فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے عمیر ذی مران اور اون لوگوں کیطرف جو قبیلہ ہمدان سے اسلام لائے ہوں۔ سلام ہو تمپر۔ پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے معلوم ہو کہ ہمکو تمہارے اسلام لانے کا حال معلوم ہوا ہمارے ارض روم سے واپس آنے پر۔ پس خوشخبری حاصل کرو تحقیق اللہ نے اپنی جانب سے تم کو ہدایت کی اور جبکہ گواہی دی تم نے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی تو واسطے تمہارے ذمہ اللہ کا ہے اور ذمہ ہے اوسکے رسول کا تمہاری جانوں پر اور مالوں پر اور قوم کی اوس زمین پر جسپر وہ اسلام لائے ہو تم۔ نرم زمین وہاں کی اور پہاڑ وہاں کے نہ ظلم کیے جاویںگے وہ اور نہ تنگی ہوگی اونپر اور صدقہ نہیں حلال ہے محمدؐ کو نہ آپ کی اہل بیت کو اور تحقیق مالک بن مرارہ رہاوی نے یاد رکھا پیغام اور ادا کی امانت اور پہونچا دی رسالت پس حکم کرتا ہوں تجھکو اوس سے بھلائی کرنے کا کیونکہ وہ پسندیدہ ہے اپنی قوم میں کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اسکی ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عبد البر نے۔ اور دوسرا تخریج کی ہے اس کی ابن سعد نے طبقات میں عمیر کے ترجمہ میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله فابشروا- رتب النبي صلے الله عليه وسلم الابشار على خبر مالك بن مرارة باسلامهم فهذا دليل من قال بان خبر الأحاد يفيد اليقين وهو قول الامام احمد ابن حنبل وداؤد الظاهري وغيرهما و هذا باب جرى فيه الخلاف الكثير حتے قالت طائفة منهم ان خبر الواحد يكون ناسخا للمتواتر و ذلك فيما رواه البخاري ومسلم عن ابن عمر قال بينا الناس يصلون الصبح في مسجد قباء اذ جاء رجل فقال قد انزل على النبي صلے الله عليه وسلم قرآن و قد امران يستقبل الكعبة فاستقبلوها فتوجهوا الى الكعبة والاكثرون على خلاف ذلك وقالوا انه لا يفيد العلم مطلقا- فمنهم الائمة الثلاثة و قيل يفيد بالقرينة وقيل لا يطرد-

قوله ان الصدقة لا تحل- وهو كما روى عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه قال اخذ الحسن بن على تمرة من تمرة الصدقة فجعلها في فيه فقال رسول الله صلے الله عليه وسلم كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا ناكل الصدقة متفق عليه واكثرت الكلام في هذه المسئلة سابقا بكتاب ذرعة بن سيف ✤

قولہ فابشروا- مرتب کیا رسول اللہ نے حکم بشارت مالک بن مرارہ کے اون کے اسلام کی خبر دینے پر پس یہ دلیل ہے اون لوگوں کی جنہوں نے قول کہا کہ خبر واحد فائدہ دیتی ہے یقین کا اور یہی قول ہے امام احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری وغیرہ کا اور اس باب میں بہت خلاف ہے پس کہا ایک گروہ علما نے کہ خبر واحد ناسخ ہو جاتی ہے متواتر کی اور یہ اوس حدیث میں ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری اور مسلم نے ابن عمر رضہ سے کہا کہ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ آیا ایک آدمی اور کہا کہ نازل ہوا ہے قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حکم دیے گئے ہیں آپ کہ قبلہ کریں کعبہ کو پس قبلہ بنالو تم اوسکو پس متوجہ ہوگئے وہ کعبہ کی طرف۔ اور اکثر علما اس کے خلاف ہیں اور کہا انہوں نے کہ خبر واحد مفید نہیں ہوتی علم کی بالکل ان ہی میں ائمہ ثلاثہ ہیں اور بعض نے کہا کہ مفید ہوتی ہے قرینہ کے ساتھ اور بعض نے کہا کہ لازمی نہیں یعنی کبھی علم کے مفید ہے اور کبھی نہیں ✤

قولہ ان الصدقۃ لا تحل- اور وہ جیسیکہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ لی حسن بن علی نے ایک کھجور صدقہ کی کھجوروں میں سے اور اپنے مونہ میں رکھ لی تو فرمایا رسول اللہ نے کخ کخ (کلمہ توبیخ) پھینکدے اسکو کیا تو نہیں جانتا کہ ہم نہیں کھاتے ہیں صدقہ۔ متفق علیہ۔ اور خوب بیان کیا ہے میں نے اس مسئلہ کو اس سے اول کتاب ذرعہ بن سیف میں ✤

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن حزم کے لیے

قال من محمد بن سعد فی الطبقات فی ترجمة محمد بن عمرو بن حزم کان رسول الله صلعم قد استعمل عمرو بن حزم علی نجران الیمن فولد له هنالك علی عهد رسول الله صلعم سنة عشر من الهجرة غلاما فسماه محمدا وکناه ابا سلیمان وکتب بذالك الی رسول الله فکتب الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان سمه محمدا واکنه ابا عبد الملك ففعل

محمد بن سعد نے طبقات میں محمد بن عمرو بن حزم کے ترجمہ میں کہا کہ رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو عامل بنایا تھا نجران یمن پر پس وہیں رسول اللہ کے زمانہ میں اون کے ایک لڑکا پیدا ہوا سنہ ہجری میں اونہوں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت ابو سلیمان اور لکھا اِسکی بابتہ رسول اللہ کو پس آپ نے اونکو تحریر فرمایا کہ نام رکہو اوسکا محمد اور کنیت ابا عبد الملک پس کیا ایسا ہی ؎

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم حين بعثه الى اليمن

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے لئے جبکہ بھیجا اون کو یمن کی طرف

ذکر السیوطی فی الدر المنثور انه اخرج البیهقی فی الدلائل عن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم قال هذا کتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم عندنا الذی کتبه لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن یفقه اهلها ویعلمهم السنة ویاخذ صدقاتهم فکتب۔

بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب من الله ورسوله یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ اِنَّ اللّٰهَ یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ ۔ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْیَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَا آٰمِّیْنَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ

ذکر کیا ہے سیوطی نے درمنثور میں کہ تخریج کی ہی بیہقی نے دلائل میں ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے کہا کہ یہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس جو لکھا تھا آپنے عمرو بن حزم کے لیے جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف تاکہ سکہاوے وہاں والوں کو مسائل اور طریقہ سنت کا اور لے اون کے صدقات پس لکھا آپ نے کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اے لوگو جو ایمان لائے ہو پورا کرو عہد حلال کیے گئے تمہارے لیے چوپائے چگنے والے تمہارے لیے مگر جو پڑہی جاتی ہی اوپر تمہارے نہ حلال جاننے والے شکار کو اور تم احرام باندہے ہو تحقیق اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو مت بےحرمت کرو اللہ کی نشانیوں کو اور نہ مہینوں حرام کو اور نہ وہ جانور جو نیاز کعبہ ہو اور نہ اُن جانور کو جو گلے میں پٹہ ڈالکے لیجاویں کعبہ کو اور نہ قصد کرنیوالوں گھر حرمت والے کو

يبتغون فضلا من ربهم ورضوانا و
إذا حللتم فاصطادوا ولا يجرمنكم شنآن
قوم أن صدوكم عن المسجد الحرام أن
تعتدوا وتعاونوا على البر والتقوى ولا
تعاونوا على الإثم والعدوان واتقوا
الله إن الله شديد العقاب ○ حرمت
عليكم الميتة والدم ولحم الخنزير وما
أهل لغير الله به والمنخنقة والموقوذة
والمتردية والنطيحة وما أكل السبع إلا
ما ذكيتم وما ذبح على النصب وأن
تستقسموا بالأزلام ذلكم فسق
اليوم يئس الذين كفروا من دينكم
فلا تخشوهم واخشون اليوم أكملت
لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت
لكم الإسلام دينا فمن اضطر في مخمصة
غير متجانف لإثم فإن الله غفور رحيم
يسألونك ماذا أحل لهم قل أحل لكم
الطيبات وما علمتم من الجوارح مكلبين
تعلمونهن مما علمكم الله فكلوا مما
أمسكن عليكم واذكروا اسم الله عليه
واتقوا الله إن الله سريع الحساب ○ هذا
منجهة رسول الله لعمرو بن حزم حين بعثه
الى اليمن امره بتقوى الله في امره كله
فان الله مع الذين اتقوا والذين هم
محسنون - وامره ان ياخذ الحق كما
افترضه الله تعالى وان يبشر الناس بالخير
ويامرهم به ويعلم الناس القران ويفقههم

کہ چاہتے ہیں فضل اپنے پروردگار کا اور رضامندی اور جب حلال
ہو تم تو شکار کرو تم۔ اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اس واسطے
کہ روکا تم کو مسجد حرام سے اس بات پر کہ حد سے نکلو تم اور مددگاری
کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر اور مت مددگاری کرو گناہ اور تعدی
پر۔ اور ڈرو اللہ سے۔ تحقیق اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔
حرام کیا گیا تم پر مردار اور خون اور گوشت سور کا اور جو پکارا
جاوے غیر اللہ کے واسطے اور گلا گھونٹے ہوئے اور لاٹھی
سے مارے ہوئے اور بلندی سے گرے ہوئے اور سینگ
مارے ہوئے اور وہ جسکو کھایا ہو درندے نے مگر جو ذبح کرو تم۔
اور جو ذبح کی گئی ہو اوپر تھانوں کے اور یہ کہ قسمت معلوم کرو
ساتھ تیروں کے۔ یہ فسق ہے۔ اب نا امید ہو گئے وہ لوگ
جو کافر ہیں تمہارے دین سے پس مت ڈرو ان سے اور ڈرو
مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا میں نے تمہارے واسطے تمہارا
دین اور پوری کی تم پر نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے واسطے
دین اسلام۔ پس جو بے بس ہو جائے بھوک میں نہ جھکنے والا
ہو طرف گناہ کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔
پوچھتے ہیں تجھ سے کہ کیا چیز حلال ہے اونکے لیے کہہ کہ حلال
کی گئی ہیں تمہارے واسطے پاکیزہ چیزیں۔ اور جو سکھاؤ تم زخم دینے
والوں کو شکار کرنیوالے سکھاتے ہو تم اونکو وہ چیز کہ سکھایا ہے
تم کو اللہ نے۔ پس کھاؤ اوس میں سے جو پکڑ رکھیں تمہارے لئے اور یاد
کرو نام اللہ کا اوس پر اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ جلد حساب لینے
والا ہے۔ یہ عہد ہے رسول اللہ کیجانب سے عمرو بن حزم کے لیے
جبکہ بھیجا اونکو یمن کیطرف۔ حکم کیا آپنے اونکو اللہ سے ڈرنیکا اپنے
ہر کام میں جو کہ اللہ اون لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور اون
لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکوکار ہیں اور
حکم کیا اونکو لینے اونکے حق جیسا کہ فرض کیا ہے اوسکو اللہ نے اور بشارت
کا کہ خوشخبری دیں لوگوں کو بھلائی کی اور حکم دیں اونکو بھلائی کا اور

فیه وینهی الناس ان لا یمس القرآن احد
الا وهو طاهر ویخبر الناس بالذی لهم والذی
علیهم ولیلین لهم فی الحق ولیشتد علیهم
فی الظلم فان الله کره الظلم ونهی عنه فقال الا
لعنةُ اللهِ علی الظالمین - ویبشرُ الناس
بالجنة وبعملها وینذر الناس النار وعملها
ویتالف الناس حتی یفقهوا فی الدین ویعلم
الناس معالم الحج وسننه وفرائضه وما امر
الله به فی الحج الاکبر والحج الاصغر فالحج الاکبر
الحج الاکبر والحجة الاصغر العمرة وینهی الناس
ان یصلی احد فی ثوب واحد صغیر ان لا
یکون واسعا فیخالف بین طرفیه علی عاتقیه
وینهی ان یحتبی الرجل فی ثوب واحد ویفضی
بفرجه الی السماء ولا یعقص احد شعر
راسه اذا صلی فی قفاه وینهی اذا کان بین الناس
هیج ان یدعو بدعوی القبائل والعشائر
ولیکن دعاءهم الی الله تعالی وحده لا شریك
له فمن لم یدع الی الله تعالی دعوا الی القبائل
والعشائر فلیعطفوا بالسیف حتی یدعو
الی الله تعالی وحده لا شریك له ویامر
الناس باسباغ الوضوء وجوههم وایدیهم
الی المرافق وارجلهم الی الکعبین ویمسحوا
برؤسهم کما امرهم الله تعالی وامره بالصلوة
لوقتها واتمام الرکوع والخشوع وان یغلس
بالصبح ویهجر بالهاجرة حین تزیغ الشمس و
صلوة العصر والشمس حیة فی الارض والمغرب
حین یقبل اللیل ولا یوخر المغرب حتی

سکہائیں لوگوں کو قرآن اور سمجھدار کریں اونکو اوسمیں اور منع
کریں لوگوں کو کہ نہ چھوئے کوئی قرآن کو مگر کہ وہ پاک ہو اور
خبر دے لوگوں کو اون کے فائدہ اور ضرر کی اور چاہیے کہ نرمی
کرے اونپر حق میں اور سختی کرے ظلم میں اسوجہ سے کہ اللہ
بُرا جانتا ہے ظلم کو اور منع کیا ہے اللہ نے اوس سے پس
فرمایا کہ لعنت ہے اللہ کی ظالموں پر اور بشارت دے
لوگوں کو جنت اور اوس کے کام کی اور ڈراسے لوگوں
کو دوزخ اور اوس کے کام سے۔ اور مہربانی کرے لوگوں
کے ساتھ یہانتک کہ سمجھدار ہوجاویں وہ دین میں اور سکہائے
لوگوں کو احکام حج اور اوسکے سنن اور فرائض اور جو چیز
جسکا حکم دیا ہے اللہ نے حج اکبر اور حج اصغر میں پس
حج اکبر تو حج اکبر ہی ہے اور حج اصغر عمرہ ہے اور منع
کرے لوگوں کو اِس بات سے کہ نماز پڑھے کوئی ایک ایسے
چھوٹے کپڑے میں جو وسیع نہو کہ اوس کے دونوں سرے
اپنے دونوں کندھوں پر ڈال لے اور منع کرے اِس بات
سے کہ پہنیں کپڑا اسطرح پر کہ ستر عورت اوسکی آسمان کی
جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور نہ چونٹا باندھے کوئی اپنے سر کے
بالوں کا جبکہ نماز پڑھے اپنی گُدی میں۔ اور منع کرے اس بات
سے جبکہ لوگوں میں شورش ہو تو فریاد رسی کریں قبائل کو پکار
کر اور چاہیے کہ ہو پکار اونکی طرف اللہ کے جو اکیلا ہے
نہیں ہے شریک اوسکا اور جو نہ پکار لیا جائے طرف اللہ کے بوجہ اس
کے پکار لیا گیا ہے طرف قبائل اور عشائر کے تو چاہیے کہ پھیرے
جاویں وہ تلوار سے یہانتک کہ ہو پکار اونکی ایسے اللہ کی طرف
جو اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اوسکا اور حکم کرے لوگونکو وضو
کے کامل کرنے کا دہوئیں اپنے مونہ کو اور ہاتہونکو کہنیوں تک اور
پیرونکو ٹخنوں تک اور مسح کریں اپنے سروں پر جیسا کہ حکم کیا ہے
اونکو اللہ تعالی نے اور حکم کیا اونکو نماز کا اپنے وقتوں میں اور رکوع

تبدو النجوم فی السماء والعشاء اول اللیل
وامرہ بالسعی الی الجمعة اذا نودی بھا
والغسل عند الرواح الیھا وامرہ ان یاخذ
من المغانم خمس الله وماکتب علی المؤمنین
فی الصدقة من العقار عشر ماسقے البعل
وسقت السماء وعلے سقے الغرب نصف العشر
وفی کل عشر من الابل شاتان وفی کل عشرین
من الابل اربع شیاہ وفی کل اربعین من
البقر بقرة وفی کل ثلثین من البقر تبیع
جذع اوجذعة وفی کل اربعین من الغنم
سائمة شاة وانھا فریضة الله التی افترض
علے المؤمنین فی الصدقة فمن زاد خیرا
فھو له وانه من اسلم من یھودی اونصرانی
اسلامًا خالصًا من نفسه ودان بدین
الاسلام فانه من المسلمین له مثل الذی
لھم وعلیه مثل الذی علیھم ومن کان علے
نصرانیة اویھودیة فانه لایفتن عنھا وعلے
کل حالم ذکر اوانثی حر اوعبد دینار واف
اوعرضه ثیابا فمن ادی ذلک فان له ذمة
الله وذمة رسوله ومن منعه فانه عدو لله و
رسوله والمؤمنین جمیعًا صلوات علے
محمد النبی والسلام ورحمة الله وبرکاته۔
کذا ذکرہ السیوطی فی جامع الکبیر فی مسند
عمرو بن حزم عن ابن اسحٰق قال حدثنی عبد
الله بن ابی بکر عن ابیه ابی بکر بن محمد بن عمرو
ابن حزم قال ھذا الکتاب رسول الله سالحدیث
بطوله قال واخرجه ابن عساکر فی تاریخه

اور خشوع اور خضوع کے کامل کرنیکا اور اسبات کا حکم کہ غلس میں پڑہیں
صبح اور جلدی پڑہیں ظہر جبکہ زائل ہوجاوے سورج اور پڑہیں
نماز عصر جبکہ سورج زندہ ہو مراد یہ کہ خوب روشنی والا ہو اور مغرب
جبکہ شروع ہو شام اور نہ تاخیر کریں مغرب کی اوس وقت تک کہ تارے
نکل آویں اور عشا پڑہیں اول رات میں اور حکم کیا جلدی جانیکا نماز
جمعہ کیطرف جبکہ اذان دیجاوے اوسکی اور غسل کرنیکا وہاں جانے
وقت اور حکم کیا اون کو انہیں غنیمتوں میں سے خمس حصہ
اللہ کا اور وہ فرض ہے مومنین پر زکوٰۃ۔ زمینوں میں سے عشر اون
زمینوں کا جو سیراب ہوں سینچنے سے یا پانی پلائی جاویں
آسمان سے یعنی بارانی اور جو پلائے جائیں چرس سے اونمیں
نصف عشر ہے اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں زکوٰۃ کی اور ہر بیس
میں چار بکریاں اور ہر چالیس گائے بیل میں ایک بقر اور ہر تیس
گائے بیل میں سے ایک تبیع جذع ہو یا جذعہ یعنی نر یا مادہ اور
ہر چالیس بکریوں میں جو بیڑ میں چرنیوالی ہوں ایک بکری ہے یہ
فریضہ اللہ کا جو مقرر کیا ہے اللہ نے زکوٰۃ کے باب میں پس
جو شخص زیادہ کرے اسمیں تو بہتر ہے اوسکے لئے۔ اور یہودی
اور نصرانی میں سے جو شخص اپنے خالص دل سے اسلام لے
آوے تو وہ مسلمانوں میں سے ہے اوس کے لئے ہے وہ نفع جو مسلمانوں کے لئے
اور اوسکے لئے ہے وہ نقصان جو مسلمانوں کے لئے ہے اور جو کہ
یہودیت یا نصرانیت پر رہے تو چاہیے کہ نہ فتنہ میں ڈالا جاوے اپنے
دین سے۔ اور ہر ذی عقل مرد یا عورت پر غلام ہو یا آزاد ایک دینار
ہے کھرا جزیہ یا اوسکی قیمت کا کپڑا۔ پس جو شخص کہ ادا کرے اسکو تو
واسطے اوسکے ذمہ ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور جو شخص کہ روکے
اسکو پس تحقیق وہ دشمن ہے اللہ اور اوسکے رسول کا اور سب مسلمانوں
کا درود نازل ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سلام اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اونکی اسیطرح ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع کبیر میں عمرو بن
حزم کی مسند میں بروایت ابن اسحٰق کہا حدیث بیان کی مجھے عبد اللہ بن

وقال هذا منقطع ثم رواه من وجه آخر عن عبد الله عن ابيه عن جده عمرو بن حزم متصلا۔ **اقول** ورواه النسائی مختصرا من طرق عديدة عن ابن شهاب قال قرأت كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم الذی كتب لعمرو بن حزم حين بعثه على نجران وكان الكتاب عند ابی بكر بن حزم فكتب صلى الله عليه وسلم هذا بيان من الله ورسوله يا ايها الذين آمنوا اوفوا بالعقود۔ وكتب الآيات منها حتى بلغ ان الله سريع الحساب۔ ثم كتب هذا الكتاب على الجراح فی النفس مائة من الابل وفی العين خمسون وفی اليد خمسون وفی الرجل خمسون وفی المامومة ثلث الدية وفی الجائفة ثلث الدية وفی المنقلة خمس عشرة فريضة وفی الاصابع عشر عشر وفی الاسنان خمس خمس وفی الموضحة خمس۔ واخرجه ايضا من طريق مالك عن عبد الله بن ابی بكر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابيه قال الكتاب الذی كتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم لعمرو بن حزم فی العقول ان فی نفس مائة من الابل وفی الانف اوعى جدعا مائة من الابل وفی المامومة ثلث النفس وفی الجائفة مثلها۔ **تنبيه**۔ فهذا الكتاب هو الذی وهم فيه النسائی وغيره من ارباب السير والحديث وزعموا ان الكتاب الذی

ابی بکر نے اپنے باپ سے روایت کرکے کہا کہ ہذا کتاب رسول اللہ پوری حدیث کہا کہ تخریج کی اسکی ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اور کہا یہ سند منقطع ہی پھر روایت کیا اسکو دوسرے طریقہ سے عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا عمرو بن حزم سے بسند متصل **کہتا ہوں** کہ روایت کیا اسکو نسائی نے مختصر چند طریقوں سے ابن شہاب سے کہا کہ پڑھا مینے فرمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو لکھا تھا عمرو بن حزم کیلئے جبکہ بھیجا اونکو نجران اور رہتا وہ فرمان ابی بکر بن حزم کے پاس پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ بیان ہے اللہ اور اوس کے رسول کیجانب سے اے لوگو جو ایمان لائے پورا کرو عہدوں کو اور لکھیں آیتیں یہانتک کہ پہونچے آپ اِنَّ اللّٰہَ سَرِیْعُ الْحِسَاب تک۔ پھر لکھا یہ کتاب ہے دربیان احکام اقصاص کی۔ جان کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ایک آنکھ کے پچاس اور ایک ہاتھ کے پچاس اور ایک پاؤں کے پچاس۔ اور زخم مامومہ میں ثلث دیت ہے اور زخم جائفہ میں ثلث دیت ہے اور ہڈی اکھلے ہوئے کی دیت پندرہ اونٹ اور اونگلیوں میں دس دس اور دانتوں میں پانچ پانچ۔ اور زخم موضحہ میں پانچ اونٹ۔ اور یہی تخریج کی ہے مالک کے طریقہ سے جو روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ وہ فرمان جو لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کو دیتوں میں کہ جان کے بدلہ میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب جڑ سے کاٹ لیجاوے تو اوس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ پوری دیت کی تہائی اور جائفہ کی دیت مثل اوس کے۔

تنبیہ پس یہ فرمان وہ ہے جسمیں وہم ہوا ہے نسائی رحمہ اللہ اور اون کے سوا ارباب سیر اور اصحاب حدیث کو اور گمان کیا ہے کہ وہ فرمان جو بھیجا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو وہ وہی فرمان ہے جو لکھا تھا عمرو بن حزم کے لیے اور ایسا نہیں ہے بلکہ ہم نے اول ذکر کر دیا ہے

بعثه رسول الله صلے الله علیه وسلم الی اهل الیمن هو الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم ولیس کذلک بل قد اسبقنا ان الکتاب الذی کتبه لعمرو بن حزم الذی وصاه فیه و بین فیه احکام الاسلام غیر الکتاب الذی ارسله لاهل الیمن ومنشأ الوهم هو ان رسول الله صلے الله وسلم کتب هذین الکتابین ودفعهما لعمرو بن حزم حین بعثه الی الیمن فکانت الکتابة وقعت فی حین واحد وانما یشهد علے ما فصلناه سیاق الکتابین وکفی به شهیدا - **ثم اعلم** ان النسائی زاد فی روایة کتاب الجراح ایضا فی هذا الکتاب ولم یروه السیوطی فی روایة ابن عساکر فهذا زیادة من الترمذی -

کہ وہ فرمان جو لکھا تھا رسول اللہ نے عمرو بن حزم کو جسمیں وصیت کی تھی اون کو اور بیان کیے تھے احکام اسلام سکے وہ غیر ہے اوس فرمان کا جو بھیجا تھا رسول اللہ نے اہل یمن کو اور منشاء وہم کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھے دونو فرمان اور دیے سب تھے وہ دونو عمرو بن حزم کو جبکہ بھیجا تھا اونکو یمن کی طرف۔ پس لکھے گئے تھے دونو ایک ہی وقت میں۔ اور گواہ ہے ہمارے اِس بیان کا کہ وہ دونو علیحدہ ہیں، طرز اون دونو تحریروں کا اور یہ کافی گواہ ہے۔ **پھر** جان تو کہ نسائی نے زائد کیا ہے اپنی روایت میں کتاب الجراح کو بھی اِس فرمان میں اور نہیں روایت کیا اِسکو سیوطی نے ابن عساکر کی روایت میں پس یہ زیادتی ہے ترمذی کی +

غوائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اِس فرمان میں آئی ہیں

بهیمة - بهمة صغیر ولد الضأن والانعام کلها بهیمة لانها استبهمت عن الکلام - **منخنقة** - یقال خنقه ای عصر حلقه ونزقونه - **موقوذة** - الوقذ الضرب المثقل والکسر یقال وقذ النفاق ای کسره ودفعه - **متردیة** من الردی وهو الهلاک - **نصب** هو بضم المعجمة وسکونها حجر کانوا یعبدونه فی الجاهلیة ویتخذونه صنما فیعبدونه وجمعه انصاب

بہیمۃ - بہمۃ بھیڑ کا چھوٹا بچہ۔ اور چوپائے سب بہیمہ ہیں کیونکہ مبہم ہیں وہ کلام کرنے سے۔ **منخنقۃ** بولا جاتا ہے خَنَقَہٗ یعنی بھیچ ڈالا اوسکا حلق اور نرخرہ۔ **موقوذہ**۔ وقذ بھاری اور وزن دار چیز کی چوٹ اور توڑ ڈالنا بولا جاتا ہے وقذ النفاق یعنی توڑ ڈالا اوسکو اور کھو دیا اوسکو۔ **متردیہ** مشتق ہے ردی سے جس کے معنی ہلاک کرنے کے ہیں۔ **نصب** بالضم ضاد معجمہ۔ اور سکون بھی۔ وہ پتھر جسکو گاڑ لیتے تھے بزمانہ جاہلیت اور پتھر و لکڑ بت بنا کر اوسکی پوجا کرتے تھے۔ اور اوسکی جمع انصاب ہے اور بعض نے

وقيل حجر ينصبونه فيذبحون عليه والمآل
واحد **ازلام** - جمع الزلم بفتح معجمة وضمها
وفتح اللام - وهي قداح كتب فيها افعل ولا
تفعل - ولا شئ - في الجاهلية اذا ارادهم
سفرا او امرا اخرج منها زلما فان خرج الامر
يفعل وان خرج النهي امتنع وان خرج
لا شئ اعاد الاخراج - **يحتبي** - نهي عن
الاحتباء في ثوب واحد هو ان يضم رجليه
الى بطنه بثوب يجمعهما به مع ظهره ويشده
عليها وقد يكون باليدين فيقال رأيته
محتبيا بيديه هو ان يجلس بحيث يكون
ركبتاه منصوبتان وبطنا قدميه موضوعتان
على الارض ويداه موضوعتين على ساقيه
ووجه المنع انه ربما تحرك او تحرك الثوب
فتبدو عورته - **يعقص** العقص
جمع الشعر وسط راسه او لف ذوائبه
حول راسه كفعل النساء - **غلس**
ظلمة آخر الليل اختلط بضوء الصبح -
يهجر الهاجرة - التهجير التبكير الى كل
شئ والمبادرة اليه - وصلوة الهجير
والهاجرة هي صلوة الظهر - **تزيغ** ازاغ
اي يميل عن الايمان ويقال زاغ عن الطريق اى
عدل عنه - **عقار** - جاء في الحديث
من باع دارا او عقارا بالفتح - الضيعة
والنخل والارض ونحوها ومنه فرد عليهم
ذراريهم وعقار بيوتهم اراد ارضيهم وقيل
متاع بيوتهم وادواته واوانيه وقيل

کہا وہ پتھر کہ گاڑتے تھے اوسکو اور قربانی کرتے تھے اوسپر اور
مقصود واحد ہے **ازلام** جمع ہے زلم کی بفتح زاء معجمہ اور بضمہ اوسکا
اور فتح لام کا۔ اور وہ تیر ہوتے تھے جنمیں لکھا ہوتا تھا۔ افعل
کر۔ ولا تفعل نکر۔ ولاشئ کچھ نہیں۔ زمانہ جاہلیت میں جبکہ
ارادہ کرتے تھے سفر کا یا کسی کام کا تو نکالتے تھے اونمیں
سے ایک تیر پس اگر نکل آتا حکم تو کرتا وہ کام اور اگر نکلتی نہی
تو رکجاتا اوس سے اور اگر نکلتا لاشئ۔ تو پھر تیر نکالا جاتا تھا
یحتبی منع کیا ہے احتباء سے ایک کپڑے میں اور معنے
اوس کے یہ ہیں کہ ملاوے اپنے پاؤں اپنے پیٹ سے ساتھ
ایک کپڑے کے مع اپنے پیٹھ کے اور باندھے اوس
کپڑے کو اوسپر اور کبھی ہوتا ہے احتباء ہاتوں سے پس بولا
جاتا ہے کہ رأیتہ محتبیا بیدیہ۔ اور وہ یہ ہے کہ بیٹھے اسطرح
کہ ہوں اوس کے دونو گھٹنے کھڑے اور تلوے زمین پر
ہوں اور دونو ہاتھ رکھے ہوں پنڈلیوں پر اور وجہ ممانعت
کی یہ ہے کہ بسا اوقات ایسا ہوگا کہ حرکت کرے وہ شخص یا حرکت
کرے کپڑا تو کھل جائیگا ستر اوسکا **یعقص** عقص جمع کرنا بالوں
کا وسط سر میں یا گوندھنا کچھوں کا گرد سر کے مثل عورتوں کے
غلس اندھیری آخر شب کی جو ملجائے صبح کی روشنی کے ساتھ
یہجر الہاجرۃ۔ تہجیر سبقت اور مبادرت کرنا ہر شئے کیطرف
اور صلوۃ الہجیر اور صلوۃ الہاجرۃ۔ سے مراد نماز ظہر
تزیغ بولا جاتا ہے لا تزغ قلبی یعنی مائل کرے اوسکو
ایمان سے اور بولا جاتا ہے زاغ عن الطریق یعنی پھر گیا
راستہ سے **عقار** حدیث میں آیا ہے کہ من باع دارا او
عقارا بفتح عین مہملہ یعنے وہ بیچے گھر یا عقار۔ مکانات اور
کھجوریں اور زمین اور مثل اس کے اور اسی سے ہے فرد
علیہم یعنی واپس کردے اونکو اونکی اولاد اور واسطے گھر ونکی عقار
مراد اونکی زمین اور کہا گیا ہے کہ اوسکے گھر ونکی پونجی اور اوس کے

متاعه الذي يبتذل في الاعياد وقيل
العقار الارض وما يتصل بها ومنه خير
المال العقر بالضم وقيل بالفتح اصل كل
شيء وقيل اصل مال له نماء - لكن هنا
المراد منه الارض حيث يعلم مما بعده
غرب - بفتح المعجمة وسكون المهملة
هو الدلو العظيمة تتخذ من جلد ثور
تبيع - ولد البقرة اول سنة - **حالم**
اي الجزية على كل بالغ احتلم او لم يحتلم
راف - يقال كان فاه يرف اي تبرق
اسنانه من رف البرق اذا تلألأ -
المامومة - والآمة شجة بلغت ام
الراس - **والجائفة** هي طعنة تنفذ الى
الجوف والمراد بالجوف كل ما له قوة محيلة
كالبطن والدماغ - **الموضحة** - هي الطعنة
التي توضح اي تظهر العظم -

برتن اور سامان ۔ اور کہا گیا کہ وہ سامان جسکا استعمال موسم عید
پر کیا جاتا ہے ۔ اور کہا گیا ہے کہ عقار کے معنی زمین کے
ہیں اور جو اوس کے متعلق ہو اور اسی سے ہے خیر المال العُقر
بضم عین اور بعض نے کہا بفتح العین ۔ اصل ہر شی کی ۔ اور کہا گیا ہے کہ
اصل وہ مال جسکے لئے نمو ہو ۔ لیکن مراد اس سے اس فرمان میں
زمین ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے اس کے مابعد سے **غرب**
بفتح غین معجمہ اور سکون راء مہملہ ۔ وہ بڑا ڈول جو بنایا جاتا ہے
بیل کی ثابت کھال سے ۔ **تبیع** گائے کا بچہ اول سال کا ۔
حالم یعنی جزیہ ہے ہر بالغ پر خواہ وہ محتلم ہو یا نہو ۔ **راف**
بولا جاتا ہے کَانَ فَاہُ یَرِفُّ یعنی چمکتے ہیں دانت اوس کے
مشتق ہے رَفَّ البَرقُ سے بولا جاتا ہے جبکہ بجلی چمکے ۔
ماموعہ اور آمہ وہ زخم جو وسط دماغ تک پہونچے ۔
جائفہ وہ زخم جو نفوذ کر جائے جوف تک اور مراد
جوف سے وہ جگہ ہے جسمیں قوت مغیرہ ہو جیسے پیٹ
اور دماغ ۔ **موضحہ** وہ زخم جو ہڈی کو ظاہر کر دے

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو مستنبط ہوتے ہیں اس فرمان سے

قوله اوفوا بالعقود - فيه دليل على
انه لا خيار في مجلس البيع وان العقد يلزم
ويثبت بلا خيار وهو مذهب ابي حنيفة
ومالك رحمهما الله وخالفهما الشافعي واحمد
وغيرهما والحجة لهم في ذلك ما ثبت في
الصحيحين عن ابن عمر رض قال اذا تبايع
الرجلان فكل واحد منهما بالخيار ما لم يتفرقا
وقالوا ان هذا صريح في اثبات خيار

قولہ تعالیٰ اوفوا بالعقود ۔ اسمیں دلیل ہے اس بات پر کہ خیار
نہیں ہے مجلس بیع کی مجلس میں اور اس بات پر کہ لازم اور ثابت
ہو جاتی ہے عقد بغیر خیار کے ۔ اور یہی مذہب ہے امام ابوحنیفہ
اور امام مالک رحمہما اللہ کا اور مخالفت کی ہے اون دونوں کی
امام شافعی و امام احمد وغیرہ نے ۔ حجت انکی وہ حدیث ہے
جو مروی ہے صحیحین میں ابن عمر رض سے کہا جبکہ بیع و شرا کریں
دو شخص پس ہر ایک کو اون میں سے خیار ہے یعنی قبول اور فسخ
کا اسوقت تک کہ وہ علیحدہ نہوں اور کہا انہوں نے کہ یہ صریح ہے

المجلس المتعقب لعقد البيع ولبس هذا منافيًا للزوم العقد بل هو من مقتضياته شرعًا فالتزامه من تمام الوفاء بالعقود والجواب عن الحنفية والمالكية ان المراد بالافتراق فى حديث ابن عمر الافتراق بالقول لا بالابدان والدليل عليه ما رواه النسائى والحاكم والبيهقى عن سمرة ان النبى صلى الله عليه وسلم قال البيّعان بالخيار حتى يتفرقا او ياخذ كل واحد منهما من البيع ما هوى ويتخايران ثلث مرات ويؤيده قوله تعالى وَأَشْهِدُوْا إِذَا تَبَايَعْتُمْ فامر سبحانه بتوثق الشهادة فلو شهد فى المجلس فبقاء الخيار ينافى التوثق -

قوله تعالى احلت لكم بهيمة الانعام البهيمة كل حى لا يميز وقيل كل ذات اربع قوائم الازواج الثمانية والحق به الظبى والبقر الوحش ونحوهما مما يماثل الانعام فى الاجزاء وعدم الانياب فلو بقيت على عمومها لكان اولى ليكون استثناء قوله تعالى الا ما يتلى عليكم تحريمه فى اية التحريم كذا فى التفسير الاحمدى - **قوله تعالى اذا حللتم فاصطادوا** - يدل على ان الاصطياد للمحرم حرام مادام محرما لكن هذا فى صيد البر خاصة واما فى صيد البحر فلانه حلال لقوله تعالى أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا - وَاتَّقُوا اللّٰهَ

خیار مجلس کے اثبات میں جو کہ تابع عقد بیع کے بعد اور نہیں ہی یہ منافی لزوم عقد کو بلکہ مقتضیات عقد سے ہے شرعا پس التزام خیار کا اتمام وفاء عقد ہے (جسکی تاکید ہے آیت میں) اور جواب حنفیہ اور مالکیہ کی جانب سے یہ ہے کہ مراد افتراق سے ابن عمرؓ کی حدیث میں افتراق بالقول ہے نہ افتراق بالابدان (یعنی اونکی گفتگو ختم ہو جاوے نہ یہ کہ وہ جدا ہو جاویں) اور دلیل اس پر وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے نسائی اور حاکم اور بیہقی نے سمرہ رضؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دونو بیع و شرا کرنیوالے مختار میں جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جاویں یا لیلے ہر ایک اونمیں سے بیع میں سے وہ چیز جو اوسکو پسند ہو۔ اور خیار ہے اونکو تین مرتبہ۔ اور تائید کی قول اللہ عز وجل کا وَاَشْهِدُوْا ہے یعنی گواہ بنالو جبکہ خرید فروخت کرو تم۔ پس حکم کیا ہے اللہ عز وجل نے گواہی کی مضبوطی کا (عقد کیلئے) پس اگر گواہی ہو جائے مجلس میں تو اب باقی رہنا خیار کا منافی ہے اس گواہی کے توثق کو **قولہ تعالیٰ احلت لکم بهیمة الانعام** بہیمہ ہر ذی حیات بے سمجھ اور بعض نے کہا ہے کہ ہر چوپایہ اور وہ آٹھ جوڑے ہیں اور ملا دی گئی ہیں اوسکے ساتھ ہرن اور نیل گاؤ وغیرہ جو مشابہ ہیں چوپایوں کے اعضار میں اور اس بات میں کہ اون کے ناب نہو (وہ دانت جسکو نیش کہتے ہیں اور جو بہائم کے ہوتا ہے) پس اگر باقی رہتا یہ اپنے عموم پر تو بہتر ہوتا تاکہ ہو جاتی استثنی قول اللہ عز وجل اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ میں استثنار متصل جو اصل ہے باب استثنی میں یعنی حلال کیے گئے تمہارے لیے تمام بہائم چوپایہ مگر جنکی تحریم بیان کی گئی تفسیر آیت تحریم میں اسیطرح ہے تفسیر احمدی میں **قولہ تعالی۔ اذا حللتم فاصطادوا**۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ شکار کھیلنا محرم کو حرام ہے جبتک کہ وہ احرام میں ہے، لیکن یہ خشکی کے شکار کے بارہ میں ہے لیکن دریا کا شکار پس وہ حلال ہے بوجہ قول اللہ عز وجل کے کہ اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ یعنی حلال کیا

الذی الیہ تحشرون ۔ ھکذا فسرہ فی
التفسیر الاحمدی ۔

قولہ وما علمتم من الجوارح
المراد من الجوارح کواسب الصید من
سباع البھائم والطیر کالکلب والفھد
والعقاب والصقر والبازی وغیر ذلک
من ذی ناب او مخلب وھو قول الجمھور
وائمۃ الاربعۃ منہم وحجتھم ما روی عن
ابن عمر رض قال ما صاد من الطیر البازات
وغیرھا فما ادرکت فھو لک والا فلا
تطعمہ وقد روی عن مجاھد وغیرہ انھم
کرھوا صید الطیر کلہ وقالوا ان المراد
بالجوارح ھی الکلاب المعلمۃ واستثنی
الامام احمد صید الکلب الاسود لانہ
عندہ مما یجب قتلہ ولا یحل اقتناءہ ۔
من تفسیر ابن کثیر مختصرا ۔ **قولہ
وینھی ان یحتبی** ۔ وقد صح فیما رواہ
جابر رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحتبی
الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ
رواہ مسلم ۔ **قولہ ولا یعقص
احد شعر راسہ** ۔ عن ابی رافع قال
نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی
الرجل وراسہ معقوص رواہ احمد و
ابن ماجۃ وغیرہ والحکمۃ فی ذلک ان
الشعر یسجد معہ حین سجد وروی ابن
ابی شیبۃ فی مصنفہ باسناد صحیح عن ابن

تم پر شکار خشکی کا جبتک کہ تم محرم ہو۔ اور ڈرو اللہ سے جس کی طرف تمہارا
حشر ہوگا۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مقام کی تفسیر احمدی میں۔

قولہ تعالیٰ۔ وما علمتم من الجوارح۔ مراد جوارح سے شکار کرنیوالے
جانور ہیں درندہ چوپایہ اور پرند۔ جیسے کتا اور چیتا اور عقاب اور
شکرہ اور باز وغیرہ جو ذی ناب ہوں (وہ دانت جو ایسے بہائم
کے ہوتا ہے) یا جو چنگل سے شکار کریں اور یہی قول ہے جمہور کا
انہیں ہی ائمہ اربعہ ہیں حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے
ابن عمر رض سے کہا کہ وہ جسکو شکار کریں پرند جیسے باز وغیرہ پس جسکو
پاوے تو (یعنی ذبح کیلئے) تو وہ واسطے تیرے ہی ورنہ مت کھا
تو اوسکو اور روایت ہے مجاہد وغیرہ سے کہ اونہوں نے مکروہ جانا
سب پرندوں کا شکار۔ اور کہا کہ مراد جوارح سے صرف تعلیم یافتہ
کتے ہیں اور استثنی کیا امام احمد نے کالے کتے کا شکار اس
وجہ سے کہ اونکے نزدیک وہ اون جانوروں میں سے ہے جسکا
مارڈالنا واجب ہے اور جائز نہیں ہے اوسکا پالنا۔ تفسیر ابن
کثیر مختصر۔

قولہ وینھی ان یحتبی صحیح حدیث میں آیا ہے بروایت جابر رض
وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ احتبا کرے
کوئی ایک کپڑے میں کہ کھولنے والا ہو اپنے ستر کا۔ روایت
کیا اسکو مسلم نے۔

قولہ ولا یعقص احد شعر راسہ۔ روایت ہے ابی رافع سے
کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے
کہ نماز پڑھے کوئی شخص اور اوسکا سر گوندھا ہوا ہو روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ وغیرہ نے اور حکمت اسمیں یہ ہے
کہ بال سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ جب وہ سجدہ کرتا
ہے۔ اور روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں
صحیح اسناد کے ساتھ ابن مسعود رض سے کہ وہ گئے ایک

مسعود انه دخل المسجد فرأى فيه رجلا
يصلي عاقصا شعره فلما انصرف قال عبدالله
اذا صليت فلا تعقص شعرك فان شعرك
تسجد معك ولك بكل شعرة اجر فقال
الرجل انی اخاف ان يتترب قال تتريبه
خير لك - قال العراقي هو مختص بالرجال
دون النساء لان شعرهن عورة يجب
ستره في الصلوة - **قوله يامر الناس**
باسباغ الوضوء - اي ابلغوا مواضعه
واوفوا كل عضو حقه وقد ورد في الحديث
بصيغة الامر - روى النسائي عن ابن
عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اسبغ
الوضوء وعن لقيط بن سمرة مرفوعا
اسبغ الوضوء وخلل بين الاصابع وبالغ
في الاستنشاق الا ان تكون صائما - رواه
احمد وابوداود والترمذي وقال حسن
صحيح - **قوله وايديهم الى المرافق**
قال الله تعالى وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ - وفي
حديث عثمان رضي الله عنه البخاري و
مسلم ان النبي صلعم غسل يديه الى
المرفقين ثلث مرات وهو بفتح الميم وا
كسر الفاء وعكسه ايضا لغتان وقد ذهب
علماء الامة الى وجوب غسلها وخالفهم
زفر وابوبكر بن داود الظاهري واستدلوا
بما رواه الدارقطني والبيهقي من حديث
جابر رض مرفوعا ان النبي صلى الله عليه وسلم
ادار الماء الى مرفقيه ثم قال هذا وضوء

مسجد میں پس دیکھا واں ایک شخص کو جو نماز پڑھ رہا تھا اپنے
بالوں کو گوندھکر جبکہ وہ فارغ ہوا تو کہا ابن مسعود نے کہ
جب تو نماز پڑھا کرے تو مت گوندھا کر اپنے بالوں کو اس
وجہ سے کہ تیرے بال سجدہ کرتے ہیں تیرے ساتھ اور
واسطے تیرے ہر بال کے عوض ثواب ہے پس کہا اوس
شخص نے کہ ڈرتا ہوں میں اس سے کہ وہ مٹی میں بھر جاوینگے جوابدیا ابن
مسعودؓ نے کہ اونکا مٹی میں بھرنا بہتر ہے تیرے لیے کہا عراقی
نے کہ یہ حکم مخصوص ہے مردوں کے ساتھہ نہ عورتوں کے ساتھہ کیونکہ اونکے
بال ستر ہیں واجب ہے اونکا چھپانا نماز میں **قولہ یامر الناس باسباغ**
الوضوء یعنی پہونچاؤ پانی مواضع وضو پر - اور پورا کرو حق ہر عضو
کا اور آیا ہے حدیث میں امر کے صیغہ کے ساتھہ - روایت کی
ہے نسائی نے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کامل کر تو وضوء - اور روایت ہے
لقیط بن سمرہ سے مرفوع کہ کامل کر تو وضو اور خلال کر انگلیوں کے
درمیان اور مبالغہ کر ناک میں پانی ڈالنے میں مگر کہ ہو تو روزہ دار
روایت کیا اسکو امام احمد اور ابوداود اور ترمذی نے اور کہا کہ
حسن ہے اور صحیح ہے - **قولہ وایدیہم الی المرافق** کہا اللہ عزوجل
نے دھوؤ تم اپنے ہاتھہ کہنیوں تک - عثمان رض کی حدیث
میں ہے جسکو تخریج کیا ہے بخاری اور مسلم نے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے اپنے ہاتھ کہنیوں تک تین
مرتبہ اور مرفق بفتح میم وکسر فا اور اوس کا عکس بھی دو لغت
ہیں - اور گئے ہیں علماء امت اس بات کی طرف کہ اونکا
دھونا واجب ہے اور مخالفت کی ہے اونکی زفر اور ابوبکر
بن داود ظاہری نے اور استدلال لائے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے دارقطنی اور بیہقی نے جابرؓ سے
مرفوع کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچایا پانی کہنیوں
تک پھر فرمایا کہ یہ وہ وضوء ہے کہ نہیں قبول کرتا اللہ نماز

لايقبل الله الصلوة الابه - وفيه القاسم
ابن محمد بن عبد الله بن محمد بن عبد الله
وهو متروك ولكن وثقه ابن حبان والحديث
ضعفه المنذري وابن الجوزي وابن
الصلاح والنووي وغيرهم واستدلوا
ايضاً بما رواه مسلم من حديث ابي هريرة
انه توضأ حتى اشرع في العضد ثم قال
هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
ولكن فيه انه لايدل على الوجوب وروى
الدارقطني عن عثمان رض فغسل وجهه و
يديه حتى مس اطراف العضدين وفي
اسناده ابن اسحٰق المدلس وقد عنعن
وفي حديث ابي هريرة انه غسل يده
اليمنى حتى اشرع في العضد ثم غسل يده
اليسرى حتى اشرع في العضد - الحديث
رواه مسلم وهذا ايضا لايدل على الوجوب
قوله مسحوا برؤسكم اختلف العلماء
في مسح الراس فقال الشافعي وعطاء
بتثليث المسح متمسكه حديث ابي هريرة
اخرجه الشيخان انه توضأ مرة مرة و
مرتين مرتين وثلثا ثلثا - وحديث
عثمان رض الذي اخرجه مسلم وابوداود
انه توضأ بالمقاعد فقال الا اريكم وضوء
رسول الله صلى الله عليه وسلم فتوضأ ثلثا
ثلثا - قال ابوداود صحيح - وصححه ابن
خزيمة - والوضوء شامل للغسل والمسح
بقياس المسح على الغسل - وجوابه ان

مگر اس کے ساتھہ اور اسکی سند میں قاسم بن محمد بن عبد اللہ
بن محمد بن عبد اللہ ہیں جو متروک ہیں یعنی اونکی حدیث نہیں لیجاتی
لیکن ثقہ کہا ہے انکو ابن حبان نے اور حدیث کی تضعیف
کی ہے منذری اور ابن جوزی اور ابن صلاح اور نووی
وغیرہ نے اور یہی استدلال لاتے ہیں اوس حدیث
سے جسکو روایت کیا ہے مسلم نے ابی ہریرہؓ سے کہ اونہوں نے
وضو کیا یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر کہا اسیطرح دیکھا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکن اسمیں یہ بات ہے کہ یہ وجوب
پر دلالت نہیں کرتی - اور روایت کیا ہے دارقطنی نے عثمانؓ سے پس
دہویا اپنا مونہہ اور دونوں ہاتھہ یہانتک کہ مس کیا اطراف دونوں
بازوؤں کو اور اسکی اسناد میں ابن اسحٰق ہے جو مدلس ہے اور
روایت کیا ہے اس حدیث کو بلفظ عن عن (جو مدلس سے مقبول نہیں)
ہے اور حدیث ابی ہریرہ میں ہے کہ دہویا اونہوں نے
اپنے سیدہے ہاتھہ کو یہانتک کہ شروع کیا بازو سے پھر دہویا
اُلٹا ہاتھہ یہانتک کہ شروع کیا بازو سے روایت کیا اسکو مسلم
نے - اور یہ بھی نہیں دلالت کرتی وجوب پر -
قولہ مسحوا برؤسکم - اختلاف کیا ہے علماء نے مسح راس میں
پس کہا امام شافعی اور عطاء نے کہ مسح تین مرتبہ ہے اور دلیل
اونکی حدیث ابی ہریرہ کی ہے جسکو تخریج کیا ہے شیخین نے
کہ وضو کیا ایک ایک مرتبہ - اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ
اور دلیل اونکی احدیث عثمانؓ کی جسکو تخریج کیا ہے مسلم
اور ابوداود نے کہ وضو کیا اونہوں نے مقاعد میں پھر کہا
کہ کیا نہیں دکھاؤں میں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس وضو کیا تین تین مرتبہ - کہا ابوداود نے کہ صحیح ہے
اور تصحیح کی ہے اس کی ابن خزیمہ نے اور وضو شامل ہے
غسل کو اور مسح کو بھی بوجہ قیاس کرنے مسح کے غسل پر اور جواب
اونکا یہ ہے کہ قول اونکا توضأ ثلثا ثلثا تو غسل سے ہے اور

قوله توضأ ثلثا ثلثا محتمل والاحاديث الصحيحة
التي جاءت في عدم تكرار المسح عين المراد
به ويبين ان التثليث باعتبار الغالب من
الاعضاء ومخصوص بالاعضاء المغسولة
وبناء المسح على التخفيف فقياسه على الغسل
وبناءه على الاكمال والاسباغ قياس مع
الفارق قال ابوداؤد واحاديث عثمان
رضي الله عنه وهي صحاح الباب كلها
دالة على ان مسح الراس مرة واحدة وبه
قال ابوحنيفة - **قوله ان يغلس
بالصبح** اختلفت الامة في ان الاسفار
افضل ام التغليس فذهب مالك والشافعي
واحمد واسحق والاوزاعي وداؤد الظاهري
والطبري الى ان التغليس افضل وان
الاسفار غير مندوب واحتجوا باحاديث
التغليس فمنها ما رواه البخاري وغيره
عن عائشة في حديث صلوة الفجر لا
يعرف بعضهن بعضا من الغلس وغير
ذلك من الاحاديث سيما حديث ابن مسعود
انه قال في حديث الاوقات الخمسة - ثم
كانت صلوته بعد ذلك التغليس - و
ذهب ابوحنيفة والثوري والحسن وهو
مروي عن علي وابن مسعود ان الاسفار
افضل وحجتهم ما رواه رافع بن خديج
مرفوعا اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر
رواه وصححه جمع من المحدثين ولفظ الطيالسي
اسفروا بصلوة الصبح حتى يرى القوم مواقع

احادیث صحیح جو آئی ہیں عدم تکرار مسح میں متعین ہے مراد اس
سے اور ظاہر ہے کہ تثلیث باعتبار غالب اعضاء کے ہے
اور مخصوص ہے ان اعضاء کے ساتھ جو دھوئے جاتے
ہیں، اور بنیاد مسح کی تخفیف پر ہے پس قیاس مسح کا غسل
پر اور بنا کرنا اکمال اور اسباغ پر قیاس مع الفارق ہے کہا
ابوداؤد نے کہ احادیث عثمان رض کی جو سب صحیح ہیں اس باب
میں وہ سب دال ہیں اس امر پہ کہ مسح راس کا ایک مرتبہ
ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا۔ **قولہ ان یغلس بالصبح**
اختلاف کیا ہے امت نے اس بات میں کہ اسفار افضل
ہے یا تغلیس، پس امام مالک اور امام احمد اور امام شافعی
اور اوزاعی اور داؤد ظاہری اور اسحق اور طبری کا مذہب
تو یہ ہے کہ تغلیس افضل ہے اور اسفار غیر مندوب اور
حجت انکی وہ حدیثیں ہیں جو تغلیس کی بابت آئی ہیں انہیں
سے وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا ہے بخاری وغیرہ
نے عائشہ رض سے نماز فجر کی حدیث میں کہ نہیں پہچانتی تھیں
بعض عورتیں بعض کو بوجہ اندھیرے صبح کے اور اس کے
سوا حدیثیں خاصکر وہ حدیث جو مروی ہے ابن مسعود سے کہ کہا
انہوں نے اوقات نماز خمسہ کی حدیث میں کہ پھر تھی
نماز رسول اللہ کی بعد اس کے تغلیس ہیں یعنی آپ نے
ہمیشہ اسی وقت پڑھی اور مذہب امام ابوحنیفہ اور ثوری اور حسن
کا اور یہی مروی ہے حضرت علی اور ابن مسعود سے یہ ہے کہ اسفار
افضل ہے اور حجت انکی وہ حدیث ہے جو مروی ہے رافع
بن خدیج سے مرفوع۔ کہ اسفار کرو نماز فجر میں کیونکہ
زائد ہے اجر کے لئے روایت کیا اور تصحیح کی اس کی
ایک جماعت محدثین نے اور لفظ طیالسی کے یہ ہیں
کہ اسفار کرو نماز صبح میں یہانتک کہ دیکھے قوم اپنے تیر
گرنے کی جگہ اور جواب دیا ہے تغلیس کی حدیث کا اسکو

نبلهم واجابوا عن حديث التغليس انه
تقرر في الاصول ان الخطاب للامة
لا يعارضه فعل النبي صلى الله عليه
وسلم في حقها وامرنا بالاتباع بقوله
في مثل ذلك لا بفعله **قوله يهجر
بالهاجرة حين تزيغ الشمس**
اختلف العلماء في ان صلوة الظهر
في اول الوقت افضل مطلقا او في
سواء ايام شدة الحر فالشافعي
ومن قال كقوله ذهبوا الى افضليته
في اول الوقت مطلقا وخالفهم الجمهور
وخصوا بما عدا شدة الحر وحجة
الشافعي الاحاديث الواردة في
افضلية اول الوقت كما يدل عليه
هذا الكتاب وملازمة النبي صلعم
صلوة الظهر اذا زالت الشمس - واما
دليل الجمهور فما روى عن ابي ذر
قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم
في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن بالظهر
فقال ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال
له ابرد حتى رأينا فيئ التلول فقال
النبي صلى الله عليه وسلم ان شدة
الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر
فابردوا بالصلوة متفق عليه واجابوا
عن احاديث الواردة في فضل اول
الوقت بالتخصيص بحديث الابراد
هذا وبما روى عن انس قال كان صلعم

کہ اصول میں یہ ثابت ہوچکا ہے کہ خطاب امت کو نہیں معارض
ہوتا ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے حق
میں۔ اور حکم دیا ہے ہمکو اپنے قول کے اتباع کا ایسی صورتون
میں نہ اتباع فعل کا۔
قولہ یہجر بالہاجرة حین تزیغ الشمس۔ اختلاف کیا ہے علما
نے نماز ظہر میں کہ اول وقت اوسمیں افضل ہے مطلقا
خواہ موسم شدت گرمی کا ہو پس امام شافعی اور جس نے
اون کے موافق قول کیا ہے اس بات کی طرف گئے ہیں
کہ افضلیت اوس کی اول وقت ہے مطلقا خواہ کوئی موسم ہو
مخالفت کی ہے انکی جمہور نے اور خاص کیا ہے افضلیت
اول وقت کو شدۃ گرمی کے سوا اور حجت امام شافعی کی وہ
حدیثیں ہیں جو آئی ہیں اول وقت کی فضیلت میں جیسکہ دلالت
کرتا ہے اسی پر یہ فرمان۔ اور ہمیشہ پڑہنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا نماز ظہر جبکہ ڈہل جائے سورج۔ لیکن دلیل
جمہور کی وہ حدیث ہے جو روایت ہے ابوذر سے کہا کہ
تھے ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں پس ارادہ کیا موذن
نے کہ اذان دے ظہر کی آپ نے فرمایا ابرد یعنی ٹھنڈا
ہونے دے پھر ارادہ کیا اذان دے پھر فرمایا ابرد یہانتک
کہ دیکھا ہم نے ٹیلہ کے سایہ کو پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ شدت گرمی جہنم کی لپیٹ سے ہے پس جب
گرمی سخت ہو تو ابراد کرو تم نماز میں متفق علیہ اور جواب دیا ہے
جمہور نے اون حدیثوں کا جو اول وقت کی فضیلت میں
آئیں تخصیص د موسم اسکے ساتھ بوجہ اس حدیث
ابراد کے اور بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے انس رض
سے کہا نماز پڑہتے تھے رسول اللہ ظہر کی نماز جاڑوں
میں اور نہیں جانتے ہم کہ جو حصہ دن کا گذر جاتا تھا وہ زائد
ہوتا تھا یا وہ جو باقی رہتا تھا یعنی ٹھیک منصف النہار پر ہم

يصلي الظهر في ايام الشتاء وما ذلك الا
ما ذهب من النهار اكثر وما بقي منه

قوله والعصر والشمس حية

اي صافية اللون لم يتغير وقد فسره
قوله صلى الله عليه وسلم في حديث
مسلم وقت صلوة العصر ما لم يصفر
الشمس ويسقط قرنه الاول **قوله
والمغرب حين يقبل الليل**
اختلف العلماء في اول وقت المغرب
فقال بعضهم ان اول وقته حين سقوط
قرص الشمس بكماله وهو قول الجمهور
وقيل برؤية الكواكب واحتجوا بحديث
ابي بصرة رض قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم العصر بالمخمص
وقال ان هذه الصلوة عرضت على من
كان قبلكم فضيعوها ومن حافظ
عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة
بعدها حتى يطلع الشاهد والشاهد
النجم رواه مسلم والنسائي واجاب عنه
الجمهور بان قوله الشاهد النجم مدرج
وليس بمرفوع وان صح فالمراد بالشاهد
ظلمة الليل ههنا ايضا روى ابو ايوب
بادروا بصلوة المغرب قبل طلوع
النجم رواه الامام احمد وغيره

قوله ولا يؤخر المغرب

وهو المروي عن عقبة بن عامر لا تزال
امتي بخير ما لم يؤخر المغرب حتى تشتبك النجوم

قوله والعصر والشمس حية یعنی صاف رنگ ہو الا نہیں تغیر ہوتا
تھا اوسمیں اور تفسیر اسکی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
حدیث مسلم میں کہ وقت نماز عصر کا جب تک ہے کہ نہ پیلا پڑے
آفتاب اور نہ گر جاوے اوسکا اول کنارہ۔

قوله والمغرب حين يقبل الليل۔ اختلاف کیا ہے علما نے
اول وقت مغرب میں پس کہا بعض نے کہ اوسکا اول وقت
اوسوقت ہے جبکہ آفتاب کی پوری ٹکیہ ڈوب جاوے اور یہی
قول جمہور علما کا ہے اور بعض نے کہا کہ اوسکا اول وقت
ستارہ دیکھنے پر ہے اور حجت لاتے ہیں وہ حدیث ابی بصرہ
سے کہا کہ نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر
کی مخمص (نام مقام) میں اور کہا کہ یہ نماز پیش کی گئی تم سے
اول کی امتوں پر پس ضائع کر دیا انہوں نے اوسکو اور
جو شخص کہ حفاظت کریگا اوس کی ہوگا اوسکو اجر دوہرا
اور نہیں نماز ہے بعد اس کے یہانتک کہ نکلے شاہد اور شاہد
ستارہ ہے روایت کیا اسکو مسلم اور نسائی نے اور جواب دیا
اسکا جمہور نے اس طور سے کہ قول الشاهد النجم۔ مدرج ہے
اور مرفوع نہیں ہے اور اگر ثابت بھی ہو جاوے تو مراد شاہد
سے ظلمت لیل ہے اور یہی روایت ہے ابو ایوب سے کہا کہ
جلدی کرو نماز مغرب میں قبل طلوع نجم کے روایت کیا اسکو
امام احمد وغیرہ نے۔

قوله ولا يؤخر المغرب۔ اور یہی مروی ہے عقبہ بن عامر سے
کہ ہمیشہ رہیگی میری امت بھلائی پر جب تک کہ نہ دیر کریگی
(نماز) مغرب میں یہانتک کہ روشن ہو جاویں سب ستارے
روایت کیا اسکو امام احمد و ابو داؤد نے اور اختلاف کیا
ہے علما نے آخر وقت مغرب میں پس کہا امام شافعی نے
ایک روایت میں کہ وقت مغرب کا وہ ہے کہ جب سورج چھپ جائے
سورج وقت واحد ہے نہیں دیر کرنے ... اذان اوس کے بعد

رواه احمد وابو داود واختلفوا فی آخر
وقتها فقال الشافعی فی روایة عنه ان
وقت المغرب حین تغیب الشمس وقتا
واحدا لا صلوٰة بعدها وحجته ما رواه
جابر رض فی حدیث جبرئیل علیه السلام
انه جاء النبی صلعم فقال قم فصل لی
فصلی المغرب حین وجبت الشمس ثم
صلی ثانی الیوم وقتا واحدا لم یزل
عنه رواه احمد والنسائی والترمذی
وقال الجمهور ان آخر وقتها عند سقوط
الشفق لحدیث ابی موسی عن النبی صلعم
فیما اتاه سائل یسئله عن مواقیت الصلوٰة
وفیه ثم اخر المغرب حتی کان عند سقوط
الشفق - **قوله والعشاء اول
اللیل** یؤیده ما روی عن عائشة
قالت کانوا یصلون العتمة فیما بین ان
یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول اختلف
العلماء فی امتداد وقته فقال بعضهم
الی ثلث اللیل وحجتهم حدیث جبرئیل
وقال بعضهم الی نصف اللیل واحتجوا
بحدیث عبد الله بن عمرو مرفوعا وقت
صلوٰة العشاء الی نصف اللیل رواه
احمد ومسلم والنسائی وقال بعضهم
الی الفجر والدلیل حدیث ابی قتادة
عند مسلم وفیه لیس فی النوم
تفریط وانما التفریط علی من لم یصل
الصلوٰة حتی یجیٔ وقت الصلوٰة الاخری

اور حجت اونکی وہ حدیث ہے جسکو روایت کیا جابر رض نے حدیث جبرئیل علیہ السلام
کی کہ وہ آئے رسول اللہ کے پاس اور کہا کہ اٹھیے اور نماز پڑھیے
مجھے پس نماز پڑھی مغرب کی جبکہ ڈوب گیا سورج پھر نماز
پڑھی دوسرے دن اوسی وقت نہیں تجاوز کیا اوس سے
روایت کیا اس کو امام احمد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا جمہور
نے کہ آخر وقت مغرب کا شفق کے جاتے رہنے تک ہے
بوجہ حدیث ابو موسیٰ رض کے کہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ سے
کہ آیا آپ کے پاس ایک شخص جو دریافت کرتا تھا نماز کے اوقات
اور اوسمیں ہے پھر تاخیر کی مغرب میں یہانتک کہ ہوا شفق کے
جاتے رہنے کا وقت۔

قولہ والعشاء اول اللیل تائید کرتی ہے اس کی وہ حدیث
جو مروی ہے عائشہ رض سے کہا کہ نماز عشا پڑھتے تھے وہ شفق کے
غائب ہونے کے بعد رات کے اول کے تہائی حصہ کے
اندر اور اختلاف کیا ہے علماء نے اوس کے وقت کے
اختتام میں پس کہا بعض نے کہ تہائی رات تک اور حجت
اونکی وہی حدیث جبرئیل ؑ کی ہے اور کہا بعض نے آدھی
رات تک اور حجت اونکی حدیث عبد اللہ بن عمرو کی ہے
مرفوع کہ وقت نماز عشا کا آدھی رات تک ہے روایت
کیا اسکو امام احمد اور نسائی اور مسلم نے اور کہا بعض نے
فجر تک اور دلیل اونکی حدیث ابی قتادہ کی ہے بروایت
مسلم اور اوسمیں ہے کہ نہیں نیند میں زیادتی۔ زیادتی
تو اوس شخص پر ہے جو نماز نہ پڑھے یہانتک کہ آجائے
دوسری نماز کا وقت۔

قولہ والغسل عند الرواح الیہا کیا واجب ہے غسل
یوم جمعہ یا نہیں پس کہا بعض علماء نے کہ ہاں یعنی واجب
ہے اور وہ ایک گروہ ہے صحابہ اور غیر صحابہ اونمیں سے
ابو ہریرہ اور عمار اور حسن اور مالک اور شہر تہمید بیان کیا ہے

قوله والغسل عند الرواح اليها - هل يجب غسل يوم الجمعة ام لا قال بعضهم نعم هم طائفة من الصحابة وغيرهم منهم ابو هريرة وعمار والحسن ومالك وعمر حكاه ابن حزم وقال الجمهور يستحب وحجتهم حديث عكرمة رواه ابو داؤد عن عكرمة ان ناسا من اهل العراق جاؤا فقالوا لابن عباس اترى الغسل من يوم الجمعة واجبا قال لا ولكنه اطهر وخير من اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب - الحديث بطوله - قال ابن دقيق العيد فی مثل هذا دليل على تعليق الامر بالغسل بالمجيئ الى الجمعة واستدل به مالك فی انه يعتبر ان يكون الغسل متصلا بالذهاب ووافقه الاوزاعی والليث وقال الجمهور يجزئ من الفجر وحجتهم ايضا حديث عكرمة -

اِس کو ابن حزم نے اور کہا جمہور علما نے کہ مستحب ہے حجت اونکی حدیث عکرمہؓ کی ہے روایت کیا ہے اوس کو ابو داؤد نے عکرمہ سے کہ کچھ لوگ عراق کے آئے اور کہا ابن عباس سے کیا آپ کے نزدیک غسل یوم جمعہ واجب ہے آپ نے جواب دیا کہ نہیں. پاکیزگی ہے اور جو غسل کرے تو اچھا ہے اور جو نہ کرے تو اوس پر واجب نہیں ہے. الحدیث کہا ابن دقیق العید نے ایسی حدیثوں میں دلیل ہے حکم غسل کی تعلیق پر جمعہ کو جانے کے وقت (یعنی جاتے وقت غسل چاہیئے) اور استدلال لائے ہیں امام مالک اس سے اِس بات پر کہ معتبر ہے یہ بات کہ غسل متصل ہو جانے کے ساتھہ اور موافقت کی ہے اونکی اوزاعی اور لیث نے اور کہا جمہور نے کہ کافی ہوگا غسل فجر سے اور حجت اون کی حدیث عکرمہ کی ہے *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم فی الصدقات وكان عند عمر فاشتهر باسمه

یہ تحریر لکھی رسول اللہ نے صدقات کے بیان میں اور تھی یہ حضرت عمرؓ کے پاس مشہور ہوئی آپ کے نام سے

وهذا الكتاب لم يكن النبی صلى الله عليه وسلم كتبه لعمر - وانما اشتهر باسمه لانه قرنه بسيفه فوجده بعد وفاته رضی الله عنه فاشتهر باسمه كما رواه الدارمی واخرجه ابو داؤد والترمذی والحاكم والامام احمد كلهم من طريق

اور اس تحریر کو نہیں لکھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کے لئے. اور اون کے نام سے اسوجہ سے مشہور ہوگئی ہے کہ رکھہ لیا اسکو اونہوں نے اپنی تلوار میں پس پایا لوگوں نے اسکو آپکی وفات کے بعد پس مشہور ہوگئی آپکے نام سے جیسا کہ روایت کیا ہے اسکو دارمی نے اور تخریج کی ہے ابو داؤد اور ترمذی اور حاکم اور امام احمد سب نے سفیان بن حسین کے طریق سے

سفیان بن حسین عن الزهری عن سالم عن ابیه قال کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم کتاب الصدقة لم یخرج الی عماله حتی قبض فقرنه بسیفه فعمل به ابوبکر حتی قبض ثم عمل به عمر حتی قبض فکان فیه۔ فی خمس من الابل شاة وفی عشر شاتان وفی خمس عشرة ثلاث شیاه وفی عشرین اربع شیاه وفی خمس وعشرین ابنة مخاض الی خمس وثلثین فان زادت واحدة ففیها ابنة لبون الی خمس واربعین فاذا زادت واحدة ففیها حقة الی ستین فاذا زادت واحدة ففیها جذعة الی خمس وسبعین فاذا زادت واحدة ففیها ابنتا لبون الی تسعین فاذا زادت واحدة ففیها حقتان الی عشرین ومائة فان کانت الابل اکثر من ذلك ففی کل خمسین حقة وفی کل اربعین ابنة لبون وفی الغنم فی کل اربعین شاة شاة الی عشرین ومائة فان زادت واحدة فشاتان الی مائتین فان [illegible] علی المائتین ففیها ثلاث [illegible] الی ثلثمائة فان کانت الغنم اکثر من ذلك ففی کل مائة شاة شاة [illegible] لیس فیها شیء حتی تبلغ المائة [illegible]

روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے کہا کہ لکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب الصدقہ نہیں جاری کیا اوسکو اپنے عاملوں کی طرف یہانتک کہ آپکی وفات ہوگئی اور رکھہ لیا تھا اسکو اپنی تلوار میں پس عمل کیا اوسپر ابوبکر نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پھر عمل کیا اوسپر حضرت عمر نے یہانتک کہ آپکی وفات ہوئی پس تحریر تھا اوسمیں کہ پانچ اونٹوں میں زکوۃ کی ایک بکری ہے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس میں چار بکریاں اور پچیس میں بنت مخاض پینتیس تک پس اگر زائد ہوجائے اوس سے ایک بھی تو پھر اس میں بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں حقہ ہے ساٹھ تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں جذعہ ہے پچہتر تک پس جبکہ زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو بنت لبون ہیں نوے تک پس جب زائد ہوجاوے ایک بھی تو اوس میں دو حقہ ہیں ایک سو بیس تک پس اگر ہوں اونٹ اس سے بھی زائد تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون۔ اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ایک سو بیس تک اگر زائد ہوجاوے ایک بھی تو دو بکریاں دو سو تک پس اگر زائد ہوجاوے دو سو پر ایک بھی تو اوس میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پس اگر ہوں بکریاں اس سے بھی زائد تو ہر سو بکریوں میں [illegible] بکری ہے۔ نہیں ہے اون میں کچھہ جب تک تعداد [illegible] پوری ہو اور نہ جدا کیا جاوے مال مجتمع اور نہ [illegible] کیا جاوے مال متفرق زکوۃ کے خوف سے اور [illegible] دو شریکوں کا ہو تو رجوع کریں وہ آپس میں برابر [illegible] لیا جاوے [illegible] زکوۃ میں بوڑھا اور نہ عیب دار۔

يفرق بين مجتمع ولا يجمع بين متفرق مخافة الصدقة وما كان من خليطين فانهما يتراجعان بينهما بالسوية ولا يوخذ فى الصدقة هرمة ولا ذات عيب -

اعلم ان الكتاب الذى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتبه لابى بكر الصديق رضى الله عنه غير هذا الكتاب وان كان ابوبكر الصديق عمل بهذا ايضاً فلا يلزم من هذا اتحادهما فكان هو غيره كما يدل عليه الروايات وتغاير الفاظهما كذا قال الزرقانى فى شرح المواهب - ولما استوفيت الكلام فى كتاب ابى بكر الصديق بيان المسائل المستنبطة من باب الزكوة وغيره وشرح الالفاظ الغريبة الواردة فى الحديث استغنيت من تكرارها ههنا +

جان توکہ وہ تحریر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے لکھی تھی (جسکو ہم اوپر لکھہ آئے) وہ اس تحریر سے علحدہ تھی اگرچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسپر بھی عمل کیا ہے پس نہیں لازم آتا اس سے ایک ہونا دونو تحریروں کا پس تھی وہ اس سے علحدہ جیسیکہ دلالت کرتی ہیں اوس پر روایتیں اور اُن دونو کے الفاظ کا فرق اسیطرح بیان کیا ہے زرقانی نے شرح مواہب میں اور جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ والی تحریر میں زکوۃ وغیرہ کے مسائل اور لغات غریبہ کی شرح میں نے خوب اچھی طرح بیان کر دی ہے تو اس جگہ اوس کے تکرار کی ضرورت نہیں سمجھی

٭ ٭ ٭
٭ ٭
٭

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لعمار كلب مع قطن بن حارثة

یہ وہ فرمان ہے جسکو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار کلب کے لیے قطن بن حارثہ کے ہمراہ

اخرج هشام بن الكلبى قال حدثنا ابى عن ابراهيم بن سعد بن ابى وقاص ان قطن بن حارثة وفد مع قومه على النبى صلى الله عليه وسلم فاسلم وانشد النبى صلى الله عليه وسلم من قوله

تخریج کی ہے ہشام بن کلبی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ نے ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کر کے کہ قطن بن حارثہ اپنی قوم کے ہمراہ حاضر ہوئے رسول اللہ کی خدمت میں پس اسلام لائے اور تعریف کی رسول اللہ کی اپنے قول اشعار سے۔ دیکھا میں نے

الشعر

رأيتك يا خير البرية كلها +
نبت نضارا (نضارى) فى الاسارونة من كعب
اعزك ان المجد رسمته و جهها ،
اذا ما بدا للناس فى الحلل الحصب +
اقمت سبيل الحق بعد اعوجاجها
و دانيت الناس فى الشتاية والجدب +

ثم كتب معه كتابا لعمائر كلب نسخته
هذا كتاب من محمد لعمائر
كلب و احلافها و من ظاره الاسلام
من غيرهم مع قطن بن الحارثة
العليمى باقام الصلوة لوقتها و
ايتاء الزكوة بحقها فى شدة عقدها
و وفاء عهدها بمحضر من الشهود
المسلمين منهم دحية بن خليفة
الكلبى و سعد بن عبادة و عبدالله
بن انيس - عليهم من الحمولة
الراعية البساط الظار من كل
خمسين ناقة غير ذات عوار
والحمولة المائرة لهم لاغية و
فى الشوى الورى مسنة حامل
او حائل - و فيما سقى الجدول من
العين المعين العشر و فى العشرى
شطره بقيمة الامين لا يزاد عليهم
وظيفة و لا يفرق - شهد على ذلك
الله و رسوله و كتب ثابت بن قيس
بن شماس - تنبيه - قال الحافظ

آپ کو اسے خیر مخلوقات بالکل - حجت بینہ نہایت
درجہ پر - قبیلہ کعب کی نسل میں -
آپ عزیز تر ہیں کہ روشن کردیا چاند کے چہرہ کو -
جبکہ ظاہر ہوئے آپ لوگوں کے سامنے سرداری
لباس میں -
قائم کیا آپ نے حق کا راستہ بعد اوس کے ٹیڑھا ہوجانیکے
اور پالا آپ نے لوگوں کو سمت اور قحط سالی میں -

پھر لکھا رسول اللہ نے اون کے ساتھ فرمان قبائل
کلب کو نسخہ اوسکا یہ ہے کہ یہ فرمان ہے محمدؐ کی جانب
سے قبائل کلب اور اون کے ہم عہدوں اور اون لوگوں
کی طرف جنکو اسلام اون کے ساتھ جمع کردے قطن
بن حارثہ کی ہمراہ نماز کو اپنی اوقات پر ادا کرنے اور زکوۃ
کو اوس کے حق شرعی کے موافق دینے کی بابتہ باستواری
عقد و وفاء عہد اور لکھا گیا ہے مسلمان گواہوں کے
روبرو اون میں سے دحیہ کلبی اور سعد بن عبادہ اور عبداللہ
بن انیس ہیں -
اون پر زکوۃ فرض ہے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ
کے چرنے والے اونٹوں میں اور اون اونٹوں میں جن
کے بچے مرجاویں اور وہ دوسرے کے بچوں پر مالوف
کرلئے جاویں ہر پچاس پر ایک ناقہ بے عیب - اور اونکی
باربرداری کے اونٹوں میں زکوۃ نہ لیجاوے اور بکریوں
میں دوسالہ بکری خواہ گیابن ہو یا نہو - اور اوس زمین میں
جو نہر سے پانی جاوے زکوۃ کا دسواں حصہ ہے اور
بارانی میں اوسکا نصف - عادل مبصر کے تخمینہ کے موافق
اس سے زائد اونپر کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا جاوے -
(یہ معاہدہ ہے) جسپر عہد کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے
اور لکھا ثابت بن قیس بن شماس نے - تنبیہ - کہا حافظ نے

وقد سماه ابن سعد حارثة بن قطن بدل قطن بن حارثة۔	کہ نام بتایا ہے انکا ابن سعد نے حارثہ بن قطن بجائے قطن بن حارثہ کے۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

الثبت۔ الحجة البينة قصارے۔ المنتهى۔ الارومة۔ الاصل سنة۔ ای اضاء۔ العصب هو السيد المطاع۔ ظاره۔ ای جمعه۔ همولة بفتح الهاء المهملة هی الراعية الماشية فی المرعى المباح ابساط۔ الناقة التی ترعى ولدها معها۔ ظار۔ بکسر الظاء المعجمة هی الناقة تألف بولد غيرها حمولة هی الحاملة للحوائج۔ المائرة هی الحاملة للميرة وهی الطعام طاغية۔ بالطاء المهملة والغين المعجمة ای خارجة عن حساب الزکوة۔ الشوی۔ بشد الياء التحتانية جمع شاة۔ الوری بشد الياء۔ السمينة+

اقول يشتمل هذا الکتاب على مسائل من ابواب الصلوة والزکوة وغيرها واذ قد فصلناها فيما سبق من الکتب اغنانا عن اعادته وتکريره هنا+

الثبت۔ دلیل ظاہر۔ قصارے۔ منتہی۔ الارومۃ۔ اصل سنہ۔ یعنی چمکا۔ العصب اوس کے معنی ہیں وہ سردار جس کی تابعداری کیجاوے ظارہ۔ یعنی جمع کیا اوسکو ہمولۃ بفتح ہار مہملہ بمعنی چرنیوالے جانور۔ حلال و جائز بیڑ ہیں۔
ابساط وہ اونٹنی جس کے بچے اوس کے ساتھ چریں ظار۔ بکسر ظار معجمہ وہ اونٹنی جو مالوف کرلیجاوے دوسرے کے بچہ پر۔ حمولۃ وہ اونٹ جو باربرداری ضروریات کے کام آئیں۔ المائرہ۔ وہ اونٹ جو غلہ کا بوجھہ لے جانے کے کام آویں۔
طاغیۃ۔ طار مہملہ اور غین معجمہ۔ یعنی خارج ہیں حساب زکوۃ سے۔
الشوی۔ یار تحتانیہ مشدد۔ جمع ہے شاۃ کی۔ بکری۔ الوری۔ بہ تشدید یار تحتانیہ۔ موٹی۔
کہتا ہوں میں کہ شامل ہے یہ فرمان نماز اور زکوۃ وغیرہ کے مسائل پر۔ اور چونکہ ان کا ہم نے اس سے اول کے فرمانوں میں ذکر کر دیا ہے تو ضرورت نہیں سمجھی اوس کے مکرر ذکر کی۔

هذا ما كتبه صلے اللہ علیہ وسلم لعمرو بن مرة الجہنی ولقومه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے عمرو بن مرہ جہنی اور اون کی قوم کے لئے

عن عمرو بن مرة الجهنی قال خرجنا حجاجا فی الجاهلیة فی جماعة من قومی فرأیت فی المنام وانا بمكة نورا ساطعا من الكعبة حتے اضاء لی جبل یثرب واشعر جهینة وسمعت صوتا فی النور وهو یقول انقشعت الظلماء وسطع الضیاء وبعث خاتم الانبیاء ثم اضاء لی اضاءة اخرى حتی نظرت الی قصور الحیرة وابیض المدائن وسمعت صوتا فی النور وهو یقول ظهر الاسلام وكسرت الاصنام ووصلت الارحام فانتبهت فزعا فقلت لقومی لیحدثن فی هذا الحی من قریش حدثا واخبرتهم لما رأیت فلما انتهیت الی بلادنا جاء الخبر ان رجلا یقال له احمد قد بعث فخرجت حتے اتیته واخبرته بما رأیت فقال یا عمرو بن مرة انا النبی المرسل الی العباد كافة ادعوهم الی الاسلام وامرهم بحقن الدماء وصلة الارحام وعبادة الله وحده ورفض الاصنام وبحج البیت وصیام شهر رمضان شهر من اثنی عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة ومن عصی فله النار فامن عمرو

روایت ہے عمرو بن مرہ جہنی سے کہا کہ نکلے ہم جاہلیت کے زمانہ میں اپنی قوم کے ایک گروہ کے ساتھ بہ نیت حج۔ پس میں نے خواب میں دیکھا اور میں مکہ میں تھا کہ ایک نور بلند ہوا کعبہ سے یہانتک کہ روشن ہو گئے میرے لئے مدینہ کے پہاڑ اور جہینہ کا اشعر (پہاڑ کا نام ہے) اور سنا مینے ایک آواز اوس نور میں سے کہ کہتا تھا جاتی رہی اندھیری اور چمکی روشنی اور مبعوث ہوئے خاتم الانبیاء۔ پھر روشنی ہوئی میرے لئے دوسری مرتبہ یہانتک کہ دیکھا مینے حیرہ کے محلوں اور مدائن کے قصر ابیض کی طرف اور سنا مینے ایک آواز نور میں سے جو کہتا تھا کہ ظاہر ہو گیا اسلام اور ٹوٹ گئے بت اور صلہ رحمی ہونے لگی پس جاگا میں گھبرا کر اور مینے اپنی قوم سے کہا کہ ضرور اس قبیلہ قریش میں کوئی نئی بات ہوگی اور خبر دی مینے انکو اپنے خواب کی پس جب ہم اپنے شہر واپس پہونچے تو خبر آئی کہ ایک آدمی جسکا نام احمد ہے مبعوث ہوا ہے۔ پس نکلا میں حتی کہ حاضر ہوا آپکی خدمت میں اور اپنے خواب سے آپکو مطلع کیا فرمایا آپنے کہ اے عمرو بن مرہ میں نبی ہوں بھیجا گیا ہوں تمام مخلوق کیطرف بلاتا ہوں اونکو اسلام کیطرف اور حکم کرتا ہوں اونکو خون ناحق سے رکنے کا اور صلہ رحمی اور ایک اللہ کی عبادت کرنے اور بتوں کے چھوڑنے اور حج کرنے اور بارہ ماہ میں سے رمضان کے ایک مہینہ کے روزہ رکھنے کا۔ پس جس شخص نے قبول کیا تو اوس کے لیئے جنت ہے اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لئے دوزخ ہے پس ایمان لے آئے عمرو امن میں رکھیگا اللہ جہنم کی گرمی سے۔

بومنلت الله من حرجهنم فقلت اشهد
ان لا اله الا الله و انك رسول الله
آمنت بكل ما بعثت به من حلال
وحرام ثم انشدته ابياتا قلتها حين
سمعت به وكان لنا صنم وكان ابي
سادنا فكسرته ثم لحقت بالنبي صلعم
وانا اقول -

اشعار

شهدت بان الله حق وانني
لآلهة الاحجار لا شك تارك
وشمرت عن ساقي الازار مهاجرا
اجوب اليك الوعث بعد الدكادك
لاصحب خير الناس نفسا و والدا
رسول مليك الناس فوق الحبائك
قال النبي صلى الله عليه وسلم مرحبا
بك يا عمرو فقلت يا بابي انت وامي
ابعث بي الى قومي لعل الله ان يمن
بي عليهم كما من بك علي قال فبعثني
فقال عليك بالرفق والقول السديد
ولا تكن فظا ولا متكبرا ولا حسودا
فاتيت قومي فقلت يا بني رفاعة بل
يا معشر جهينة اني رسول رسول الله
صلى الله عليه وسلم اليكم ادعوكم الى الاسلام
وآمركم بحقن الدماء وصلة الرحم و
عبادة الله وحده ورفض الاصنام
وبحج البيت وصيام شهر رمضان من
اثني عشر شهرا فمن اجاب فله الجنة

پس میں نے کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر اللہ اور آپ اللہ کے رسول ہیں ایمان لایا میں
تمام اون حلال و حرام کے احکام پر جو آپ لائے ہیں
پھر پڑھے میں نے وہ شعر جو میں نے آپ کی خبر سُنکر کہے
تھے۔ اور ہمارا ایک بت تھا جس کا متولی میرا باپ
تھا پس توڑ ڈالا میں نے اوسے پھر آگیا میں رسول اللہ
کی خدمت میں اور میں کہہ رہا تھا

شعر

گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ حق ہے اور میں
پتھروں کے معبودوں کو ضرور چھوڑ دوں گا
اور مضبوط ارادہ کرلیا میں نے ہجرت کا۔
قطع کر رہا ہوں تیری طرف تیرے مصائب سفر کو بعد ریتلے
ٹیلوں کے۔ تاکہ ساتھی بنوں میں اوسکا جو بہتر ہے لوگوں سے
بالذات و بالنسب۔ جو رسول ہے اللہ کا آسمانوں پر۔
فرمایا رسول اللہ صلعم نے مرحبا یا عمرو۔ میں نے عرض
کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے میری قوم کی
طرف بھیجیے۔ شاید اللہ اونپر میری وجہ سے احسان
کرے جیسے کہ مجھپر آپکی وجہ سے احسان کیا۔ کہا عمرو
نے پس بھیجا مجھے آپ نے اور فرمایا نرمی کر اور نرم
باتیں کر اور مت ہو سخت اور نہ متکبر اور نہ حاسد پس آیا
میں اپنی قوم کے پاس اور کہا میں نے اے بنی رفاعہ بلکہ
اے معشر جہینہ میں رسول اللہ کا قاصد ہوں تمہاری
طرف بلاتا ہوں میں تم کو اسلام کی طرف اور حکم کرتا
ہوں تم کو خون ناحق سے رکنے کا۔ اور صلہ رحمی اور
ایک اللہ کی عبادت اور بتوں کے چھوڑنے اور کعبہ کا
حج کرنے اور بارہ مہینوں میں سے رمضان کے روزہ
رکھنے کا پس جسنے قبول کیا اوسکے لیے جنت ہے

ومن عصی فله النار - یا معشر جھینة ان الله جعلکم خیار من انتم منه و بغض الیکم فی جاھلیتکم ما حبب الی غیرکم من العرب فانھم کانوا یجمعون بین الاختین و الغزاة فی الشھر الحرام و یخلف الرجل علی امرأة ابیه فاجیبوا ھذا النبی المرسل من بنی لوئ بن غالب تنالوا شرف الدنیا وکرامة الاخرة فما جاء لی الا رجل فقال یا عمرو بن مرة امر الله عیشك اتامرنا برفض الھتنا وان نفرق جمعنا وان نفارق دین ابائنا الشم العلی الی ما یدعونا الیه ھذا القرشی من اھل تھامة لاحبا ولا کرامة ثم انشأ الخبیث یقول - شعرا

ان ابن مرة قد اتی بمقالة ❊ لیست مقالة من یرید صلاحا ❊
انی لاحسب قوله و فعاله ❊ یوما وان طال الزمان ذباحا ❊
لیسفه الاشیاخ ممن قد مضی ❊ من رام ذلك لا اصاب فلاحا ❊

قال عمرو الکاذب منی و منك امر الله عیشه وابکم لسانه واکمه اسنانه قال فوالله ما مات حتی سقط فوه وعمی وخرف وکان لایجد طعم الطعام فخرج عمرو ومن اسلم

اور جس نے نافرمانی کی اوس کے لیئے دوزخ ہے۔ اے معشر جہینہ تحقیق اللہ نے کیا ہے تمکو بہتر اون میں جنمیں سے تم ہو اور مبغوض کیا طرف تمہارے تمہاری جاہلیت کے زمانہ میں ہی۔ اوس چیز کو جو محبوب ہے تمہارے سوا اور عربوں کے لیئے کیونکہ وہ نکاح میں جمع کرتے ہیں دو بہنوں کو اور لڑتے ہیں شہر حرام میں اور شادی کرلیتا ہی مرد اپنے باپ کی بیوی سے پس قبول کرو حکم اس نبی مرسل کا جو بنی لوئ بن غالب میں کا ہے پاؤگے تم بزرگی دنیا کی اور کرامت آخرت کی پس نہیں آیا میرے پاس مگر ایک آدمی پس کہا کہ اے عمرو بن مرہ تلخ کرے اللہ تیری زندگی کو کیا حکم کرتا ہے تو ہمکو ہمارے معبودوں کے چھوڑنے کا اور یہ کہ علحدہ ہوجائیں ہم جماعت سے اور چھوڑیں اپنے باپ دادا کا دین جو بلند و برتر ہے (اور آدیں) طرف اوس دین کے جس کی طرف اہل تہامہ کا یہ قرشی بلاتا ہے۔ نہ پسندیدہ ہو وہ اور نہ بزرگی ہو اوسے پھر خبیث یہ شعر پڑھنے لگا۔

ابن مرہ ایسی بات لیکر آیا جو اصلاح چاہنے والے کی سی بات نہیں ہے میں اوس کے قول وفعل کو گمان کرتا ہوں کہ ایکدن مغلوب ہوگا اگرچہ ایک عرصہ کے بعد ہو تاکہ بیوقوف کردے اون بزرگوں کو جو پہلے گذر گئے ہیں جو شخص کہ اس کی اطاعت کریگا نہیں پہونچیگا فلاح کو۔

کہا عمرو نے جو شخص جھوٹا ہو خواہ ہماری جانب کا یا تیری جانب کا تو تلخ کرے اللہ اوس کی زندگی اور گونگی کرے اوس کی زبان اور گرا دے اوس کے دانت کہا پس قسم اللہ کی نہیں مرا وہ حتی کہ گر گئے اوس کے سارے دانت اور اندھا ہوگیا سٹھیا گیا تھا اور کھانیکا مزہ نہیں معلوم کرسکتا تھا پس نکلا عمرو

من قومه حتى اتوا النبي صلى الله
عليه وسلم فحياهم ورحب بهم وكتب
لهم كتابا هذه نسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم - هذا كتاب
من الله العزيز على لسان رسوله
بحق صادق وكتاب ناطق مع عمرو
ابن مرة لجهينة بن زيد - ان لكم
بطون الارض وسهولها وتلاع
الاودية وظهورها على ان ترعوا
نباتها وتشربوا ماءها على ان تؤدوا
الخمس وفي التيعة والصريمة شاتان
اذا اجتمعتا فان فرقتا فشاة شاة ليس على
اهل المثيرة صدقة ولا على
الواردة لبقة والله شهيد على
ما بيننا ومن حضر من المسلمين
كتاب قيس بن شماس -
اورده في كنز العمال وقال اخرجه
الروياني وابن عساكر في تاريخه -

اون لوگوں کو ساتھ لیکر جو اوس کی قوم میں سے اسلام
لائے یہانتک کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس
مرحبا کہا آپنے اونکو اور دیکھا اونکے لیئے فرمان جسکا نسخہ یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے اللہ بزرگ کی
جانب سے اوس کے رسول کی زبان پر محکم کیا گیا حق
صادق اور کتاب ناطق کے ساتھ عمرو بن مرہ کے ساتھ
جہینہ بن زید کے لئے تمہارے لیئے پست اور نشیب کی
زمینیں ہیں اور ٹیلہ جنگلوں کے اور بلند زمین کہ چراؤ
تم اپنے جانوروں کو اوسکا گھانس اور پیو تم اوسکا پانی اس
شرط پر کہ ادا کرو تم زکوۃ اور پنجگانہ نماز پڑہو اور پانچ اونٹوں اور
چالیس بکریوں میں اور اسیطرح ایکسو اکیس سے لیکر دو سو
بکریوں تک دو بکریاں ہیں جبکہ جمع ہوں ایک شخص کے پاس
پس اگر جدا جدا کرلیجاویں تو ایک ایک بکری ہے کھیتی کے
جانوروں پر زکوۃ نہیں ہے - اور نہ گھر کے پلے ہوئے
جانوروں کو زکوۃ کے جانوروں میں ملایا جائے اور اللہ اور مسلمان
جو موجود تھے گواہ ہیں ہمارے تمہارے درمیان کے معاہدہ پر - یہ
تحریر ہے قیس بن شماس کی - بیان کیا ہے اسکو کنز العمال میں کہا
کہ تخریج کی ہے اسکی رویانی اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں -

الغرائب منه

اشعر - هو اسم جبل - انقشعت
يقال تقشع السحاب اي تصدع واقلع
وكذا انقشع وقشعته الريح - سحقت
يقال سحق له دمه اذا امتنه من
قتله - سادن - سدانة الكعبة
خدمتها ومن تولى امرها وفتح

اشعر ایک پہاڑ کا نام ہے انقشعت بولا جاتا ہے
تقشع السحاب یعنی ابر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور اکھڑ گیا اور اسیطرح
انقشع اور قشعته الریح سحقت بولا جاتا ہے سحق له دمه
جبکہ منع کرے کسی کو کسی کے قتل سے -
سادن سدانة الکعبة خدام اوس کے - اور جو شخص
کہ والی ہو اوس کے امر اور اوسکا دروازہ کہولنے

بابها واغلاقه سدان فهو سادن جمعه سدنة۔ **اجوب** من الجواب وهو القطع۔ **الوعث** الرمل ويشتد المشي فيه ومنه وعثاء السفر اى شدته ومشقته۔ **دكادك**۔ واحده دكدك يقال سهلٌ ودكدكٌ هى ماتلبد من الرمل بالارض ولم تنفع كثيرا۔ **حبائك** جمع حبيكة يعنى الطريق يعنى بها السموٰت لان فيها طرق النجوم كذا فسر هذا فى مجمع البحار۔ **الشم**۔ من الشمم وهو ارتفاع قصبة الانف واشراف الارنبة كناية عن الرفعة واشرف۔ **ذباحا**۔ يقال ذبح اذا طأطأ راسه كناية عن الخفض والذل۔ **تلاع** هى مسائل الماء من علو الى سفل جمع تلعة وقيل من الاضداد يقع على ما انحدر من الارض واشرف منها۔ **التيعة**۔ هى اسم لادنى ما تجب فيه الزكوٰة من الحيوان كالخمس من الابل والاربعين من الغنم۔ **الصريمة**۔ مصغر الصرمة هو القطيع من الابل والغنم قيل من العشرين الى الثلثين والاربعين والمراد هنا من الغنم مائة واحد وعشرون شاة الى المائتين۔ **الشيرة**

اور بند کرنے کا پس وہ سادن ہے اور اوس کی جمع سدنۃ۔ **اجوب** مشتق ہے جوب بمعنی قطع سے **الوعث** ریت اور سخت ہوتا ہے چلنا اوس میں اور اسی سے ہے وعثار السفر یعنی سفر کی شدت اور مشقت۔

دکادک اسکا واحد دکدک ہے بولا جاتا ہے سہلٌ ودکدکٌ وہ ریتہ جو برابر ہو زمین کے اور بہت اونچا نہ ہو۔

حبائک۔ جمع ہے حبیکہ کی راستہ۔ مراد شاعر کی اس جگہ آسمان ہے کیونکہ اوس میں راستہ ہوتے ہیں تاروں کے۔ اسیطرح تفسیر کی ہے اس مصرعہ کی مجمع البحار میں **الشم** مشتق ہے شمم سے جس کے معنی ناک کی ڈنڈی کے اونچا ہونے کے ہیں اور اس سے کنایہ ہے رفعت اور بزرگی سے۔

ذباحا بولا جاتا ہے ذبح جبکہ جھکائے اپنا سر کنایہ ہے پستی اور ذلت سے۔ **تلاع** پانی بہنے کی جگہ بلندی سے پستی کی طرف جمع ہے تلعۃ کی اور بعض نے کہا کہ یہ لغات اضداد سے ہے اطلاق کیا جاتا ہے پست زمین پر بھی اور بلند زمین پر بھی۔ **التیعۃ** ادنی وہ نصاب جس پر زکوۃ آتی ہے جیسے کہ اونٹ میں پانچ اور بکریوں میں چالیس۔

الصریمۃ تصغیر ہے صرمہ کی۔ اونٹ اور بکریوں کا گلہ کہا گیا ہے کہ وہ بیس سے لیکر تیس اور چالیس تک ہے اور مراد یہاں بکریوں سے ایکسو اکیس سے لیکر دو سو تک ہیں۔

الشیرۃ کھیتی کے بیل۔

الوراۃ مشتق ہے ورود علی الماء سے مراد

بقر الحرث - الوارادة من الورود علی الماء اراد بها ما یحبس فی البیت من المواشی فلا تکون سائمة - لبقة البلق الخلط یعنی لا یخلط الواردة بالسائمة فی الزکوۃ۔	وہ جانور جو گھر رکھے جاویں اور جنگل کے چرنیوالے نہ ہوں۔ لبقہ - لبق کے معنی ملانے کے ہیں یعنی نہ ملائے جاویں گھر کے پلے ہوئے جانور زکوۃ کے جانوروں کے ساتھ۔

هذا عهد بين المهاجرين والانصار وادعَ فيه يهود وعاهدهم واقرهم على دينهم وشرط واشترط لهم

یہ معاہدہ ہے آپس میں درمیان مہاجرین و انصار کے اور درمیان یہود کے اس امر پر کہ وہ اپنے دین پر قائم رہیں چند شروط کیساتھ

عہد بین المہاجرین والانصار

بسم الله الرحمن الرحیم - هذا کتاب من محمد النبی صلے الله علیه وسلم بین المؤمنین والمسلمین من قریش ویثرب ومن تبعهم فلحق بهم وجاهد معهم انهم امة واحدة من دون الناس - المهاجرون من قریش علی ربعتهم یتعاقلون بینهم وهم یفدون عانیهم بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو عوف علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو ساعدة علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة منهم تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو الحرث علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی وکل طائفة تفدی عانیها بالمعروف والقسط بین المؤمنین وبنو جشم علی ربعتهم یتعاقلون معاقلهم الاولی	بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے آپس میں درمیان مومنوں اور مسلمانوں کے اور قریش مکہ اور اہل مدینہ میں اور وہ لوگ جنہوں نے اون کی پیروی کر لی ہے اور اونمیں ملگئے ہیں اور اون کے ساتھ ملکر جہاد کیا ہے اِس اقرار پر کہ یہ سب ایک گروہ ہیں اور لوگوں کے مقابلہ میں - قریش کے مہاجر اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں بدستور سابق رکھیں اور اپنے قیدیوں کا فدیہ دیں ایسے مال سے جو ساتھ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے اور بنو عوف اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس بدستور سابق دیتوں کے رکھیں اور ہر گروہ انکا اپنے قیدیوں کا فدیہ دے ایسے مال سے جو ساتھ بھلائی اور انصاف کے ہو درمیان مسلمانوں کے - اور بنو ساعدہ اپنی اصلی حالت پر رہیں دیتوں کا معاملہ بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ بھلائی اور انصاف بین المومنین کے ساتھ ادا کرے اور بنو حارث اپنی حالت پر رہیں کہ دیتوں کا معاملہ آپس میں بدستور سابق رکھیں اور اونکا ہر گروہ اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھ ادا کرے اور بنو جشم اپنی

وكل طائفة منهم تفدى عانيها
بالمعروف والقسط بين المؤمنين
وبنو عمرو بن عوف على ربعتهم
يتعاقلون معاقلهم الاولى وكل
طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو النبيت
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وبنو الاوس
على ربعتهم يتعاقلون معاقلهم الاولى
وكل طائفة تفدى عانيها بالمعروف
والقسط بين المؤمنين وان المؤمنين
لا يتركون مفرحا بينهم ان يعطوه
بالمعروف فى فداء او عقل وان
لا يخالف مؤمن مولى مؤمن دونه وان
المؤمنين المتقين على من بغى
منهم او ابتغى دسيعة ظلم او اثم
او عدوان او فساد بين المؤمنين و
ان ايديهم عليه جميعا ولو كان
ولد احدهم ولا يقتل مؤمن مؤمنا
فى كافر ولا ينصر كافر على مؤمن وان
ذمة الله واحدة يجير عليهم ادناهم
وان المؤمنين بعضهم موالى بعض
دون الناس وانه من تبعنا من يهود
فان له النصر والاسوة غير مظلومين
ولا متناصر عليهم وان سلم المؤمنين
واحدة لا يسالم مؤمن دون مؤمن

اصلی حالت پر رہیں کہ معاملہ دیتوں کا بدستور سابق آپسمیں
رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور انصاف
بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو عمرو بن عوف اپنی اصلی
حالت پر رہیں معاملات دیت بدستور سابق آپسمیں رکھیں اور ہر گروہ
اونکا اپنے قیدیوں کا فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے
ساتھہ ادا کرے اور بنو نبیت اپنی اصلی حالت پر رہیں کہ دیتونکا
معاملہ آپسمیں بدستور سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا
فدیہ خوبی اور انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور بنو
اوس اپنی سابق حالت پر رہیں کہ دیتونکا معاملہ آپسمیں بدستور
سابق رکھیں اور ہر گروہ اونکا اپنے قیدیونکا فدیہ خوبی اور
انصاف بین المومنین کے ساتھہ ادا کرے اور اس امر پر کہ
مسلمان نہ چھوڑیں آپسمیں کسیکو مصیبت زدہ بلکہ دین اوسکو
کچھہ مال خیر خواہی کے ساتھہ فدیہ دینے میں یا دیت دینے میں
اور کوئی مسلمان کے غلام آزاد کیے ہوئے کی مخالفت نہ کرے
(اوسکو حقیر جانکر) اور اس بات پر کہ مسلمان پرہیزگار مدد کریں اوس
شخص کی جسپر کسی نے بغاوت کی ہو یا طلب کیا ہو مال ظلم سے
یا گناہ یا فساد کی رو سے درمیان مومنین کے اور اس امر پر کہ
اون سب کی مدد کا ہاتھہ اوسپر ہوگا اگرچہ وہ ظالم انہیں سے کسی کی
اولاد ہو۔ اور اس امر پر کہ نہ قتل کرے مومن مومن کو بعوض کافر کے
اور نہ مدد کرے کافر کی مومن کے مقابلہ میں اور اس امر پر کہ ذمہ
اللہ کا ایک ہی پناہ دیجاوے اونپر اونکے ادنی کو۔ اور اس امر
پر کہ مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کے دوست ہیں دوسروں کے
مقابلہ میں۔ اور اس امر پر کہ جو شخص کہ یہود میں سے ہماری پیروی کرے
تو اوسکے لئے ہماری جانب سے مدد ہے اور غمخواری ایسی حالت میں کہ
نہ ظلم کیا جاویگا اور نہ اونپر کسیکو مدد دیجاویگی اور اس امر پر کہ
مصالحت مومنین کی ایک ہے نہ صلح کرے کوئی مومن بغیر مشورہ
دوسرے مومن کے جہاد فی سبیل اللہ میں مگر ایسے امر پر جو

فی قتال فی سبیل اللہ الا علی سواء
وعدل بینہم وان کل غازیۃ غزت
معنا تعقب بعضہا بعضا وان المؤمنین
یبئ بعضہم علی بعض بما نال دماءہم
فی سبیل اللہ وان المؤمنین المتقین
علی احسن ھدی واقومہ وانہ لا
یجیر مشرک مالا لقریش ولا نفسا
ولا یحول دونہ علی مؤمن وانہ من
اعتبط مومنا قتلا عن بیّنۃ فانہ قود
بہ الا ان یرضی ولی المقتول وان المؤمنین
علیہ کافۃ ولا یحل لھم الا قیام علیہ
وانہ لا یحل لمؤمن اقر بما فی ھذہ
الصحیفۃ وآمن باللہ والیوم الآخر
ان ینصر محدثا ولا یؤویہ وانہ من
نصرہ او آواہ فان علیہ لعنۃ اللہ و
غضبہ یوم القیمۃ لا یؤخذ منہ
صرف ولا عدل وانکم مہما اختلفتم
فیہ من شئ فان مردہ الی اللہ و
الی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وان الیھود ینفقون مع
المؤمنین ما داموا محاربین وان
یھود بنی عوف امۃ مع المؤمنین
للیھود دینہم وللمسلمین دینھم و
موالیھم وانفسہم الا من ظلم واثم
فانہ لا یوتغ الا نفسہ واھل بیتہ
وان لیھود بنی النجار مثل ما لیھود
بنی عوف وان لیھود بنی الحارث مثل

برابری اور عدل کیساتھ مسلمانوں میں اور جو جماعت ایک بار
لڑ چکے ہمارے ساتھ تو دوسری جماعت بھیجی جاوے یعنی نوبت
بہ نوبت جماعتیں مسلمانوں کے جہاد کیلئے جاتی رہیں اور اس امر پر کہ
مسلمان آپس میں چشم پوشی کریں اس چیز پر کہ جو اونکو مصیبت پہونچے
اللہ کے راستے میں۔ اور اس امر پر کہ متقی مومن اچھی سیرت اور مستقیم
خصلت پر رہیں اور نہ پناہ دے کوئی مشرک قریش کے مال اور
جان کو اور نہ حائل ہو مومن کے مقابلہ میں اور جو شخص کہ مار ڈالے
کسی مومن کو جسکا ثبوت گواہوں سے ہو جائے تو اوسکا قصاص
لیا جاوے مگر کہ راضی ہو جائیں مقتول کے رشتہ دار اور مسلمان
سب کے سب اس عہد پر ثابت رہیں نہیں جائز ہے اونکو مگر پابندی
اس عہد کی اور اس بات پر کہ نہیں جائز ہے مسلمان کو جو اقرار
کرے اون باتوں کا جو اس صحیفہ میں ہیں اور ایمان لائے
اللہ اور یوم قیامت پر کہ مدد کرے مدعی کی اور پناہ دے
اوسکو اور تحقیق جو مدد کریگا بدعتی کی یا پناہ دیگا تو اوس پر
لعنت ہے اللہ کی اور غضب اوسکا ہے قیامت کے دن نہ
قبول کیا جاویگا اوس سے فدیہ اور نہ توبہ اور جب تم اختلاف
کرو کسی امر میں تو رجوع کرو اوسکو اللہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف اور اس امر پر کہ یہود مسلمانوں کے برابر مالی
عرفہ دیں جبتک کہ وہ لڑتے رہیں اور اس امر پر کہ یہود بنی
عوف مسلمانوں کی ایک گروہ شمار کیے جاوینگے یہود اپنے دین پر
رہیں اور مسلمان اپنے دین پر خود اور اونکے موالی مگر جو زیادتی
کرے یا گناہ کرے پس وہ نہیں ہلاک کریگا مگر اپنی جان کو اور
اپنے اہل بیت کو اور بنی نجار کے یہود کے ساتھ وہی
معاملہ ہے جو یہود بنی عوف کے ساتھ ہے اور یہود بنی
حارث کے لیئے بھی وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لیئے ہے اور یہود بنی ساعدہ کے لئے وہی معاہدہ ہے
جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود بنی جشم کے لئے

فاليهود بني العوف وان ليهود بني
ساعدة مثل ما ليهود بني عوف
وان ليهود بني جشم مثل ما ليهود
بني عوف وان ليهود بني الاوس
مثل ما ليهود بني عوف وان
ليهود بني ثعلبة مثل ما ليهود
بني عوف الا من ظلم واثم فانه
لا يوتغ الا نفسه واهل بيته و
ان جفنة بطن من ثعلبة كانفسهم
وان لبني الشطنة مثل ما ليهود
بني عوف وان البر دون الاثم وان
موالي ثعلبة كانفسهم وان بطانة
يهود كانفسهم وانه لا يخرج منهم
احد الا باذن محمد صلے الله عليه
وسلم وانه لا ينحجز على ثار جرح و
انه من فتك فبنفسه فتك واهل
بيته الا من ظلم وان الله على ابر هذا
وان على اليهود نفقتهم وعلى المسلمين
نفقتهم وان بينهم النصر على من حارب
اهل هذه الصحيفة وان بينهم
النصح والنصيحة والبر دون الاثم
وانه لم يأثم امرأ بحليفه وان النصر
للمظلوم وان اليهود ينفقون مع
المؤمنين ماداموا محاربين وان
يثرب حرام جوفها لاهل هذه الصحيفة
وان الجار كالنفس غير مضار ولا آثم
وانه لا تجار حرمة الا باذن اهلها وانه

وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے لئے ہے اور یہود
بنی اوس کے لئے وہی معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف کے
لئے ہے اور یہود بنی ثعلبہ کے لئے وہی عہد ہے جو یہود
بنی عوف کے لئے ہے مگر جو ظلم کرے یا گناہ کرے پس وہ
نہیں ہلاک کرے گا مگر اپنی جان کو اور اپنی اہل بیت کو اور
تحقیق قبیلہ جفنہ ثعلبہ کے قبائل میں شمار کیا جائے۔
اور بنی شطنہ کے لئے وہ معاہدہ ہے جو یہود بنی عوف
کے لئے ہے نیکو کاری بدکاری کے حکم میں نہیں
رکھی جاوے گی اور قبیلہ ثعلبہ کے موالی مثل ثعلبہ
کے شمار ہونگی اور حلیف یہود کے مثل یہود کے
شمار کئے جاوینگے اور نہیں نکلے گا اون میں سے
کوئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے اور نہ وہ
حائل آئیں گے کسی زخم کے قصاص پر اور جو شخص
کہ بدعہدی کرے گا پس اوسنے اپنے نفس کے
ساتھ بدعہدی کی مگر مظلوم۔ اور اللہ مددگار اس نامہ
کے پورا کرنے والے کا ہے اور یہود پر نفقہ اونکا ہے
اور مسلمانوں پر نفقہ اونکا ہے اور اس میں اون کو
مدد دینا ہوگی اوس شخص کے مقابلہ جو اس صحیفہ کے
معاہدین سے لڑے اور آپس میں بھلائی اور خیر خواہی کریں
اور نیکی کو گناہ کے برابر نہ سمجھیں اور مرد گنہگار نہ سمجھا
جائے اپنے حلیف کی بدکاری سے اور مظلوم کی مدد
کی جائے اور یہود مالی صرفہ دیں مسلمانوں کے ساتھ
جب تک کہ وہ لڑیں اور وسط یثرب حرم ہے اس
صحیفہ والوں کے لئے اور پڑوسی مثل اپنے سمجھا جائے
نہ ضرر دیا جائے اور نہ گنہگار سمجھا جائے۔ اور نہ پناہ
دیجاوے کسی کے آبرو کو مگر اوس کے اہل کے اذن
سے اور اس امر پر کہ جب ہو کوئی حادثہ اس صحیفہ کے

ماكان بين اهل هذه الصحيفة من حدث او اشتجار يخاف فساده فان مرده الى الله عز وجل والى محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم و ان الله على اتقى ما فى هذه الصحيفة وابره وانه لا تجار قريش ولا من نصرها وان بينهم النصر على من دهم يثرب و اذا دعوا الى صلح يصالحونه ويلبسونه فانهم يصالحونه ويلبسونه وانهم اذا دعوا الى مثل ذلك فانه لهم على المؤمنين الا من حارب فى الدين على كل اناس حصتهم من جانبهم الذى قبلهم وان يهود الاوس مواليهم وانفسهم على مثل ما لاهل هذه الصحيفة مع البر المحض من اهل هذه الصحيفة وان البر دون الاثم لا يكسب كاسب الا على نفسه وان الله على اصدق ما فى هذه الصحيفة و ابره وانه لا يحول هذا الكتاب دون ظالم او آثم وانه من خرج آمن ومن قعد آمن بالمدينة الا من ظلم او اثم وان الله جار لمن بر واتقى ومحمد رسول الله صلى الله عليه وسلم +

معاہدین میں یا کوئی اختلاف ہو جس میں فساد کا اندیشہ ہو پس رجوع کیا جاوے اوسکا طرف اللہ عز وجل اور محمد رسول اللہ صلعم کے اور اللہ تعالی رضامند ہے اوس شخص سے جو پورا کرنے والا ہے اِس صحیفہ کا اور نہ پناہ دیے جاویں قریش اور نہ اونکے مددگار اور آپس میں مدد کریں مقابلہ میں اوس شخص کے جو حملہ کرے یثرب پر، جبکہ وہ بلائے جائیں طرف کسی صلح کے کہ مصالحت کریں اور مل لیں تو چاہیے کہ صلح کریں اور مل لیں، اور جب وہ صلح وغیرہ کی طرف بلائے جائیں تو مسلمانوں پر اون کی مدد گاری ہے مگر جو شخص کہ دین میں لڑے اور ہر آدمی پر حصہ رسد واجب ہے اپنے گنہگار اور اسیر کا حساب جو اون میں سے ہے اور یہود اوس موالی اور خود اوسی معاہدہ پر ہیں جو اس صحیفہ والوں سے کیا گیا ہے پوری وفاداری کے ساتھ اِس صحیفہ والوں سے اور نیکوکاری مثل بدکاری کے شمار نہیں کی جاوے گی۔
نہیں گناہ کمائے گا کوئی مگر اپنی جان پر اور اللہ تعالی خوش ہے اِس صحیفہ میں سچے رہنے والے سے اور یہ کتاب حائل نہیں ہوگی ظالم اور گنہگار کے لئے اور جو شخص کہ مدینہ سے جائے یا وہاں آئے امن میں ہے مگر ظالم یا گنہگار۔
اور تحقیق اللہ پناہ دینے والا ہے اوس شخص کا جو شخص کہ وفاداری کرے اور پرہیزگار رہے اور محمد رسول اللہ بھی۔

غرائب ما فی هذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آتے ہیں

رابعہ - ویروی - علی رباعتہم من ربع
ای ثبت و رباعۃ الرجل و ربعتہ شانہ
وحالہ التی ھو رابع ای ثابت
علیہا فالمراد انہم علی امرہم
الذی کانوا علیہ من قبل **یتعاقلون**
العقل الدیۃ واصلہ ان من یقتل
یجمع الدیۃ من الاھل فیعقلہا بفناء
اولیاء المقتول ای یشدھا فی عقلہا
لیصلہا الیہم ویقبضوھا منہ یقال
عقل البعیر عقلا والعاقلۃ العصبۃ
والاقارب من قبل الاب الذین
یاتون دیۃ قتیل - **المعاقل**
جمع معقلۃ وھی الدیۃ یقال بنو
فلان علی معاقلہم التی کانوا علیہا
والمراد یکونون علی ما کانوا علیہ
من قبل فی اخذ الدیات واعطائہا
عانیہم - العانی ھو الاسیر وکل
من ذل واستکان وخضع فقد عنی
یعنی ومنہ حدیث فک العانۃ وفکہ
تخلیصہ بفداء ونحوہ من ایدی الکفار
قولہ بالقسط - ای بالعدل
فالعطف تفسیری - **قولہ مخرجا**
قیل ھو القتیل یوجد بفلاۃ
ولا یکون قریبا من قریۃ فانہ یودی

رابع اور ایک روایت ہے علی رباعتہم مشتق ربع سے
یعنی ثابت رہے۔ اور رباعۃ الرجل اور ربعۃ الرجل۔ اوسکا
حال اور اوس کی شان۔ التی ھو رابع یعنی جسپر وہ
ثابت ہے۔ پس مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اِس امر پر
رہیں جسپر تھے اِس سے اول۔ **یتعاقلون**۔ عقل
یعنی دیت۔ اور اصل معنی یہ ہیں کہ جو شخص کہ مارڈالا جائے
تو جمع کی جاتی ہے دیت اوس کے اہل سے۔ پس
دیت دیجاتی ہے اوس اولیاء مقتول کو یعنی باندھا
جاتا ہے اوسکو تاکہ پہونچا دیا جاوے اون کی طرف
اور ادا کریں وہ دیت اوس سے بولا جاتا ہے عقل البعیر
عقلا۔ اور عاقلہ کے معنی ہیں عصبہ اور رشتہ دار باپ
کی جانب سے جو دیتے ہیں دیت قتیل کی **المعاقل**
جمع معقلۃ کی جس کے معنی دیت کے ہیں بولا جاتا ہے
بنو فلان علی معاقلہم التی کانوا علیہا۔ اور مراد اس سے
یہ ہے کہ رہیں وہ اوسی حالت پر جسپر تھے اس سے
اول۔ دیتیں لینے اور اوس کے دینے میں
عانیہم۔ عانی یعنی قیدی۔ اور ہر وہ شخص جو ذلیل ہو
اور عاجز ہو پس بولا جاتا ہے معنے یعنی۔ اور اسی سے
ہے حدیث فک العانۃ کی۔ اور فک اوسکا یعنی چھوڑانا
فدیہ دے کر کفار کے ہاتھ سے۔
قولہ بالقسط۔ یعنی عدل کے ساتھ۔ پس عطف تفسیری
ہے۔ **قولہ مخرجا**۔ کہا گیا ہے کہ وہ قتیل جو پایا جاوے
جنگل میں اور نہ ہو قریب آبادی کے پس ادا کی جاوے
گی دیت اوس کے بیت المال سے اور نہیں

من بیت المال ولا یبطل دمه وقیل
من لا عشیرة له وقیل هو بالهاء
المهملة وهو المثقل بحق دیة او
فداء او غرم - **قوله دسیعة**
من الدسع وهو الدفع والمراد انه
طلب دفعا علی سبیل الظلم فاضافه
الیه وهو اضافة بمعنی من ویجوز ان
یراد بالدسیعة العطیة ای ابتغی منهم
ان یدفعوا الیه علی وجه ظلمهم
ای کونهم مظلومین او اضافها الی
ظلمه لانه سبب دفعهم لها - **قوله**
یجبر من جبر العظم المکسورة
وفی الحدیث واجبرنی وفی حدیث
آخر واجبرهم من جبرة الوهن
اذا اصلحته وجبرة المصیبة اذا فعلت
معه ما یشابه وردت
علیه ما ذهب منه او عوضته عنه
قوله اعتبط - الاعتباط فی الاصل
الموت بغیر علة یقال مات عبطة
ای شابا صحیحا وعبطت الناقة
اذ بحتها من غیر مرض والمراد من
قتله بلا جنایة ولا جریدة - **قوله**
لا یوتغ من وتغ وتغا واوتغه غیره
ای هلکه او اهلکه ومنه حدیث
الامارة حتی یکون عمله هو الذی
یطلقه او یوتغه ای یهلکه - **قوله**
بطانة یهود - بطانة الرجل

باطل ہوگا اوسکا خون اور بعض نے اس کے معنے کہے
ہیں کہ وہ مقتول جس کے کنبے والے نہ ہوں۔ اور بعض
نے کہا ہے کہ وہ ہا مہملہ سے ہے جس کے معنی ہیں
وہ قیدی جو دیت یا فدیہ یا قرض کی وجہ سے قید ہو **قولہ**
دسیعۃ مشتق ہے دسع سے جس کے معنی دفع کرنے
کے ہیں اور مراد اس سے یہ ہے کہ وہ طلب کرے
علی سبیل الظلم پس اضافت کی اوس کی طرف اور وہ
اضافت بمعنی من ہے۔ اور جائز ہے کہ مراد دسیعۃ سے
عطیہ ہو یعنی چاہا جاوے اون سے کہ دیں وہ اونکو
عطیہ اونکے ظلم کے طریقہ پر یعنی ہوں وہ مظلوم۔ یا اضافت
کی ہے اوسکی یعنی اوسکا ظلم اسوجہ سے وہ سبب اوس عطیہ کے
دینے کا اونکو **قولہ یجبر** مشتق ہے جبر العظم المکسورہ سے یعنی جوڑنا
ٹوٹی ہوئی ہڈی کا اور حدیث میں ہے کہ واجبرنی۔ اور دوسری
حدیث میں ہے کہ واجبرہم۔ مشتق ہے جبرۃ الوہن سے
جبکہ درست کردے تو اوسکو اور جبرۃ المصیبۃ سے جبکہ
مصیبت زدہ کے ساتھ ایسا کام کرے جس سے وہ
اپنی مصیبت بھول جائے اور دیدے تو اوسکو وہ چیز
جو جاتی رہی ہو اوس سے یا عوض کردے اوسکا **قولہ**
اعتبط۔ اعتباط کے اصل معنی ہیں مرنا بغیر بیماری کے۔ بولا جاتا
ہے مات عبطۃ اے جوان تندرست اور بولا جاتا ہے عبطت
الناقۃ یعنی ذبح کیا اونٹنی کو بغیر بیماری کے اور مراد
مار ڈالنا ہے بے گناہ اور بے قصور۔ **قولہ لا یوتغ** مشتق
ہے وتغ وتغا واوتغہ غیرہ سے اے ہلاک کیا اوسکو یا
مرواڈالا اوسکو اور اسی سے ہے حدیث امارۃ کی کہ
یہاں تک کہ ہو اوسکا کام ہلاک کردے اوسکو۔
قولہ بطانۃ یہود۔ بطانۃ الرجل۔ ہم صحبت اوس شخص کے
اور رازدار اوس کے اور دخیل اوس کے کاموں میں

جلساءه وصاحب سره وداخلة امره
الذی یشاوره فی احواله ومنه حدیث
من نبی ولا خلیفة الا کانت له بطانتان
قوله لا یحجز - الانحجاز الحیلولة
والثار القصاص **والفتك** الغدر
والخدعة - **قوله اشتجار** - وهو
المنازعة ومنه المشاجرة -
وفی هذا الکتاب مسائل کثیرة کل
فصل منها مسئلة وهذه الصحیفة
یدل علی ان یجوز اصطلاح المؤمنین
مع الکفار اذا اصطلح المؤمنین
بعضهم مع بعض -

وہ جن سے مشورہ لے اپنے احوال میں اور اِسی
سے وہ حدیث کہ نہیں ہے کوئی نبی اور نہ کوئی خلیفہ
مگر کہ اوس کے دو بطانہ ہوتی ہیں دو وزیر مشیر
قولہ لا یحجز - انحجاز - حائل ہو جانا
ثار - قصاص - اور **فتک** - غدر اور مکر
قولہ اشتجار جھگڑا کرنا اور اِسی سے
مشاجرت۔
اور اِس فرمان میں مسائل بہت ہیں ہر جملہ اوسکا
مسئلہ ہے اور یہ صحیفہ دلالت کرتا ہے اِس بات
پر کہ جبکہ مسلمان باہم صلح کریں تو جائز ہے صلح کرلینا
اوسی صلح میں کفار کے ساتھ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لنجیع بن عبد الله البکائی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجیع بن عبد اللہ بکائی کو

ذکر الحافظ واخرج ابن الاثیر فقال
انبأنا یحیی بن محمود اذنا باسناده الی
ابن ابی عاصم قال حدثنا الحسن بن
علی قال حدثنا الفضل بن دکین
قال اخرج الینا عبد الملك بن عطاء
البکائی کتابا من النبی صلی الله علیه
وسلم فقال اکتبوه ولم یمله علینا
وزعم ان ایمن بنت النجیع حدثته
به فاذا فیه -
هذا کتاب من محمد رسول الله صلی
الله علیه وسلم للنجیع ومن تبعه من
اسلم واقام الصلوة واتی الزکوة

ذکر کیا حافظ نے اور تخریج کی ابن اثیر نے پس کہا
کہ خبر دی ہمکو یحیی ابن محمود نے سنا کر اپنی سند سے جو
پہونچتی ہے ابن ابی عاصم تک کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
حسن بن علی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے فضل بن دکین
نے کہا کہ نکالی ہمارے لیئے عبد الملک بن عطاء بکائی
نے ایک تحریر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس کہا کہ لکھوا دسکو اور نہیں پڑھا اوسکو ہم پر اور گمان
کیا اوسنے کہ ایمن بنت النجیع نے حدیث بیان کی
اوس کی تو اوسمیں تھا کہ۔
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا نجیع اور اوس شخص
کے واسطے جو پیروی کرے اوس کی مسلمان اور نماز
پڑھے اور زکوۃ دے اور اطاعت کرے اللہ اور

یہ کتاب لکھی نجیع بن عبداللہ

واطاع الله ورسوله واعطى من المغنم خمس الله ونصر نبي الله واشهد على اسلامه وفارق المشركين فانه امن بامان الله وامان محمد صلے الله عليه وسلم قال الحافظ ورواه ابن شاهين من طريق عبد الرحيم بن زيد البارقی عن عقبة بن وهب البكائی عن الصحيح نحوه واشار ابن الكلبی الی هذا الحديث فقال وفد الی النبی صلے الله عليه وسلم فكتب له كتابا وهو عندهم۔

اوس کے رسول کی اور دے خمس حصہ مال غنیمت کا اور مدد کرے اللہ کے نبی کی اور گواہ بنائے اوسکو اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہے مشرکین سے پس وہ امن میں اللہ کی اور امن میں ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا حافظ نے اور روایت کیا اسکو ابن شاہین نے عبد الرحیم بن زید بارقی کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عقبہ بن وہب بکائی سے وہ صحیح سے مثل اس کے۔ اور اشارہ کیا ابن کلبی نے اس حدیث کی طرف پس کہا کہ آئے وہ صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس لکھا اونکے لیے فرمان اور وہ اونکے پاس ہے۔

هذا ما كتبه صلی الله عليه وسلم لفروة بن عمرو الجذامی وكان عاملا فی الروم من قيصر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے فروہ بن عمرو جذامی کو جو عامل تھے روم میں قیصر کی جانب سے

قال الحافظ ساق ابن سعد عن الواقدی عن معمر وغيره عن الزهری عن عبيد الله عن ابن عباس وساق من طريق اخری عن اربعة من الصحابة قالوا ان رسول الله صلے الله عليه وسلم لما رجع من الحديبية فی ذی الحجة سنة ست ارسل رسله الی الملوك يدعوهم الی الاسلام فذكر القصة وفيها قال وكان فروة عاملا لقيصر علی عمان من البلقاء فكتب فروة الی رسول الله صلے الله عليه وسلم باسلامه وارسل اليه بهدية مع رجل من قومه يقال له مسعود بن سعد فقرأ رسول الله

کہا حافظ نے کہ بیان کیا ہے ابن سعد نے واقدی سے وہ روایت کرتے ہیں معمر وغیرہ سے وہ زہری سے وہ عبید اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے۔ اور بیان کی دوسرے طریقہ سے چار صحابہ سے روایت کرکے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ لوٹے حدیبیہ سے ۶ہجری میں تو بھیجے آپ نے قاصد بادشاہوں کے پاس جو اونکو دعوت اسلام کرتے تھے۔ پس ذکر کیا قصہ۔ اور اوس میں کہا کہ فروہ عامل تھے قیصر کے عمان پر جو بلقاء کے توابع سے ہے پس لکھی فروہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اسلام کی خبر اور بھیجا آپ کو ہدیہ اپنی قوم سے ایک شخص کے ساتھ جس کا نام مسعود بن سعد تھا پس پڑھا رسول اللہ نے اونکا خط اور قبول کیا اونکا ہدیہ اور انعام دیا اون کے قاصد کو پانچ سو درہم

کتاب الی فروۃ بن عمرو

صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ وقبل ھدیتہ واجاز رسولہ خمس ماتہ درھم۔ انتہی
وذکر صاحب المصباح ایضا ھذہ القصۃ بروایۃ ابن الجوزی عن رامل بن عمرو الجذامی وقال فیہ اسلم فروۃ وبعث الیہ صلی اللہ علیہ وسلم ببغلۃ بیضاء وفرس وحمار واثواب وقباء سندس فکتب الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
من محمد رسول اللہ الی فروۃ بن عمرو
اما بعد فقد قدم علینا رسولک وبلغ ما ارسلت بہ وخبر عما قبلکم واتانا باسلامک فان اللہ قد ھداک بھداہ۔
وبلغ ملک الروم اسلام فروۃ فدعاہ وقال لہ ارجع من دینک قال لا افارق دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانک تعلم ان عیسی قد بشر بہ فحبسہ ثم اخرجہ فصلبہ۔

انتہی۔ اور ذکر کیا صاحب مصباح نے بھی اس قصہ کو بروایت ابن جوزی رامل بن عمرو جذامی سے اور کہا اوس میں کہ اسلام لائے فروہ اور بھیجا رسول اللہ کو ایک سپید خچر اور ایک گھوڑا اور گدھا اور کپڑے اور ایک سندس کی قبا۔ پس لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو
یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے فروہ بن عمرو کی طرف۔
حمد اس کے معلوم ہو کہ آیا ہمارے پاس تمہارا قاصد اور پہونچی وہ چیز جو بھیجی تو نے اور خبر دی تمہارے حالات کی اور خبر دی تمہارے اسلام کی پس اللہ نے ہدایت کی ہے تجھکو اپنی جانب سے۔
اور خبر پہونچی قیصر روم کو فروہ کے اسلام کی پس بلایا اوسکو اور کہا لوٹ جا اپنے دین سے کہا کہ نہیں چھوڑوں گا دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تحقیق تو جانتا ہے کہ عیسی علیہ السلام نے خوشخبری دی تھی انکی۔ پس قید کر دیا ان کو پھر سولی دیدی۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی قیس بن مالک الارحبی

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو

قال الحافظ وابن الاثیر اخرجہ ابن مندۃ من طریق عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمۃ الھمدانی قال حدثنی ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی قیس بن مالک الارحبی

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابن مندہ نے عمرو بن یحیی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے اپنے باپ سے روایت کر کر وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا قیس بن مالک ارحبی کی طرف کہ

سلام علیک اما بعد فانی استعملتک علی قومک عربهم وحمورهم وموالیهم واقطعتک من ذرۃ نسار مائتی صاع ومن ذبیب خیوان مائتی صاع جار ذلک ولعقبک من بعدک ابداً ابداً ابداً قال الحافظ وھو طرف من الذی اخرجہ ابن شاھین من طریق المنذر بن محمد البابوسی قال حدثنا ابی وحسین بن محمد عن ھشام بن الکلبی بسندہ وفیہ انہ رجع الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم قیس بان قومہ قد اسلموا فقال نعم وافد القوم واشار باصبعہ الیہ وکتب عھدہ علے قومہ ھمدان عربھا وموالیھا وخلائطھا ان یسمعوا لہ ویطیعوا وان لھم ذمۃ اللہ ما اقاموا الصلوۃ وآتوا الزکوۃ واطعمہ ثلثمائۃ فرق جاریۃ ابدا من مال اللہ عز وجل۔

کذا ذکرہ الزرقانی فی وفد ھمدان وقال لا منافاۃ بین ھذا وبین ما روی فی ھذا الوفد ان امر علیھم مالک بن نمط واستعمل علی من اسلم من قومہ لاحتمال انہ شرکہ مع قیس بعد ذلک مالک بن نمط۔ حمورھم۔ جاء فی الحدیث بعثت الی الاحمر والاسود ای العجم والعرب لان الغالب علے العجم الحمرۃ

سلام ہو تجھپر بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) عامل بنایا میں نے تجھکو تیری قوم پر عرب عجم موالی وغیرہ پر۔ اور مقرر کیا میں نے تیرے لیے نسار کی جواریں سے دوسو صاع اور خیوان کے انگوروں میں سے دوسو صاع۔ جو جاری ہیں گے تیرے لیے اور تیرے بعد تیری اولاد کے لئے ہمیشہ ہمیشہ ہمیشہ۔ کہا حافظ نے کہ وہ ایک ٹکڑا ہے اوس حدیث کا جسکی تخریج کی ہے ابن شاہین نے منذر بن محمد بابوسی کے طریقہ سے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے میرے باپ اور حسین بن محمد نے ہشام بن کلبی سے روایت کرکے اپنی سند سے اور اوسمیں ہے کہ لوٹے قیس رسول اللہ کی خدمت میں اس خبر کے ساتھہ کہ اونکی قوم اسلام لے آئی آپنے فرمایا کہ اچھا ہے ایلچی قوم کا اور اشارہ کیا اپنی انگلی سے انکی طرف اور لکھا اونکے لیے عہد اونکی قوم ہمدان پر وہاں کے عرب اور موالی اور خلائط وغیرہ کے لیے کہ مانیں اونکا حکم اور اطاعت کریں اور یہ کہ اونکے لیے ذمہ اللہ کا ہے جبتک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور دیئے جاویں تین سو فرق (پیمانہ) جو جاری رہیں گے اللہ عز وجل کے مال سے۔

اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے وفد ہمدان میں اور کہا کہ کوئی منافات نہیں ہے اسکے درمیان میں اور اوس حدیث کے درمیان میں جو روایت کی گئی ہے اس وفد کے بارہ میں کہ امیر بنایا اونپر مالک بن نمط کو اور عامل بنایا اونکو اونکی قوم کے مسلمانوں پر بوجہ احتمال اس امر کے کہ شریک کیا کر دیا ہو بعد اسکے قیس کے ساتھہ مالک بن نمط کو۔ حمورہم حدیث میں آیا ہے کہ بعثت یعنی بھیجا گیا میں احمر و اسود یعنی عجم اور عرب کی طرف اس وجہ سے کہ غالب رنگ عجم میں سرخی اور سپیدی ہے۔

والبياض وعلى العرب الادمة والسمرة	اور عرب میں گندم گوں ہونا۔

هذا ما كتبه صلعم لقيلة بنت المخرمة التميمية

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے قیلہ بنت مخرمہ تمیمیہ کو

قال الحافظ روى الطبراني وابن منداة من طريق عبد الله بن حسان العنبري عن صفية ودحيبة ابنتي عليبة وكانتا ربيبتي قيلة كانت قيلة جدة ابيهما عن قيلة انها كانت تحت حبيب بن ازهر احد بني جناب فولدت نساء ثم توفي فانتزع بناتها عمهن اثوب بن ازهر وهو عمهن فخرجت تبتغي الصحابة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم في اول الاسلام اي اسلام قومها فبكت جويرية منهن وهي اصغرهن حديباء كانت قد اخذتها الذمة عليها سبيج من صوف فاحتملتها معها فبينما هما يرتكبان الجمل اذا انتفجت الارنب فقالت الحديباء القصية لا والله لا نزال كعبك اعلى (من كعب اثوب) في هذا الحديث ابدا ثم سنح الثعلب سمته اسما غير الثعلب) فقالت فيه ما قالت في الارنب فبينما هما يرتكبان الجمل اذ برك واخذته رعدة فقالت الحديباء ادركتك

کہا حافظ نے روایت کیا ہے طبرانی اور ابن مندہ نے عبد اللہ بن حسان عنبری کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صفیہ اور دحیبہ سے جو بیٹی ہیں علیبہ کی اور دونو پرورش کردہ تہیں قیلہ کی اور تہیں قیلہ اون کے باپ کی نانی وہ روایت کرتی ہیں قیلہ سے کہ وہ منکوحہ تہیں حبیب بن ازہر کی جو ایک شخص تہے بنی جناب کے۔ پس پیدا ہوئیں اون کے لڑکیاں پہر مر گئے اون کے خاوند اور چہین لیں اونکی بیٹیاں ان سے اثوب بن ازہر نے جو اونکا (لڑکیونکا) چچا تہا پس نکلیں یہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی غرض سے اپنی قوم کے شروع اسلام کے زمانہ میں۔ پس روئی ایک لڑکی اون میں سے اور وہ سب سے چہوٹی تہی حدیبا رسے لیا تہا اوسپر ذمہ۔ اوسپر ایک قمیص تہا صوف کا پس ساتہ سے لیا اوسکو۔ جبکہ وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر تو بہاگا ایک خرگوش پس کہا حدیبا نے کہ اسکے پیچہے لگ جاؤ قسم اللہ کی ہمیشہ ہم بلند رہیں گے اثوب سے اس معاملہ میں پہر ظاہر ہوئی لومڑی جس کا نام اوس نے ثعلب کے سوا کچہہ اور لیا تہا۔ پس کہا اس کے بارہ میں بہی وہی جو کہا تہا خرگوش کے بارہ میں پس وہ سوار ہوتی تہیں اونٹ پر کہ وہ بیٹہ گیا اور اوسکو کپکپی لگ گئی پس کہا حدیبا نے کہ تجہپر مصیبت آ گئی اور امانت لے لی جاوے گی۔ بیان کیا راوی نے پس کہا

والامانة اخذت (اثوب) قال فقلت
واضطربت اليها ويحك ما اصنع
قالت قلبي ثيابك ظهورها لبطونها
وتدحرجي ظهرك لبطنك وقلبي
احلاس جملك ثم خلعت سبيجها
فقلبتها ثم تدحرجت ظهرها
لبطنها ففعلت ما امرتني به فانتقض
الجمل فقام (فناخ وباخ) فقالت
اعيدي عليه (اذا ذلك) ففعلت ثم
خايرتد فاذا اثوب يسعى على اثارنا
بالسيف صلتا فوالينا الى رجواء ضخم
فداره حيث القى الجمل الى رواق
البيت الاوسط وكان جملا ذلولا
ثم اقتحمت داخله فادركني اثوب
بالسيف فاصابت (ظبية طائفة)
من فروتية فقال القي الى ابنة اخي
ياديار فرمت بها اليه فجعلها على
منكبيه وذهب بها فكنت اعلم به
من اهل البيت مضيت الى اخت
لي ناكح في بني شيبان ابتغي الصحابة
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فبينا انا عنده ذات ليلة من الليالي
بحيث الى نائمة اذ جاء زوجها من
السامر فقال وابيك لقد وجدت
لقيلة صاحب صدق فقالت اختي
من هو قال هو حريث بن حسان
الشيباني (غاديا) ذا صباح وافد بكر بن

سینے اور غطر ہوئی میں اوس کی طرف کہ خرابی
ہو تیری اب میں کیا کروں کہا کہ اپنے کپڑے اُلٹے
کرلے اور زمین پر لوٹ پوٹ۔ اور اپنے اونٹ کا نمدہ
اُلٹا کردے پھر اوتارا اوس نے اپنا قمیص پس اُلٹا
کرلیا اوسے پھر زمین پر لوٹی قیلہ کہتی ہیں پس کیا میں نے
جس کا اوس نے مجھے حکم دیا تھا پس اٹھا اونٹ اور
کھڑا ہوا۔ پھر لوٹ گیا۔ پس کہا حدیبار نے پھر لوٹا اوسی
بات کو جو تیرے علم میں ہے پھر میں نے وہی کیا پھر
وہ دوڑنے لگا پس ناگہاں اثوب دوڑتا آتا تھا ہمارے
پیچھے ننگی تلوار پس پوشیدہ ہوگئیں وہ دونوں ایک بڑے
غار کی طرف پس گھوما اوس غار کے گرد اور بٹھا دیا
اونٹ اوس گھر کے وسط میں اور اونٹ شائستہ تھا
پس گھس گئی میں غار کے اندر تو پالیا مجھے اثوب نے
تلوار کے ساتھ۔

پس کہا کہ دیدے مجھے میرے بھائی کی بیٹی
اے دیار۔ پس پھینکدیا میں نے اوسکو اوسکی طرف
پس اوس کو کندھے پر بٹھایا اور لیگیا پس میں زائد
جانتی تھی اوس کا حال اہل بیت میں سے پس گئی میں
میری بہن کے پاس جس کا نکاح ہوا تھا بنی شیبان
میں جانا چاہتی تھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں پس میں ایک رات ایسی لیٹی ہوئی تھی
کہ گویا میں سو رہی ہوں کہ آیا اوس کا خاوند جانوروں
کی چراگاہ سے۔ اور کہا قسم تیرے باپ کی پالیا میں نے
قیلہ کے لئے سچا دوست۔ میری بہن نے پوچھا وہ کون
ہے کہا وہ حریث بن حسان شیبانی ہے جو اعلان
کے ساتھ جارہا ہے۔

ایلچی بنکر قوم بکر بن وائل کا کہا میری بہن نے۔ خرابی ہو

وائل فقالت اختي الويل لي لا تخبر
بهذا اختي فيذهب معا في بكر بن
وائل (من سمع الارض وبصرها)
ليس معها من قومها رجل قال لا اذكره
لها قالت وانا غير ذاكرة لهذا فغدوت
فشددت على جملي وسمعت قائلا
يقول - فنشدت عنه فوجدته
غير بعيد وسألته الصحبة فقال نعم
وكرامة (وركاية مناخة) عنده فخرجنا
معه صاحب صدق حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
يصلي بالناس صلوة الغداة قد اقيمت
حين شق الفجر والنجوم شابكة في
السماء والرجال لا تكاد تعارف مع
ظلمة الليل فصففت مع الرجال
وانا امرأة حديثة عهد بالجاهلية
فقال لي الرجل الذي يليني من
الصف امرأة انت ام رجل فقلت
لا بل امرأة فقال انك كدت
تفتنيني في الصلوة فصلي وراءك
في النساء فاذا صف من النساء
قد حدث عند الحجرات لم اكن
رأيته حيث دخلت فكنت معهن
فلما طلعت الشمس دنوت فكنت
اذا رأيت رجلا ذا رداء وذا قشر
طمح اليه بصري لارى رسول الله
صلى الله عليه وسلم فوق الناس فلما

میری مت خبر کرنا اس کی میری بہن کو پس چلی جاویگی
وہ اخی بکر بن وائل کے ساتھہ (قولہ من سمع الارض یعنی
اسکو مخفی رکھہ کہ زمین کے کان بھی نہ سنیں) نہیں ہوگا
اوس کی قوم میں سے کوئی کہا کہ نہیں ذکر کیا ہے مینے
اوس سے کہا میری بہن نے کہ اور میں بھی نہیں
ذکر کروں گی اسکا اوس سے پس صبح کی میں نے اور
کاٹھی کسی اپنے اونٹ پر اور سُنا میں نے ایک کہنے
والے کو جو کہہ رہا تہا پس تلاش کیا میں نے اسکو
پس پایا میں نے اوسکو قریب اور سوال کیا میں نے
اوس سے ہمراہی کا اقرار کیا اور کہا مرحبا (ساتھہ چلنا یا ساتھہ
ٹھہرنا مراد ہمراہی اپنے ساتھہ) پس ہم اوس سچے دوست
کے ہمراہ چلے یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کے
پاس اور آپ لوگوں کو صبح کی نماز پڑہا رہے تھے اور
کھڑی ہوئی تہی نماز جبکہ صبح نکل چکی تہی اور ستارے
پھیلے ہوئے تھے آسمان میں اور لوگ پہچانے نہیں جاتے
تھے رات کے اندھیرے کی وجہ سے. پس میں دوں
کی صف میں کھڑی ہوگئی اور میں ایسی عورت تہی جو
جدید اسلام لائی تہی پس پوچہا مجھے اوس شخص نے
جو میرے برابر صف میں تہا کہ تو عورت ہے یا مرد
مینے کہا نہیں بلکہ عورت ہوں تو اوس نے کہا کہ تونے
میری نماز ہی خراب کی تہی نماز پڑھ اپنے پیچھے عورتوں
میں (جب توجہ کی میں نے) تو پیدا ہوگئی تہی ایک صف
حجروں کے نزدیک جس کو مینے داخل ہوتے وقت
نہیں دیکھا تہا پس رہی میں ان عورتوں کے ساتھہ پس جب
طلوع ہوا شمس تو قریب ہوئی میں پس جب دیکھتی تہی میں کسی
شخص صاحب لباس کو تو جاتی تہی میری نظر اوس کی طرف
تاکہ دیکھوں میں رسول اللہ صلعم کو اور لوگوں سے اول پس

ارتفع الشمس جاء رجل فقال
السلام عليك يا رسول الله فقال
وعليك السلام ورحمة الله وعليه
اسمال مليتين قد كانتا بزعفران
وقد نفضتا وبيده عسيب نخلة مقشو
غير خوصيتين من اعلاه وهو
قاعد القرفصاء فلما رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم المتخشع في
الجلسة ارعدت من الفرق فقال
لي جليسه يا رسول الله ارعدت
المسكينة فقال بيده ولم ينظر
الي وانا عند ظهره يا مسكينة عليك
السكينة فلما قالها اذهب الله ما
كان في قلبي من الرعب وتقدم
صاحبي فبايعه على الاسلام وعلى
قومه ثم قال يا رسول الله اكتب
بيننا وبين تميم بالدهناء لا يجاوزها
علينا الا مسافر او مجاوز فقال اكتب
له يا غلام بالدهناء فلما رأيته قد
امر له بها شخص بي وهي وطني و
داري فقلت يا رسول انه لم
يسألك السوية في الارض اذا
سألك انما هذه الدهناء (مقيد
الجمل) ومرعى الغنم ونساء بني
تميم وابناءها وراء ذلك فقال
امسك يا غلام صدقت المسكينة
المسلم اخو المسلم يسعهما الماء

جب آفتاب بلند ہوا تو ایک آدمی آیا اور کہا السلام علیک
یا رسول اللہ میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور
آپ بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے جو دو ازاریں
تھیں زعفرانی رنگ کی جنکا رنگ اوڑ گیا تھا۔ آپ کے
ہاتھ میں جنگل کی کھجور کی لکڑی تھی اوپر سے دوشاخی
اور آپ پنڈلیوں کے گرد ہاتھوں کا حلقہ کیے ہوئے
بیٹھے تھے۔ پس جبکہ دیکھا میں نے رسول اللہ کو اس
تخشع کے ساتھ جلسہ میں تو کانپ گئی میں خوف سے پس
کہا میری بابت اون کے ساتھی نے کہ یا رسول اللہ لرزہ
ہوگئی مسکینہ پس اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور نہیں
دیکھا میری طرف اور میں آپ کے پیٹھ کے پیچھے تھی
فرمایا اے مسکینہ تجھپر نازل ہو سکینہ جب آپ نے
یہ فرمایا تو کھو دیا اللہ نے وہ رعب جو میرے دل میں
تھا اور بڑھا میرا ساتھی پس بیعت کی آپ سے اسلام
پر اور اپنی قوم پر پھر کہا کہ اے رسول اللہ لکھیے
ہمارے اور بنی تمیم کے نزدیک دہنا نہ تجاوز کرے
ہم پر کوئی مگر مسافر یا گذرنے والا فرمایا آپ نے
لکھ اوس کے لئے اے لڑکے دہنا۔ پس جب
دیکھا میں نے کہ حکم دیدیا اوس کے لئے دہنا کا تو ناگوار
ہوا یہ مجھے کیونکہ وہ میرا گھر اور میرا وطن تھا پس
کہا میں نے یا رسول اللہ اس نے آپ سے زمین
کا سوال کرنے میں انصاف کو ملحوظ نہیں رکھا۔ دہنار
اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ اور بکریوں کی چراگاہ ہے
اور بنی تمیم اور اون کی اولاد اوس کے پاس
رہتی ہیں فرمایا آپ نے ٹھہر جا او غلام۔ سچ بولا
مسکینہ نے۔ ہر مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ شریک
ہیں وہ پانی اور شجر میں اور اعانت کریں ایک دوسرے

والشجر ويتعاونان على الفتان
فلما رای حريب انه قد حيل
دون كتابه ضرب بيديه احدهما
على الاخرى فقال كنت انا وانت
كما قالها (حتفها يحترمان بظلفها)
فقلت انا والله ما علمت ان كنت
لدليلا في الظلماء جواد ابدي الرجل
عفيفا عن الرفقة حتى قدمنا على
رسول الله صلى الله عليه وسلم و
لكن لا تلمنى ان اسأل حظي اذا
سألت حظك فقال وما حظك في
الدهنا لا ابا لك فقلت مقيد
جملي بساله يحمل امرأتك فقال
لا جرم انی اشهد رسول الله صلى
الله عليه وسلم انی لا ازال لك اخا ما
حييت (اذ اثنيت) على هذا عنده
فقلت اما اذا بدأتها فلن اضيعها
فقال صلى الله عليه وسلم ايلام ابن ام
وذان يفصل الخطة وينظر من وراء
الحجرة قال فبكيت فقلت والله يا
رسول الله لقد كنت (ولدته حراما)
فقاتل معك يوم الربذة ثم ذهب
ميري من خيبر فاصابته حماها فمات
فقال والذي نفس محمد بيده لو
لم تكوني مسكينة لجررت على وجهك
(انغليب) احد اكن ان تصاحب صويحبتك
في الدنيا معروفا فاذا حال بينه و

کی فتنوں پر پس جب دیکھا حریب نے کہ حائل
آگئی میں اوس کی تحریر میں اپنا ایک ہاتھ دوسرے
پر مارا اور کہا کہ

یہانتک کہ آئے ہم رسول اللہ کی خدمت
میں لیکن مت ملامت کر تو مجھے اِس بات پر کہ مانگوں
میں اپنا حصہ جبکہ مانگا تو نے اپنا حصہ کہا اوس نے
کہ تیرا باپ مرے تیرا کیا حصہ ہے دہنا بر پس
میں نے کہا کہ میرے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے
پس کہا کہ گواہ کرتا ہوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو کہ تیرا بھائی رہوں گا جب تک کہ میں جیوں اگر
تو اسے چھوڑ دے گی۔ میں نے کہا کہ جب تو نے
اُسے شروع کیا ہے تو میں ہرگز اوسکو نہیں چھوڑوں
گی۔ پس فرمایا رسول اللہ نے

پس فرمایا رسول اللہ نے قسم اوس ذات کی
کہ محمد کا نفس اوس کے ہاتھ میں ہے اگر نہ ہوتی
تو مسکینہ تو ہم تجھے مونہ کے بل گھسیٹتے

بينه من هو اولى به استرجع ثم قال
رب انسنى ما امضيت واعنى على
ما ابقيت فوالذى نفس محمد بيده
ان احدا كن لتبكى (فتستعبر) اليه
صويحبته فيا عباد الله لا تعذبوا
اخوانكم ثم كتب لها فى قطعة اديم احمر
لقيلة والنسوة بنات قيلة بان لا
يظلمن حقا ولا يكرهن على منكر وكل
مومن مسلم لهن نصير احسن ولا تسئن
هذا ما اخرجه ابن منده بطوله وقد
رواه ابوداؤد فى كتاب القطائع
والترمذى فى كتاب الآداب من
طريق عبد الله بن حسان طرفا
منه واخرجه الامام احمد من
طريق عاصم بن بهدلة عن ابى
وائل عن الحارث بن حسان البكرى
قال مررت بعجوز بالربذة
الحديث بطوله (العجوز هى قيلة)

یا عباد اللہ مت ستاؤ اپنے بھائیوں کو۔
پھر لکھا قیلہ کے لئے سرخ ادھوڑی کے ٹکڑے میں
کہ یہ تحریر ہے قیلہ اور عورتوں کے لئے جو قیلہ کی
لڑکیاں ہیں اس بات کی کہ نہیں ظلم کی جاوینگی کسی
حق کی بابتہ اور نہ مجبور کی جاویں بری بات پر اور ہر
مومن مسلمان انکا مددگار ہے۔ نیکی کر اور برائی نہ کر۔ اس
مطول قصہ کی تخریج کی ہے ابن مندہ نے اور روایت
کیا ہے اسکو ابوداؤد نے کتاب القطائع میں اور ترمذی
نے کتاب الآداب میں اوس کا ایک ٹکڑا عبد اللہ بن
حسان کے طریقہ سے تخریج کیا اور تخریج کیا اس کو
امام احمد نے عاصم بن بہدلہ کے طریقہ سے وہ روایت
کرتے ہیں ابی وائل سے وہ حارث بن حسان بکری سے
کہا کہ گذرا میں ایک بڑھیا پر ربذہ میں۔ الحدیث
(وہ بڑھیا قیلہ تھیں)

غرائب ما فى هذا الحديث

قوله سبيج ـ هو تصغير سبيج
كرغيف قميص بالفارسية وقيل
ثوب صوف اسود ـ **قوله انتفجت**
معناه وثبت اى ظهرت ـ **قوله**
القصة ـ القص تتبع الاثر منه
قوله تعالى فقالت لاخته قصيه

وکانت العرب یتفا ولون بالارنب فلذلك قالت القصة ای نتبع اثارها
سنح - ای ظهر - **حلس** - کساء علی ظهر البعیر تحت القتب - **دیار** - الدیرخان النصاری و صاحبها الدیار - کانه سبّها بتعبیره فی دینه - **السامر** - یقال سمر الماشیة النبات ای رعته - **قوله ذا قشر** - القشر بالکسر مایلبس وجمعه قشور - **قوله طمح الیه بصری** - یقال طمح بصره الیه - ای ارتفع - **اسمال** - یقال سمل الثوب سمولا اخلق فهو ثوب اسمال - **ملیتین** - ملیة تصغیر ملاۃ وهی الازار - **قوله قد نفضتا** - ای نصالون صبغهما ولم یبق الا الاثر - **قرفصاء** - هی جلسة المحتبی بیدیه - **قوله شخص لی** - یقال شخص به کعنی ای اتاه امر ازعجه - **اقول**

هذا کتاب الله فی تسمیة اهل الجنة واهل النار

یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے جسمیں تعین ہے نام بنام اہل جنت اور اہل نار کے

ذکر فی جامع الازهر وکنز العمال عن ابن عباس قال خرج النبی صلی الله علیه وسلم فسمع ناسا من اصحابه یذکرون القدر فقال انکم قد اخذتم

ذکر کیا جامع ازہر اور کنز العمال میں ابن عباس رضہ سے روایت کرکے کہ کہا برآمد ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس سنا لوگوں کو اپنے اصحاب میں سے کہ ذکر کرتے ہیں قدر کا تو فرمایا کہ اختیار کی ہیں تم نے

في ثنيتين بعيد في الغور فيهما هلك
اهل الكتاب من قبلكم ولقد اخرج
يوما كتابا فقال وهو يقرأه-
هذا كتاب من الرحمن الرحيم فيه
تسمية اهل النار باسمائهم واسماء
آبائهم وقبائلهم وعشائرهم مجمل على
آخره لا ينقص منهم فريق في الجنة
وفريق في السعير-
ثم اخرج كتابا آخر فقرأ عليهم
كتاب من الرحمن الرحيم فيه تسمية
اهل الجنة باسمائهم واسماء آبائهم
وقبائلهم وعشائرهم مجمل على آخره
لا ينقص منهم احد فريق في الجنة و
فريق في السعير-
واخرج الطبراني في الكبير عن ابي الدرداء
وواثلة وابي امامة قالوا اخرج علينا
النبي صلى الله عليه وسلم ونحن نتذاكر القدر
فقال مه مه اتقوا الله واديان عميقان
قعيران مظلمان لا تهيجوا على انفسكم
وهج النار-
بسم الله الرحمن الرحيم- هذا الكتاب
من الله الرحمن الرحيم باسماء اهل
النار واسماء آبائهم وامهاتهم وعشائرهم
فرغ ربكم فرغ ربكم فرغ ربكم اعددت
ابلغت اني قد انذرت-
واخرج البزار عن ابن عمر- بسم الله
الرحمن الرحيم- هذا كتاب من الله الرحمن الرحيم

ایسی دو گھاٹیاں (یعنی قضا و قدر) جو بہت گہری ہیں
ہلاک ہو گئے انہیں تم سے اول اہل کتاب پھر نکالی ایک
روز ایک تحریر یا اور فرمایا اور آپ اوسکو پڑھتے جاتے تھے کہ
یہ تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جسمیں تعیین ہے
اہل نار کی اون کے نام اور اون کے باپ عشائر قبائل
کے ناموں کے ساتھہ مہر کردیگئی ہے اس کے ختم پر
نہیں کم ہوگا اونمیں سے ایک گروہ جنت میں ہے
اور ایک گروہ دوزخ میں۔
پھر نکالی دوسری کتاب اور پڑھی اون پر کہ
تحریر ہے رحمن اور رحیم کی جانب سے جس میں تعیین
اہل جنت کی ہے اون کے ناموں اور اون کے باپ
اور قبائل اور عشائر کے ناموں کے ساتھہ مہر کردیگئی
ہے اس کے آخر میں نہیں کم ہوگا اون میں سے کوئی ایک
گروہ جنت میں اور ایک گروہ دوزخ میں۔
اور تخریج کی ہے طبرانی نے کبیر میں ابی درداء اور
واصلہ اور ابی امامہ رضی اللہ عنہم سے کہا کہ آئے ہمارے
پاس رسول اللہ اور ہم ذکر کر رہے تھے قدر کا فرمایا
مہ مہ (کلمہ توبیخ) دو نالی ہیں گہری (یعنی قضا و قدر)
جنمیں نہ پانی ہے نہ سایہ اور تاریک نہ بھڑکاؤ اپنی جانوں
پر آگ کے شعلہ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ تحریر ہے اللہ رحمن
رحیم کی جانب سے اہل نار اور اون کے والدین اور
اون کے قبائل کے ناموں کی۔ فارغ ہوگیا تمہارا رب
فارغ ہوگیا تمہارا رب۔ فارغ ہوگیا تمہارا رب۔
بیان کردیا میں نے اور پہونچا دیا اور ڈرا دیا۔
اور تخریج کی ہے بزار نے ابن عمر سے بسم اللہ
الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ رحمن اور رحیم کیجانب سے

الصغیر للطبرانی ۱۲
البزار ۱۲

فیہ اہل الجنۃ باعدادھم واسمائھم احسابھم مجمل علیہم الی یوم القیمۃ لا ینقص منہم احد ولا یزاد فیہم احد وقد یسلک بالسعید طریق الشقاوۃ یقال ھو منہم ما اشتبہ بہم ثم یزال الی سعادتہ قبل موتہ ولو بفواق ناقۃ۔ العمل بخواتمہ۔ قالہ ثلثا۔ وفی اسنادہ عبداللہ بن میمون القراح ضعیف وقال البزار ھو صالح الحدیث وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح۔

جنمیں اہل جنت ہیں گنتی وار اور اون کے نام اور اُن کے حسب۔ مہر کر دیگئی ہے اون پر قیامت تک نہیں کم ہوگا اونمیں سے کوئی نہ زائد ہوگا اونمیں کوئی اور کبھی اختیار کرتا ہے نیک بخت (ازلی) طریقہ بدبختی کا یہانتک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اونمیں سے ہی ہے کس قدر مشابہ ہے اونسے پھر مرنے سے پہلے اپنی (مقدر شدہ) سعادت کی طرف لوٹ آتا ہے اگرچہ عمل کا نتیجہ انجام پر ہے۔ فرمایا اسکو تین مرتبہ۔ اور اس کی اسناد میں عبداللہ بن میمون قراح ضعیف ہے اور کہا بزار نے وہ صالح ہے حدیث کے لئے اور باقی راوی اوس کے رجال صحیحین کے ہیں ؞

کتاب من اللہ لاہل الجنۃ

خدا کا فرمان جنتیوں کے لئے

عن انس لا یدخل الجنۃ احد الا بجواز۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ھذا کتاب من اللہ لفلان بن فلان ادخلوہ جنۃ عالیۃ قطوفھا دانیۃ۔ التخریج اوردہ فی کنز العمال وقال اخرجہ عبدالرزاق وابن المنذر والشیرازی فی الالقاب واخرجہ الطبرانی وابن مردویہ والخطیب عن سلمان۔

روایت ہے حضرت انس سے کہ نہیں داخل ہوگا کوئی جنت میں مگر ساتھ پرکت اللہ کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ تحریر ہے اللہ کی جانب سے فلان بن فلان کے لئے داخل کرو اس کو ایسی جنت میں جس کے پھلوں کے خوشے قریب ہیں۔ تخریج۔ بیان کیا ہے اس کو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی عبدالرزاق اور ابن منذر نے اور شیرازی نے القاب میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور مردویہ اور خطیب نے سلمان سے۔

کتاب من اللہ فی لوح المحفوظ

خدا کا فرمان لوح محفوظ میں

عن ابی امامۃ ان اول شئ کتبہ اللہ

روایت ہے ابی امامہ سے کہ اللہ نے سب سے اول

فی اللوح المحفوظ۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا لا شریک لی انہ من استسلم لقضائی وصبر علی بلائی ورضی بحکمی کتبتہ صدیقا وبعثتہ مع الصدیقین یوم القیمۃ۔
اوردہ فی کنز العمال قال واخرجہ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ۔

لوح محفوظ میں لکھا تھا کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم میں اللہ ہوں نہیں ہے کوئی معبود مگر میں۔ نہیں ہے کوئی شریک میرا۔ جو کہ مطیع ہوا میرے نوشتہ کا اور صبر کیا میری بلا پر اور راضی ہوا میرے حکم پر لکھوں گا میں اوسکو صدیق اور اٹھاؤں گا اوسکو صدیقین کے ساتھ قیامت کے دن۔
بیان کیا اسکو کنز العمال میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی ابن النجار نے علی رضی اللہ عنہ سے۔

ھذا کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی کسری ملک الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے کسریٰ بادشاہ فارس کو

ذکر المواھب لفظہ فیما اخرجہ الواقدی وقال فی مصباح المضی ان نسختہ عند ابن الجوزی ھکذا۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی کسری عظیم فارس سلام علی من اتبع الھدی وامن باللہ ورسولہ وشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ادعوک بدعایۃ الاسلام فانی رسول اللہ الی الناس کافۃ لانذر من کان حیا ویحق القول علی الکافرین اسلم تسلم فان تولیت فعلیک اثم المجوس۔ اخرجہ البخاری من حدیث ابن عباس انہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث بکتابہ الی کسری مع عبد اللہ بن حذافۃ السہمی وامرہ ان یدفعہ

ذکر کیا ہے صاحب مواہب نے اوس کے الفاظ کا یہ تخریج واقدی اور کہا مصباح المضی میں کہ نسخہ اوسکا ابن الجوزی کے نزدیک اس طرح ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے کسریٰ بادشاہ فارس کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف کیونکہ میں رسول ہوں اللہ کا تمام مخلوق کی طرف تاکہ ڈراؤں میں اون لوگوں کو جو زندہ ہیں (یعنی زندہ ہے دل اونکا مراد یہ کہ اصلاح پذیر اور قابل قبول اسلام ہے) اور ثابت ہو جاوے حجت کافروں پر۔ اسلام لا سلامت رہیگا تو اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہوگا گناہ مجوس کا بھی تخریج کی ہے بخاری نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے پاس اپنا فرمان لیکر عبد اللہ بن حذافہ

الی عظیم البحرین فدفعه عظیم البحرین
الی کسری فلما قرأه مزقه فدعا علیهم
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یمزقوا
کل ممزق وهکذا ذکره محمد بن سعد
فی الطبقات فی ترجمة عبد الله بن
حذافة قال اخبرنا یعقوب بن
ابراهیم بن سعد الزهری عن
ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
بن عبد الله بن عتبة ان ابن عباس
اخبره ان رسول الله صلعم بعث
بکتابه الی کسری مع عبد الله بن
حذافة السهمی و امره ان یدفعه الی عظیم
البحرین فدفعه عظیم البحرین الی کسری فلما
قرأه خرقه قال ابن شهاب فحسبت
ان المسیب قال فدعا علیهم رسول
الله صلعم ان یمزقوا کل ممزق +
وقیل بعث الکتاب مع عمر بن
الخطاب رض اخرجه ابن عدی بسند
ضعیف عن ابن عباس رض قال الحافظ
فان ثبت فلعله کتب الی ملک فارس
مرتین - **اقول** - ویؤیده روایة
الخطیب عن ابی معشر الذی اورده
فی جمع الجوامع وفیه ذکر الکتاب
بلفظ آخر من هذا فنسخته هکذا -
بسم الله الرحمن الرحیم - من محمد
رسول الله الی کسری عظیم فارس

سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو وہ حاکم بحرین (منذر بن ساوے)
کو دیدیں پس پہونچا دیا حاکم بحرین نے وہ فرمان کسری کی
طرف. جب اوس نے نامہ مبارک پڑہا تو پھاڑ ڈالا پس بددعا
کی آپ نے اوس کے لیئے. باین لفظ کہ ٹکڑے ٹکڑے
کیئے جاویں وہ اور اسیطرح ذکر کیا ہے محمد بن سعد نے
طبقات میں عبد اللہ بن حذافہ کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی
ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے باپ سے
وہ روایت کرتے ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا
ابن شہاب نے کہ خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ
بن عتبہ نے کہ ابن عباس رض نے خبر دی اونکو کہ رسول اللہ
صلعم نے اپنا فرمان لیکر کسری کی طرف عبد اللہ
بن حذافہ سہمی کو بھیجا اور حکم دیا اونکو کہ دیدیں وہ فرمان
حاکم بحرین کو پس پہونچا دیا اوسکو حاکم بحرین نے
کسری کے پاس پس جب کسری نے اوسکو پڑہا تو
پھاڑ ڈالا. کہا ابن شہاب نے کہ میرا خیال ہے کہ
مسیب نے کہا کہ بددعا کی رسول اللہ نے اون کے
لیئے کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کیئے جاویں.
اور بعض نے کہا ہے کہ بھیجا یہ فرمان عمر بن خطاب رض
کے ہاتہہ. تخریج کی ہے اس کی ابن عدی نے ضعیف
سند کے ساتھ ابن عباس رض سے کہا حافظ نے اگر یہ
ثابت ہو جائے تو شاید رسول اللہ نے لکھا فرمان
شاہ فارس کو دو مرتبہ **کہتا** ہوں میں کہ تائید کرتی ہے
اس قول کی روایت خطیب کی ابو معشر سے جسکو ذکر
کیا ہے جمع الجوامع میں اور اوس میں ذکر فرمان کا ہے
الفاظ کے تغیر کے ساتھہ بہ نسبت اس نامہ کی نسخہ اوسکا
اسطرح ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فرمان ذاتہ
رسول اللہ کی جانب سے کسری یادشاہ فارس کی طرف

ان اسلم تسلم من شهد شهادتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فله ذمة الله وذمة رسوله۔

وفی روایة عمرو بن شبة انه بعثه مع خنیس بن حذافة۔ اخو عبد الله وهو غلط فانه مات باحد وبعث الرسل فی سنة سبع انتهی فمن ذکرت کتاب کسری الی باذان فی امره صلی الله علیه وسلم وقصته مضی فی امر باذان۔

یہ کہ اسلام لے آ سلامت رہیگا تو جس شخص نے قبول کی ہماری شہادت (یعنی کلمہ توحید و اقرار رسالت) اور متوجہ کیا ہمارے قبلہ کی طرف اور کھایا ہمارا ذبح کیا ہوا پس اوسکے واسطے پناہ اللہ کی ہے اور اوسکے رسول کی اور عمرو بن شبہ کی روایت مین ہے کہ بھیجا یہ فرمان خنیس بن حذافہ عبد اللہ کے بھائی کے ہمراہ اور یہ غلط ہے اسوجہ سے کہ اونہوں نے وفات پائی ہے احد میں اور قاصد بھیجے گئے سنہ ہجری میں انتہی۔ اور ذکر کردیا ہے مینے وہ نامہ جو کسری نے باذان کو لکھا تہا رسول اللہ کے بارہ مین اور اوسکے متعلق سب قصہ باذان کے نام میں

هذا ما کتبه صلعم الی ماعز بن ماعز البکائی

فرمان بنام ماعز بن ماعز بکائی

اخرجه ابن سعد فی الطبقات فقال اخبرنا موسی بن اسمعیل قال سمعت الجعد بن عبد الرحمن یقول ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فکتب له کتابا۔ ان ماعز البکائی اسلم اخر قومه وانه لا یجنی علیه الا یده قال ابن الاثیر فی الاسد روی حدیثه احمد بن اسحق بن صالح عن ابی سلمة موسی بن اسمعیل عن الهنید بن القاسم عن الجعید ابن عبد الرحمن ان عبد الله بن ماعز حدثه ان ماعزا اتی النبی صلعم۔ فذکر قال واخرجه ابن منده وابو نعیم۔

تخریج کی ہے ابن سعد نے طبقات میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو موسی ابن اسمعیل نے کہا کہ سنا میں نے جعد بن عبد الرحمن سے کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ماعز نے اونسے حدیث بیان کی کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس لکھا آپنے اون کے لیے فرمان کہ ماعز بکائی اسلام لائے اپنی قوم کے آخر میں اور نہیں گناہ کرے گا اوپر مگر اونکا ہاتھ (یعنی وہ صرف اپنے ہر قصور میں پکڑے جاینگے) کہا ابن اثیر نے اسد الغابہ میں کہ روایت کیا ہے اوس کی حدیث کو احمد بن اسحق بن صالح نے ابی سلمہ موسی ابن اسمعیل سے وہ روایت کرتے ہیں ہنید بن القاسم سے اور وہ جعید بن عبد الرحمن سے کہ عبد اللہ بن ماعز نے حدیث بیان کی اونسے کہ ماعز آئے رسول اللہ کی خدمت میں پس ذکر کیا کہا اور تخریج کی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن احمر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن احمر کو

بسم الله الرحمن الرحيم - هذا الكتاب من محمد رسول الله لمالك بن احمر ولمن تبعه من المسلمين امان لهم ما اقاموا الصلوة واتوا الزكوة واتبعوا المسلمين وجانبوا المشركين وادوا الخمس من المغنم وسهم الغارمين وسهم كذا وسهم كذا فهم امنون بامان الله وامان محمد رسول الله ذكره في جامع الازهر وقال اخرجه الطبراني في الاوسط وفيه سعيد بن منصور الخزامي لم اقف له على ترجمته واخرجه ابن الاثير قال اخبرنا ابوموسى اذنا قال اخبرنا الحسن بن احمد قال اخبرنا ابونعيم قال اخبرنا سليمان بن احمد في الاوسط قال اخبرنا محمد بن هارون قال حدثنا صفوان بن صالح قال حدثنا ابوالوليد بن مسلم قال حدثنا سعيد بن منصور الخزامي عن جده مالك بن احمر انه لما بلغه قدوم رسول الله صلى الله عليه وسلم وفد اليه فقبل اسلامه وسأله ان يكتب له كتابا يدعوه الى الاسلام فكتب له في رقعة من ادم - فذكر

بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک بن احمر اور اون لوگوں کے واسطے جو اوس کے مطیع ہیں مسلمان۔ امان ہے اون کے لیے جب تک کہ وہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اطاعت کریں مسلمانوں کی اور علیحدہ رہیں مشرکین سے اور ادا کریں خمس مال غنیمت میں سے اور حصہ غازیین کا اور فلاں اور فلاں کا حصہ۔ پس وہ امن میں اللہ کے اور اون کے رسول محمد کے۔ ذکر کیا اس کو جامع ازہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے اوسط میں اور اوس کی سند میں سعید بن منصور خزامی ہیں جن کے ترجمہ پر میں واقف نہیں ہوا اور تخریج کی ہے اس کی ابن اثیر نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابوموسی نے سناکر کہا خبر دی ہمکو حسن بن احمد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابونعیم نے کہا کہ خبر دی ہمکو سلیمان بن احمد نے اوسط میں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن ہارون نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے صفوان بن صالح نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سعید بن منصور خزامی نے اپنے دادا مالک بن احمر سے روایت کر کے کہ جب اونکو رسول اللہ کا تشریف لانا معلوم ہوا تو حاضر خدمت ہوئے قبول کیا آپ نے اونکا اسلام سوال کیا رسول اللہ سے کہ اونکو ایک فرمان لکھدیں۔ آپ نے ایک ادھوڑی کے ٹکڑے پر لکھدیا۔ پس ذکر کیے لفظ فرمان کے مثل مذکورہ بالا۔

الكتاب بلفظ المذكور وقال ايضا
رواه يزيد بن عبد ربه ابن عبد الله الحمصي عن الوليد قال
حدثني سعيد بن منصور بن محرز
بن مالك بن احمر العوفي ثم الجذامي
او الحرامي عن جده انهما بلغه مقدم
رسول الله صلى الله عليه وسلم
تبوك فذكر الحديث وقال اخرجه
ابو عمر وابو موسى وقال الحافظ
اخرجه ابن شاهين بطريق يزيد بن
عبد ربه ما بلغهم مقدم النبي صلى الله
عليه وسلم تبوك وفد اليه مالك
بن احمر فاسلم وسأل ان يكتب له
كتابا فكتب له في رقعة من ادم قال
الوليد فسألت سعيد بن منصور
ان يقرأني الكتاب فذكر كبره وضعف
بصره وقال ابو ايوب بن محرز بن
منصور بن محرز فسل عنه فلقيته
فاخرج لي رقعة من ادم عرضها
اربعة اصابع وطولها قدر شبر قد
امتاح ما فيها فقرأ علي ابو ايوب -
بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب
من محمد رسول الله الى ابن عمر
ومن تبعه من المسلمين - فذكر
الكتاب مثل لفظ ابن اثير قال و
كذا اخرجه البغوي من طريق هارون
بن عمر والمخزومي عن الوليد وقال لا

اور ابن اثیر نے بھی کہا ہے کہ روایت کیا اسکو یزید بن
عبد ربہ ابن عبد اللہ حمصی نے ولید سے روایت
کر کے کہا ولید نے کہ حدیث بیان کی مجھے سعید بن منصور
بن محرز بن مالک بن احمر عوفی نے اپنے دادا سے کہ
جب خبر پہونچی مالک کو رسول اللہ کے تبوک میں
تشریف لانے کی پس ذکر کیا حدیث کو۔ اور کہا کہ
تخریج کی ہے اس کی ابو عمر اور ابو موسیٰ نے۔ اور کہا
حافظ نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن شاہین نے یزید
بن عبد ربہ کے طریقہ سے کہ جبکہ خبر پہونچی اون کو
رسول اللہ کے تبوک میں آنے کی تو حاضر ہوئے
آپ کی خدمت میں مالک بن احمر پس اسلام لے
آئے اور خواہش کی رسول اللہ سے کہ لکھدین
اون کے لئے ایک فرمان پس لکھا آپ نے ایک
ادھوڑی کے ٹکڑے میں۔ کہا ولید نے پس سوال
کیا میں نے سعید بن منصور سے کہ سنائے مجھکو وہ فرمان تو
عذر کیا اپنے بڑھاپے اور بینائی کم ہونیکا۔ اور کہا کہ سوال
کر اسکا ابو ایوب بن محرز بن منصور بن محرز سے پس ملا
میں اون سے تو نکالا میرے لئے ایک ادھوڑی کا ٹکڑا
جسکا عرض چار انگل اور طول تقریبا ایک بالشت تہا۔
تحقیق مٹ گیا تہا اوس میں کا لکھا ہوا پس سنایا مجھکو
ابو ایوب نے۔
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ابن عمر کے لئے اور اوس شخص کے لئے
جو پیروی کرے اوسکی مسلمانوں میں سے۔ پس ذکر
کیا فرمان بلفظ ابن اثیر کہا اور اسیطرح تخریج کی ہے
اس کی بغوی نے ہارون بن عمرو مخزومی کے طریقہ سے
روایت کرتے ہیں ولید سے۔ اور کہا کہ نہیں جانتا میں

اعلم بهذا الاسناد غير هذا واخرجه الطبرانی فی الاوسط من طريق صفوان بن صالح عن الوليد وساقه كله مدرجا غير مفصل كما فصله يزيد بن عبد ربه **قلت** والتوفيق بين الروايتين فی اسم المكتوب اليه ان يقال يحتمل ان يكون ابن عمر كنية لمالك بن احمر والله اعلم۔

قوله وسهم الغارمين اصل الغرم فی اللغة ما يشق على النفس وسمی الدين غرما لكونه شاقا على الانسان والمراد بالغارمين المديونون وهم قسمان قسم ادانوا لانفسهم فی غير معصية فيعطون من مال الصدقات بقدر ديونهم اذا لم يكن بهم مال يفی بديونهم فان كان عندهم وفاء فلا يعطون وقسم ادانوا فی المعروف واصلاح ذات البين فيعطون من مال الصدقات ما يقضون به ديونهم وان كانوا اغنياء لما روی عن عطاء بن يسار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تحل الصدقة لغنی الا لخمسة لغازی فی سبيل الله او لعامل عليها او لغارم او لرجل اشتراها بماله او لرجل كان له جار مسكين فتصدق على المسكين فاهدى المسكين للغنی اخرجه ابو داود مرسلا

اِس سند سے سوائے اِس فرمان کے۔ اور تخریج کی ہے اسکی طبرانی نے اوسط میں صفوان بن صالح کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ولید سے اور بیان کیا اوس سب کو مدرج غیر مفصل جیسکہ بیان کیا ہے اسکو یزید بن عبدربہ نے کہتا ہوں میں کہ اور توفیق دفع تعارض کی دونو روایتوں میں مکتوب الیہ کے نام کی بابت یہ کہ کہا جائے کہ احتمال ہے کہ ابن عمر کنیت ہو مالک بن احمر کی واللہ اعلم۔

قولہ وسہم الغارمین۔ اصل معنے غرم کے لغت میں وہ ہیں جو شاق ہو نفس پر اور نام رکھا گیا قرض کا دین بوجہ شاق ہونے اوس کے انسان پر اور مراد غارمین سے قرضدار ہیں اور وہ دو قسم ہیں ایک قسم جو قرضدار ہو جاویں اپنے نفس کے لئے معصیت میں صرف کئے بغیر پس دیئے جاویں وہ مال زکوۃ سے اونکے قرضہ کے موافق جبکہ نہو اونکے پاس اسقدر مال کہ کافی ہو اونکے قرضہ میں پس اگر اونکے پاس اتنا ہو تو نہ دیا جائے۔ اور ایک قسم وہ ہے کہ قرضدار ہو جاویں نیکی کے صرفوں اور آپس کے صلاح کرنے میں پس دیئے جاویں زکوۃ کے مال میں سے اسقدر کہ ادا کریں اوس سے قرض اپنا اگرچہ وہ غنی ہوں بوجہ اوس حدیث کے جو مروی ہے عطار بن یسار سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ نہیں حلال ہے صدقہ غنی کو مگر پانچ شخصوں کو۔ لڑنے والا اللہ کے راستہ میں یا عامل اوسپر یا قرضدار۔ یعنی فی سبیل اللہ یا قیمتی اعانت کیا وے اوس کی۔ اور اوس شخص کو جسکا پڑوسی مسکین ہو پس صدقہ کرے مسکین پر پس ہدیہ دے مسکین غنی کو تخریج کی اسکی ابو داود نے مرسل اِس وجہ سے کہ عطار نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کیا اس کو معمر نے زید بن

ون عطاء لم يدرك النبي صلى الله عليه وسلم ورواه معمر عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار عن ابي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم متصلا بمعناه اما من كان في معصية فلا يعط من الصدقات -

اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں عطار بن یسار سے وہ ابوسعید خدری سے وہ نبی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے متصل اسی معنی میں لیکن اگر قرض معصیت میں ہو تو چاہیے کہ نہ دے اوس کو صدقات میں سے۔

نمبر ۹ کتاب بنام مالک بن عبید الخشخاس

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمالك بن عبيد الخسحاس (بمهملات) الخشخاش (بمعجمات)

(یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن عبید حسحاس کو (بمہملات) الخشخاش (بمعجمات))

قال الحافظ وابن الاثير اخرج ابو نعيم وابن منداة من طريق الحصين بن ابي الحر عن ابيه مالك وعميه قيس و عبيد انهم اتوا النبي صلى الله عليه وسلم يشكوا اليه رجل من بني فهم فكتب لهم النبي صلى الله عليه وسلم هذا الكتاب من محمد رسول الله لمالك وعبيد وقيس بني الحسحاس انكم امنون مسلمون على دمائكم واموالكم لا تؤاخذون بجريرة غيركم ولا يجني عليكم الا ايديكم -

قال ابن حجر الخشخاش (بمعجمات) قال ورأيته في نسخة معتمدة من كتاب ابن شاهين بالمهملات -

قوله ولا تؤاخذون - هذا يدل على ان الكافر الحربي يؤخذ بجريرة غيره نحو ان جنى احد من الكفار على المسلمين ثم اخذ غيره منهم واسر يؤاخذ بهذا!

کہا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے ابونعیم اور ابن مندہ نے حصین بن ابی حر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور اپنے چچاؤں سے جو قیس اور عبید ہیں کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کرتے تھے آپ سے بنی فہم کے ایک شخص کے پس لکھا اونکے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کا مالک اور عبید اور قیس بنی حسحاس کیلئے کہ وہ امن میں ہیں مسلمان ہیں (امن میں ہیں) اپنی جانوں اور مالوں پر نہیں مواخذہ کیے جاوینگے دوسروں کے گناہوں پر اور نہ گناہ کرینگے تم پر مگر ہاتھ تمہارے۔

کہا ابن حجر نے الخشخاش (بمعجمات) کہا اور دیکھا میں نے ابن شاہین کی کتاب کے معتبر نسخہ میں (مہملات) کے ساتھ۔

قولہ ولا تواخذون - یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ کافر حربی مواخذہ کیا جائے دوسرے کے گناہ میں جیسے کہ اگر گناہ کرے کوئی کافروں میں سے مسلمانوں پر پھر قید کرلیا جاوے اسکے سوا کوئی اور اونمیں سے تو مواخذہ کیا جاوے

المأسور على تلك الجناية ۔	اُس قیدی سے اُس جنایت کے عوض ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

اخرجه ابو داؤد في بيان مواضع قسم الخمس وسهم ذي القربى فقال حدثنا محمد بن عيسى قال حدثنا عنبسة بن عبد الواحد القرشي قال ابو جعفر ابو عيسى كنا نقول له من الابدال قبل ان نسمع ان الابدال من الموالي قال حدثني دخيل بن اياس بن نوح بن مجاعة عن هلال بن سراج بن مجاعة عن ابيه عن جده مجاعة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم يطلب دية اخيه قتلته بنو سدوس من بني ذهل فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت جاعلا لمشرك دية جعلت لاخيك ولكن ساعطيك منه عقبى فكتب له النبي صلى الله عليه وسلم بمائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل فاخذ طائفة منها واسلمت بنو ذهل فطلبها بعد مجاعة الى ابي بكر واتاه بكتاب النبي صلى الله عليه وسلم فكتب له ابو بكر باثني عشر الف صاع من صدقة اليمامة اربعة آلاف

تخریج کی ہے ابو داؤد نے خمس غنیمت اور ذوی القربیٰ کے حصوں کی تقسیم کے ذکر میں پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عنبسہ بن عبد الواحد نے کہا ابو جعفر ابو عیسیٰ نے کہ ہم اوسکو ابدال میں سے شمار کرتے تھے پہلے اِس سے کہ سنا ہم نے کہ ابدال موالی میں سے ہوتے ہیں کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے دخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعہ نے ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا مجاعہ سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں مانگتے تھے اپنے بھائی کی دیت جسکو مار ڈالا تھا بنو سدوس نے جو بنی ذہل میں سے ہیں پس کہا رسول اللہ نے اگر دیتا میں کسی مشرک کی دیت تو دیتا میں تیرے بھائی کی لیکن دونگا میں تجھکو اوسکا عوض پس لکھا رسول اللہ نے اوس کے لئے سو اونٹ اول اوس خمس کی غنیمت میں سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال سے پس کچھہ تو اوس میں سے وصول کیا اور اسلام لائے بنو ذہل ۔ پس مانگا بعد میں مجاعہ نے ابی بکر رض سے اور لائے اون کے پاس فرمان رسول اللہ کا پس لکھی اون کے لئے ابو بکر نے دو ہزار صاع یمامہ کے صدقہ میں سے چار ہزار صاع گیہوں اور چار ہزار جو اور چار ہزار صاع کھجوریں ۔ اور تھا اوس فرمان میں کہ ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یہ فرمان ہے محمد نبی کا

بُر وأربعة آلاف شعير وأربعة آلاف تمر وكان في كتاب النبي صلى الله عليه وسلم۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من محمد النبي لمجاعة بن مرارة من بني سلمى اني اعطيته مائة من الابل من اول خمس يخرج من مشركي بني ذهل عقبة من اخيه۔

قوله عقبة من اخيه۔ هذا يدل على انه يجوز للامام ان يعطي من الخمس عوض الدية اذا لم تكن الواقعة ما تحمل الدية ولهذا كان النبي صلى الله عليه وسلم وعده ولكن ما حان الوفاء في عهده صلى الله عليه وسلم فوفى به ابوبكر رضي الله عنه من بيت المال۔

مجاعہ بن مرارہ کے لئے جو بنی سلمی میں سے ہے کر دیئے میں نے اوسکو سو اونٹ اول مال غنیمت سے جو نکلے بنی ذہل کے مشرکین کے مال میں سے عیوض میں اوس کے بھائی کے۔

قولہ عقبۃ من اخیہ۔ یہ دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ امام کو جائز ہے کہ دے مال خمس میں سے عیوض دیت کا جبکہ ایسا واقعہ ہو جس میں دیت کسی پر نہ پڑ سکے۔ اور اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ کیا تھا اوسکا لیکن نہیں وقت آیا اوس کے پورا ہونے کا رسول اللہ کے زمانہ میں پس پورا کیا اوسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں سے

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لمجاعة بن مرارة السلمي

یہ فرمان بھی لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ بن مرارہ سلمی کو

قال الحافظ اخرج البغوي عن زياد بن ايوب عن عنبسة بن عبد الواحد عن الرجيل بن اياس عن عمه هلال بن سراج عن ابيه سراج بن مجاعة قال اعطى النبي صلى الله عليه وسلم لمجاعة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله لمجاعة بن مرارة بن بني سلمى

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے زیاد بن ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں عنبسہ بن عبد الواحد سے وہ رجیل بن ایاس سے وہ اپنے چچا ہلال بن سراج سے وہ اپنے باپ سراج بن مجاعہ سے کہا کہ دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعہ کو زمین یمامہ میں جسکو غورہ کہتے تھے اور لکھا اِس بابتہ اون کے لیے ایک فرمان۔ وہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مجاعہ بن مرارہ سلمی کے لئے۔ دیا میں نے

انی اعطیتہ الغوارۃ فمن حاجۃ فیہا فلیأتنی. وقال ایضا اخرجہ الطبرانی وابن مندۃ ایضا من طریق ہلال بن سراج بن مجاعۃ عن ابیہ وذکر الحدیث وفیہ انی اعطیتک ارض کذا وکذا وفیہ ۔ وکتبہ یزید ۔ قال الحافظ یحتمل ان یکون یزید بن سفیان فانہ کان یکتب للنبی صلے اللہ علیہ وسلم وذکرہذا ابن الاثیر وابن عبد البر ایضا ۔

اونکو غورہ پس جو جھگڑا کرے اوسنے اس بارہ میں تو چاہیے کہ آئیں وہ ہمارے پاس اور یہی کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی اور ابن مندہ نے بھی ہلال بن سراج بن مجاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ذکر کیا حدیث کو اور اوس میں ہے کہ دی میں نے تجھکو فلاں اور فلاں زمین اور اوسمیں ہے کہ۔ اور لکھا اسکو یزید نے۔ کہا حافظ نے کہ احتمال ہے کہ ہو وہ یزید بن سفیان اس وجہ سے کہ وہ کاتب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا اسکو ابن اثیر اور ابن عبد البر نے بھی۔

هذا ماكتبه صلى الله عليه وسلم لمسيلمة الكذاب

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مسیلمہ کذاب کو

ذکر فی المواہب وزاد المعاد وسیرۃ المحمدیۃ نقلوا عن ابن اسحٰق ان وفد بنی حنیفۃ اتوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وخلفوا مسیلمۃ فی رحالہم فلما اسلموا ذکروا لہ مکانہ فقالوا یا رسول اللہ انا خلفنا صاحبنا فی رحالنا ورکابنا یحفظہا لنا فامر لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بما امر بہ القوم وقال لہم انہ لیس بشرکم مکانا بحفظ ضیعتکم ثم انصرفوا فلما قدموا الیمامۃ ارتد عدو اللہ دینا وقال انی شرکت معہ فی الامر ثم جعل یسجع السجعات مضاہاتا للقرآن وکتب الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم

ذکر کیا مواہب اور زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں نقل کرکے ابن اسحٰق سے کہ وفد بنی حنیفہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا مسیلمہ کو اپنے سامان میں ۔ پس جب اسلام لائے تو ذکر کیا اونہوں نے اوسکا اور کہا اے رسول اللہ ہم نے چھوڑ دیا ہے اپنے ایک ساتھی کو اپنے سامان اور اونٹوں میں کہ حفاظت کررہا ہے اونکی پس حکم دیا رسول اللہ نے اوس کے لیئے وہ جسکا حکم دیا تھا قوم کو اور فرمایا کہ نہیں ہے وہ تم میں سے برا۔ حفاظت کررہا ہے تمہارے سامان کی۔ پھر لوٹ آئے وہ جب یمامہ میں پہونچے تو مرتد ہوگیا عدو اللہ۔ دین سے اور کہا کہ میں شریک کردیا گیا ہوں اون کے ساتھ امر نبوت میں پھر قافیہ بندی کرنے لگا قرآن کے مقابلہ کے لئے اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ۔

كتاب الكذاب الى رسول الله

من مسيلمة رسول الله الى محمد رسول الله اما بعد فانى اشركت معك فى الامر وان لنا نصف الامر ولقريش نصف الامر ولكن قريشا قوما يعتدون. فكتب رسول الله صلى الله عليه وسلم اليه فى جواب كتابه۔

جوابه صلعم اليه

بسم الله الرحمن الرحيم۔ من محمد رسول الله الى مسيلمة الكذاب سلام على من اتبع الهدى اما بعد فان الارض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين قال فى جمع الجوامع واخرجه الطبرانى عن نعيم بن مسعود وذكر فى مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب رسول الله اليه وكان فيه۔

لفظ الكتاب برواية ابن سعد

بلغنى كتابك الكذب والافك والافتراء على الله۔

ورد فى الصحيحين مكالمة صلى الله عليه وسلم اياه **فان قيل** كيف يجتمع خبر ابن اسحٰق مع هذا الحديث الصحيح **فالجواب** ان المصير الى ما فى الصحيح اولى ويحتمل ان يكون ان مسيلمة قدم مرتين الاولى كان تابعا وكان راس بنى حنيفة غيره ولهذا اقام فى حفظ رحالهم ومرة متبوعا وفيها خاطبه النبى صلى الله عليه وسلم او القصة واحدة وكانت اقامته

(خط ہے) مسیلمہ رسول اللہ کی جانب سے محمد رسول اللہ کی جانب بعد اس کے معلوم ہو کہ شریک کر دیا گیا ہوں میں تمہارے ساتھ امر نبوت میں تحقیق واسطے ہمارے نصف حکومت ہے اور نصف واسطے قریش کے، لیکن قریش ایسی قوم ہے جو حد سے تجاوز کرتی ہے پس اوس کے جواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکھا کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد کے معلوم ہو کہ زمین اللہ کی ہے مالک کرے گا جسکو چاہیگا اپنے بندوں میں سے اور انجام واسطے پرہیزگاروں کے ہے۔

کہا جمع الجوامع میں اور تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے نعیم بن مسعود سے اور ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے اوسکی طرف اور تہا اوس میں کہ

مجھے پہونچا تیرا خط جس میں جھوٹ اور تہمت اور بہتان ہے اللہ پر۔

اور ذکر ہے صحیحین میں اوس کے ساتھ رسول اللہ کی گفتگو کرنے کا پس اگر کہا جائے کہ کیسے جمع ہوگی خبر ابن اسحٰق کی اس حدیث صحیح کے ساتھ **تو جواب** یہ ہے کہ جو صحیح بخاری میں ہے اوسکا اختیار اولیٰ ہے اور احتمال ہے کہ آیا ہو مسیلمہ دو مرتبہ اول تو تابع ہو کر جبکہ تہا سردار بنی حنیفہ کا کوئی اور اوس کے سوا، اور اسی وجہ سے رہگیا تہا وہ اون کے سامان کی حفاظت کے لئے اور ایک مرتبہ آیا تہا سردار بنکر اور اوسی دفعہ گفتگو کی اوس سے رسول اللہ نے۔ یا قصہ ایک ہی ہے اور تہا اوسکا سامان پر رہجانا عمداً بوجہ برا جاننے اس

في رحالهم باختيار اه استكبارا ان يحضر مجلس النبي صلى الله عليه وسلم وعامله صلى الله عليه وسلم معاملة الكرام على عادته فاراد استيلافه بالقول حيث قال ليس بشر كم مكانا وبالفعل حيث اعطاه مثل ما اعطى قومه فلما لم يفد توجه بنفسه اليه ليقيم عليه الحجة - هذا قاله الحافظ **ويستفاد** من هذه القصة ان الامام ياتي بنفسه الى من قدم يريد لقاءه من الكفار اذ تعين ذلك طريقا لمصلحة المسلمين -

امر کے کہ آئے وہ رسول اللہ کی مجلس میں - اور معاملہ کیا رسول اللہ نے اوس کے ساتھہ معاملہ کرام کا اپنی عادت کے موافق پس ارادہ کیا اوس کی تالیف کا اپنے قول لیس بشرکم مکانا سے اور اپنے فعل سے بائنطور کہ دیا اوسکو جو کچھہ کہ دیا اوس کی قوم کو۔ پس جبکہ نہیں فائدہ دیا اس بات نے توبہ نفس نفیس خود آپ اوس کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اوسپر حجت قائم ہو۔ بیان کیا ہے اسکو حافظ نے اور **معلوم** ہوتا ہے اس قصہ سے یہہ کہ امام کو اون کفار کے پاس جو اون سے ملنے آویں خود جانا چاہیے جبکہ اس کی ضرورت ہو بوجہ مسلمانوں کی کسی مصلحت کے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمصعب بن زبير

یہہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مصعب بن زبیر کو

ذكر في سيرة المحمدية اخرج الدارقطني عن ابن عباس قال اذن النبي صلى الله عليه وسلم الجمعة قبل ان يهاجر ولم يستطع ان يجمع بمكة فكتب الى مصعب بن عمير -

اما بعد فانظر اليوم الذي يجهر فيه اليهود بالزبور فاجمعوا النساء كم وابناء كم فاذا مال النهار عن شطره عند الزوال من يوم الجمعة فتقربوا الى الله بركعتين -

ذکر کیا ہے سیرۃ محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے دارقطنی نے ابن عباس رض سے کہا کہ اجازت دیئے گئے رسول اللہ جمعہ کی ہجرت کرنے سے اول۔ اور قدرت نہیں تھی اس کی کہ جمعہ کریں مکہ میں (بوجہ غلبہ کفار کے) تو لکھا آپ نے مصعب بن عمیر کو کہ۔

بعد حمد کے اپس خیال رکھہ اوس دن کا جس میں زور سے پڑھتے ہیں یہود زبور۔ پس جمع کرو تم اپنی عورتوں اور بچوں کو۔ پس جبکہ دن ڈھل جاوے زوال کے وقت جمعہ کے دن تو تقرب حاصل کرو طرف اللہ کے دو رکعتوں سے ؛

هذا ما كتبه صلی الله علیه وسلم لمطرف بن كاهن الباهلی

یہ وہ فرمان ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا مطرف بن کاہن باہلی کو

قال الحافظ اخرج ابن شاهين فقال قال عمرو بن مالك قال خبرنا المنذر قال حدثنا الحسين بن محمد ابن علی قال حدثنا علی بن محمد المدائنی عن ابی معشر عن يزيد بن رومان عن محمد بن اسحق عن شيوخه قالوا وفد مطرف بن الكاهن الباهلی احد بنی قريظ علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد الفتح فقال يا رسول الله اسلمنا للاسلام وشهدنا دين الله فی سموٰاته وانه لا اله الا هو وصدقناك وامنا بكل ما قلت فاكتب لنا كتابا فكتب له - من محمد رسول الله لمطرف بن كاهن ولمن سكن بيته من باهلة ان من احيا ارضا مواتا فيها مراح الانعام فهی له وعليه فی كل ثلثين من البقر فارض وفی كل اربعين الغنم عتود وفی كل خمس من الابل مسنة - قال وذكره ابو احمد العسكری والرشاطی واورده ابن الاثير منسوبا الی ابی احمد العسكری - اللغات مراح - بالضم مواضع تاوی اليه الماشية ليلا - فارض - المسنة

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے ابن شاہین نے پس کہا کہ کہا عمرو بن مالک نے کہ خبر دی ہمکو منذر نے کہا حدیث بیان کی ہم سے حسین بن محمد بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے علی بن محمد مدائنی نے ابی معشر سے اونہوں نے یزید بن رومان سے اونہوں نے محمد بن اسحق سے اونہوں نے اپنے شیوخ سے کہا اونہوں نے کہ مطرف بن کاہن باہلی جو بنی قریظہ میں سے تھے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے بعد پس کہا کہ اے رسول اللہ اسلام لائے ہم اور گواہی دی ہم نے اللہ کے دین کی جو اپنے آسمانوں میں ہے اور اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود اوس کے سوا اور تصدیق کی ہم نے آپ کی اور ہر اوس بات کی جو آپنے فرمائی پس فرمان لکھدیجئے ہم کو۔ پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لئے کہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے مطرف بن کاہن کے لئے اور اوس کے اہل بیت کے لئے جو قبیلہ باہلہ کے ہوں کہ جو شخص کاشت کرے پڑت زمین جسمیں ٹھیک ہو چوپایوں کی تو وہ اوسکو معاف اور اوسپر زکوٰۃ کی ادا ہر تیس بقر میں ایک فارض ہو اور ہر چالیس غنم میں ایک عتود اور ہر پانچ اونٹوں میں ایک مسنہ کہا اور ذکر کیا اسکو ابو احمد عسکری نے اور رشاطی نے اور بیان کیا اسکو ابن اثیر نے ابی احمد عسکری کی طرف منسوب کرکے **شرح لغات** - مراح - بالضم - وہ جگہ جہاں ٹھکانا پکڑیں جانور رات کو۔ **فارض** - مسنہ اونٹ کا۔

من الابل - **عتود** - هي الصغير من اولاد المعز - اذا قوي ورعى واتى عليه حول - **مسنة** - تقع على البقرة والشاة معناه طلوع سنها في السنة الثالثة -

عتود چھوٹا بچہ بھیڑ کا۔ جبکہ قوی ہوجائے اور چرنے لگے اور اوسپر ایک سال گذر جائے۔ **مسنہ** اس کا اطلاق آتا ہے گائے بیل اور بکری پر معنی اس کے۔ وہ جو داخل ہوجائے تیسرے سال میں۔

المسائل المستنبطة من هذا الكتاب

وہ مسائل جو اس فرمان سے ماخوذ ہوتے ہیں

قوله من احيا ارضا - الارض الميتة هي التي لم تعمر - شبهت عمارتها بالحياة وتعطيلها بالموت والاحياء ان يعمد شخص الى ارض لم يتقدم ملك عليها لاحد فيحييها بالسقي او الزرع او الغرس او البناء فتصير بذلك ملكه والكتاب يدل عليه وهو قول الجمهور ولكن قال ابوحنيفة لابد من اذن الامام وقال مالك يحتاج الى اذن فيما قرب مما لاهل القرية اليه حاجة من مراعي ونحوه ويؤيده هذا الكتاب - **قوله في كل ثلثين** هذا يدل على ان نصاب البقر ثلثون والغنم اربعون والابل خمس - اما نصاب الغنم والابل فلا خلاف فيه واما البقر فحكي عن ابن جرير الطبري انه قال صح الاجماع المتيقن المقطوع به الذي لا اختلاف

قولہ من احیا ارضا۔ ارض میتہ وہ زمین جو آباد نہ ہو۔ تشبیہ دیگئی اوس کی آبادی زندگی سے اور اوس کا بیکار رہنا موت سے۔ اور احیا یہ ہے کہ عمل کرے کوئی شخص ایسی زمین میں جو کسی کی ملک نہ ہو پس زندہ کرے اوسکو پانی پلاکر کھیتی کرکے یا پیڑ لگا کر یا مکان بناکر تو ہوجاوے گی اسوجہ سے وہ اوس کی ملک اور یہ فرمان دلالت کرتا ہے اسپر اور یہی قول ہے جمہور کا۔ لیکن کہا ابوحنیفہ نے کہ ضرور ہے اجازت امام کی اور کہا امام مالک نے کہ ضرور ہے اون اہل دیہ کی اجازت جنکو ضرورت ہو اس زمین کی چرائی وغیرہ کے لیئے۔ اور تائید کرتا ہے اس کی یہ فرمان۔

قولہ فی کل ثلثین۔ یہ قول دلالت کرتا ہے اس امر پر کہ نصاب بقر کا تیس راس ہیں اور غنم کے چالیس۔ اور اونٹ کے پانچ۔ بکری اور اونٹ کے نصاب میں تو اختلاف نہیں ہے۔ لیکن نصاب بقر کا۔ پس حکایت کی گئی ہے ابن جریر طبری سے کہ اوسنے کہا کہ اجماع صحیح اور متیقن ہوچکا ہے جس میں اختلاف نہیں ہے کہ ہر پچاس بقر پر (زکوٰۃ کا) ایک بقر ہے اور اعتراض کیا ہے اسپر صاحب امام نے

فيه ان فی کل خمسين بقرة بقرة
ولعقبه صاحب الامام بحديث عمرو
ابن حزم الطويل فی الديات وغيرها
فان فيه فی کل ثلثين باقورة تبيع
جذع او جذعة وحکی ايضا عن ابن
عبد البر انه قال فی الاستذکار
لا خلاف بين العلماء ان السنة فی
زکوة البقر ما فی حديث معاذ قال
بعثنی رسول الله صلے الله عليه وسلم
الی اليمن وامرنی ان اخذ من کل
ثلثين من البقر تبيعة او تبيعا
رواه اصحاب الخمسة يعنی مسلم
واصحاب السنن - قال عبد الحق ليس
فی نصاب البقر حديث متفق علے
صحته ولكن حديث معاذ صححه ابن
حبان والدار قطنی والحاکم وصححه
ايضا من رواية ابی وائل عن مسروق
عن معاذ ويقال ان مسروقا لم يسمع
من معاذ وقد بالغ ابن حزم فی تقرير
ذلك وقال ابن القطان هو علے
الاحتمال وينبغی ان يحکم لحديثه
بالاتصال علے رای الجمهور - قال
ابن عبد البر فی التمهيد اسناده
متصل صحيح ثابت ووهم عبد الحق
فقال ان مسروقا لم يلق معاذا وهذا
مما لا اعلم فيه لاحد خلافا فعلے هذا
الصحيح فی نصاب البقر ثلثون +

عمرو بن حزم کی طویل حدیث سے جو دیات
وغیرہ میں ہے اور اوس میں ہے کہ ہر تیس بقر پر
ایک تبیع جذع خواہ نر ہو یا مادہ۔ اور ابن عبد البر سے
بھی حکایت کی گئی ہے کہ اوس نے استذکار میں
کہا کہ علماء میں اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ
سنت زکوۃ بقر میں وہ ہے جو مذکور ہے حدیث
معاذ میں کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یمن کی طرف اور حکم دیا مجھکو کہ لوں میں ہر
تیس بقر پر (زکوۃ) ایک تبیع (نر یا مادہ) روایت کیا
اسکو مسلم اور اصحاب سنن نے۔

کہا عبد الحق نے کہ نصاب بقر کے بارہ میں ایسی
کوئی حدیث نہیں ہے جس کی صحت پر اتفاق
ہو۔ لیکن حدیث معاذ رض کی تصحیح کی ہے اس کی
ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور بھی تصحیح
کی ہے روایت ابی وائل سے وہ روایت کرتے
ہیں مسروق سے وہ معاذ سے۔ اور کہا جاتا ہے
مسروق نے نہیں سنا معاذ سے اور ابن حزم نے
اس کے اثبات میں مبالغہ کیا ہے اور کہا ابن
قطان نے کہ یہ بات (سماع مسروق عن معاذ)
محتمل ہے اور لائق یہ ہے کہ حکم کیا جاوے اتصال
سند کا جمہور کی رائے کے موافق۔ اور کہا ابن عبد البر
نے تمہید میں کہ اوس کی اسناد متصل ہے
صحیح ہے ثابت ہے اور وہم ہوا ہے عبد الحق
کو پس کہا اوس نے کہ مسروق نہیں ملا معاذ سے
اور یہ اون امور سے ہے کہ نہیں معلوم مجھے اس میں
خلاف کسی کا۔ پس اس بنا پر ثابت ہو گیا کہ نصاب
بقر کا تیس راس ہے +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمطرف بن بهصل بالموحدة وقيل بالنون

يہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مطرف بن بہصل کو

قال الحافظ اخرج البغوی وابن السکن
وابن ابی عاصم من طریق الجنید بن
امین بن ذروة بن نضلة بن طریف
ابن نهصل الحرمازی عن ابیه عن
جده نضلة - وفی روایة البغوی
حدثنی ابی امین قال حدثنی ابی ذروة
عن ابی نضلة عن رجل منهم یقال
له الاعشی واسمه عبد الله بن اعور
کانت عنده امرأة منهم یقال لها
معاذة - فخرج میّار الاهله من هجر
فهربت امرأته من بعده ونشزت علیه
وعاذت برجل منهم یقال له مطرف
ابن بهصل فاتاه وقال یا ابن عم عندک
امرأتی فادفعها الیّ قال لیست عندی
ولو کانت عندی مادفعتها الیک و
کان مطرف اعز منه فخرج حتے اتے
النبی صلے الله علیه وسلم فعاذ به و
انشاء یقول -

اشعار

یا مالک الناس ودیان العرب +
الیک اشکو ذربة من الذرب +
کالظبیة الشغباء فی ظل السرب +
خرجت ابغیها الطعام فی رجب +
فنزعتنے بنزاع وهرب +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے بغوی نے اور ابن سکن
اور ابن ابی عاصم نے جنید بن امین بن ذروہ بن نضلہ
بن طریف بن نہصل حرمازی کے طریقہ سے وہ
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا نضلہ
سے۔ اور بغوی کی روایت میں ہے کہ حدیث بیان کی
مجھ سے میرے باپ امین نے کہا کہ حدیث بیان
کی مجھ سے میرے باپ ذروہ نے ابی نضلہ سے
وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے جو ان ہی
میں سے ہے کہا جاتا تھا اوسکو اعشیٰ اور اوسکا نام
عبد اللہ بن اعور تھا۔ اوس کی ایک عورت تھی جس کا
نام معاذہ تھا۔ پس گیا وہ اپنے اہل وعیال کے
لئے غلہ خریدنے ہجر سے پس بھاگ گئی اوس کی
بیوی اوس کے بعد اور نافرمان ہوگئی اور پناہ
پکڑی ایک شخص کی جسکا نام مطرف بن بہصل تھا پس
آیا اعشیٰ اوس کے پاس اور کہا اے میرے چچا کے
بیٹے تیرے پاس میری بیوی ہے اوسکو میرے
سپرد کردے جواب دیا کہ میرے پاس نہیں ہے اور اگر
ہوتی جب بھی تجھے نہیں دیتا۔ اور تھا مطرف زائد عزت دار
بہ نسبت اعشیٰ کے۔ پس نکلا اعشیٰ یہانتک کہ حاضر ہوا رسول اللہ
کی خدمت میں اور استغاثہ کیا آپ سے اور پڑھنے لگا اشعار
اے مالک لوگوں کے اور دیندار ترین عرب ÷ میں آپسے
شکایت کرتا ہوں ایک بدزبان عورت کی ÷ جو مثل اوس ہرنی
کے ہے جو شریر ہو ہرنوں کی ڈار میں ÷ گیا میں کھانا لینے
کو اوس سے رجب میں ÷ پس لڑی مجھ سے اور بھاگ گئی۔

اختلفت العهد ولظت بالذنب +
وورثتني بين عصب ينتشب +
وهن شر غالب لمن غلب +
فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يتكرر
وهن شر غالب لمن غلب +
فكتب النبي صلى الله عليه وسلم
الى مطرف بن بهصل -
انظر امرأة هذا معاذة - فادفعها اليه
فلما قرئ عليه الكتاب قال يا
معاذة هذا كتاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم فيك فانا
دافعك اليه فقالت خذلي عليه
العهد والميثاق وذمة نبيه ان لا
يعاقبني فيما صنعت فاخذ لها و
دفعها مطرف اليه فقال في ذلك
شعرًا

لعمرك ما حبي معاذة بالذي +
يغيره الواشي ولا قدم العهد +
ولا سوء ما جاءت به اذ ازالها +
غواة رجال اذ ينادونها بعدي +

قال الحافظ واخرجه احمد وابن ابي
خيثمة وابن شاهين وغيرهم
من طريق ابي معشر عن الصدقة
ابن طيسلة قال حدثني ابي والحي عن
اعشى بن مازن قال اتيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم - الحديث
وقال ايضا روى حديثه عبدالله

بدعہدی کی اور دم دبا کر بہاگ گئی - اور ہلاکت
میں ڈال دیا مجھکو درمیان شریف نسب کے -
اور عورتیں بڑا غالب شر ہیں اوس شخص کے لئے جو
اون پر غلبہ چاہے - پس رسول اللہ تکرار فرماتے
اِس مصرعہ کی "وھن شر غالب لمن غلب"
پس لکہا رسول اللہ نے مطرف بن بہصل کی
طرف (فرمان) کہ
مہلت دو اِس کی بیوی معاذہ کو پس سپرد کردے
اوسکو اسکے - پس جبکہ پڑہا گیا اوس پر یہ فرمان تو کہا
کہ اے معاذہ یہ فرمان ہے رسول اللہ کا تیرے
بارہ میں اور اب میں دیدوں گا تجہے اوسکو - پس جواب
دیا اوس نے کہ اوس سے عہد و میثاق اور
اوس کے نبی کا ذمہ لیلے کہ مجھے سزا نہ دے اِس امر
کی جو میں نے کیا ہے پس عہد لے لیا اوس کے لئے
اور سپرد کردیا مطرف نے اوسکو پس کہے اِس
بارہ میں - شعر

قسم تیری عمر کی نہیں ہے میری محبت معاذہ سے -
ایسی جسکو بدل دے کوئی عیب لگانیوالا یا قدامت عہد کی
اور نہ وہ برائی جو اوس نے کی ہے جبکہ بہکادیں اوسکو
بہکانے والے مرد جبکہ پکارتے ہیں اوسکو میرے بعد

کہا حافظ نے اور تخریج کی اس کی احمد اور ابن ابی خیثمہ
اور ابن شاہین وغیرہ نے ابی معشر کے طریقہ سے
جو روایت کرتے ہیں صدقہ بن طیسلہ سے کہا کہ
حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ نے اور اہل
قبیلہ نے اعشیٰ بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
کے پاس - الحدیث
اور یہی کہا کہ روایت کیا اوس کی حدیث کو عبداللہ

ابن احمد فی زیادات المسند
من طریق عوف بن کھمس بن الحسن
عن صدقة عن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
والحی بعده قالوا حدثنا الاعشی
قال اتیت رسول الله صلی الله علیه
وسلم-الحدیث- وروی عن صدقة
عن ثعلبة بن معوذة عن الاعشی و
عن صدقة عن بقیة عن ثعلبة
عن الاعشی وروی عنه طیسلة
ابن صدقة قال حدثنی ابی واخی
عن الاعشی واخرجه ابن الاثیر
فقال اخبرنا ابو الفضل المنصور بن
ابی عبد الله الطبری باسناده الی
ابی یعلی احمد بن علی بن المثنی
قال حدثنا المقدمی قال حدثنا
ابو معشر یوسف عن یزید قال
حدثنی صدقة بن طیسلة قال
حدثنی معوذة بن ثعلبة المازنی
قال حدثنی الاعشی المازنی قال
اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فذکر القصة
وهکذا سواء اخرجه محمد بن سعد فی
الطبقات فی ترجمة الاعشی قال
اخبرنا ابراهیم بن محمد بن عرعرة
ابن البرند القرشی قال اخبرنی یوسف
ابن یزید ابو معشر البراء قال حدثنی
طیسلة المازنی قال حدثنی ابی والحی

بن احمد نے زیادات مسند میں عوف بن کھمس بن
حسن کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں صدقہ
سے وہ طیسلہ سے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے
معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے اور اوس کے بعد اہل قبیلہ
نے کہا اونہوں نے کہ حدیث بیان کی ہم سے اعشی
نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی خدمت میں الحدیث
اور روایت کی گئی ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے
ہیں ثعلبہ بن معوذہ سے وہ اعشی سے اور روایت
ہے صدقہ سے وہ روایت کرتے ہیں بقیہ سے وہ
ثعلبہ سے وہ اعشی سے اور روایت کی اوسنے طیسلہ
بن صدقہ نے کہا حدیث بیان کی مجھہ سے میرے باپ
اور بھائی نے اعشی سے روایت کرکے اور تخریج کی
اس کی ابن اثیر نے پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو الفضل منصور
بن ابی عبد اللہ طبری نے اپنی سند سے جو پہونچتی ہے
ابو یعلی احمد بن علی بن المثنی کی طرف کہا کہ حدیث بیان
کی مجھہ سے مقدمی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے
ابو معشر یوسف نے یزید سے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھہ سے صدقہ بن طیسلہ نے کہا کہ حدیث بیان کی
مجھہ سے معوذہ بن ثعلبہ مازنی نے کہا کہ حدیث
بیان کی مجھہ سے اعشی مازنی نے کہا کہ آیا میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پس ذکر کیا قصہ اور بالکل اسی طرح
تخریج کی ہے اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں اعشی
کے ترجمہ میں کہا کہ خبر دی ہمکو ابراہیم بن محمد بن عرعرہ
بن برند قرشی نے کہا کہ خبر دی مجھے یوسف بن یزید ابو معشر
براء نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے طیسلہ مازنی نے
کہا کہ حدیث بیان کی مجھے میرے باپ اور قبیلہ والوں
نے اعشی بن مازن سے کہا کہ آیا میں رسول اللہ کی

عن اعشے بن مازن قال اتیت النبی صلعم۔ فذکر۔ ثم اسند فقال اخبرنا احمد بن محمد بن انس قال اخبرنا ابو حفص الصیرفی عمرو بن علے قال حدثنی عبید بن عبد الرحمن بن عبید الحنفے قال حدثنی الجنید بن امین بن ذراوۃ بن نضلۃ بن طریف بن نھصل الحرمازی عن ابیہ عن جدہ نضلۃ ان رجلا منھم یقال لہ الاعشی۔ فذکر القصۃ بطولہ۔

خدمت میں۔ پس ذکر کیا۔ پھر سند بیان کی اور کہا کہ خبر دی ہمکو احمد بن محمد بن انس نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو حفص صیرفی عمرو بن علی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے عبید بن عبد الرحمن بن عبید حنفی نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھہ سے جنید بن امین بن ذراوۃ بن نضلہ بن طریف بن نھصل حرمازی نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا نضلہ سے کہ ایک شخص اون میں سے جس کا نام اعشی تہا۔ پس ذکر کیا پورا قصہ۔

ھذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمعدیکرب بن ابرھۃ

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو

ذکر فی مصباح المضئ ولم اجدہ فیما سواہ انہ قال ابن سعد وکتب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لمعدیکرب بن ابرھۃ۔ ان لہ ما اسلم علیہ ارض خولان

افاد ان ارض الحربی یجوز للامام ان یتصرف فیہ ویملکہ غیرہ۔

ذکر کیا ہے مصباح المضئ میں اور نہیں پایا میں نے اوس کے سوا کہ کہا ابن سعد نے اور لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معدیکرب بن ابرہہ کو کہ واسطے اوسکے معاف ہے ارض خولان کی وہ زمین جسپر وہ اسلام لایا ہے۔ **فائدہ** دیا اس فرمان نے اس امر کا کہ حربی کی زمین میں امام کو جائز ہے کہ تصرف کرے اوسمیں اور مالک کرے اور کسیکو

ھذا ما کتبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمعاذ بن جبل رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل رضہ کو

قال الحافظ اخرج ابن السکن والطبرانی من طریق سیف بن عمرو عن سھل ابن یوسف بن سھل عن ابیہ عن عبید بن صخر عن صخر وکان ممن بعثہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مع

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ابن سکن اور طبرانی نے سیف بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو سے وہ سہل بن یوسف بن سہل سے وہ اپنے باپ سے وہ عبید بن صخر سے وہ صخر سے اور تہے یہ اون لوگوں میں جنکو بہیجا تہا رسول اللہ نے عمال یمن کے ہمراہ کہ فرمان

عمال اليمن ان النبي صلے الله عليه وسلم
كتب الى معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه
انى عرفت بلاءك فى الدين والذى من
مالك حتى ركبك الدين وقد
طيبت لك الهدية فان اهدى لك
شئ فاقبله -

قوله فاقبله - هذا يدل على ان
ما اهدى له رضي الله عنه فكان له
حلالا ويرده ما رواه احمد والطبرانى
عن ابى حميد الساعدى قال قال
رسول الله صلے الله عليه وسلم هدايا
العمال غلول - وما روى عن بريدة
مرفوعا من استعملناه على عمل
فرزقناه رزقا فما اخذه بعد فهو
غلول - ولعل الحلة كانت خاصة
لمعاذ رضي الله عنه لمصلحة كانت
عنده صلے الله عليه وسلم فى امره
او الحكم عام لجميع المسلمين و
يؤيد هذا ما رواه ابو داؤد عن
عمر رضي الله عنه - رفعه - اذا
اعطيت شيئا من غير ان تسئل
فكل وتصدق - ويمكن التوفيق
ان فى حديث عمر رضي الله عنه
كانت عمالة للتى رزقها الامام
وقدرها للعاملين والاحاديث
التى فيها النهى محمولة على الهدايا
والتحف والله اعلم -

لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل
رضی اللہ عنہ کی طرف کہ
پہچانا مینے یعنی جانتا ہوں میں مصیبت تیری دین کے
بارہ میں اور وہ جو کہ خرچ ہوا تیرا مال حتی کہ غالب آگیا تجہپر
تیرا دین اور حلال کر دیا ہے مینے تیرے لئے ہدیہ پس اگر
کوئی چیز تجھے ہدیہ دیجاوے تو قبول کر تو اوسکو۔

قولہ فاقبلہ یہ فرمان دلالت کرتا ہے اِس بات پر کہ جو
چیز ہدیہ دیجاوے حضرت معاذ کو تو حلال ہوگی اونکیں
اور رد کرتی ہے اسکو وہ حدیث جو مروی ہے احمد اور
طبرانی سے بروایت ابی حمید ساعدی کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہدیہ لینا عاملوں کا غلول ہی
(یعنی اوس کے حکم میں ہے) اور وہ حدیث جو مروی ہی
بریرہ سے مرفوع کہ جس شخص کو کہ ہم عامل بنادیں اور
اوسکا روزینہ مقرر کریں تو اس کے بعد جو کچھ لیگا وہ غلول
ہے (یعنی اوس کے حکم میں) اور شاید حلت خاص ہو
معاذ رضی اللہ عنہ کے لئے بوجہ کسی مصلحت کے جو
رسول اللہ کے ذہن میں تھی۔ اونکی بابتہ یا حکم حلت کا
عام ہے جمیع مؤمنین کے لئے اور تائید اسکی
وہ حدیث ہے جو مروی ہے عمر رضہ سے۔ مرفوع۔
جبکہ دیا جائے تو کوئی چیز بے مانگے تو کہا اور صدقہ
کر اور ممکن ہے توفیق اِس طور سے کہ حدیث
عمر رضہ کی تو محمول ہو اوس روزینہ پر جو مقرر کرے
امام عاملوں کے لئے۔

اور وہ حدیثیں جس میں وارد ہے نہی محمول ہون تحفوں
اور ہدیون پر واللہ اعلم۔

هذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً لمعاذ بن جبل رضؓ حین توفی ابنہ

یہ نسخہ بھی لکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو جبکہ اونکا بیٹا مرگیا تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو ۔ اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر والھمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واھلنا من مواھب اللہ وعواریہ المستودعۃ متع اللہ بہ فی غبطۃ وسرور وقبضہ منک باجر کثیر ۔ الصلوۃ والرحمۃ والھدی ۔ فان احتبستہ فاصبر ولا یحبط جزعک اجرک فتندم واعلم ان الجزع لا یرد میتا ولا یدفع حزنا وما ھو نازل فکان قد والسلام ۔ ذکرہ فی جامع الزھر وقال اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط ۔ واخرجہ الحاکم فی المستدرک فقال حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ قال اخبرنا الحسین بن عبد اللہ ابن یزید القطان قال حدثنا عمرو ابن بکر السکسکی قال حدثنا مجاشع ابن عمرو الاسدی قال حدثنا اللیث بن سعد عن عاصم بن عمر بن قتادۃ عن محمود بن لبید عن معاذ بن جبل ۔ فذکر الحدیث ۔ وقال

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے (تعزیت نامہ) محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجپر پس حمد بیان کرتا ہوں میں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ اوس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے بعد حمد کے معلوم ہو کہ اللہ تیرا اجر بڑہائے اور تیرے دل میں صبر ڈالے ۔ اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل اللہ کے عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں فائدہ مند کیا اللہ نے ہم کو اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ (یعنی ایسی حالت میں کہ لوگ ہم پر اوسکی وجہ سے رشک کریں) اور لیلیا اوسکو تجہہ سے اجر کثیر کے عیوض (اختیار کر تو) نماز اور رحمت اور ہدایت ۔ پس اگر لیلیا ہے تجہسے اوسکو تو صبر کر اور گہیر لیگا تیرا رنج و غم تیرے ثواب کو پس نادم ہوگا تو ۔ اور جان لے تو کہ رونا دہونا نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ دفع کریگا غم کو اور جو کچہہ کہ ہونیوالا ہے وہ ضرور ہوگا والسلام ذکر کیا ہے اسکو جامع الزہر میں اور کہا کہ تخریج کی ہے اس کی طبرانی نے کبیر اور اوسط میں ۔ اور تخریج کی ہے اس کی حاکم نے مستدرک میں اور کہا حدیث بیان کی ہم سے ابو علی حسین بن علی حافظ نے کہا کہ خبر دی ہمکو حسین بن عبد اللہ بن یزید قطان نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عمرو بن بکر سکسکی نے کہا حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمرو اسدی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پس ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ غریب ہے

غریب حسن الا ان مجاشع بن عمرو لیس من شرط هذا الکتاب واخرجه ابو نعیم فی الحلیة باختلاف یسیر فقال حدثنا ابو علی محمد احمد بن الحسن قال قال احمد بن محمد بن الجعد حدثنا حفص بن عمرو المقری قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن القرشی عن محمد بن سعید عن عبادة بن نسی عن عبد الرحمن بن الغنم قال شهدت مع معاذ بن جبل حین اصیب ولده و وجده علیه فبلغ ذلک النبی صلی الله علیه وسلم فکتب الیه۔

بسم الله الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول الله الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک الله الذی لا اله الا هو اما بعد فاعظم الله لک الاجر والهمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر۔ ان انفسنا واهلینا واموالنا واولادنا من مواهب الله عز وجل الهنیئة وعواریه المستودعة یمتع بها الی اجل معلوم ویقبض لوقت معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی فکان ابنک من مواهب الله الهنیئة وعواریه المستودعة متعک به من غبطة وسرور وقبضه منک باجر کثیر۔ الصلاة والرحمة۔ ان

حسن ہے مگر مجاشع بن عمرو نہیں ہیں اس کتاب کی شرط کے موافق اور تخریج کی اس کی ابونعیم نے حلیہ میں تھوڑے اختلاف سے پس کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو علی محمد احمد بن حسن نے کہا کہ کہا احمد بن محمد بن جعد نے کہ حدیث بیان کی ہم سے حفص بن عمرو مقری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن قرشی نے محمد بن سعید سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے کہ تھا میں معاذ بن جبل کے ہمراہ جبکہ وفات ہوئی اون کے بیٹے کی اور وہ اوس کے غم میں تھے پس خبر پہونچی اس بات کی رسول اللہ کو پس لکھا آپ نے اون کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم تعزیت نامہ ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھ پر میں حمد کرتا ہوں تیری طرف ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی بعد حمد کے پس بڑھائے اللہ تیرا اجر اور ڈالے تیرے دل میں صبر اور توفیق دے ہمکو اور تجھکو شکر کی پس تحقیق ہماری جانیں اور مال اور اہل و اولاد اللہ کے عمدہ عطیات میں سے ہیں اور اوس کی مستعار امانتیں ہیں، فائدہ مند کرتا ہے اوس کے ساتھ وقت مقررہ تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر پھر فرض کی ہم پر شکر کرنا جبکہ عطا کرے اور صبر کرنا جبکہ مبتلا کرے۔ (مصیبت میں) اور تھا تیرا بیٹا اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے۔ فائدہ مند کیا تجھکو اوس کے ساتھ بحالت سرور و غبطہ اور لیلیا اوسکو تجھ سے اجر کثیر کے عوض۔ لازم کر تو اپنے پر صلوۃ اور رحمت۔ اگر صبر کرے تو اور طلب ثواب کرے تو تو نہ

کتاب معاذ تخریج ابو نعیم فی الحلیۃ ۹۹۳

صبرت واحتسبت فلا تجمعن
عليك يا معاذ خصلتين فيحبط لك
اجرك فتندم على ما فاتك فلو قدمت
على ثواب مصيبتك علمت ان المصيبة
قد قصرت في جنب الثواب فينجز
من الله موعده ويذهب اسفك
ماهو نازل فكان قد والسلام۔
وقال ايضا حدثنا مجاشع بن عمر بن
حسان قال حدثنا الليث بن سعد
عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود
ابن لبيد عن معاذ بن جبل انه مات
ابن له فكتب اليه رسول الله صلى
الله عليه وسلم يعزيه بابنه - فكتب له
بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد
رسول الله الى معاذ بن جبل فذكر
مثل حديث محمد بن سعيد عن عبادة
وراوي من حديث ابن جريج عن
ابي الزبير عن جابر نحوه وكل هذه
الروايات ضعيفة لا تثبت فان وفات
ابن معاذ كانت بعد وفات النبي صلى
الله عليه وسلم بسنين وانما كتب اليه
بعض الصحابة فوهم الراوي فنسبها
اليه صلى الله عليه وسلم وكان معاذ
اعظم واجل ان يجزع ويغلبه الجزع
عن الاستسلام بل الصحيح ما رواه
الحارث بن عميرة وابو منيت الجرشي
من الاستسلام واصطبار عند

جمع کر تو اے معاذ اپنے پر دو خصلتیں (یعنی جزع فزع اور عدم
صبر) پس کھو دیگا تو اپنے اجر کو پھر نادم ہوگا اوسپر
جسکو تو نے فوت کر دیا پس اگر تو مطلع ہو جائے اپنی مصیبت
کے ثواب پر تو جان لیگا اس بات کو کہ مصیبت کم ہے
ثواب کے مقابلہ میں۔ پس پورا پائیگا تو اللہ کا وعدہ اور چاہیے
کر جاتا رہے تیرا غم اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے وہ تو ضرور
ہوگا۔ والسلام۔
اور یہی کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے مجاشع بن عمر بن حسان
نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے لیث بن سعد نے عاصم
بن عمر بن قتادہ سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں محمود بن لبید سے وہ معاذ بن جبل سے کہ اوسکا ایک
بیٹا مر گیا پس لکھا رسول اللہ نے اونکو نامہ جس میں تعزیت
کرتے تھے اون کے بیٹے کی پس لکھا رسول اللہ نے اونکے لیے
بسم اللہ الرحمن الرحیم (تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ
کی طرف سے معاذ بن جبل کی طرف۔ پس ذکر کی مثل حدیث
محمد بن سعید کے وہ روایت کرتے ہیں عبادہ سے اور
روایت کی حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی زبیر سے وہ جابر سے مثل اس کے اور یہ سب روایتیں
ضعیف ہیں ثابت نہیں ہیں۔ اس وجہ سے کہ وفات
ابن معاذ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند سالوں
بعد ہوئی ہے۔ ولکھا اوس کی طرف بعض صحابہ نے پس
وہم کیا راوی نے اور نسبت کر دی اوس کی رسول اللہ
کی طرف اور تھے معاذ اعظم اور اجل اس امر سے
کہ جزع فزع کرتے اور اون کے اسلام پر غالب
ہو جاتی جزع فزع۔ بل صحیح وہ ہے جسکو روایت کیا
ہے حارث بن عمیرہ نے اور ابو منیت جرشی نے اون
کا اسلام اور اونکا صبر اون کے بیٹے کے مرتے وقت

وفات ابنه ولا يعلم لمعاذ غيبة فى حياته صلے الله عليه وسلم الا الى اليمن فقدم بعد وفاته صلے الله عليه وسلم۔ وليس محمد بن سعيد ولا مجاشع ممن يعتمد رواياتهما ومفاريدهما انتهى كلام ابو نعيم۔ وذكره ابن الجوزى فى الموضوعات فى باب التعزية فقال اخبرنا ابو غالب محمد بن الحسن الماوردى وابو سعد احمد بن محمد البغدادى قالا اخبرنا المطهر بن عبد الواحد قال اخبرنا ابو جعفر بن المرزبان قال اخبرنا محمد بن ابراهيم الحروری قال حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن بن غنم قال اصيب معاذ بولده فذكر مثل حديث ابو نعيم بلفظه۔ وقال هذا حديث موضوع ومحمد سعيد هو الكذاب الوضاع الذى صلب فى الزندقة وقد ذكرت القدح فيه فى مواضع۔ وقد روى هذا الحديث المجاشع عن عمرو عن عمرو بن حسان عن الليث عن عاصم بن محمد عن محمود بن لبيد عن معاذ مثله۔ قال ابن حبان يضع الحديث لا يحل ذكره الا بالقدح وقد رواه اسحق من بنجيب عن عطاء عن ابن عباس قال كتب رسول الله الى معاذ وهو باليمن۔ من محمد رسول الله الى معاذ فذكر نحوه مختصرا۔ وقال

اور نہیں معلوم ہوتا معاذ کا علحدہ رہنا رسول اللہ کی زندگی میں آپ کی خدمت سے مگر یمن کی طرف پس آئے وہاں سے بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور محمد بن سعید اور مجاشع اون لوگوں میں نہیں ہیں جن کی روایتیں اور مفاریدقابل اعتماد ہوں۔ ختم ہوا کلام ابونعیم کا۔ اور ذکر کیا اسکو ابن جوزی نے موضوعات میں باب تعزیہ میں پس کہا کہ خبر دی ہمکو ابو غالب محمد بن حسن ماوردی اور ابو سعد احمد بن محمد بغدادی نے کہا اون دونو نے کہ خبر دی ہمکو مطہر بن عبد الواحد نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو جعفر بن مرزبان نے کہا کہ خبر دی ہمکو محمد بن ابراہیم حروری نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غنم نے کہا کہ وفات ہوئی حضرت معاذ کے بیٹے کی۔ پس ذکر کیا حدیث کو مثل لفظ ابونعیم کے۔ اور کہا کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ اور محمد سعید کذاب وضاع ہے جو سولی دیا گیا ہے زندیق ہونے کی وجہ سے اور ذکر کیا ہے میں نے اس میں اعتراض چند جگہ۔ اور روایت کیا اس حدیث کو مجاشع نے عمر سے وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن حسان سے وہ لیث سے وہ عاصم بن محمد سے وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے مثل اس کے۔ کہا ابن حبان نے کہ وضع کرتا ہے حدیث کو نہیں جائز ہے اوسکا ذکر مگر اعتراض کے ساتھ۔ اور روایت کیا ہے اسکو اسحق نے نجیب سے وہ روایت کرتے ہیں عطاء سے وہ ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ نے نامہ معاذ کی طرف اور وہ یمن میں تھے۔ محمد رسول اللہ کی جانب سے معاذ کی طرف پس ذکر کیا مثل اوس کے مختصر اور کہا کہ اسحق معروف ہے کذب اور حدیث

اسحق معروف بالکذب و وضع الحدیث وکل ھذہ الروایات باطلۃ انما کانت وفاۃ ابن معاذ فی سنۃ الطاعون سنۃ ثمانی عشر بعد موت رسول اللہ بسبع سنین وانما کتب الیہ بعض الصحابۃ تعزیۃ۔ انتھی کلام ابن الجوزی وذکر فی لآلی المصنوعۃ۔ اخرج الخطیب قال اخبرنا ابو القاسم طلحۃ بن علی بن الصقر الکنانی قال حدثنا ابو سلیمان محمد بن الحسین بن علی الحرانی قال حدثنا النعمان بن مدرک قال حدثنا محمد بن بشیر البغدادی قال حدثنا اسحق بن نجیب عن عطاء عن ابن عباس قال کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی معاذ بن جبل وھو والی بالیمن۔

وضع کرنے میں۔ اور یہ سب روایتیں باطل ہیں کیونکہ ابن معاذ کی وفات ہوئی ہے سن طاعون میں جو سنہ ۱۸ ہجری میں رسول اللہ کی وفات کے سات برس بعد آئے اور لکھا تھا یہ اون کو بعض صحابہ نے لغرض تعزیت۔ ختم ہوا کلام ابن جوزی کا۔ اور ذکر کیا ہے لآلی مصنوعہ میں کہ تخریج کی ہے خطیب نے کہا کہ خبر دی ہم کو ابو قاسم طلحہ بن علی بن صقر کنانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے ابو سلیمان محمد بن حسین بن علی حرانی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے نعمان بن مدرک نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے محمد بن بشیر بغدادی نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے اسحق بن نجیب نے عطار سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کی طرف (تعزیت نامہ) اور وہ والی تھے یمن کے۔

من محمد رسول اللہ الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ھو۔ اما بعد فان ابنک فلانا قد توفی فی یوم کذا وکذا فاعظم اللہ لک الاجر والھمک الصبر ورزقک الصبر عند البلاء والشکر عند الرخاء۔ انفسنا واموالنا واھلونا من مواھب اللہ الھنیۃ وعواریہ المستودعۃ یمتعنا بھا الی اجل معدود ویقبضھا لوقت معلوم وحقہ علینا شکرہ اذا ابلانا الصبر فعلیک بتقوی اللہ وحسن العزاء فان الحزن لا یرد میتا ولا یوخر

(تعزیت نامہ ہے) محمد رسول اللہ کیجانب سے معاذ بن جبل کی طرف سلام ہو تجھپر پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ بعد حمد کے پس تحقیق تیرا فلاں لڑکا فلاں روز مرگیا پس بڑہائے اللہ تیرا اجر اور تیرے دل میں صبر ڈالے اور توفیق دے تجھکو بلا پہونچنے کیوقت صبر کرنے کی اور آسائش کے وقت شکر کرنے کی۔ ہماری جانیں اور ہمارے مال اور اہل اللہ کی عمدہ عطیات اور اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں نفع حاصل کراتا ہے اللہ اونسے ہم کو ایک خاص وقت تک اور لے لیتا ہے وقت معین پر۔ اور حق اوسکا ہم پر جبکہ مبتلا کرے ہمکو مصیبت میں صبر کرنا ہے پس لازم کر تو اپنے پر اللہ کا خوف اور اچھی تعزیت اسوجہ سے

اجله وان الاسف لا يرد ما هو نازل
بالعباد قال موضوع واسحق بن نجيح
كذاب انتهى ما قاله الخطيب وقد
اخرج هذا الحديث الامام محمد بن
ابي داؤد الاصبهاني (هو ابو داؤد الظاهري)
في كتاب الزهرة قال حدثنا القاضي
ابراهيم بن العاصم قال حدثنا سليمان
بن عمرو ابو داؤد النخعي عن مهاجر بن
ابي الحسن الشامي عن عبد الرحمن بن
تميم عن معاذ بن جبل - الحديث واخرج
الفقيه ابو الليث في تنبيه الغافلين
اسناده من طريق سليمان بن عمرو عن
مجاهد بن الحسن عن عبد الرحمن بن
غنم عن معاذ بن جبل قال مات ابن
لي فكتب الي رسول الله صلى الله عليه وسلم
من محمد رسول الله الي معاذ بن جبل
وساق الحديث بلفظ ابي نعيم واخرج
الوكيع في كتاب الغرا قال حدثني ابو
اسمعيل بن ابراهيم بن الحسن بن علي
بن ابي طالب قال حدثني عمي قال
حدثني اسحق بن جعفر بن محمد (هو
الامام الباقر محمد بن علي بن الحسين) عن
ابيه عن جده ان ابنا لمعاذ بن جبل
هلك فجزع عليه جزعا شديدا فكتب
اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم
اما بعد فان انفسنا واموالنا واهلنا و
اولادنا من مواهب الله الحسنة وعواريه

کہ غم نہیں لوٹائیگا مردہ کو اور نہ موخر کرے گا موت کو اور
افسوس کرنا نہیں رد کرے گا اوس چیز کو جو ہونیوالی ہی
بندوں کے ساتھ کہا موضوع ہے اور اسحق بن نجیح کذاب
ہے ختم ہوا قول خطیب . اور تخریج کی ہے اس کی امام محمد
بن ابو داؤد اصبہانی نے (یعنی ابو داؤد ظاہری) کتاب
الزہرہ میں کہا حدیث بیان کی ہم سے قاضی ابراہیم
بن عاصم نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے سلیمان بن عمرو
ابو داؤد نخعی نے مہاجر بن ابی حسن شامی سے روایت کرکے
وہ روایت کرتے ہیں عبد الرحمن بن تمیم سے وہ معاذ
بن جبل سے . الحدیث . اور تخریج کی ہے فقیہ ابو اللیث
نے تنبیہ الغافلین میں سند بیان کی ہے اس کی سلیمان
بن عمرو کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں مجاہد بن
حسن سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے
کہا کہ مرگیا میرا بیٹا پس لکھا نامہ میری طرف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد رسول اللہ کی جانب سے
معاذ بن جبل کی طرف . اور بیان کی حدیث بلفظ ابونعیم
اور تخریج کی ہے وکیع نے کتاب الغرا میں کہا کہ حدیث
بیان کی مجھ سے ابو اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن علی
بن ابی طالب نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے میرے
چچا نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے اسحق بن جعفر بن محمد
نے (یعنی امام باقر محمد بن علی بن حسین ہیں) اپنے باپ سے
روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہ
معاذ بن جبل کا ایک لڑکا مرگیا جس پر آپ نے بہت غم
کیا پس لکھا اونکی طرف (تعزیت نامہ) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بعد حمد کے پس تحقیق ہماری جانیں اور
ہمارے مال اور اہل اور اولاد اللہ کی عمدہ عطیات اور
اوس کی مستعار امانتوں میں سے ہیں . الحدیث .

المستودعة - الحديث **تفصيل الكلام**
والحاصل - ان هذا الحديث مروی
عن عدة من الصحابة منهم معاذ بن جبل
وابن عباس وجابر وعبد الرحمن بن غنم
رضی الله عنهم - فاما رواية معاذ فمن
طريق مجاشع عن الليث عن عاصم عن
محمود بن لبيد عن معاذ - وهذا عند
ابی نعيم والحاكم - ومن طريق سليمان
ابن عمرو النخعی عن مجاهد عن عبد الرحمن
ابن غنم عن معاذ بن جبل عند ابی الليث
السمرقندی - واما رواية ابن عباس
فمن طريق اسحق بن نجيح عن عطاء عن
ابن عباس عند الخطيب واما رواية
جابر فمن طريق ابن جريج عن ابی الزبير
عن جابر عند ابی نعيم - واما رواية عبد
الرحمن بن غنم فمن طريق محمد بن
سعيد عن عبادة بن نسی عن عبد
الرحمن بن غنم - فرواية معاذ قال ابن
الجوزی موضوع لكون راويه محمد بن
سعيد وضاعا ورواية ابن عباس قال
ايضا موضوع لكون راويه اسحق وضاعا
ورواية جابر فضعفه ايضا ابن الجوزی
وابو نعيم لكون وفات ابن معاذ بعد
وفات النبی صلے الله عليه وسلم و
رواية ابن غنم فلكونه من رواية محمد
ابن سعيد الوضاع - **اقول** - له شاهد
حسن وهو طريق اهل البيت عند

تفصیل کلام اور خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ یہ حدیث
مروی ہے چند صحابہ سے جن میں سے معاذ بن جبل
اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور عبد الرحمنؓ بن غنم ہیں۔
لیکن روایت حضرت معاذ کی پس مروی ہے بطریق
مجاشع وہ روایت کرتے ہیں لیث سے وہ عاصم سے
وہ محمود بن لبید سے وہ معاذ سے۔ اور یہ سند ہے
ابی نعیم اور حاکم کے نزدیک۔ اور مروی ہے بطریق
سلیمان بن عمرو النخعی وہ روایت کرتے ہیں مجاہد سے وہ
عبد الرحمن بن غنم سے وہ معاذ بن جبل سے یہ سند ہے
ابو لیث سمرقندی کے نزدیک۔
لیکن روایت ابن عباس کی پس مروی ہے بطریق اسحق
بن نجیح وہ روایت کرتے ہیں عطار سے وہ ابن عباس سے
خطیب کے نزدیک لیکن روایت جابر پس ابی نعیم کے
نزدیک مروی ہے بطریق ابن جریج وہ روایت کرتے
ہیں ابی زبیر سے وہ جابر سے لیکن روایت عبد الرحمن
بن غنم کی پس مروی ہے بطریق محمد بن سعید وہ روایت کرتے
ہیں عبادہ بن نسی سے وہ عبد الرحمن بن غنم سے پس روایت
حضرت معاذ کی تو کہا ابن جوزی نے کہ موضوع ہے
بوجہ ہونے اون کے راوی محمد بن سعید کے واضع۔ اور
روایت ابن عباسؓ کی بھی موضوع ہے بوجہ ہونے
اوس کے راوی اسحق کے واضع الحدیث اور روایت حضرت
جابر کی پس تضعیف کی ہے اوس کی بھی ابن جوزی اور
ابو نعیم نے اِس وجہ سے کہ حضرت معاذ کے بیٹے کی وفات
رسول اللہ کی وفات کے بعد ہوئی ہے اور روایت
عبد الرحمن بن غنم کی ضعیف ہے بوجہ ہونے اوس کے
راوی محمد بن سعید کے واضع کہتا ہوں میں کہ اِس
حدیث کے لئے شاہد ہے حسن اور وہ طریقہ اہل بیت کا

كما رويناه وقد افاد ان للحديث اصلا لان الامام باقر ثقة مكثر في رواية الحديث تابعي يروي عن جابر وابن عمر وابي سعيد وغيرهم من الصحابة و زمانه مقدم على عهد الوضاعين المذكورين فروايته يدل على ان الحديث قد وجد قبل زمان الوضاعين واما ما قال ابن الجوزي وابو نعيم ان وفات ابن معاذ انما كان بعد النبي صلى الله عليه وسلم فيمكن ان ابن معاذ الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم كان غير ابن معاذ الذي عزى فيه النبي صلى الله عليه وسلم فانه لم يسم في حديث التعزية ذلك الابن المسمى وقد صرح فيما سبق من الروايات ان ذلك وقع حين كون معاذ باليمن في عهده صلى الله عليه وسلم واما الذي توفي بعد النبي صلى الله عليه وسلم فهو عبد الرحمن ابن معاذ توفي مطعونا مع معاذ والله اعلم

وکیع کے نزدیک جیسیکہ ہم نے روایت کیا اور فائدہ دیا اوس نے اِس امر کا کہ اِس حدیث کی اصل ضرور ہے اِس لئے کہ امام باقر ثقہ ہیں کثرت سے حدیث کی روایت کرتے ہیں تابعی ہیں روایت کرتے ہیں حضرت جابر۔ ابن عمر اور ابی سعید وغیرہ سے اور اون کا زمانہ اون واضعین حدیث کے زمانہ سے متقدم ہے جنکا ذکر کیا گیا پس اون کی روایت دلالت کرتی ہے اِس بات پر کہ اِس حدیث کا وجود وضاعین کے زمانہ سے اول ہی تہا لیکن جو کچہہ کہ کہا ہی ابن جوزی اور ابو نعیم نے کہ وفات ابن معاذ کی بعد وفات رسول اللہ کے ہوئی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ ممکن ہے کہ وہ معاذ کے بیٹے جو رسول اللہ کے بعد مرے ہیں وہ دوسرے ہوں اون بیٹے جن کے بارہ میں رسول اللہ نے تعزیت لکہی کیونکہ حدیث تعزیت میں آپ نے اونکا نام نہیں لیا ہے اور مذکورہ روایات میں تصریح کر دیگئی ہے کہ یہ قصہ اوس وقت کا ہے جبکہ رسول اللہ کے زمانہ میں حضرت معاذ یمن میں تہے لیکن آپ کے وہ صاحبزادے جنکا انتقال رسول اللہ کے بعد ہوا ہے اونکا نام عبد الرحمن بن معاذ ہے جو طاعون زدہ ہوکر حضرت معاذ کے ساتھ مرے ہیں۔ واللہ اعلم

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى المقوقس عظيم القبط صاحب مصر

وہ فرمان جو رسول اللہ نے لکہا مقوقس سردار قبط حاکم مصر کو

ذكر صاحب مصباح المضي ناقلا عن كتاب فتوح المصر والمغرب لابي القاسم عبد الرحمن بن عبد الله القرشي المصري صاحب الشافعي قال لما كانت سنة ست من مهاجر رسول الله ورجع من

صاحب مصباح المضی نے کتاب فتوح المصر والشام سے جو ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قرشی مصری شاگرد امام شافعی کی تصنیف ہے نقل کرکے لکہا ہے کہ جبکہ سنہ ۶ ہجری شروع ہوا اور رسول اللہ حدیبیہ سے لوٹے تو آپ نے قاصد بہیجے بادشاہوں کی طرف پہر کہاہی

الحدیبیۃ بعث الی الملوك ثم قال حدثنا ابن مردویہ قال حدثنا عبد اللہ بن وھب قال اخبرنی یونس بن یزید عن ابن شھاب قال حدثنی عبد الرحمن بن عبد القاری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام ذات یوم علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال اما بعد فانی ارید ان ابعث بعضکم الی ملوك العجم فلا تختلفوا علی کما اختلفت بنو اسرائیل علی عیسیٰ قال المھاجرون یا رسول اللہ واللہ لا نختلف علیك فی شئ ابدا فمرنا وابعثنا فبعث حاطب ابن ابی بلتعۃ الی مقوقس بکتابہ قال الحافظ اسم المقوقس جریج (مصغرا) ابن مینا - ونسخۃ الکتاب ھکذا - من محمد رسول اللہ وفی روایۃ عبد اللہ ورسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوك بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتیك اللہ اجرك مرتین فان تولیت فعلیك اثم القبط - یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ - فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ -

فمضی حاطب بکتابہ صلی اللہ علیہ وسلم ولما انتھی الی اسکندریۃ وجد المقوقس

کہ حدیث بیان کی ہم سے ابن مردویہ نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عبد اللہ بن وہب نے کہا کہ خبر دی مجھکو یونس بن یزید نے ابن شہاب سے روایت کرکے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عبد الرحمن بن عبد القاری نے کہ رسول اللہ ایک روز منبر پر کھڑے ہوئے پس اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا کہ میرا ارادہ ہے کہ تم میں سے بعض کو ملوک عجم کی طرف بھیجوں پس مت اختلاف کرنا مجھپر جیسے کہ اختلاف کیا بنی اسرائیل نے عیسیٰ پر کہا مہاجرین نے کہ یا رسول اللہ قسم اللہ کی کہ نہیں اختلاف کرینگے ہم آپ پر کسی امر میں کبھی پس حکم دیجئے ہم کو اور بھیجئے ہم کو پس بھیجا حاطب بن ابی بلتعہ کو مقوقس کی طرف اپنا فرمان لیکر

کہا حافظ نے کہ مقوقس کا نام جریج (بوزن تصغیر) ابن مینا تھا۔ اور نسخہ فرمان کا یہ ہے کہ۔

(فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول کی جانب سے مقوقس سردار قبط کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی بعد حمد پس تحقیق بلاتا ہوں میں تجھکو دعوت اسلام کی طرف اسلام لے آ سلامت رہیگا دیگا تجھکو اللہ دوہرا ثواب پس اگر انکار کرے گا تو تجھی پر ہوگا گناہ گروہ قبط کا۔ اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بنا دیں اوس کے ساتھ کسی کو اور نہ بنا دیں آپس میں بعض بعض کو رب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تو کہہ دو تم کہ گواہ رہو اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس گئے حاطب رسول اللہ کا فرمان لیکر اور جب اسکندریہ پہونچے تو پایا مقوقس کو ایک [illegible] میں جو دریا کے رخ

فی مجلس مشرف علی البحر فرکب سفینۃً وحاذی مجلسہ واشار بالکتاب الیہ فامر باحضارہ بین یدیہ فلما جیئ بہ دفع الیہ الکتاب فقرأہ وقال ما منعہ ان کان نبیا ان یدعو علی من خالفہ فیسلط علیہ فقال حاطب ما منع عیسی ان یدعو علی من خالفہ ان یسلط علیہ فسکت فقال حاطب انہ کان قبلک رجل یزعم انہ رب الاعلی فاخذہ اللہ نکال الاخرۃ والاولی فاعتبر بغیرک ولا یعتبر غیرک بک۔ قال ان لنا دینا لن ندعہ الا لما ھو خیر منہ فقال حاطب ندعوک الی دین اللہ وھو الاسلام الکافی بہ اللہ فان ھذا النبی دعا الناس فکان اشدھم قریش واعداھم لہ یھود واقرب منہ النصاری ولعمری ما بشارۃ موسی بعیسی الا کبشارۃ عیسی بمحمد وما دعائنا ایاک الی القرآن الا کدعائک اھل التوراۃ الی الانجیل وکل نبی ادرک قوما فھم من امتہ علیہم ان یطیعوہ وانت ممن ادرک ھذا النبی ولسنا ننہاک من دین المسیح ولکن نامرک بہ فقال المقوقس انی نظرت فی امر ھذا النبی فوجدتہ لا یامر بمزھود فیہ ولا ینہی عن مرغوب فیہ ولم اجدہ بالساحر الضال ولا الکاھن الکاذب ووجدت معہ اٰیۃ النبوۃ باخراج الخباء

پر تھا پس سوار ہوئے کشتی میں اور اوس کے مقابل ہوئے اور اشارہ کیا اوس کی طرف نامۂ مبارک کا پس حکم دیا ان کے حاضر کرنے کا پس جبکہ یہ وہاں لیجائے گئے تو دیا اوسکو فرمان پس پڑھا اوسکو اور کہا کہ اگر وہ نبی ہیں تو کونسی بات منع کرتی ہے اونکو کہ اپنے مخالفوں کے لئے بددعا کریں پس مسلط ہوجائیں اونپر تو کہا حاطب نے کہ کس چیز نے منع کیا تھا عیسیٰ علیہ السلام کو کہ بددعا کرتے آپ اپنے مخالفوں پر پس مسلط ہوجاتے اونپر پس چپ ہوگیا تو کہا حاطب نے کہ تجھسے پہلے ایک شخص تھا جو گمان کرتا تھا کہ وہ معبود اعلیٰ ہے پس پکڑ لیا اوسکو اللہ نے آخرت کے عذاب میں پس عبرت حاصل کر تو غیر سے اور موقع مت دے اس بات کا کہ کوئی اور عبرت حاصل کرے تجھ سے۔ کہا کہ ہمارا دین ہے جسکو ہم نہیں چھوڑینگے مگر اوس سے بہتر کے عوض تو کہا حاطب نے کہ بلاتے ہیں ہم تجھکو اللہ کے دین کی طرف جو اسلام ہی مددگار ہے اوسکا اللہ پس تحقیق اس نبی نے بلایا لوگوں کو پس تھے سب سے زائد سخت قریش اور اوس کے سب سے زائد دشمن یہود اور سب سے زائد مائل اون کی طرف نصاریٰ اور قسم میری عمر کی کہ نہیں ہے بشارت دینا موسیٰ کا عیسیٰ کی بابت مگر کہ مثل بشارت عیسیٰ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور دعوت ہماری تجھکو قرآن کی طرف ایسی ہی ہے جیسی کہ دعوت تیری اہل توراۃ کو انجیل کی طرف اور جو نبی کہ پالے زمانہ کسی قوم کا پس وہ اوس کی امت میں ہوتی ہے واجب ہے اونپر اطاعت اوس کی اور تو اون لوگوں میں سے ہے جنہوں نے کہ پالیا ہے زمانہ اس نبی کا اور نہیں منع کرتے ہم تجھکو مسیح کے دین سے بلکہ حکم دیتے ہیں اوسکا پس کہا مقوقس نے کہ غور کیا میں نے اس نبی کے امر میں پس پایا

والاخبار بالنجوے وسانظر اى الاخبار
الواردة عليه بالنبوة واخذ كتاب
النبي صلى الله عليه وسلم فجعله فى حقة
من عاج ودفعه لجارية له ثم دعا كاتبا
له يكتب بالعربية فكتب جوابه نسخته

کتاب المقوقس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم لمحمد بن
عبد الله من المقوقس عظيم القبط
سلام عليك اما بعد فقد قرأت كتابك
وفهمت ماذكرت فيه وماتدعو اليه
وقد علمت ان نبيا قد بقي وكنت اظن
ان يخرج من الشام وقد اكرمت رسولك
وبعثت اليك بجاريتين لهما مكان
من القبط عظيم وكسوة واهديت
اليك بغلة لتركبها والسلام
هكذا نقله فى زاد المعاد وسيرة
المحمدية وذكره صاحب المواهب
ايضا وذكر ايضا صاحب المصباح
بلفظ اخر فقال روى الواقدى بسنده
عن حميد الطويل يرفعه الى ابن
اسحق قال لما هاجر رسول الله الى
المدينة كتب الى ملوك الارض منهم
المقوقس ملك المصر وكتبه ابوبكر نسخته

کتاب الی مقوقس مصر بروایۃ الواقدی

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد
رسول الله الى صاحب مصر اما بعد
فان الله ارسلنى رسولا وانزل على
قرآنا وامرنى بالاعذار والانذار
ومقاتلة الكفار حتى يدينوا بديني ويدخل

مینے کہ نہیں حکم کرتا وہ بُری باتوں کا اور نہیں منع کرتا پسندیدہ
کاموں سے اور نہیں پایا مینے اوسکو ساحر گمراہ اور نہ
کاہن جھوٹا اور دیکھا پایا مینے اسکے پاس علامت نبوت بذریعہ اخبار کے
اور پھر غور کرونگا میں یعنی اون خبروں پر جو وارد ہوئی
ہیں اونکی نبوت کے بارہ میں اور لیلیا فرمان رسول اللہ
کا اور اوسکو ایک ہاتھی دانت کے ڈبہ میں بند کر کے اپنی
چھوکری کو دیدیا پھر اپنے عربی لکھنے والے منشی کو بلایا پس
لکھا اوسکا جواب۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم (یہ خط ہے) محمد بن عبد اللہ کے
لیئے مقوقس سردار قبط کیجانب سے سلام ہو آپ پر بعد اس کے
پس پڑھا مینے آپ کا خط اور سمجھا مینے اوسکو جسکا آپنے اوسمیں ذکر
کیا ہے اور جسکی طرف آپنے دعوت کی ہے اور میں جانتا ہوں
کہ ایک نبی باقی رہگیا ہے مجھے خیال تہا کہ وہ شام میں پیدا
ہوگا اور اکرام کیا مینے آپکے قاصد کا اور بھیجتا ہوں میں آپکو دو
چھوکریاں جنکا بڑا مرتبہ قبط میں اور لباس اور ہدیہ دیا مینے آپکو
ایک خچر تاکہ آپ اوسپر سوار ہوں۔ والسلام۔
اسی طرح نقل کیا ہے اوسکو زاد المعاد اور سیرۃ محمدیہ میں اور
ذکر کیا ہے اسکو صاحب مواہب نے بھی۔ اور ذکر کیا ہے اسکو
صاحب المصباح نے دوسرے لفظوں کے ساتھ پس کہا
کہ روایت کی ہے واقدی نے اپنی سند سے حمید طویل سے مرفوع
کرتے ہیں وہ ابن اسحق کیطرف کہا کہ جبکہ ہجرت کی رسول اللہ نے
مدینہ کیطرف تو فرمان لکھے بادشاہوں کیطرف اونمیں سے
مقوقس بادشاہ مصر ہے اور لکھا تہا اسکو ابوبکر نے نسخہ اوسکا یہ ہے
کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کیجانب
سے حاکم مصر کیجانب۔ بعد حمد کے (معلوم ہو کہ) تحقیق اللہ نے
بھیجا ہے مجھے رسول بناکر اور اتارا ہے مجھپر قرآن اور حکم دیا ہے مجھے
حجت قائم کرنے اور ڈرانیکا اور کفار سے لڑنیکا یہانتک کہ وہ میرا دین اختیار

الناس فی ملتی وقد دعوتک الی
الاقرار بوحدانیتہ فان فعلت
سعدت وان ابیت شقیت والسلام
یدل کتاب المقوقس علی ان
یجوز قبول الهدیة من الکافر لان
النبی صلی الله علیه وسلم قبل وقد
ورد ذلک فی احادیث الکثیرة الصحیحة
الشهیرة دیعارضها ما روی عن
عیاض بن حمار انه اهدی للنبی
صلی الله علیه وسلم هدیة او ناقة
فقال صلی الله علیه وسلم اسلمت
قال لا قال انی نهیت عن زبد المشرکین
وکذا ما روی ان عامر بن مالک الذی
یدعی ملاعب الاسنة قدم علی رسول
الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرک
فاهدی له فقال انی لا اقبل هدایة
مشرک رواه موسی بن عقبة فی
المغازی قال الخطابی یشبه ان یکون
هذا منسوخا لانه صلی الله علیه وسلم
قبل هدیة غیر واحد من المشرکین
وقیل انما ردها لیغیظه فیحمله ذلک علی
الاسلام وقیل ردها لان الهدیة
موضعها من القلب ولا یجوز ان یمیل
الیه بقلبه فردها قطعا لسبب المیل
ولیس هذا منافیا بقبول هدیة النجاشی
واکیدر دومة والمقوقس لانهم اهل
کتاب کذا فی النهایة وجمع الطبری

کریں اور داخل ہوں لوگ میرے مذہب میں اور بلاتا
ہوں میں تجھے اللہ کی وحدانیت کے اقرار کی طرف پس اگر
قبول کیا تو نے سعادت حاصل کریگا تو اور اگر انکار کیا تو نے
تو شقی ہوگا والسلام۔ اور دلالت کرتا ہے یہ خط
اس امر پر کہ جائز ہے کافر کا ہدیہ قبول کرنا اس وجہ سے
کہ رسول اللہ نے اوسکو قبول کیا اور آیا ہے یہ بہت
سی صحیح حدیثوں میں۔
اور مخالف ہے اسکے وہ جو روایت ہے عیاض بن حمار
سے کہ اونہوں نے ہدیہ دیا رسول اللہ کو پس فرمایا
رسول اللہ نے کہ تو اسلام لے آیا ہے جواب دیا
کہ نہیں تو فرمایا کہ میں منع کیا گیا ہوں کفار کے ہدیوں
سے اور اسیطرح ہے کہ وہ جو روایت کی گئی ہے کہ عامر
بن مالک جنکو ملاعب الاسنہ بھی کہا جاتا تھا رسول اللہ
کے پاس آئے وہ مشرک تھے پس ہدیہ دیا آپ کو آپ
نے فرمایا کہ نہیں قبول کرتا میں ہدیہ مشرک کا۔ روایت
کیا اسکو موسی بن عقبہ نے مغازی میں کہا خطابی نے
کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ منسوخ ہے کیونکہ قبول کیا ہے
رسول اللہ نے بہت سے مشرکین کا ہدیہ اور بعض
نے کہا کہ رد کیا اوسکو تاکہ اس سے وہ اپنی نفس پر غیظ
کہائے پس برانگیختہ کرے یہ بات اوسکو اسلام لانے
پر اور بعض نے کہا کہ اوسکو اس وجہ سے رد کیا کہ ہدیہ کی
جگہ دل میں ہوتی ہے اور نہیں جائز ہے کہ مائل ہو کافر
کی طرف اپنے دل سے پس رد کر دیا اوسکو تاکہ قطع
ہو جائے سبب مائل ہونے کا اور یہ منافی نہیں ہے
نجاشی۔ اکیدر اور مقوقس وغیرہ کے ہدیہ کو قبول کرنیکے
کیونکہ وہ اہل کتاب تھے اسیطرح مذکور ہے نہایہ
میں اور جمع کیا ہے طبری نے احادیث کے درمیان

بین الاحادیث فقال الامتناع فیما اهدی له خاصة والقبول فیما اهدی للمسلمین وفیه نظر لان من جملة ادلة الجواز السابقة ما وقعت الهدیة فیه له صلی الله علیه وسلم خاصة وجمع غیره بان الامتناع فی حق من یرید بهدیته التودد والموالاة والقبول فی حق من یرجی بذلك تانیسه وتالیفه علی الاسلام قال الحافظ وهذا اقوی من الذی قبله وقیل یمتنع ذلك لغیره من الامراء ویجوز له خاصة وقال بعضهم ان احادیث الجواز منسوخة بحدیث العیاض عکس ما قاله الخطابی ولا یخفی ان النسخ لا یثبت بمجرد الاحتمال وکذلك الاختصاص وقد اورد البخاری فی صحیحه حدیثا استنبط منه جواز قبول هدیة الوثنی ذکره فی باب قبول الهدیة من المشرکین من کتاب الهبة والهدیة قال الحافظ فی الفتح وفیه فساد قول من حمل رد الهدیة علی الوثنی دون الکتابی وذلك لان الواهب المذکور فی ذلك الحدیث وثنی ؞

ہیں بایں طور کہ واپس کرنا تو ان ہدیوں میں تھا جو خاص آپ کے واسطے ہوتے تھے اور قبول ان میں تھا جو عام مسلمانوں کے لیے تھے اور اس میں اعتراض ہے کیونکہ مذکورہ ادلہ جواز میں وہ صورتیں بھی ہیں کہ ہدیہ دیا گیا ہے خاص رسول اللہ کو اور وہ قبول ہوا اور جمع کیا ہے غیر طبری نے اس طور سے کہ عدم قبول اوس شخص کے حق میں ہے جو ارادہ کرے اپنے ہدیہ سے دوستی اور محبت کا اور قبول اوس شخص کے حق میں ہے کہ امید کی جاوے اس سے اوس کی تالیف اور محبت اسلام، کہا حافظ نے کہ یہ تاویل قوی ہے بہ نسبت سابق کے اور بعض نے کہا کہ منع ہے قبول ہدیہ آپ کے سوا اور امرا کو اور جائز ہے آپکو بالخصوص اور کہا بعض نے کہ جواز کی حدیثیں منسوخ ہیں حضرت عیاض والی حدیث سے برعکس قول خطابی کے اور نہیں پوشیدہ ہے یہ بات کہ نسخ مجرد احتمال سے نہیں ثابت ہوتا اور اسی طرح خصوصیت اور بیان کی ہے بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں ایک حدیث جس سے استنباط کیا ہے بت پرست کے ہدیہ قبول کرنے کا جواز ذکر کیا ہے اوسکو کتاب الہبہ والہدیہ کے باب قبول ہدیۃ المشرکین میں کہا حافظ نے کہ اس میں جواب ہے اوس شخص کے قول کا جس نے محمول کیا ہے رد ہدیہ کو بت پرست کے ہدیہ پر نہ کتابی کے ہدیہ پر کیونکہ ہدیہ دینے والا اس حدیث میں بت پرست ہے ؞

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم للمنذر بن ساوی ملك البحرین

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے منذر بن ساوی بادشاہ بحرین کو

ذکر صاحب المواهب انه قال الواقدی

ذکر کیا صاحب مواہب نے کہ کہا واقدی نے اپنی

باسنادہ عن عکرمة وذکرہ صاحب
مصباح المضی فقال روی صاحب
الھدی المحمدی باسنادہ عن عکرمة
انه قال وجدت کتابا فی کتب ابن
عباس بعد موته فاذا فیه - بعث
رسول الله صلے الله علیه وسلم
العلاء الحضرمی الی المنذر بن
ساوی وکتب الیه کتابا یدعوہ
فیه الی الاسلام ولم اقف علی تفحص

سند سے بروایت عکرمہ اور ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی
نے پس کہا کہ روایت کی صاحب ہدی محمدی نے اپنی سند
سے عکرمہ سے کہ کہا عکرمہ نے کہ پائی میننے ایک تحریر کتب
ابن عباس میں آپ کی وفات کے بعد جس میں لکھا ہوا تھا کہ
بھیجا رسول اللہ نے علاء حضرمی کو منذر بن ساوی کی
طرف اور لکھا اوس کی طرف فرمان کہ بلاتے تھے آپ
اوسکو اسلام کی طرف اور باوجود چند کتابوں میں
تلاش کرنے کے مجھے اِس فرمان کے لفظ نہیں
ملے

فی سندہ کتب ما وجدت هذا الکتاب
بلفظه وهکذا بتغییر لفظ ذکرہ محمد
ابن سعد فی الطبقات فی ترجمة العلاء
قال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثنی
ابوبکر بن عبد الله بن ابی سبرة عن
محمد بن یوسف عن السائب بن
یزید عن العلاء الحضرمی ان رسول
الله صلعم بعثه منصرفه من الجعرانة
الی المنذر بن ساوی معه کتابا
یدعوہ فیه الی الاسلام - انتھی
فلما وصل الکتاب اٰمن وکتب الیه
صلے الله علیه وسلم کتابا نسخته -
اما بعد یا رسول الله فانی قد أتی
کتابك علی اهل البحرین فمنهم من
احب الاسلام واعجبه ودخل فیه
ومنهم من کرهه وبارضی یهود
ومجوس فاحدث الی فی ذلك امرك
فکتب الیه رسول الله صلے الله علیه

پس جبکہ پہونچا اونکو یہ خط تو ایمان لے آئے اور
لکھا رسول اللہ کو خط نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے
یا رسول اللہ میننے سنایا آپ کا فرمان اہل بحرین کو اور
بعض نے اون میں سے دوست رکھا اسلام کو اور
پسند کیا اور داخل ہوگئے اوس میں اور بعض نے
مکروہ جانا - اور میرے ملک میں یہود اور مجوس ہیں
پس اون کی بابت مجھے اپنا حکم دیجئے -
پس لکھا رسول اللہ نے اون کو فرمان اس کے

مکتوب منذر بن ساوی الی رسول اللہ

وسلم كتابا فى جواب ذلك -

بسم الله الرحمن الرحيم - من محمد رسول الله الى المنذر بن ساوى سلام عليك فانى احمد اليك الله الذى لا اله الا هو واشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله اما بعد فانى اذكرك الله عز وجل فانه من ينصح فانما ينصح لنفسه وانه من يطع رسلى ويتبع امرهم فقد اطاعنى ومن نصح لهم فقد نصح لى وان رسلى قد اثنوا عليك خيرا وانى قد شفعتك فى قومك فاترك للمسلمين ما اسلموا عليه وعفوت عن اهل الذنوب فاقبل منهم وانك مهما تصلح فلن نعزلك عن عملك ومن اقام على يهودية او مجوسية فعليه الجزية -

هكذا بهذا اللفظ فى زاد المعاد وفى سيرة المحمدية -

جواب میں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے منذر بن ساوے کی طرف سلام ہو تم پر پس میں حمد کرتا ہوں طرف تمہارے ایسے اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور اس بات کی کہ محمد اللہ کے رسول ہیں بعد اس کے پس یاد دلاتا ہوں میں تجھے اللہ کو کیونکہ جو خیر خواہی کرے پس وہ خیر خواہی کرتا ہے اپنے نفس کی اور تحقیق جو تابعداری کرے میرے قاصدوں کی اور اطاعت کرے اون کے حکم کی پس تحقیق اوس نے اطاعت کی میری اور جس نے خیر خواہی کی اون کی پس اوس نے خیر خواہی کی میری۔ اور میرے قاصدوں نے تیرے اچھے ہونیکی تعریف کی ہے اور مینے تیری قوم کی بابتہ تیری سفارش کو قبول کیا پس چھوڑ دے مسلمانوں کے قبضہ میں وہ جس پر وہ اسلام لائے ہیں اور معاف کیا مینے خطا کاروں کو پس قبول کر تو اونسے اسلام (یا عذر گناہ) اور جبتک کہ تو صلاحیت پر رہیگا تو ہم نہیں معزول کرینگے ہم تجھے تیری حکومت سے اور جو شخص کہ قائم رہیگا اپنی یہودیت یا مجوسیت پر تو اوسپر جزیہ ہے۔ اسیطرح ان ہی لفظوں کے ساتھ زاد المعاد میں اور سیرۃ محمدیہ میں ہے

جواہر المنظم صفحہ

هذا ايضا لمنذر

یہ بھی فرمان ہے بنام منذر

تحفہ ایضاً کتاب المنذر

ذكر الزرقانى بتخريج ابن منده عن زيد بن اسلم عن المنذر بن ساوى ان النبى صلے الله عليه وسلم كتب اليه - ان افرض على كل رجل ليس له ارض اربعة دراهم وعباءة

ذکر کیا زرقانی نے ابن مندہ کی تخریج سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن اسلم سے، وہ منذر بن ساوے سے کہ رسول اللہ نے (فرمان) لکھا اون کی طرف۔ کہ مقرر کرتا ہوں میں ہر اوس شخص پر جس کی زمین نہ ہو چار درہم اور عبا (ٹکس جزیہ)

هكذا ذكره الحافظ في الاصابة۔

اسی طرح ذکر کیا ہے حافظ نے اصابہ میں۔

هذا ايضا ما كتبه لمنذر في مجوس هجر

یہ فرمان بھی لکھا گیا ہے منذر کو مجوس ہجر کے بارہ میں

قال ابن منداة وكان منذر عامل
رسول الله على هجر ذكره الحافظ في
ترجمته فروى انه صلى الله عليه وسلم
كتب اليه لمجوس هجر- اعرض عليهم
الاسلام فان ابوا اخذت منهم
الجزية بان لا تنكح نساءهم ولا توكل
ذبائحهم۔ هكذا ذكره الزرقاني۔

کہا ابن مندہ نے اور تھے منذر عامل رسول اللہ کے
ہجر پر ذکر کیا اسکو حافظ نے اون کے نام کے ذیل میں
پس روایت کی کہ فرمان لکھا اونکو رسول اللہ نے مجوس
ہجر کے بارہ میں کہ پیش کر تو انپر اسلام پس اگر انکار کریں
تو لے تو اونسے جزیہ بایں طور کہ نکاح کیجا دیں اون کی عورتیں
اور نہ کھائی جاویں اون کے ذبح کردہ جانور اسیطرح
ذکر کیا ہے اسکو زرقانی نے۔

هذا ايضا الى المنذر

یہ فرمان بھی منذر کے نام ہے

ذكر الحافظ وابن الاثير انه اخرج
الطبراني من طريق ابي مجلز عن ابي
عبيدة بن عبد الله بن مسعود رض
عن ابيه قال كتب النبي صلى الله
عليه وسلم الى المنذر بن ساوى۔
من صلى صلوتنا واستقبل قبلتنا
واكل ذبيحتنا فذلكم المسلم له ذمة
الله وذمة رسوله۔
قال ابن الاثير اخرجه ابن منداة
وابو نعيم وذكره في المواهب ايضا
هكذا۔ اقول قد حررت في
اول كتاب الذي ذكرت باسمائي
ما وجدت كتابا الذي كتبه رسول

ذکر کیا حافظ اور ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے
ابی مجلز کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ
بن عبد اللہ بن مسعودؓ سے وہ اپنے باپ سے کہ کہا کہ
لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان
منذر بن ساوے کی طرف۔
جس شخص نے کہ ہماری نماز جیسی نماز پڑہی اور ہمارے
قبلہ کی طرف موُنہ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا پس وہ تم سے
مسلمان ہے اوس کے لیے ذمہ ہے اللہ اور اوس کے
رسول کا۔ کہا ابن اثیر نے کہ تخریج کی ہے اس کی ابن مندہ
اور ابو نعیم نے اور ذکر کیا ہے اسکو مواہب میں بھی
اسیطرح۔ کہتا ہوں میں کہ منذر کے نام والے اول فرمان
میں میں لکھہ آیا ہوں کہ نہیں پایا مینے اوس فرمان
کے الفاظ کو جو رسول اللہ نے اونکو دعوت اسلام

الله صلعم اليه يدعوه فيه الى الاسلام ‌ثم فيحتمل ان يكون هو هذا او يؤيد هذا الاتحاد الفاظ كتابه صلى الله عليه وسلم الذى سبق باسم كسرى برواية الخطيب فهو ايضا الدعوة الى الاسلام و لفظه يشبه هذا الكتاب والله اعلم۔

کی بابتہ لکھا تھا پس ممکن ہے کہ یہ فرمان وہی ہو اور تائید اس قول کی رسول اللہ کے اس فرمان کے الفاظ سے ہوتی ہے جو کسریٰ شاہ ایران کے نام بروایت خطیب اوپر گذر چکا کیونکہ وہ بھی دعوت اسلام کی ہی بابت ہے اور اوس کے الفاظ مشابہ ہیں اس فرمان کے واللہ اعلم۔

هذا ايضا المنذر بن ساوى

یہ فرمان بھی لکھا ہے منذر بن ساوی کے نام

ذكر فى مصباح المضىء منه صلى الله عليه وسلم كتابا الى منذر لم يبينه ولم نره فيما سواه من الكتب كيفيته اما بعد فانى بعثت اليك قدامة و ابا هريرة فادفع اليهما ما اجتمع عندك من جزية ارضك والسلام وكتبه ابى۔

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ایک فرمان کا رسول اللہ کی جانب سے بنام منذر جس کی سند نہیں بیان کی اور ہم نے اسکو اوس کے سوا اور کسی کتاب میں دیکھا۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ بعد حمد کے میں بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف قدامہ اور ابوہریرہ کو پس دیدو ان دونوں کو وہ مال جو تمہارے ملک کے جزیہ کا جمع ہو والسلام اور لکھا اسکو ابی نے۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لمهاجر بن امية فى وائل بن حجر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجر بن امیہ کو وائل بن حجر کے بارہ میں

قال الحافظ اخرج الطبرانى من طريق محمد بن حجر بن عبد الجبار بن وائل بن حجر عن عمه سعيد بن عبد الجبار عن ابيه عن امه ام يحيى عن وائل بن حجر قال وفدت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرحب بى وادنى مجلسه فلما اردت الرجوع كتب ثلث كتب كتاب خاص

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے طبرانی نے محمد بن حجر بن عبدالجبار بن وائل بن حجر کے طریقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سعید بن عبدالجبار سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنی ماں ام یحییٰ سے وہ وائل بن حجر سے کہ کہا گیا میں رسول اللہ کی خدمت میں پس خوشی ظاہر کی آپ نے اور مجھے اپنے پاس بٹھایا پس جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو مجھے تین فرمان لکھدیے ایک فرمان خاص میری بابتہ تھا جس میں کہ فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر۔

نقل ایضا الی المنذر بن ساوی

نقل کتاب آخر الی مهاجر بن امیه

بی فضلنے فیه علے قومی - اقول و
منها هذا الکتاب -
بسم الله الرحمن الرحیم من محمد
رسول الله الی المهاجر بن امیة ان
وائلا یستسح (یستشفع) و نوفل
علے الاقیال حیث کانوا من حضرموت الحدیث - هکذا ذکره
ولم اجده فیما سواه و هکذا ذکره
صاحب سیرة المحمدیة بغیر سند -

کہتا ہوں میں کہ ان ہی میں سے یہ فرمان ہے -
بسم اللہ الرحمن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ
کی جانب سے مہاجر بن امیہ کی طرف (بایں مضمون کہ)
وائل کوشش کرے گا (یعنی اسلام میں) (یا وائل نے
میری تابعداری کرلی) اور نوفل سردار ہے اقیال حضرموت پر جہاں وہ ہوں. الحدیث -
اسی طرح ذکر کیا ہے اوسکو اور نہیں پایا میں نے اوسکو
اس کے سوا اور اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو صاحب
سیرۃ محمدیہ نے بے سند -

هذا ما کتبه صلی الله علیه لمهری بن ابیض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے مہری بن ابیض کو

ذکر فی سیرة الشامیة انه قال ابن
سعد انه قدم وفد مهرة علیهم
مهری بن ابیض علے رسول الله صلے
الله علیه وسلم فعرض رسول الله
صلعم علیهم الاسلام فاسلموا و
کتب لهم کتابا نسخته -
بسم الله الرحمن الرحیم هذا کتاب
من محمد رسول الله لمهری بن
الابیض علے من امن به من بنی مهرة
لا یؤکلوا ولا یعرکوا وعلیهم اقامة
شرائع الاسلام فمن بدل بعد
حارب الله ومن امن به فله ذمة
الله و ذمة رسوله - اللقطة مزادة
والسارحة مغداة والنفث الشیبة
والرفث الفسق وکتب محمد بن مسلمة الانصاری

ذکر کیا سیرت شامی میں کہ کہا ابن سعد نے کہ آئے قبیلہ
مہرہ کے ایلچی رسول اللہ کے پاس جن کے امیر مہری
بن ابیض تھے پس پیش کیا اونپر رسول اللہ نے
اسلام پس وہ اسلام لے آئے اور لکھا رسول اللہ نے
اون کو فرمان. جسکا نسخہ یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ
کا مہری بن ابیض کے لئے (بایں مضمون کہ) جو ایمان
لے آویں بنی مہرہ میں سے وہ مراکلت نہ کریں اور
نہ اونسے لڑائی کیجاوے - اور واجب ہے اونپر
قائم رکھنا شرائع اسلام کا پس جس شخص نے کہ بدلا
اس کے بعد پس لڑائی کی اوس نے اللہ سے اور جو
شخص کہ ایمان لایا آپ پر اوس کے لیے ذمہ اللہ کا
ہے اور اوس کے رسول کا. لفظہ توشہ ہے -
(راستہ چلنے والے کے لئے) اور چرنیوالے جانور مغداۃ
ہیں - اور لکھا اسکو محمد بن مسلمہ انصاری نے -

غرائب ما فی هذا الکتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئی ہیں

لا یواکلوا - نہی عن المواکلة وهو ان
یکون لاحد دین علے اٰخر فیهدی الیه
شیئا لیوخره فکان کل منهما یوکل
صاحبه - **لا یعرکوا** - من العرك
ای لا یقاتلوا ومنه المعرکة - **المزادة**
والمزودة - ما یجعل فیه الزاد للسفر
والمراد هنا الزاد - **السارحة** والسارح
والسرح سواء الماشیة - **معداة**
یقال عدی عنه ای تجاوز والمراد
انها عفو یعنی ان مواشیکم التی ترعی
فی المسارح لا یوخذ عنها الزکوة - **قوله**
النفث الشیبة والرفث لفسوق
الشیبة هو سن الشیخوخة من عمر
الانسان والنفث هو کالنفخ وفی
الحدیث ان روح القدس نفث
فی روعی ای اوحی جبرئیل والقی من
النفث ما بفم وهو شبیه بالنفخ وهو
اقل من التفل لان مع التفل شیئا
من الریق ومنه اعوذ بالله من نفخه
ونفثه فسر بالشعر المذموم وفی
الکتاب فسر النفث بالشیبة کانه
اشارة الی ما ورد فی حدیث الاستعاذة
من النفث ان المراد به هو السن الذی
یعرض فیه زوال العقل وسقوط

لا یواکلوا منع کیا گیا ہے مواکلت سے اور وہ یہ ہے
کہ مثلاً کسی کا کسی پر قرض ہو پس وہ یہ بھیجے مقروض قرض
خواہ کو تاکہ کچھ مدت بڑہا دے پس ہر ایک اون میں سے
کھلاتا ہے اپنے صاحب کو **لا یعرکوا** مشتق ہے عرک
سے یعنی نہ لڑیں اور اسی سے ہے معرکہ **المزادة**۔
والمزودة۔ وہ برتن جس میں سفر کے لئے توشہ رکھیں
اور مراد یہاں توشہ ہے۔ **السارحة** اور السارح اور
السرح سب یکساں ہیں یعنی چوپایہ **معداة** بولا جاتا
ہے عدی عنہ یعنی تجاوز کیا اوس سے اور مراد یہ ہے
کہ وہ معاف ہیں یعنی تمہارے وہ مویشی جو بیرون چرتے
ہیں اون کی زکوۃ نہیں لیجاویگی۔ **قوله النفث الشیبة**
والرفث الفسق۔ شیبہ بڑہاپے کا زمانہ ہے انسان
کی عمر میں سے اور نفث مانند معنی نفخ کے ہے حدیث
شریف میں ہے کہ ان روح القدس نفث فی روعی یعنی
وحی کی جبرئیل علیہ السلام نے میرے نفس میں اور موُنہ
سے پہونک دالی اور نفث مشابہ ہے معنی میں نفخ کے
اور وہ تفل سے کم ہے اس وجہ سے کہ تفل میں کچھہ تہوک
بھی آتا ہے یعنے تہتکارنا اور اسی سے ہے حدیث اعوذ باللہ
من نفخه ونفثه۔ اور نفث شعر مذموم کے ساتھہ بھی تفسیر کیے گئے
ہیں اور نامہ مبارک میں نفث کی تفسیر بڑہاپے سے کی گئی
گویا اشارہ ہے اوس حدیث استعاذہ کی طرف جس میں
نفث کا حکم وارد ہے کہ مراد اوس سے وہ عمر ہے
جس میں عقل زائل ہو جاوے اور قویٰ بالکل ساقط
ہو جاویں خدا اللہ پناہ میں رکھے اوس سے اور لفظ شیبہ

القوی اوھو تصحیف الشعر۔ والرفث قال الازھری ھو کل ما یریدہ الرجل من المرأۃ وفی الحدیث فلا یرفث ای لا یفحش فی الکلام فلھذا فسر بالفسق +

غلطی کتابت کی ہے یا وہ لفظ شعر کا ہے اور رفث کے معنے ازہری نے کہے ہیں کہ ہر وہ چیز جو مرد کی مراد عورتوں سے ہوتی ہے حدیث میں ہے فلا یرفث یعنی فاحش کلام نہ بول اسی وجہ سے اسکی تفسیر فسق سے کی گئی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی النجاشی ملك الحبشة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی بادشاہ حبشہ کی طرف

وکتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی النجاشی ذکرہ فی المواھب وقال الزرقانی اخرج الواقدی وروی البیھقی عن ابن اسحٰق ان لفظہ ھکذا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی النجاشی ملك الحبشة امابعد فانی احمد الیك اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الملك القدوس المؤمن المھیمن واشھد ان عیسی بن مریم روح اللہ وکلمتہ القاھا الی مریم البتول الطیبۃ الحصینۃ فحملت بعیسی فخلقہ من روحہ ونفخہ کما خلق اٰدم بیدہ وانی ادعوك الی اللہ وحدہ لا شریك لہ والموالاۃ علی طاعتہ وان تتبعنی وتؤمن بالذی جاءنی فانی رسول اللہ وانی ادعوك وجنودك الی اللہ تعالی وقد بلغت ونصحت فاقبلوا نصیحتی وقد بعثت الیکم ابن عمی جعفرا ومعہ

اور فرمان لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف ذکر کیا اسکو مواہب میں اور کہا زرقانی نے کہ تخریج کی ہے واقدی نے اور روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحٰق سے کہ لفظ اوس کے اس طرح ہیں کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے نجاشی بادشاہ حبشہ کی جانب بعد حمد کے پس تحقیق میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی جو بادشاہ ہے بہت پاک امن دینے والا نگہبان اور گواہی دیتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم روح ہیں اللہ کے اور کلمہ ہیں اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کے جو ممتاز ہیں سب عورتوں سے بے خبر ہیں مردوں سے پس حاملہ ہوئیں وہ عیسیٰ سے پس پیدا کیا اوسکو اپنی روح سے اور اپنی پھونک سے جیسے کہ پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کیطرف جسکا کوئی شریک نہیں ہے اور اوسکی اطاعت کی طرف اور اس بات کی طرف کہ اطاعت کرے تو میری اور ایمان لائے اوس ذات پر جسنے مجھے بھیجا ہے پس تحقیق میں رسول ہوں اللہ کا اور میں بلاتا ہوں تجھے اور تیرے لشکر کو اللہ کیطرف اور تحقیق پہونچا دیا مینے تجھے اور نصیحت کر دی مینے تجھے پس قبول کرو

نفر من المسلمين والسلام على من اتبع الهدى
وبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم
هذا الكتاب مع عمرو بن امية الضمري
فقال النجاشي لما عند ما قرأ الكتاب
اشهد بالله انه النبي الامي الذي
ينتظره اهل الكتاب وان بشارة
موسى براكب الحمار (عيسى) كبشارة
عيسى براكب الجمل (محمد صلى الله
عليه وسلم) وان العيان ليس
باشفى من الخبر عنه ولكن اعواني من
الجيش قليل فانظرني حتى اكثر الاعوان
والين القلوب ثم كتب الى النبي صلى الله
عليه وسلم بجواب كتابه -

كتاب النجاشي الى النبي صلى الله عليه وسلم

بسم الله الرحمن الرحيم - الى محمد رسول
الله من النجاشي اصحمة سلام عليك
يا رسول الله ورحمته وبركات الله
الذي لا اله الا هو الذي هداني
للاسلام اما بعد فقد بلغني كتابك
يا رسول الله فما ذكرت في امر عيسى
فورب السماء والارض ان عيسى
عليه الصلوة والسلام لا يزيد على
ما ذكرت ثفروقا (بضم المثلثة والراء
المهملة ما بين النواة والقشر) انه كما
ذكرت وقد عرفنا ما بعثت به الينا
فاشهد انك رسول الله صادقا مصدقا
وقد بايعتك وبايعت ابن عمك
واسلمت لله رب العالمين وقد بعثت

تم میری نصیحت کو اور بھیجا ہے میں نے تمہاری طرف اپنے
چچا کے بیٹے جعفر کو اور اونکے ہمراہ چند مسلمان اور
سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور بھیجا
رسول اللہ نے یہ فرمان عمرو بن امیہ ضمری کے ہمراہ
پس کہا اونے نجاشی نے جبکہ پڑھا اس فرمان کو کہ گواہ
کرتا ہوں میں اللہ کو کہ یہ وہی نبی امی ہیں جنکا انتظار کرتے
تھے اہل کتاب ۔ اور بشارت موسی علیہ السلام کی
راکب الحمار کے ساتھ مثل بشارت عیسی علیہ السلام کے ہے
راکب الجمل کے ساتھ اور مشاہدہ اوس خبر سے زائد
شافی و کافی نہیں ہے۔ لیکن میرا مددگار لشکر تھوڑا ہے
پس مجھے مہلت دو کہ میں مددگار بڑھالوں اور لوگوں
کے دل نرم کرلوں پھر لکھا رسول اللہ کو آپکے فرمان کا
جواب ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم خط ہے محمد رسول اللہ کی
جانب نجاشی اصحمہ کی طرف سے سلام ہو آپ پر یا رسول اللہ
اور رحمت اور برکتیں ایسے اللہ کی کہ نہیں کوئی معبود مگر
وہی جس نے ہدایت کی مجھے اسلام کی۔ بعد حمد کے پس
پہونچا میرے پاس آپ کا فرمان یا رسول اللہ پس جو کچھ
کہ ذکر کیا آپ نے عیسی علیہ السلام کے بارہ میں پس قسم
رب سموات والارض کی کہ عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نہیں
زائد کرتے تھے اسپر مقدار ثفروق کی بھی (ثفروق بضم ثا
مثلثہ و را مہملہ وہ جھلی جو گٹھلی اور چھال کے درمیان ہوتی ہے)
وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ آپ نے بیان کیا اور پہچانا ہم نے
اون امور کو جو آپ نے ہماری طرف بھیجے پس گواہی دیتا
ہوں میں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں سچے اور تصدیق
کیے گئے۔ اور بیعت کی میں نے آپ سے اور آپکے چچا کے بیٹے
سے اور اسلام لایا میں اللہ کیواسطے جو پالنے والا ہے تمام عالم

اليك بابني وان شئت اتيتك بنفسي فعلت فاني اشهد ان ماتقول حق والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وهذا اصحمة الذي هاجر اليه المسلمون في رجب سنة خمس من الهجرة وبعث صلى الله عليه وسلم اليه عمرو بن امية بهذا الكتاب فاسلم كما صرحت سنة ست على يد جعفر و توفي في رجب سنة تسع من الهجرة ونعاه النبي صلى الله عليه وسلم يوم توفي وصلى عليه بالمدينة۔

کا اور بھیجا ہے میں نے آپ کی طرف اپنے بیٹے کو اور اگر آپ چاہیں گے تو میں خود آؤں گا اِس وجہ سے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ سچ ہے اور سلام ہو آپ پر اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اوس کی۔ اور یہ وہ اصحمہ ہے جس کی طرف ہجرت کی مسلمانوں نے رجب سنہ ۵ ہجری میں اور بھیجا رسول اللہ نے اون کی طرف عمرو بن امیہ کو یہ فرمان لیکر پس اسلام لایا وہ جیسیکہ صراحت کی میں نے سنہ ۶ میں حضرت جعفر کے ہاتھ پر اور وفات پائی رجب سنہ ۹ ہجری میں اور رسول اللہ نے انکی موت کی خبر دی جس روز کہ انکا انتقال ہوا اور نماز جنازہ پڑھی انپر مدینہ میں *

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم الى النجاشي وهذا غير النجاشي الذي ذكرت

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے نجاشی کی طرف دیا اوس کے علاوہ دوسرا نجاشی ہی جسکا ذکر کیا گیا

روى البيهقي عن ابن اسحق انه قال هذا الكتاب من النبي صلى الله عليه وسلم الى النجاشي الاصحم عظيم الحبشة سلام على من اتبع الهدى وامن بالله ورسوله وشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له لم يتخذ صاحبة ولا ولدا وان محمدا عبده ورسوله وادعوك بدعاية الله فاني انا رسوله فاسلم تسلم يا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون الله - فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون

روایت کی ہے بیہقی نے ابن اسحق سے کہ اونہوں نے کہا کہ یہ فرمان ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم سردار حبشہ کی جانب۔ سلام ہو اوس شخص پر جو پیروی کرے ہدایت کی اور ایمان لائے اللہ اور اوس کے رسول پر اور گواہی دی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ جو اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے نہ اوس نے کسی کو بیوی بنایا اور نہ اوسکا کوئی بیٹا ہے اور گواہی دی اس بات کی کہ محمد اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں۔ بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اللہ کی جانب پس تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں اسلام لے آ تو سلامت رہیگا اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کیطرف جو برابر ہے ہمارے اور تمہارے درمیان یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک کریں ہم اوس کے ساتھ کسیکو اور نہ بنائے ہم میں سے بعض بعض کو خدا اللہ کے

فان ابيت فعليك اثم النصارى من قومك
تنبيه - ماورد فى الكتاب من اسم
النجاشى هذا الاصحم فقال ابن كثير
لعله مقحم من الراوى بحسب ما فهمه
انتهى اقول هذا هو الصحيح فان
النجاشى الذى كتب اليه النبى صلى الله
عليه وسلم واسلم وصلى عليه النبى صلى الله
عليه وسلم يوم توفى هو غير النجاشى
هذا الذى لم يسلم لما روى فى صحيح
مسلم عن انس رضى الله عنه ان النبى
صلى الله عليه وسلم كتب الى كسرى
والى قيصر والى النجاشى والى كل جبار
عنيد - يدعوهم الى الله وليس بالنجاشى
الذى صلى عليه - وكذا ما قال الزهرى
كانت كتبه صلى الله عليه وسلم (الى
النجاشى) واحدة وكلها فيها هذه
الاية وهى مدنية بلا خلاف انتهى
قال الزرقانى ومراد الزهرى كتبه الى
اهل الكتاب وهم النجاشيان وهرقل
والمقوقس انتهى اقول قد روينا انه
كتابه صلى الله عليه وسلم الى النجاشى
اصحمة ليس فيه تلك الاية فهذا يدل
على ان الكتاب الاول كان قبل ذلك
الكتاب فى بدء الاسلام عند
الهجرة الاولى - قال فى المواهب و
قد خلط بعضهم ولم يميز بينهما
فظنهما واحدا فهذا كما ترى وقد

سو اپس اگر اعراض کریں وہ تو کہدو تم اے مسلمانو اونسے کہ
گواہ رہو تم اس بات پر کہ ہم مسلمان ہیں پس اگر انکار کریگا تو تجھی
پر ہوگا تیری قوم نصارے کا گناہ بھی تنبیہ اس فرمان میں
جو نجاشی کے نام کے ساتھ لفظ اصحم آیا ہے تو کہا ابن کثیر نے
کہ شاید وہ زیادتی ہے راوی کی جانب سے جسطرح وہ سمجھا ہے
انتہی کہتا ہوں میں کہ یہی صحیح ہے کیونکہ وہ نجاشی جس
کی طرف لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اسلام لایا
اور نماز جنازہ پڑہی اوسپر رسول اللہ نے جسدن کہ اونکا
انتقال ہوا وہ غیر ہیں اس نجاشی سے جو اسلام نہیں
لایا جیسیکہ روایت ہے صحیح مسلم میں انس سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے (فرمان) لکھا کسری اور قیصر اور نجاشی
اور ہر جبار سرکش کی طرف بلاتے تھے آپ اونکو اللہ کی
طرف اور یہ نہیں ہیں وہ نجاشی جن کی نماز جنازہ پڑہی
رسول اللہ نے۔ اور اسیطرح (ردہے) وہ قول جو
کہا زہری نے کہ لکھا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(نجاشی کی طرف) ایک ہی مرتبہ اور اون سب ناموں میں
یہ آیت تہی (یعنی یا اہل الکتاب تعالوا) اور یہ آیت مدنی ہے
بلا خلاف انتہی قول الزہری۔ کہا زرقانی نے اور مراد زہری
کی انسے رسول اللہ کے وہ فرمان ہیں جو اہل کتاب کیطرف تھے
اور وہ دونو نجاشی اور ہرقل اور مقوقس ہیں انتہی قول الزرقانی
کہتا ہوں میں کہ ہم نے اوپر بیان کر دیا ہے کہ رسول اللہ
کا وہ فرمان جو نجاشی اصحمہ کیجانب تہا اوس میں یہ آیت نہیں
ہے پس یہ بات دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ وہ اول
والا فرمان اس سے اول ابتداء اسلام پہلی ہجرت کے
وقت لکھا گیا تہا کہا مواہب میں کہ خلط کر دیا ہے بعض
نے اور نہیں تمیز کیا ان دونوں میں پس گمان کیا دونوں کو ایک
ہی اور یہ باطل ہے جیسیکہ تو دیکھتا ہے اور روایت کی ہے

روى الطبراني عن المسور قال خرج صلے الله عليه وسلم الى اصحابه فقال ان الله بعثنے للناس كافة فادوا عنے ولا تختلفوا علے فبعث عبد الله بن حذافة الى كسرى وسليطا الى هوذة واليمامة والعلاء الى المنذر بهجر وعمرو بن العاصى الى جيفر وعباد ابنى الجلندى بعمان ودحية الى قيصر وشجاع بن وهب الى ابن ابى شمر وعمرو بن امية الى النجاشى فرجعوا جميعا قبل وفاته صلے الله عليه وسلم غير عمرو بن العاصى - **اقول** عرف هذا ان عمرو بن امية هو المبعوث الے النجاشيين وان الاول قد اسلم كما ثبت من صلوته صلے الله عليه وسلم عليه بعد وفاته وان الثانى هذا لم يسلم لما ثبت عن انس فے صحيح مسلم والله اعلم-

طبرانی نے مسور سے کہا نکلے رسول اللہ ایک روز اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ اللہ نے بھیجا ہے مجھے تمام مخلوقات کی طرف پس پہونچاؤ مجھہ سے اور مت اختلاف کرو مجھپر پس بھیجا عبد اللہ بن حذافہ کو کسریٰ کیطرف اور سلیط کو ہوذہ اور یمامہ کی جانب اور علاء کو منذر کی طرف ہجر میں اور عمرو بن العاصی کو جیفر و عباد کی طرف جو بیٹے ہیں جلندی کے عمان میں اور دحیہ کو قیصر کی طرف اور شجاع بن وہب کو ابن ابی شمر کی جانب اور عمرو بن امیہ کو نجاشی کی طرف پس لوٹ آئے وہ سب رسول اللہ کی وفات سے اول سوائے عمرو بن العاصی کے۔
کہتا ہوں میں کہ معلوم ہو گئی اس سے یہ بات کہ عمرو بن امیہ ہی بھیجے گئے ہیں دونو نجاشیوں کی جانب اور یہ کہ نجاشی اول اسلام لے آئے جیسے کہ ثابت ہے رسول اللہ کا اون پر بعد وفات نماز جنازہ پڑھنا اور یہ دوسرا اسلام نہیں لایا جیسے کہ ثابت ہے حضرت انس سے صحیح مسلم میں واللہ اعلم +

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لنهشل بن مالك الوائلى

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہشل بن مالک وائلی کی جانب

قال ابن الاثير ذكره يوسف بن عمر ابن موسى بن سعيد بن سلم بن قتيبة ابن مسلم بن عمرو الحصين الوائلى عن ابيه عن سلم بن قتيبة انه بلغه ان النبے صلے الله عليه وسلم كتب لنهشل كتابا - وذكر الحديث

کہا ابن اثیر نے کہ ذکر کیا اسکو یوسف بن عمر بن موسیٰ بن سعید بن سلم بن قتیبہ بن مسلم بن عمرو الحصین الوائلی نے اپنے باپ سے روایت کر کے وہ روایت کرتے ہیں سلم بن قتیبہ سے کہ پہونچی اونکو یہ بات کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا نہشل کی جانب اور ذکر کیا حدیث کو اور کہا کہ تخریج کی اس کی ابن مندہ نے لیکن نہیں ذکر کیے

وقال اخرجه ابن منده لکن لم یذکر
لفظ الکتاب فذکر صاحب مصباح
المضی ثم قال قال ابن سعد وکتب النبی
صلعم کتابا لنهشل بن مالك
الوائلی من باهلة نسخته هکذا
باسمك اللهم - هذا الکتاب من محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم
لنهشل بن مالك ومن معه من
بنی وائل لمن اسلم واقام الصلوة
واتی الزکوة واطاع الله ورسوله
واعطی من المغنم خمس الله وسهم
النبی صلی الله علیه وسلم واشهد علی
اسلامه وفارق المشرکین فانه امن
بامان الله وبرئ الیه محمد صلی
الله علیه وسلم من الظلم کله وان
لهم ان لا یحشروا ولا یعشروا وعاملهم
من انفسهم وکتب عثمان بن عفان رض

لفظ فرمان کے پس ذکر کیا اسکو صاحب مصباح المضی نے
پس کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمان نہشل بن مالک وائلی کو جو قبیلہ باہلہ سے تہا نسخہ
اوسکا یہ ہے کہ
باسمک اللہم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی جانب سے نہشل بن مالک اور اوس کے ساتھ
والے بنی وائل کے لئے۔ جو شخص کہ اسلام لایا اور
نماز پڑہی اور زکوۃ دی اور اطاعت کی اللہ اور اوس
کے رسول کی اور دیا مال غنیمت سے خمس حصہ اللہ کا
اور حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور گواہ بنالیا
اپنے اسلام پر اور علیحدہ ہوا مشرکین سے پس وہ اللہ
کی امن میں ہے اور بری ہیں رسول اللہ اوسپر
ظلم کرنے سے بالکل اور رعایت ہے اون کے
لئے یہ کہ نہ جمع کیے جاوینگے وہ لشکر بنانے کو
اور نہ اونسے عشر لیا جاویگا اور حاکم اون پر اون
ہی میں سے ہوگا اور لکھا اسکو عثمان بن عفان رض
نے ۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم لوائل بن حجر رض

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر رض کیلیے

ذکر فی مصباح المضی بتخریج ابن سعد
فی الطبقات - قال وائل بن حجر یا
رسول الله اکتب لی بارضی التی کانت
لی فی الجاهلیة وشهد له اقیال حمیر
واقیال حضرموت - قال وکان
الاشعث وغیره من کندة نازعوا
وائل بن حجر فی وادی لحضرموت

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں ابن سعد کی تخریج سے
جو طبقات میں ہے کہ کہا وائل بن حجر نے یا رسول اللہ
فرمان لکھدیجے میری اوس زمین کی بابت جو میرے
قبضہ میں تہی بزمانہ جاہلیت اور گواہی دی اون کے
لئے سرداران حمیر اور سرداران حضرموت نے
کہا اور اشعث وغیرہ نے جو بنی کندہ میں سے تہے
جہگڑا کیا تہا وائل بن حجر سے اوس وادی کے بارہ میں

فادعوه عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فكتب له رسول الله لوائل بن حجر ۔ وكان كتابه هذا الكتاب من محمد رسول الله لوائل بن حجر قيل حضرموت و ذلك انك اسلمت وجعلت لك ما في يديك من الارضين والحصون وانه يوخذ منك من كل عشرة واحد ينظر في ذلك ذوا عدل وجعلت لك ان لا تظلم فيها ما قام الدين والنبي والمؤمنون عليه انصار ۔

جو حضر موت میں تھی پس دعویٰ رجوع کیا اونہوں نے رسول اللہ کے پاس پس لکھا اوس کی بابتہ آپ نے وائل بن حجر کے لئے۔ اور تھا آپ کے فرمان میں کہ

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے وائل بن حجر سردار حضر موت کے لئے۔ اور یہ اسلئے کہ اسلام لایا تو اور بدستور تیرے قبضہ میں رکھا گیا وہ جو اول تیرے قبضہ میں تھا زمین او قلعہ اور تحقیق لیا جاویگا تجھ سے ایک عشر غور کریں گے اس میں صاحب عدل اور لازم کیا میں نے کہ نہ ظلم کیے جاؤ تم اوس میں جب تک کہ قائم رکھو تم دین کو۔

اور نبی اور سب مسلمان اوسپر مددگار ہیں۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم ايضا لوائل بن حجر

فرمان یہی لکھا رسول اللہ نے وائل بن حجر کے لئے

قد ذكرت في حرف الميم في اسم مهاجر بن امية قال وائل انه كتب لي ثلث كتب كتابا فضلني فيه على قومي فهو هذا الكتاب كما ستطلع ۔ قال صاحب مصباح المضي قصة اسلامه وقدومه على رسول الله كما قال ابن الظفر في كتاب البشر روى ان وائل بن حجر وكان ملكا مطاعا وكان له صنم من العقيق يعبده ويحبه ولم يكن يكلمه الا انه كان يرجى كلامه وكان يكثر السجود ويذبح له الذبائح يستقرب اليه فبينما

ذکر کیا میں نے حرف میم میں مہاجر بن امیہ کے نام میں کہ کہا وائل نے کہ لکھیں میرے واسطے تین کتابیں جن میں سے ایک میں فضیلت دی تھی مجھے میری قوم پر اور وہ یہی فرمان ہے جیسا کہ ابھی تجھے معلوم ہوگا بیان کیا ہے صاحب مصباح المضی نے رسول اللہ کے پاس اونکے آنے اور اسلام لانیکا قصہ بروایت ابن ظفر فی کتاب البشر بایں طور کہ روایت ہے کہ وائل بن حجر جو بادشاہ اور اپنی قوم کے سردار تھے اونکا ایک بت تھا عقیق جس کی وہ عبادت کرتے اور دوست رکھتے تھے وہ کلام نہیں کرتا تھا لیکن اونکو امید تھی اوس کے بولنے کی۔ اوس کے سامنے بہت سجدہ کرتے اور قربانیاں کیا کرتے تھے تاکہ اوسکا تقرب حاصل کریں

هو نائم في الظهيرة ايقظه صوت منكر من المخدع الذي فيه الصنم فقام وسجد بين يديه واذا قائل يقول

شعر

واعجبا من وائل بن حجر +
يخال يدري وهو ليس يدري +
ماذا ترجي من نحيت صخر +
ليس بذي عرف ولا ذي فكر +
ولا بذي نفع ولا ضر +
ولو كان ذا حجر اطاع امري +

قال فرفعت راسي ثم استويت جالسا ثم قلت لقد سمعت فماذا تامرني به فقال

شعر

ارحل الى يثرب ذات النخل +
وسرا ليها سير المستقل +
فدن بدين الصائم المصلي +
محمد الرسول خير الرسل +

ثم خر الصنم بوجهه فاندقت عنقه ثم سرت اليه حتى اتيت المدينة فلما راني رسول الله ادناني وبسط لي رداءه وصعد المنبر واقامني بين يديه ثم قال ايها الناس هذا وائل بن حجر اتاكم من ارض بعيدة من حضرموت راغبا في الاسلام فقلت يا رسول الله بلغني ظهورك وانا في ملك عظيم فمن الله

ایک روز دوپہر کو وہ سو رہے تھے کہ ایک ہولناک آواز سنکر جاگے جو اوس حجرہ میں سے آتی تھی جمیں بت تھا. پس یہ اُٹھے اور اوسکو سجدہ کیا تو سُنا کہ ایک کہنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ. شعر

تعجب ہے وائل بن حجر سے۔ اوسکا گمان ہے کہ وہ سمجھتا ہے حالانکہ وہ کچھ نہیں سمجھتا۔ کیا اُمید رکھتا ہو ایک تراشے ہوئے پتھر سے. جس میں نہ عقل ہے نہ سمجھ۔ اور جو نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان۔ کاش کہ وائل بن حجر اطاعت کرتا میرے حکم کی۔

کہا وائل نے پس اُٹھایا مینے اپنا سر پھر بیٹھ گیا میں اور کہا مینے کہ سُن لیا مینے پس کیا حکم کرتا ہے تو مجھے تو کہا کہ.

شعر

جا مدینہ کی طرف جو کھجوروں والا ہے۔ مستقل ہوکر۔ پس اختیار کر دین روزہ دار اور نمازی کا۔ جو محمد ہیں بہتر بن رسل۔

پھر وہ بُت اوندھا گر گیا پس میں نے اوس کی گردن توڑی پھر روانہ ہوا میں یہاں تک کہ آیا میں مدینہ میں پس جبکہ دیکھا مجھے رسول اللہ نے تو قریب کیا مجھے اپنے اور میرے لیے چادر مبارک بچھادی اور منبر پر چڑھے آپ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر لیا پھر فرمایا کہ اے لوگو یہ وائل بن حجر ہے جو بہت دور سے تمہارے پاس آیا ہے اسلام کی طرف راغب ہوکر پس مینے کہا یا رسول اللہ مجھے آپکے ظہور کی خبر پہونچی اور میں بڑی حکومت میں تھا پس احسان کیا اللہ نے مجھ پر کہ چھوڑ دیا مینے وہ سب اور اختیار کر لیا اللہ کا دین

على ان رفضت ذلك كله واثرت
دين الله قال صدقت اللهم بارك
في وائل بن حجر وولده وولد
ولده انتهى وقال ابن عبد البر
قدم وائل ويكنى ابا هنيدة وكان
قيلا من اقيال حضرموت فلما
دخل عليه صلى الله عليه رحب
به وادناه من نفسه ودعى له فقال
اللهم بارك في وائل وولده وولد
ولده - واستعمل على الاقيال
من حضرموت وكتب معه ثلث
كتب - منها هذا الكتاب الى
الاقيال العباهلة - نسخته هكذا
الى الاقيال العباهلة والارواع
المشابيب في التيعة شاة لا مقورة
الالياط ولا ضناك وانطوا الثبجة
وفي السيوب الخمس ومن زنى مم
بكر فاصقعوه مائة واستوفضوه
عاما ومن زنى مم ثيب فضرجوه
بالاضاميم ولا توصيم في الدين
ولا غمة في فرائض الله وكل مسكر
حرام ووائل بن حجر يترفل على
الاقيال -

فرمایا کہ سچا ہے تو اے اللہ برکت دے وائل بن حجر
اور اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں انتہی
اور کہا ابن عبد البر نے کہ آئے وائل اور کنیت اونکی
ابا ہنیدہ تھی اور وہ ایک سردار تھے سرداران حضرموت میں سے
پس جب پہونچے رسول اللہ کے پاس تو آپ نے
خوشی ظاہر فرمائی اور اپنے قریب کیا اور دعا کی اون
کے لئے پس فرمایا کہ اے اللہ برکت دے وائل اور
اوس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں۔ اور عامل بنایا
اونکو اقیال حضرموت پر اور لکھے اون کے لئے
تین فرمان۔

اون میں ہی سے یہ فرمان ہے مستقل سرداروں کی
طرف۔ نسخہ اوسکا یہ ہے کہ
(فرمان ہے) اپنے ملک میں رہنے والے رئیسوں اور
ذی وقار اور خوش رو سرداروں کی طرف کہ (زکوۃ کی) ہر
چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے نہ ایسی دبلی جس کی
کہال بدن سے لگی ہو اور نہ موٹی۔ اور دو تم زکوۃ میں اوسط
مال اور معدن میں پانچواں حصہ۔
اور جو شخص کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسکو سو
کوڑے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دو اور جو
زنا کرے نکاح شدہ سے تو رجم کر دو اوسکو پتھروں سے
اور نہیں جائز ہے سستی اور شرم اللہ کے فرائض میں
اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور وائل بن حجر سردار ہیں
سب سرداروں پر۔

غرائب ما في هذا الكتاب

شرح اون لغات کی جو اس فرمان میں آئے ہیں

العباهلة - بباء موحدة مفتوحة

العباہلہ بار موحدہ مفتوحہ وہ بادشاہ جو برقرار رہیں

ملوك الذين اقروا علے ملكهم لا يزالون عنه يقال عبهلت الناقة اذا اطلقته لترعى متى شاءت - ارواع بفتح الهمزة وسكون المهملة واخرة عاين مهملة السادات وقيل هو الذى يعجبك حسنه يقال امرأة رواعاء اى حسن الوجه - مشابيب بفتح الميم والشين المعجمة - وكسر الموحدة ثم التحتانية الساكنة ثم الموحدة - الرجال الذين الوانهم بيض وشعورهم سود وقيل الاذكياء وقيل الروسأ والسادات - النيعة قال فى النهاية اسم لادنى ما تجب فيه الزكوة من الحيوان كالخمس من الابل والاربعين من الغنم وقيل الاربعون من الغنم قاله فى الزبدة شرح الشفاء - مقورة الالياط - الاقورار الاسترخاء فى الجلود والالياط جمع ليط بكسر اللام والتحتانية قشر العود شبه به الجلد لالتزاقه باللحم المراد غير مسترخية الجلود لهزالها - ضناك بالكسر السمينة - انطوا بالطاء المهملة اى اعطوا ومنه فى القرأة الشاذة انا انطيناك الكوثر - الثبجة - الثاء المثلثة ثم الموحدة ثم الجيم اى اعطوا الوسط فى الصدقة لا من

اپنے ملک پر نہ ہٹائے جاویں اوس سے بولا جاتا ہے عبہلت الناقۃ جبکہ چھوڑ دے تو اسکو تاکہ چرتی پھرے جہاں چاہے - ارواع بفتح ہمزہ و سکون را مہملہ اور آخر میں عین مہملہ سردار و بعض نے کہا کہ وہ جس کا حسن تجھے پسند آئے بولا جاتا ہے امرأۃ رواعاء یعنی خوبصورت چہرہ والی عورت۔

مشابیب بفتح میم و شین معجمہ اور کسر بار موحدہ پھر یار تحتانیہ ساکنہ پھر بار موحدہ۔ وُہ آدمی جن کے رنگ سپید ہوں اور بال سیاہ۔ اور بعض نے کہا ہے کہ اذکیاء۔ ذی شعور۔ اور بعض نے کہا کہ سادات اور رؤسا۔

النیعۃ۔ کہا نہایہ میں فقل درجہ حیوانوں میں وجوب زکوۃ کی تعداد کا جیسے کہ پانچ اونٹوں میں اور چالیس بکریوں میں اور بعض نے کہا کہ اِس کے معنی ہیں چالیس بکریاں۔ بیان کیا ہے اسکو زبدہ شرح شفا میں۔

مقورۃ الالیاط۔ الاقورار۔ کہال کا ڈھیلا ہونا اور لٹک جانا اور الیاط جمع ہے لیط کی بکسر لام و سکون تحتانیہ۔ لکڑی کا چھلکہ (چھال) تشبیہ دیگئی کہال کے ساتھ بوجہ اوس کے التزام کے گوشت سے مراد یہ ہے کہ دُبلے پن کی وجہ سے اون کی کہالیں لٹکی ہوئی نہ ہوں۔

ضناک۔ بالکسر موٹی۔ انطوا۔ طار مہملہ یعنے دو تم۔ اور اسی سے ہے قرأۃ شاذہ میں۔ انا انطیناک الکوثر بجائے انا اعطیناک کے (الثبجۃ) ثار مثلثہ ثم بار موحدہ پھر جیم یعنی دو تم مال متوسط زکوۃ میں نہ بہت عمدہ مال اور نہ بالکل بُرا۔

السیوب سین مہملہ اور یار تحتانیہ اور بار موحدہ۔

خیار المال ولا من رذالتہ - السیوب بالسین المھملۃ والتحتانیۃ والموحدۃ الرکاز - **قولہ مم بکر فاصقعوہ** فی لغۃ الیمن یبدلون لام التعریف میما فتکون راء بکر مکسورۃ بلا تنوین لان اصلہ من البکر فلما ابدل اللام میما بقیت الحرکۃ بحالھا - فاصقعوہ ای اضربوہ واصل الصقع الضرب علی الراس وقیل الضرب ببطن الکف **واستوفضوہ** - ای غربوہ واطردوہ من وفضت الابل اذا تفرقت - **ضرجوہ بالاضامیم** ای ادموہ وارجموہ بالحجارۃ فھو جمع اضامۃ - **لا توصیم فی الدین** - ای صم الفترۃ والوھن ای لا تفتروا فی اقامۃ الحدود ولا تحابوا فیھا - **لا غمۃ فی فرائض اللہ** - ای لا تستروا ولا تخفوا فرائضہ دفعا للتھمۃ - **یترفل** - ای یتسود ویترأس استعارۃ من ترفیل الثوب وھو اسباغہ واسبالہ - **قولہ من زنی مم بکر فاصقعوہ مائۃ واستوفضوہ عاما ومن زنی مم ثیب فضرجوہ بالاضامیم** - ای اضربوا الزانی بکر مائۃ وغربوہ عاما وارجموا زانی ثیب - فاعلم ان التغریب ھو

رکاز معدن۔
قولہ مم بکر فاصقعوہ۔ لغت یمن میں بدلتے ہیں لام معرفہ کو میم سے پس ہوگی راء بکر کی مکسور بلا تنوین کے کیونکہ اوس کی اصل من البکر ہے پس جب بدلا لام میم سے تو باقی رہگئی حرکت اپنے حال پر۔ فاصقعوہ اسے مارو تم اوسکو۔ اصل میں صقع سر پر مارنے کو کہتے ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مارنا ہتیلی سے (یعنی تہپڑ مارنا)
واستوفضوہ۔ یعنی جلاوطن کردو اوسکو اور بہگا دو۔ ماخوذ ہے وفضت الناقۃ سے بولا جاتا ہے جبکہ وہ علیحدہ ہوجائے۔
ضرجوہ بالاضامیم یعنی خون آلود کرو اوسکو اور رجم کرو پتہروں سے پس وہ جمع ہے اضامۃ کی۔
لا توصیم فی الدین۔ وصم سستی اور کاہلی یعنی نہ سُستی کرو اسکے حدود قائم کرنے میں اور نہ محبت کا خیال کرو۔
لا غمۃ فی فرائض اللہ۔ یعنی مت چھپاؤ فرائض اللہ کو تہمت دفع کرنے کے لیے۔
یترفل یعنی سردار ہے اور رئیس ہے مشتق ہے ترفیل الثوب سے جس کے معنے ہیں کپڑے کا لٹکانا اور گہسیٹنا۔ (کیونکہ یہ علامت ہے سرداری کی)
قولہ من زنی یعنی جو کہ زنا کرے کنواری سے تو مارو اوسے سو کوڑے اور جلاوطن کرو ایک سال اور جو زنا کرے نکاح شدہ سے اوسکو رجم کرو پتہروں سے۔ یعنی مارو کنواری سے زنا کرنے والے کے سو کوڑے اور جلاوطن کردو اوسکو ایک سال اور رجم کردو منکوحہ کے زانی کو۔ پس جان تو کہ تغریب کے معنی ہیں نکال دینا زانی کو اپنی جگہ سے ایک سال

نفي الزاني عن محله سنة واليه ذهب
الشافعي ومالك وغيرهما واقل
ما يطلق عليه اسم الغربة .قيل
هو مسافة قصر- وحكى في البحر
عن علي وزيد بن علي والصادق
والناصر في احد قوليه ان التغريب
هو حبس سنة واجيب عنه بانه
مخالف لوضع التغريب -كيف وقد
شهر الاول من الصحابة الذين هم
اعرف لمقاصد الشارع فقد غرب
عمر رض من المدينة الى الشام و
غرب عثمان الى مصر وابن عمر امته
الى فدك- واختلف العلماء في
وجوب نفي الزاني البكر وعدم وجوبه
فادعى محمد بن نصر في كتاب
الاجماع الاتفاق على وجوب نفي
الزاني البكر الا عند الكوفيين قال
ابن منذر قسم رسول الله صلى الله
عليه وسلم في قصة العسيف انه
يقضي بكتاب الله تع ثم قال انه
عليه جلد مائة وتغريب عام وهو
هو المبين لكتاب الله تع وخطب
عمر بذلك على رؤس المنابر
وعمل به الخلفاء الراشدون ولم
ينكره احد فكان اجماعا وقد حكى
القول بذلك صاحب البحر عن
الخلفاء الاربعة وزيد بن علي

لئے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام مالک
وغیرہما کا اور اقل مدت جسپر غربت کا اطلاق آسکتا ہے
کہا گیا ہے کہ وہ اوسقدر مسافت ہے جسمیں نماز
قصر پڑہی جاوے۔ اور نقل کیا ہے بحر میں علی اور
زید بن علی اور صادق سے اور ناصر کے ایک قول
کی رو سے کہ تغریب کے معنی ہیں قید کرنا ایک سال
اور جواب دیا گیا ہے اس کا اس طور سے کہ یہ
مخالف ہے وضع تغریب کے اور کیسے صحیح ہو یہ قول
جبکہ قول اول مشہور ہے صحابہ رضی اللہ عنہم سے جو
زائد سمجھتے تھے مقاصد رسول اللہ کے اور شہر بدر کیا
ہے حضرت عمرؓ نے مدینہ سے شام کی طرف اور حضرت
عثمان نے مصر کی طرف اور ابن عمرؓ نے اپنی چھوکری
کو فدک کی طرف اور اختلاف کیا علماء نے کنواری کے
زانی کو شہر بدر کرنے کے وجوب اور عدم وجوب میں
پس دعوی کیا ہے محمد بن نصر نے کتاب الاجماع
میں زانی بکر کے شہر بدر کرنے پر اتفاق علماء کا مگر کوفیین
کے نزدیک کہا ابن منذر نے کہ قسم کہائی تھی رسول اللہ
نے قصہ عسیف میں کہ آپ حکم کرینگے کتاب اللہ کے
موافق۔ پھر فرمایا کہ اسپر سو کوڑے ہیں اور ایک
سال کے لئے جلاوطنی اور یہی ظاہر ہے کتاب اللہ
سے اور خطبہ پڑہا اسپر حضرت عمر نے بر سر ممبر اور
عمل کیا اسپر خلفاء راشدین نے اور نہیں انکار
کیا اوسکا کسی نے پس ہوگیا اجماع اور اسی قول کو
حکایت کیا ہے صاحب بحر نے خلفاء اربعہ اور زید
بن علی اور صادق اور ابن ابی لیلے اور ثوری اور
امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق
اور امام یحیی وغیرہ کا اور ایک قول کی رو سے یہی

والصادق وابن ابی یعلی والثوری والاوزاعی و
مالک والشافعی واحمد واسحق
والامام یحیی واحد قولی الناصر
وحکی عن القاسمیة وابی حنیفة
وحماد ان التغریب والحبس غیر
واجبین واستدل لهم بقوله اذ لم
یذکر فی آیة الجلد وبقوله صلی الله
علیه وسلم اذا زنت امة احدکم
فلیجلدها - الحدیث وظاهر احادیث
التغریب انه ثابت فی الذکر والانثی
والیه ذهب الشافعی وقال مالک
والاوزاعی لا تغریب علی المرأة
لانها عورة وهو مروی عن امیر
المؤمنین علی رض وظاهرها انه لا
فرق بین الحر والعبد والیه ذهب
الثوری وداود والطبری والشافعی
فی قول له والامام یحیی - وقد ذهب
بعضهم الی انه ینصف فی حق الامة
والعبد قیاسا علی الحد وهو قیاس
صحیح وفی قول للشافعی انه لا ینصف
فیهما وذهب مالک واحمد بن حنبل
واسحق والشافعی فی قول له وهو
مروی عن الحسن الی انه لا تغریب
للرق واستدلوا بحدیث اذا زنت امة
احدکم المتقدم - واما فی زانی
الثیب فالرجم مجمع علیه وحکی
فی البحر عن الخوارج انه غیر واجب

مذہب ہے ناصر کا اور حکایت کی گئی قاسمیہ اور امام
ابوحنیفہ اور حماد سے یہ کہ جلاوطنی اور حبس دونوں غیر واجب
ہیں اور استدلال اونکا قول اللہ کا ہے آیۃ جلد میں
کہ اذ لم یذکرا۔ اور قول رسول اللہ کا اذا زنت الخ یعنی
جب زنا کرے تم میں سے کسی کی چھوکری تو چاہیے کہ
کوڑے مارے اسے الحدیث۔

اور ظاہر اُن سب احادیث کا جو جلاوطنی کی بابتہ ہیں
دال ہے اِس امر پر کہ وہ ثابت ہے مرد وعورت سب
کے حق ہیں اور یہ مذہب ہے امام شافعی کا اور کہا
امام مالک اور اوزاعی نے کہ نہیں ہے جلاوطنی عورت
سے لئے کیونکہ اوس کے لئے ستر ضروری ہے اور
یہی مروی ہے امیر المومنین علی رض سے۔ اور نیز ظاہر احادیث
مذکورہ دال ہے اس امر پر کہ کوئی فرق نہیں اس
حکم میں حر اور عبد کا اور یہی مذہب ہے ثوری اور داؤد
اور طبری اور امام شافعی کا ایک قول کی رو سے اور
امام یحیی کا۔

اور بعض کا مذہب ہے کہ یہ سزا نصف کیجاوے
چھوکری اور غلام کے حق میں۔ قیاس کیا ہے حدود
پر اور یہ قیاس صحیح ہے اور امام شافعی کا ایک قول
ہے کہ ان دونو کے حق میں بھی تنصیف نہ کی جاوے۔
اور گئے ہیں امام مالک اور امام احمد اور اسحق اور
امام شافعی ایک قول میں اور یہی مروی ہے حسن بصری
سے کہ غلام کیلئے جلاوطنی نہیں ہے۔ اور استدلال
لائے ہیں حدیث اِذا زنت سے جو اوپر گذر گئی -
لیکن زانی منکوحہ کے بارہ میں پس رجم ہے
باتفاق علماء اور نقل کیا ہے بحر میں خوارج سے
کہ وہ غیر واجب ہے۔ اور اسیطرح نقل کیا ہے

وكذلك حكاه عنهم ايضا ابن العربي
وحكاه ايضا عن بعض المعتزلة
كالنظام واصحابه ولا مستند لهم
الا انه لم يذكر في القرآن وهذا باطل
فانه قد ثبت بالسنة المتواترة المجمع
عليها وايضا هو ثابت بنص القرآن
لحديث عمر عند الجماعة انه قال
كان مما انزل على رسول الله صلى
الله عليه وسلم اية الرجم فقرأناها
ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله
عليه وسلم ورجمنا بعده ونسخ
التلاوة لا يستلزم نسخ الحكم كما
اخرجه ابوداود من حديث ابن
عباس وقد اخرج احمد والطبراني
في الكبير من حديث ابي امامة بن
سهل عن خالته العجماء ان فيما
انزل الله من القرآن - ان الشيخ
والشيخة اذا زنيا فارجموهما
البتة بما قضيا من اللذة واخرجه
ابن حبان في صحيحه من حديث
ابي بن كعب بلفظ كانت سورة
الاحزاب توازي سورة البقرة
وكان فيها اية الرجم - الشيخ والشيخة
الحديث وقيل يجمع الجلد مع الرجم
ذهب اليه جماعة من العلماء منهم
العترة واحمد واسحق وداود
الظاهري وابن المنذر وذهب مالك

اور نقل کیا ہے ابن عربی نے بھی اور یہی منقول ہے بعض
معتزلہ سے جیسے نظام اور اوس کے اصحاب اور کوئی سند
نہیں ہے انکی مگر یہ کہ نہیں ذکر کیا گیا اسکا قرآن میں
اور یہ باطل ہے کیونکہ وہ ثابت ہے سنت متواترہ سے
جس پر اتفاق ہے علماء کا۔ اور بھی یہ ثابت ہے نص
قرآن سے بوجہ حدیث عمرؓ کے جس کی تخریج
کی ہے سب اصحاب سنن نے کہ اونہوں نے کہا
کہ آیت رجم اون آیتوں میں سے تھی جو اتریں رسول اللہ
پر پس پڑھا ہم نے اوسکو اور یاد رکھا ہم نے اوسکو اور
رجم کیا رسول اللہ نے اور رجم کیا ہم نے آپ کے
بعد اور نسخ تلاوت کا نہیں لازم ہے نسخ حکم کو جیسے کہ
تخریج کی ابوداود نے حدیث ابن عباس سے اور
تخریج کی ہے امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں حدیث
ابی امامہ بن سہل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ
عجماء سے کہ اللہ نے جو قرآن اتارا ہے اوس میں
سے ہے یہ آیت کہ اِنَّ الشَّیخَ وَالشَّیخۃ الخ کہ بوڑھا اور
بوڑھیا جبکہ زنا کریں تو رجم کرو دونوں کو ضرور اوس کے
عوض میں جو حاصل کی انہے اونہوں نے لذت اور تخریج
کی ہے اس کی ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابی بن
کعب کی حدیث سے کہ سورہ احزاب برابر تھی سورۂ
بقرہ کے اور تھی اوس میں آیت رجم کی کہ الشیخ والشیخۃ
الحدیث۔

اور بعض نے کہا ہے کہ جمع کیا جاوے کوڑے مارنا
بھی رجم کے ساتھ گئی ہے اس کی طرف ایک جماعت
علماء کی اون ہی میں سے عترت ہیں اور امام احمد اور
اسحق اور داود ظاہری اور ابن منذر اور گئے ہیں امام
مالک اور حنفیہ اور شافعیہ اور جمہور علماء اس بات کی

والحنفية والشافعية وجمهور العلماء الى انه لا يجلد بل يرجم فقط وهو مروى عن احمد بن حنبل وتمسكوا بحديث سمرة فى انه صلے الله عليه وسلم لم يجلد ماعزا بل اقتصر علے رجمه قالوا وهو متاخر عن احاديث الجلد فيكون ناسخا۔

طرف کہ کوڑے نہیں مارے جاویں بلکہ صرف رجم کی جاوے فقط اور یہی مروی ہے امام احمد بن حنبل سے اور استدلال لائے ہیں وہ سمرہ کی حدیث سے کہ رسول اللہ نے نہیں کوڑے مارے ماعز کو بلکہ اقتصار کیا اوس کے رجم پر کہا علمائنے اور یہ قصہ متاخر ہے احادیث جلد سے رکوڑے مارنا پس ہوگا یہ ناسخ۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد غامد وهم عشرة

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد غامد کو اور وہ دس آدمی تھے

قال فى زاد المعاد قال الواقدى وقدم علے رسول الله صلے الله عليه وسلم وفد غامد سنة عشر وهم عشرة فنزلوا ببقيع غرقد وهو يومئذ اثل ثم انطلقوا الى رسول الله صلے الله عليه وسلم وخلفوا عند رحالهم احدثهم سنا فنام عنه واتى سارق فسرق عيبة لاحدهم فيها اثواب له وانتهى القوم الى رسول الله صلے الله عليه وسلم فسلموا عليه واقروا له بالاسلام وكتب لهم كتابا فلم يذكر لفظه وقال لهم من خلفتم فى رحالكم قالوا احدثنا سنا يا رسول الله قال فانه قد نام عن متاعكم حتى اتى ات فاخذ عيبة احدكم فقال رجل من القوم مالاحد من القوم عيبة غيرى فقال صلے

ذکر کیا زاد المعاد میں کہ کہا واقدی نے کہ آئے رسول اللہ کے پاس سنہ ۱۰ ہجری میں قبیلہ غامد کے ایلچی اور وہ دس آدمی تھے پس اُترے وہ بقیع غرقد میں اور وہاں آجکل جھاؤ کی جھاڑی ہے۔ پھر گئے وہ رسول اللہ کی خدمت میں اور چھوڑ دیا اپنے سامان پہ ان میں سے سب چھوٹی عمر والے کو پس سوگیا وہ اور آیا چور پس چرالی ان میں سے ایک کی گٹھڑی جس میں اوس کے کپڑے تھے اور پہونچے وہ سب رسول اللہ کے پاس پس سلام کیا آپ کو اور اقرار کیا اسلام کا اور لکھا رسول اللہ نے اون کے لیے فرمان پس نہیں ذکر کیے اُس کے لفظ۔

اور پوچھا اونسے رسول اللہ نے کس کو چھوڑا ہے تم نے اپنے سامان پر کہا ہم میں سے چھوٹی عمر والے کو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ وہ سوگیا تمہارے سامان سے اور ایک چور آیا جو تم میں سے ایک شخص کی گٹھڑی لے گیا اون میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے سوا کسی کی گٹھڑی نہیں ہے پس فرمایا

الله علیه وسلم قد اخذت وردت
الی موضعها فرجع القوم سراعا
حتے اتوا رواحلهم فسالوا عن صاحبهم
الخبر قال فرغت من نومی ففقدت
العیبة فقمت فی طلبها فاذا رجل قد
کان قاعدا فلما رآنی صار یعدو
منے فلما انتهیت الی حیث انتهی
فاذا اثر حفر واذا هو قد غیب
العیبة فاستخرجتها قالوا نشهد انه
رسول الله قد اخبرنا باخذها وانها
قد ردت فرجعوا الیه صلے الله علیه
وسلم واخبروه وجاء الغلام الذی
خلفوه فاسلم وامر النبی صلے الله
علیه وسلم ابی بن کعب فعلمهم
قرانا واجازهم کما یجیز الوفود وانصرفوا
قال ابن الاثیر فی ترجمة عمیر
ابن الحارث الازدی انه روے
ابن شاهین باسناده عن اسمعیل
ابن خالد الازدی عن ابیه عن
حضیرة بن عبد الله عن ابی الظبیان
عمیر بن الحارث الازدی انه اتی النبی
صلے الله علیه وسلم فی نفر من قومه
منهم حجر بن المرقع ابو سبرة و
مخنف وعبد الله ابنا سلیم وعبد
شمس بن عفیف سماه النبی صلے الله
علیه وسلم عبد الله وجندب بن زهیر
وجندب بن کعب والحارث بن الحارث

رسول اللہ نے لیلی گئی وہ گٹھری اور اپنی جگہ واپس
لائی گئی پس لوٹے وہ سب جلدی سے یہانتک کہ پہونچے
اپنے مقام پر پس پوچھا اپنے ساتھی سے حال کہا کہ
جب میں اپنی نیند سے جاگا تو گٹھری کو گما ہوا پایا
میں اوسے ڈھونڈنے چلا تو ایک شخص بیٹھا ہوا تھا
جب اوس نے مجھے دیکھا تو بھاگ گیا. جب میں وہاں
پہونچا جہاں وہ بیٹھا تھا تو مینے گٹھری کا نشان دیکھا
جہاں اوس نے وہ گٹھری چھپادی تھی پس نکالا مینے
اوسکو کہا اون سب نے کہ گواہی دیتے ہیں ہم کہ وہ
رسول ہیں اللہ کے. خبر دی تھی اونھوں نے اوس
کے لیئے جانے کی اور یہ کہ وہ لوٹا لیگئی پس لوٹے وہ
سب رسول اللہ کی طرف اور خبر دی اونکو اور آیا وہ
لڑکا جسکو اونھوں نے پیچھے چھوڑ دیا تھا پس اسلام
لایا وہ اور حکم دیا رسول اللہ نے ابی بن کعب رض کو پس
سکھایا اونکو قرآن اور انعام دیا آپ نے اونکو جیسے دیا
کرتے تھے قاصدوں کو اور لوٹ گئے وہ سب کہا ابن
اثیر نے عمیر بن حارث ازدی کے ترجمہ میں کہ روایت
کی ہے ابن شاہین نے اپنی سند سے اسمعیل بن خالد
ازدی سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
باپ سے وہ حضیرہ بن عبداللہ سے وہ ابی الظبیان
عمیر بن حارث ازدی سے کہ وہ آئے رسول اللہ کی
خدمت میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ اون
میں سے حجر بن مرقع تھے اور ابو سبرہ اور مخنف اور
عبداللہ بن سلیم اور عبد شمس بن عقیف جن کا نام
رکھا رسول اللہ نے عبداللہ اور جندب بن زہیر
اور جندب بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر
بن محشی اور حارث بن عامر پس لکھا رسول اللہ نے

ابن الحارث ونهيد بن الحشي والحارث ابن عامر فكتب النبي صلى الله عليه وسلم لهم كتابا۔

اما بعد فمن اسلم من غامد فله ما للمسلم حرم ماله ودمه ولا يعشر ولا يحشر۔ واخرج ابو موسى لا يحشروا ولا يعشروا وله ما اسلم من ارضه۔ **اقول** هذا هو الكتاب الذي ذكر قصته في زاد المعاد ولم يذكر لفظه لانه صلى الله عليه وسلم سمى في كتابه هذا قبيلة غامد وعادتهم ان يفدون عليه مرة واحدة وايضا اصحاب الوفد ههنا عشرة كما قاله صاحب زاد المعاد والله اعلم۔

اون کے لیئے فرمان۔

بعد حمد کے پس جو اسلام لائے قبیلۂ غامد میں سے پس اوس کے لیئے ہیں وہ منافع جو مسلمان کے لیئے ہیں حرام ہے اوسکا مال اور اوس کی جان نہ عشر لیا جائے اور نہ جمع کیا جائے لشکر بنانے کو اور تخریج کی ابو موسیٰ نے۔ لا یحشروا الخ۔ (بلفظ جمع) اور معاف ہے اوس کو وہ زمین جو اسلام لانے وقت اوس کے قبضہ میں تھی۔

کہتا ہوں میں کہ یہ وہی فرمان ہے جسکا قصہ زاد المعاد میں مذکور ہے لیکن اوس کے الفاظ کا ذکر نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ نے نام لیا ہے اپنے فرمان میں قبیلۂ غامد کا اور عادت عرب کی یہ تھی کہ ایک قبیلہ کے ایک ہی مرتبہ آتے تھے اور نیز اصحاب وفد اس قصہ میں بھی دس ہی ہیں۔ جیسے کہ کہا ہے صاحب زاد المعاد نے واللہ اعلم۔

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لوفد ثقيف

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے وفد ثقیف کو

ذكر في المواهب وقدم عليه صلى الله عليه وسلم وفد ثقيف بعد قدومه من تبوك وكان من امرهم انه صلى الله عليه وسلم لما انصرف من الطائف قيل له يا رسول الله ادع على ثقيف فقال اللهم اهد ثقيفا وائت بهم ولما انصرف عنهم اتبع اثره عروة بن مسعود حتى ادركه فاسلم وسأله ان يرجع الى قومه

ذکر کیا مواہب میں کہ آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد ثقیف آپ کے تبوک سے واپسی کے بعد اور اون کا قصہ اس طرح ہے کہ جب رسول اللہ لوٹے طائف سے تو آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ بد دعا کیجیے ثقیف کے لیئے پس کہا کہ اے اللہ ہدایت کر قبیلۂ ثقیف کو اور لا اونکو (یعنی اسلام لانے کی غرض سے) پس جبکہ لوٹے وہاں سے تو آپ کے پیچھے چلے عروہ بن مسعود یہانتک کہ آپ کو پا لیا پس اسلام لائے اور پوچھا آپ سے کہ لوٹ جاویں اپنی قوم کی طرف اسلام لے کر پس جب اونپر ظاہر ہو گئے

بالاسلام فلما اشرف لهم على علية وقد دعاهم الى الاسلام واظهر لهم دينه رموه بالنبل من كل وجه فاصابه سهم فقتله ثم اقام ثقيف بعد قتله اشهرا ثم انهم استمروا فيما بينهم ورأوا انهم لا طاقة لهم بحرب من حولهم من العرب وقد بايعوا واسلموا فاجمعوا ان يرسلوا اليه صلى الله عليه وسلم فبعثوا عبد ياليل بن عمرو بن عمير ومعه اثنان من الاحلاف الحكم بن عمرو شرحبيل بن غيلان وثلثة من بني مالك عثمان بن ابي العاص واوس بن عوف ونمير بن جرشة فلما قدموا ضرب عليهم قبة من ناحية المسجد وكان خالد بن سعيد بن العاص هو الذي يمشي بينهم وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اسلموا واكتتبوا كتابهم وكان خالد هو الذي كتبه وكان فيما سألوا رسول الله ان يدع لهم الطاغية وهي اللات لا يهدمها ثلث سنين فابى صلى الله عليه وسلم عليهم الا ان يبعث ابا سفيان بن حرب والمغيرة ابن شعبة تهدمانها وكان فيما سألوا ان يعفيهم من الصلوة فقال صلى الله عليه وسلم لا خير في دين لا صلوة

ایک جھروکے سے اور بلایا اونکو اسلام کی طرف اور ظاہر کیا اونپر اپنا دین تو اونھوں نے تیر مارے یہانتک کہ انکو ایک تیر لگا جس سے وفات ہوئی۔ پھر چند ماہ ان کے قتل کے بعد ثقیف بدستور اپنی حالت پر رہے پھر جب اونھوں نے دیکھا کہ اون کے گرداگرد جو عرب کہ ہیں اور جو اسلام لے آئے ہیں اور جنھوں نے کہ بیعت کرلی ہے اون سے لڑنے کی ان میں طاقت نہیں ہے تو اتفاق کیا اس بات پر کہ بھیجیں قاصد رسول اللہ کی طرف پس بھیجا عبد یالیل بن عمرو بن عمیر کو اور اون کے ساتھ دو آدمی اپنے حلیفوں میں سے حکم بن عمرو اور شرحبیل بن غیلان اور تین آدمی قبیلہ بنی مالک سے عثمان بن ابی العاص اور اوس بن عوف اور نمیر بن جرشہ۔ پس جب یہ آئے تو ان کے لئے مسجد میں خیمہ کھڑا کیا گیا اور تھے خالد بن العاص جو درمیانی تھے گفتگو میں رسول اللہ اور اون کے درمیان۔ یہانتک کہ وہ اسلام لائے اور فرمان لکھوانا چاہا اور خالد نے ہی یہ فرمان لکھا تھا۔ اور اونھوں نے جو رسول اللہ سے چاہا تھا اون میں سے یہ بھی تھا کہ اونکا بت لات تین سال تک اون کے لیے رہنے دیں اور اوسکو توڑیں نہیں پس انکار کیا رسول اللہ نے مگر یہ کہ بھیجیں ابو سفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ کو اوس کے توڑنے کے لیے اور یہ خواہش کی تھی کہ نماز اونکو معاف کردیں پس فرمایا رسول اللہ نے نہیں ہے بھلائی اوس دین میں جس میں نماز نہیں ہے پس جب وہ اسلام لائے اور اون کے لیے فرمان لکھا گیا تو امیر بنایا اونپر عثمان بن ابی العاص کو جو سب سے چھوٹے تھے لیکن قرآن سیکھنے اور اسلام کی

فیه فلما اسلموا وکتب لهم الکتاب امر علیهم عثمان بن ابی العاص وکان من احدثهم سنا لکنه کان من احرصهم علی التفقه فی الاسلام و تعلم القرآن فرجعوا الی بلادهم ومعهم ابی سفیان بن حرب والمغیرة ابن شعبة لهدم الطاغیة فلما دخل المغیرة علیها علاها یضربها بالمعول وخرج نساء ثقیف حسرا یبکین علیها واخذ المغیرة بعد ان کسرها مالها وحلیها وکان کتاب رسول الله صلعم -

بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم الی المؤمنین ان عضاه وج وصیده حرام - لا یعضد من وجد یفعل شیئا من ذلک فانه یجلد وتنزع ثیابه فان تعدی ذلک فانه یوخذ فیبلغ النبی محمدا صلی الله علیه وسلم وهذا امر النبی محمد رسول الله و کتب خالد بن سعید بامر محمد بن عبد الله فلا یتعداه احد فیظلم نفسه فیما امر به محمد رسول الله - هکذا ذکره شیخ الدحلان فی سیرته وغیر واحد من اصحاب السیر هکذا وله ذکر فی طبقات محمد بن سعد فی ترجمة خالد بن سعید بن العاص

معلومات حاصل کرنے میں سب سے زائد حریص تھے پس واپس ہوئے وُہ اون کے ہمراہ ابوسفیان بن حرب اور مغیرہ بن شعبہ تھے بت توڑنے کے لیے پس جب مغیرہ وہاں گئے تو مارا اوسکو تبر اور ثقیف کی عورتیں اوسپر افسوس کرکے روتی تھیں اور مغیرہ نے اوس کو توڑنے کے بعد اوس کا مال اور زیور لیلیا۔ اور تھا رسول اللہ کے فرمان ہیں کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم - یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤمنین کی طرف۔ خار دار درخت وادی وج کے اور وہاں کا شکار حرام ہے نہ کاٹا جائے کچھ۔ جو شخص کہ ان امور منہی عنہ کا مرتکب پایا جاوے تو چاہیے کہ اوسے کوڑے مارے جاویں اور چھین لیے جائیں اوس کے کپڑے اور جو حجت کرے اس بارہ میں پس اوس کو پکڑ لیا جائے اور پہونچایا جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں۔ یہ حکم ہے محمد رسول اللہ کا۔ اور لکھا ہے اسکو خالد بن سعید نے محمد بن عبد اللہ کے حکم سے۔ پس چاہیے کہ نہ ظلم کرے کوئی اپنے نفس پر اوس چیزیں جس کی بابتہ حکم کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اسی طرح ذکر کیا ہے اسکو شیخ الدحلان نے اپنی سیرت میں اور بہت سے اصحاب سیر نے بھی اسیطرح ذکر کیا ہے۔ اور اس کا ذکر ہے محمد بن سعد کے طبقات میں عثمان بن ابی العاص کے ترجمہ میں جن کو اونپر امیر بنایا تھا اور وہ سب سے چھوٹے تھے اور خالد بن سعید بن العاص کے ترجمہ میں ہیں کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن عمر نے کہا کہ

بیان کی مجھ سے جعفر بن محمد بن خالد نے

عثمان بن ابی العاص وقد امرہ علیهم وکان احدثهم سنا و

فقال اخبرنا محمد بن عمر قال حدثني
جعفر بن محمد بن خالد عن محمد بن
عبد الله بن عمرو بن عثمان بن عفان
قال اقام خالد بعد ان قدم من ارض
الحبشة مع رسول الله صلعم بالمدينة
وكان يكتب له وهو الذي كتب كتابا
لوفد التقيف وهو الذي مشى في الصلح
بينهم وبين رسول الله صلعم۔
عضاه۔ بمهملة مكسورة ثم معجمة
وآخره هاء لا تاء شجر ذي شوك۔
وج بفتح الواو وشد الجيم واد
بالطائف لا بلد به وغلط الجوهري
حيث قاله بلد كذا في القاموس۔

نے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن عفان سے
روایت کر کے کہا کہ خالد حبشہ کی واپسی کے بعد
رسول اللہ کے پاس ٹھہرے مدینہ میں اور وہ آپ
کے کاتب تھے۔
اور وہی ہیں جنہوں نے وفد ثقیف کا فرمان لکھا
اور یہی اون کے اور رسول اللہ کے درمیان ثالث
تھے صلح کی گفتگو میں۔
عضاہ۔ عین مہملہ مکسورہ پھر ضاد معجمہ اور آخر میں
ہا ہوز نہ تا فوقانیہ۔ ایک درخت کانٹوں دار۔
وج۔ بفتح واو اور تشدید جیم ایک طائف کے جنگل کا
نام ہے نہ شہر کا اور غلطی کھائی ہے جوہری نے کہ
کہا ہے اوسکو شہر۔ اسی طرح ہے قاموس میں۔

المسائل

مسائل

قوله وضرب عليهم قبة
في المسجد۔ يفيد جواز انزال
المشرك في المسجد لا سيما اذا كان
يرجو اسلامه وتمكينه من سماع
القرآن ومشاهدة اهل الاسلام
وعبادتهم قوله أمّر عليهم
يستفاد منه ان المستحق للامارة
القوم وامامتهم افضلهم واعلمهم
بكتاب الله وافقههم واحرصهم في
دينه ولو كان من احدثهم سنا۔
قوله الا ان يبعث ابا سفيان۔

قوله وضرب عليهم قبة في المسجد۔ فائدہ دیا اس قول نے
اس بات کا کہ جائز ہے مشرک کا اُتارنا مسجد میں خاصکر جبکہ
اُمید ہو اوس کے اسلام لانے کی اور اس بات
کی کہ جگہ پکڑے گا اسلام اوس کے دل میں قرآن کے
سننے اور اہل اسلام اور اون کی عبادات کے دیکھنے
سے۔ **قوله** امّر عليهم۔ معلوم ہوتی ہے اس سے یہ بات
کہ مستحق امارت قوم کے لیے وہ ہے جو اون میں سب سے
زائد جاننے والا اور سیکھنے والا ہو کتاب اللہ کو اور حریص ہو
دین میں۔ اگرچہ عمر میں سب سے چھوٹا ہو۔
قوله الا ان يبعث ابا سفيان۔ فائدہ دیا اس نے مواضع
الشرک کے گرائے جانے کے جواز کا۔ وہ جو بنائے

يفيد جواز هدم مواضع الشرك
التي تتخذ بيوتا للطواغيت وهدمها
احب الى الله ورسوله وانفع للاسلام
والمسلمين وهذا حال المشاهد المبنية
على القبور التي تعبد من دون الله
ويشرك بأربابها مع الله لا يحل ابقاءها
في الاسلام ويجب هدمها ولا يصح
وقفها والوقف عليها وللامام ان
يقطعها واوقافها لجنود الاسلام
ويستعين بها على مصالح المسلمين
كما اخذ النبي صلى الله عليه وسلم
اموال بيوت هذه الطواغيت
وصرفها في مصالح الاسلام وكان
يفعل عندها ما يفعل عند هذه
المشاهد سواء من النذور لها
والتبرك بها والتمسح بها وتقبيلها
واستلامها وهذا كان شرك
القوم بها ولم يكونوا يعتقدون ان
انها خلقت السموات والارض
بل كان شركهم بها كشرك اهل
الشرك من ارباب المشاهد في
زماننا بعينه — اعاذنا الله منه۔

قوله عضاه وج وصيده حرام — اختلف فيه هل هو حرم
يحرم صيده وقطع شجره فالجمهور
على انه لا يحرم ذلك لانه ليس في
البقاع حرم الا حرم مكة والمدينة

جاتے ہیں گھر بتوں کے لیے مندر ا اور اوس کا گرانا
بہت محبوب ہے اللہ اور اوس کے رسول کو اور نافع
ہے اسلام اور مسلمانوں کے لیے۔ اور یہی حال ہے
اور عمارات کا جو بنائی جاتی ہیں قبروں پر جو پوجے جاتے
ہیں اللہ کے سوا اور شریک کیا جاتا ہے قبروں والوں
کو اللہ کے ساتھ۔ نہیں جائز ہے اوسکا باقی رکھنا
اسلام میں اور واجب ہے اونکا گرانا اور نہیں صحیح ہے
اونکا وقف اور نہ اونپر وقف۔ اور امام کو چاہیے کہ
جاگیر میں دیدیں وہ اور اون کے اوقاف مسلمان لشکر
کو اور صرف کریں اوسکو مصالح مسلمین پر جیسے کہ
لیلیا رسول اللہ نے ان مندروں کا مال اور خرچ کیا
اوسکو مصالح مؤمنین میں۔

اور اون مندروں میں بھی یہی ہوتا تھا جو ہوتا ہے ان
زیارت گاہوں پر یعنی اونپر نذریں چڑھانا اونسے تبرک
حاصل کرنا اونکو چھونا اور چومنا چاٹنا۔

اور یہی تھا شرک اون کفار کا اون بتوں کے ساتھ
نہ یہ کہ وہ اعتقاد رکھتے تھے اس بات کا کہ ان بتوں نے
پیدا کیا ہے آسمان زمین بلکہ اونکا شرک بالکل ہمارے
زمانہ کے زیارت گاہوں پر جانے والوں کے شرک
کی طرح تھا۔ اللہ اس سے ہم کو بچاوے

قولہ عضاہ وج وصیدہ حرام۔ اختلاف ہے اس میں
کہ کیا وادی وج حرم ہے اور حرام ہے اوسکا شکار اور وہاں
کے درخت کا کاٹنا پس جمہور کا مذہب یہ ہے کہ وہ حرم
نہیں ہے کیونکہ دنیا میں مکہ اور مدینہ کے سوا اور کوئی
حرم نہیں ہے۔ اور مخالفت کی ہے اون کی حرم مدینہ
کی بابتہ پس حلال کیا وہاں کا شکار اور وہاں کے
درختوں کا کاٹنا اور اسکے حرم ہونے پر حجت ہیں

وخالفهم ابو حنيفة فی حرم المدينة
فاباح صيده وقطع شجره وهو محجوج
بالاحاديث الصحيحة فی البخاری
وغيره وقال الشافعی فی احد قوليه
وج حرم يحرم صيده وشجره وهذا
هو القول الجديد عنه واحتج لهذا
القول بحديثين احدهما هذا
الكتاب واجاب عنه الجمهور
بضعفه اذ ذكره ابن اسحق بلا سند
والثانی حديث عروة بن الزبير
عن ابيه ان النبی صلى الله عليه
وسلم قال ان صيد وج وعضاهه
حرم محرم الله رواه الامام احمد
وابو داود ولكن فی سماع عروة
عن ابيه نظر وان كان قد رآه
فاصحاب الحديث نفوا سماعه منه

احادیث صحیحہ جو بخاری وغیرہ میں ہیں اور کہا امام شافعی
نے اپنے ایک قول میں کہ وج حرم ہے حرام ہے وہاں
کا شکار اور وہاں کے درخت اور یہ قول جدید ہے
اونکا اور حجت اس قول کی دو حدیثیں ہیں اول یہ
حدیث فرمان کی اور جواب دیا ہے جمہور نے اسکا کہ
یہ ضعیف ہے کیونکہ ذکر کیا ہے اسکو ابن اسحق نے
بلا سند۔

اور دوسری حدیث عروہ بن زبیر کی وہ روایت کرتے
ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ
وادی وج کا شکار اور وہاں کے خاردار درخت
حرم میں حرام کیے ہوئے اللہ کے روایت کیا
اس کو امام احمد اور ابو داؤد نے ولیکن اس میں
کلام ہے کہ عروہ نے اپنے باپ سے حدیث سنی
یا نہیں اگرچہ اونہوں نے دیکھا ہو اپنے باپ کو
پس اصحاب صحیح نے انکار کیا ہے اون کے سماع
کا اون کے والد سے۔

هذا وصية من آدم ابو البشر الى جميع ذريته

یہ وصیت ہے آدم ابو البشر کی جانب سے اپنے تمام اولاد کی جانب

وصیت نامہ آدم علیہ السلام

قال الحافظ يروى عن سليمان
الاشجع صاحب كعب الاحبار عن
كعب الاحبار ان الخضر كان وزير
ذي القرنين وانه واقفا معه على
جبل الهند فرأى ورقة مكتوبا
فيها۔

بسم الله الرحمن الرحيم من آدم
ابي البشر الى ذريته اوصيكم

کہا حافظ نے کہ روایت ہے سلیمان اشجع سے جو
شاگرد ہیں کعب الاحبار کے وہ روایت کرتے ہیں
کعب الاحبار سے کہ خضر جو وزیر تھے ذوالقرنین کے
وہ کھڑے ہوئے تھے اون کے ساتھ ہند کے پہاڑ
پر (یعنی کوہ سراندیب) پس دیکھا ایک ورق جسمیں لکھا ہوا تھا
کہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم (وصیت ہے) آدم ابو البشر
کی جانب سے اونکی اولاد کے نام وصیت کرتا ہوں

بتقوی اللہ واحذرکم من کید عدوی وعدوکم ابلیس فانہ انزلنی ھنا۔	میں تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور ڈراتا ہوں تم کو میرے اور تمہارے دشمن کے مکر سے جو ابلیس ہے کیونکہ اوسی نے مجھے یہاں اُتارا ہے۔

ھذا ما کتبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ھرقل ملک الروم

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ صلعم نے ہرقل پادشاہ روم کی طرف

وکتب صلی اللہ علیہ وسلم الی قیصر الملاعو ھرقل ثم قال بعد تمام الکتاب من ینطلق بکتابی ھذا الی ھرقل ولہ الجنۃ فقالوا وان لم یصل یا رسول اللہ قال وان لم یصل فاخذہ دحیۃ بن خلیفۃ الکلبی وتوجہ بہ الی مکان فیہ ھرقل وھو بیت المقدس کما ھو الصحیح۔ ونسخۃ الکتاب۔	اور لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کی طرف فرمان جسکا نام ہرقل تھا پھر فرمان ختم ہونے کے بعد فرمایا کہ کون لیجاتا ہے یہ میرا خط ہرقل کی طرف اور بعوض اس کے اوس کے لیے جنت ہے صحابہ نے پوچھا اور اگرچہ وہاں نہ پہونچے یا رسول اللہ فرمایا ہاں اگرچہ نہ پہونچے پس لیا اوسکو دحیہ بن خلیفہ کلبی نے اور روانہ ہوئے قیصر کے رہنے کی جگہ کی طرف اور وہ بیت المقدس تھا جیسے کہ یہی ثابت ہوا ہے صحیح روایت سے۔ اور نسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ۔ عبد اللہ ورسولہ الی قیصر صاحب الروم السلام علی من اتبع الھدی اما بعد فانی ادعوک بدا علیۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فعلیک اثم الاریسین وَیٰۤاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا	بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے۔ جو اللہ کے بندہ اور اوس کے رسول ہیں قیصر شاہ روم کی طرف۔ سلام اوس شخص پر جس نے پیروی کی ہدایت کی۔ بعد حمد کے بلاتا ہوں میں تجھے دعوت اسلام کی طرف اسلام لا سلامت رہیگا۔ دیگا اللہ تجھے ثواب دوہرا پس اگر انکار کیا تو نے تو تجھی پر ہے گناہ کاشتکاروں کا یعنی تیری قوم کے تمام آدمیوں کا۔ اور اے اہل کتاب آؤ ایسے کلمہ کی طرف جو برابر ہے ہم میں اور تم میں یہ کہ نہیں عبادت کریں ہم مگر اللہ کی اور نہیں شریک بناویں اوسکا کسی کو اور نہ بناوے بعض ہمارا بعض کو صاحب اللہ کے سوا پس اگر اعراض کریں وہ تم کہدو اونسے کہ گواہ ہوجاؤ تم اس بات پر کہ ہم مسلمان

اشهدوا بانا مسلمون۔
رواه البخاری فی مواضع کثیرة
واخرجه مسلم فی المغازی ورواه
البزار وکثیر من اصحاب السیر
واخرجه محمد بن سعد فی الطبقات
فی ترجمة دحیة الکلبی قال اخبرنا
یعقوب بن ابراهیم بن سعد الزهری
عن ابیه عن صالح بن کیسان قال
قال ابن شهاب اخبرنی عبید الله
ابن عبد الله بن عتبة بن مسعود
ان عبد الله بن عباس اخبره ان
رسول الله صلعم کتب الی قیصر
یدعوه الی الاسلام وبعث بکتابه
مع دحیة الکلبی وامره صلعم ان
یدفعه الی عظیم بصری لیدفعه الی
قیصر فدفعه عظیم بصری الی قیصر
قال محمد بن عمر لقیه بحمص فدفعه
کتاب رسول الله صلعم وذلک فی
محرم سنة سبع من الهجرة۔
والذی رواه ابو عبید القاسم بن
سلام عن عبد الله بن شداد
فلما کان نسخة علی اختلاف ما
روینا اوردناه باللفظه لانه یمکن
ان یکون مرة اخری وتویدها هذا القول
قول الزهری کما ذکرناه فی کتاب
النجاشی الذی لم یسلم من کون
الآیة فی الکتب ولیس فی روایة

ہیں۔ روایت کیا اسکو بخاری نے بہت جگہ اور تخریج کی
ہے مسلم نے مغازی میں اور روایت کیا ہے اسکو بزار
اور بہت سے اصحاب سیر نے۔ اور تخریج کی ہے
اس کی محمد بن سعد نے طبقات میں دحیہ کلبی کے ترجمہ
میں۔ کہا کہ خبر دی ہم کو یعقوب بن ابراہیم بن
سعد زہری نے اپنے باپ سے وہ روایت کرتے
ہیں صالح بن کیسان سے کہا کہ کہا ابن شہاب نے
کہ خبر دی مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن
مسعود نے کہ عبد اللہ بن عباس نے خبر دی اون کو
کہ رسول اللہ صلعم نے فرمان لکھا قیصر کو دعوت اسلام
کا اور بھیجا وہ فرمان لیکر دحیہ کلبی کو اور حکم دیا اون کو
کہ دے دیں وہ حاکم بصرے کو تاکہ پہونچا دے
حاکم بصرہ قیصر کی طرف۔
کہا محمد بن عمر نے کہ ملا وہ حمص میں پس دیدیا اوسکو
فرمان رسول صلعم کا۔ اور یہ قصہ محرم ۷ھ کا ہے۔
اور وہ فرمان جس کو روایت کیا ہے ابو عبید
قاسم بن سلام نے عبد اللہ بن شداد سے پس
جبکہ اوس کا نسخہ علیحدہ تھا اوس روایت سے
جس کا ہم نے ذکر کیا تو اوسکو یہاں بلفظہ ذکر
کر دیا کیونکہ ممکن ہے یہ دوسری مرتبہ ہو
اور تائید اس قول کی قول زہری کا ہے
جس کو ہم نے ذکر کیا نجاشی غیر مسلم کے فرمان
میں کر۔

وہ آیت تھی سبب قصہ نزول تھا
اور ابو عبید کی روایت
میں وہ آیت نہیں
ہے

ابی عبید هذہ الآیۃ فالظاهر انه مرۃ اخری او الی قیصر اخر فانه لم یسم قیصر فی الکتاب ۔

پس ظاہر یہ ہے کہ یا تو یہ فرمان دوسری مرتبہ لکھا گیا ہے یا دوسرے قیصر کی طرف ہے کیونکہ فرمان میں قیصر کا نام تو ہے نہیں +

هذا ایضا الی هرقل کما رواہ ابو عبید

یہ بھی وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرقل کی طرف بروایت ابو عبید

من محمد رسول الله الی صاحب الروم انی ادعوك الی الاسلام فان اسلمت فلك ما للمسلمین وعلیك ما علیهم وان لم تدخل فی الاسلام فاعط الجزیۃ فان الله تبارك وتعالی یقول قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۔ والا فلا تحل بین الفلاحین وبین الاسلام ان یدخلوا فیه او یعطوا الجزیۃ ×

یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی جانب سے حاکم روم کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف پس اگر تو اسلام لے آئیگا تو مسلمانوں کے منفع نقصان کا شریک ہے اور اگر نہ داخل ہو تو اسلام میں تو جزیہ دے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ لڑو اون لوگوں سے جو نہیں ایمان لاتے اللہ اور یوم قیامت پر اور نہیں حرام جانتے اون چیزوں کو جن کو حرام کیا ہے اللہ اور اوس کے رسول نے اور نہیں اختیار کرتے ہیں دین حق یہ اون لوگوں میں سے ہیں جو دیئے گئے ہیں کتاب یہاں تک کہ دیں وہ جزیہ در آنحالیکہ وہ ذلیل ہوں ورنہ مت حائل ہو عوام الناس اور اسلام کے درمیان میں اس بابت کہ وہ داخل ہوں اسلام میں یا دیں جزیہ +

هذا کتابه صلی الله علیه وسلم الی هرمزان الفارسی ملك الفارس

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہرمزان الفارسی شاہ فارس کے نام

قال الحافظ اخرج القاضی اسمعیل بن اسحق قال حدثنا یحیی بن عبد الحمید قال حدثنا عباد بن العوام عن حصین عن عبد الله بن شداد قال کتب النبی صلی الله علیه وسلم الی الهرمزان من محمد رسول الله الی الهرمزان انی ادعوك الی الاسلام اسلم تسلم +

کہا حافظ نے کہ تخریج کی ہے قاضی اسمعیل بن اسحق نے کہا حدیث بیان کی ہم سے یحیی بن عبد الحمید نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے عباد بن العوام نے حصین سے روایت کرکے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن شداد سے کہا کہ لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرمزان کی طرف فرمان کہ محمد رسول اللہ کی جانب سے ہرمزان کی طرف بلاتا ہوں میں تجھے اسلام کی طرف۔ اسلام لے آ۔ سلامت رہیگا۔

نقل کتاب الی ہلال صاحب البحرین

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لهلال صاحب البحرين

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہلال حاکم بحرین کے لئے

ذكر في مصباح المضى انه قال ابن سعد وكتب
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى هلال
صاحب البحرين نسخته -
سلم انت فاني احمد اليك الله الذي لا اله
الا هو لا شريك له وادعوك الى الله وحده
تومن به وتطيع وتدخل في الجماعة فانه خير لك
والسلام على من اتبع الهدى -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان ہلال حاکم بحرین کی طرف. نسخہ اوسکا
یہ ہے کہ سلامت رہے تو پس میں حمد بیان کرتا ہوں طرف تیرے
ایسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہی نہیں ہے کوئی اوسکا
شریک اور بلاتا ہوں میں تجھے اللہ کی طرف جو اکیلا ہے ایمان
لے آ اوسپر اور اطاعت کر اور داخل ہو جا جماعت میں کیونکہ وہ
بہتر ہے تیرے لیے اور سلام ہو اوسپر جو پیروی کرے ہدایت کی

نقل کتاب الی ہوذہ بن علی

هذا ما كتبه صلى الله عليه وسلم لهوذة بن على

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے ہوذہ بن علی کو

ذكر في المواهب ان النبي صلى الله عليه وسلم كتب
الى صاحب اليمامة هوذة بن على وارسل به
مع سليط بن عمرو العامري هكذا ذكره محمد
ابن سعد في الطبقات في ترجمة سليط فقال
وشهد سليط احدا والمشاهد كلها مع رسول
الله صلعم وكان صلعم وجهه بكتابه الى
هوذة بن على وذلك في المحرم سنة سبع من
الهجرة - ونسخته -
بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى
هوذة بن على سلام على من اتبع الهدى واعلم
ان ديني سيظهر الى منتهى الخف والحافر فاسلم
تسلم واجعل لك ما تحت يديك -
فلما قدم عليه سليط بكتاب رسول الله صلى
الله عليه وسلم مختوما انزله وحباه واقرأه عليه

مواہب میں مذکور ہے کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا ہوذہ بن
علی حاکم یمامہ کی جانب اور بھیجا اوسکو سلیط بن عمرو عامری کے ہمراہ.
اسیطرح ذکر کیا ہے اسکو محمد بن سعد نے طبقات میں سلیط کے
ترجمہ میں پس کہا کہ حاضر ہوے سلیط احد میں اور سب لڑائیوں
میں رسول اللہ کے ساتھ اور بھیجا تھا آپنے اونکو اپنا فرمان لیکر
ہوذہ بن علی کی طرف اور یہ قصہ محرم سنہ ہجری کا ہے اور نسخہ
اوس کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فرمان ہے محمد رسول اللہ کی
جانب سے ہوذہ بن علی کی طرف سلام ہو اوس پر جو پیروی کرے
ہدایت کی اور جان تو کہ میرا دین ظاہر ہوگا اوس حد تک جہاں تک پہونچ
سکتے ہیں اونٹ اور گھوڑے پس اسلام لے آ تو سلامت رہیگا
اور میں تیرے مقبوضات بدستور تیرے قبضہ میں رکھونگا.
جب سلیط رسول اللہ کا فرمان لیکر وہ مہر لگا ہوا تھا وہاں پہونچے
تو مہمانی کی اونکی اور اونکو خلعت دیا اور پڑھا گیا اوسپر فرمان

الکتاب فردّ ردًّا دون ردٍّ وکتب للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ما احسن ما تدعوا الیہ واجملہ والعرب تھاب مکانی فاجعل لی بعض الامر اتبعک ۔ کانہ اراد شرکتہ فی النبوۃ والخلافۃ بعدہ واجاز سلیطا وکساہ اثوابا من نسج ھجر فقدم بذلک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخبرہ وقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتابہ قال لو سألنی سبابۃ من الارض ما فعلت باد وباد ما فی یدیہ فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الفتح جاءہ جبرئیل ع بان ھوذۃ قد مات ۔

رسول اللہ کا پس جواب دیا اوسکا اور اوسکو اونہیں کیا اور لکھا نامہ رسول اللہ کو کہ
کتنی عمدہ اور کیسی اچھی ہے وہ بات جس کی طرف آپ بلاتے ہیں۔ اور عرب میرا مرتبہ زاید جانتے ہیں پس کر دیجیے میرے لیے بعض امر تو تابعداری کرونگا میں آپکی۔ گویا اوس نے ارادہ کیا شرکت نبوت کا اور خلافت کا آپ کے بعد اور رخصتانہ دیا سلیط کو اور ہجر کے بنے ہوئے کپڑے دیے۔ پس آئے وہ یہ لیکر رسول اللہ کے پاس اور آپ کو خبر دی اور پڑھا رسول اللہ نے اوسکا خط تو فرمایا آپ نے کہ اگر مانگے مجھسے ایک ٹکڑا زمین کا تو نہیں دونگا اوسکو۔ ہلاک ہوا اور تباہ ہوا جو کچھ کہ اوس کے قبضہ میں ہے پس جبکہ لوٹے رسول اللہ فتح مکہ سے تو خبر دی آپ کو جبرئیل علیہ السلام نے کہ ہوذہ مر گیا +

غرائب ما فی ھذا الکتاب

وہ لغات جو اس فرمان میں آئے ہیں

الخف للابل **والحافر** للخیل والبغال وغیرھا والمراد انہ یصل الی اقصی ما یصلان الیہ وفی المصباح انتھی الامر الی بلغ النھایۃ وھی اقصی ما یمکن ان یبلغہ ۔ **قولہ حباہ** ۔ بفتح مھملۃ وموحدۃ خفیفۃ ای اعطاہ کما فی النور ولا یتکرر مع قولہ بعد اجازۃ لانھا عند السفر وھذا الحبا عند القدوم ۔ **قولہ اقترأ** ۔ ھو لغۃ ای تلاہ قالہ السھیلی ۔ **تھاب مکانی** ۔ تجلہ وتعظمہ ۔ **ھجر** ۔ بفتحتین بلد بالیمن مذکر منصروف وقد یؤنث ویمنع وھو اسم لجمیع ارض البحرین کما فی القاموس

الخف اونٹ کے لیے اور **حافر** گھوڑے اور خچر وغیرہ کے لیے آتا ہے اور مراد یہ ہے پہونچیگا میرا دین منتہای اوس جگہ تک جہاں کہ پہونچتے ہیں یہ دونو۔ اور مصباح میں ہے کہ بولا جاتا ہے انتہی الامر یعنی پہونچگیا اپنی نہایت پر اور وہ درجہ ہے کہ جہاں تک پہونچنے کا امکان ہو۔ **قولہ حباہ**۔ بفتح حاء مہملہ اور بائے موحدہ خفیفہ یعنی دیا اوسکو جیسے کہ نور میں ہے اور نہیں مکرر ہوگا اس کے بعد قولہ اجازہ۔ کیونکہ یہ سفر کی وقت کا ہے اور حبا وہاں پہونچنے کے وقت **قولہ اقترا**۔ اور یہ لغت ہے یعنی پڑھا اوسکو۔ بیان کیا اسکو سہیلی نے **تہاب مکانی** یعنی بڑا جانتے اور عزت کرتے ہیں **ہجر** بفتحتین شہر ہے یمن میں۔ مذکر منصرف اور کبھی مونث غیر منصرف بھی آتا ہے اور یہ نام ہے تمام ارض بحرین کا جیسے کہ قاموس میں ہے

وهو المراد ههنا - سيابة بفتح المهملة وخفة التحتانية فالف فموحدة مفتوحة فتاء تانيث اى ناحية وقطعة - باد - بموحدة فالف فمهملة هلك يعنے ذهب وتفرق وهو خبر او دعاء -

اور یہی مراد ہے یہاں سیابۃ بفتح سین مہملہ اور تخفیف یار ساکنہ، پھر الف پھر بار موحدہ مفتوحہ پھر تار تانیث یعنی ٹکڑا اور قطعہ زمین - باد - بار موحدہ پھر الف پھر دال مہملہ ہلاک ہوگیا یعنی جاتا رہا اوس سے اور جدا ہوگیا اور یہ یا تو خبر ہے یا دُعا ہے۔

هذا ما كتب صلے الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو

ذكر في مصباح المضي انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم ليزيد بن الطفيل الحارثي ان له المقنسة كلها لا يحاقه فيها احد ما اقام الصلوة واتى الزكوة وحارب المشركين وكتب جهيم بن الصلت -

ذکر کیا ہے مصباح المضی میں کہ کہا کہ ابن سعد نے اور لکھا رسول اللہ نے یزید بن طفیل حارثی کو کہ معاف ہے اوس کے لیے مقنسہ سب کا سب نہ جھگڑا کرے اوس میں کوئی جب تک کہ وہ نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور لڑے مشرکین سے اور لکھا جہیم بن صلت نے ۔

هذا ما كتب صلے الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثي

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے

اخرج ابن عبد البر قال يزيد بن محجل ويزيد بن عبد الملك الحارثيان من بلحارث قدما على رسول الله في وفد بني الحارث مع خالد بن الوليد فاسلموا وذلك في سنة عشر وفي المصباح انه قال ابن سعد وكتب رسول الله صلے الله عليه وسلم ليزيد بن محجل الحارثي - ان لهم نمرة ومساقيها ووادي الرحمن من بين غابتها وانه على قومه بني ملك وعقبه لا يغزون ولا يحشرون وكتب المغيرة بن شعبة

تخریج کی ہے ابن عبد البر نے کہا کہ یزید بن محجل اور یزید بن عبد الملک حارثی قبیلہ بنی حارث کے آئے رسول اللہ کی خدمت میں وفد بنی حارث میں خالد بن ولید کے ہمراہ پس اسلام لائے اور یہ سنہ ۱۰ھ کا قصہ ہے اور مصباح میں ہے کہ کہا ابن سعد نے کہ اللہ فرمان لکھا رسول اللہ نے یزید بن محجل حارثی کے لئے کہ معاف ہے اونکو نمرہ اور وہاں کی نہریں اور وادی رحمن اوس کی دونوں گھاٹیوں کے درمیان۔ اور وہ اور اونکی اولاد سردار ہیں اپنی قوم بنی ملک پر نہ لڑائی کیے جاویں اور نہ جمع کیے جاویں لشکر بنانے کو لکھا مغیرہ بن شعبہ نے ۔

هذا ما كتب صلے الله عليه وسلم ليحنة بن رؤبه

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یحنہ بن روبہ کے لئے

ذکر فی المواہب فی کتب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لیحنة بن رویہ صاحب ایلة لما اتاہ بتبوک
وصالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واعطاہ الجزیة - ونسخة الکتاب ھکذا
بسم اللہ الرحمن الرحیم - ھذہ امنة من اللہ
ومحمد النبی رسول اللہ لیوحنا بن رویة واھل
ایلة اساقفتھم وسائرھم فی البر والبحر لھم ذمة اللہ
وذمة النبی ومن کان معہ من اھل الشام واھل
الیمن واھل البحر فمن احدث منھم حدثا فانہ لا
یحول مالہ دون نفسہ وانہ طیب لمن اخذہ
من الناس وانہ لا یحل ان یمنعوا ماء یریدونہ
ولا طریقا یریدونہ من بر او بحر - ھذا الکتاب
جھیم بن الصلت وشرحبیل بن حسنة باذن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الزرقانی لعل
حکمة تعدد الکاتب انہ بمنزلة تعدد الشاھد
وان کلا منھما کتب نسخة او ان احدھما کتب
بحضور الآخر فنسب الیھا - وھذا الکتاب
بھذا اللفظ اوردہ ابن اسحق وتابعہ الیعمری
فی غزوة تبوک وکذا ذکرہ ابن سعد عن
الواقدی رحمہ اللہ -

ذکر کیا ہے مواہب میں اور لکھا رسول اللہ نے فرمان یحنہ بن
رویہ حاکم ایلہ کو جبکہ آیا وہ آپکے پاس تبوک میں اور مصالحت کی
رسول اللہ سے اور دیا آپ کو جزیہ! ورنسخہ اوس فرمان کا یہ ہے کہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ امان نامہ ہے اللہ اور محمد نبی
رسول اللہ کی جانب سے یوحنا بن رویہ اور اہل ایلہ اور اون
کے علماء اور اون کے تمام آدمیوں کے لیے جو خشکی اور تری
میں ہوں ذمہ ہے اللہ کا اور ذمہ ہے صلعم کا اور اون
لوگوں کے لیے جو اوس کے ساتھ ہوں اہل شام اور اہل
یمن اور اہل بحر پس جو اون میں سے کوئی نئی بات کرے گا
تو نہیں آڑے آئیگا اوسکا مال اوس کی جان کے اور وہ مال
پاک و جائز ہوگا ہر اوس شخص کے لیے جو اوسے لیلے اور نہیں
جائز منع کیے جاویں اس پانی سے جسکا وہ ارادہ کریں اور نہ
اوس راستہ سے جسکا وہ ارادہ کریں خواہ خشکی کا ہو یا تری کا۔
یہ تحریر ہے جہیم بن صلت اور شرحبیل بن حسنہ کے رسول اللہ
کے حکم سے۔ کہا زرقانی نے کہ شاید حکمت تعدد کاتب یہ کہ وہ
بمنزلہ تعدد گواہ کے ہے یا یہ کہ دونوں نے ایک ایک نسخہ لکھا یا یہ
ایک نے دوسرے کی موجودگی میں لکھا پھر نسبت کی گئی دونوں کی طرف
اور یہ فرمان انہی لفظوں سے بیان کیا ہے ابن اسحق نے اور
متابعت کی ہے اوسکی یعمری نے غزوہ تبوک کے ذکر میں اور
اسیطرح ذکر کیا ہے ابن سعد نے بروایت واقدی رحمہ اللہ

ھذا ما کتب صلی اللہ علیہ وسلم ایضا لیحنة بن رویة

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یحنہ بن رویہ کو

ثم قال فی ذکر ابن سعد ایضا انہ صلی اللہ علیہ وسلم
کتب الی یحنة بن رویة وسراة اھل ایلة
سلم انتم فانی احمد الیکم اللہ الذی لا الہ الا
ھو وانی لم اکن لا قاتلکم حتی اکتب الیکم فاسلم

پھر کہا اور ذکر کیا ابن سعد نے بھی کہ رسول اللہ نے فرمان لکھا
یحنہ بن رویہ اور سرداران اہل ایلہ کو کہ سلامت رہو تم پس میں
حمد بیان کرتا ہوں طرف تمہارے اوسے اللہ کی کہ نہیں ہے کوئی
معبود مگر وہی اور میں نہیں لڑوں گا تم سے یہانتک کہ لکھوں

واعط الجزية واطع الله ورسوله ورسل رسوله
واكرمهم ثم اكسهم كسوة حسنة فمهما رضيت
رسلي فاني قد رضيت وقد علم الجزية فان
اردتم ان يامنوا البر والبحر فاطع الله ورسوله
ويمنع عنكم كل حق كان للعرب والعجم الاحق
الله وحق رسوله وانك ان رددتهم ولم
ترضهم لا اخذ منك شيئا حتى اقاتلكم
فاسبي الصغير واقتل الكبير واني رسول
الله بالحق اومن بالله وكتبه ورسله
والمسيح بن مريم انه كلمة الله واني اومن
به انه رسول الله واتت قبل ان يمسكم
الشر فاني قد اوصيت رسلي بكم واعط
حرملة ثلثة اوسق من شعير وان
حرملة شفع لكم واني لولا الله وذلك
لم اراسلكم شيئا حتى ترى الجيش
وانكم ان اطعتم رسلي فان الله لكم جار
ومحمد ومن كان معه ورسلي شرحبيل
وابو حرملة وحريث بن زيد الطائي
فانهم مهما قاضوك عليه فقد رضيت
وان لكم ذمة الله وذمة محمد رسول الله
والسلام عليكم ان اطعتم۔
قال الزرقاني لعل هذا كما ترى
ارسل ليحنة قبل اتيانه اليه صلى الله
عليه وسلم فانه لم يقنع بضرب الرسل
الجزية واتى هو بنفسه للمصطفى و
اهدى له وصالحه فحينئذ كتب
له الكتاب المذكور اولا۔ فلا منافاة۔

تم کو پس اسلام لے آ اور جزیہ دے اور اطاعت کر اللہ
اور رسول کے قاصدوں کی اور اکرام کر اونکا اور اونکو اچھا خلعت
دے پس جبکہ راضی ہونگے تجھ سے میرے قاصد تو
راضی ہوں گا میں اور تحقیق معلوم ہے جزیہ پس اگر ارادہ کرو
تم یہ کہ بےخوف رہو بر و بحر میں تو اطاعت کر اللہ اور اوس کے
رسول کی اور رک جائے گا تم سے ہر وہ حق جو عرب و عجم کا
تہا مگر حق اللہ اور حق رسول۔ اور اگر تو نے اونکو لوٹا دیا اور راضی
نہیں کیا تو نہیں لوں گا تجھ سے کچھ یہانتک کہ لڑوں تم سے
پس قید کرونگا بچوں کو اور مار ڈالوں گا بڑوں کو اور میں رسول
ہوں اللہ کا سچا ایمان رکھتا ہوں اللہ اور اوسکی کتابوں اور
سب رسولوں اور مسیح بن مریم پر کہ وہ کلمہ ہیں اللہ کے یعنی
پیدا ہوئے ہیں اوس کے کلمہ سے اور میں ایمان رکھتا ہوں
اسپر کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور آجا میرے پاس پہلے اس
سے کہ پہونچے تمکو شر پس میں نے وصیت کر دی ہے تمہاری
بابتہ اپنے قاصدوں کو اور دی حرملہ کو تین وسق جو اور حرملہ
نے سفارش کی ہے تمہاری پس اگر نہ ہوتا حکم اللہ کا اور یہ
سفارش تو نہیں مراسلت کرتا میں بالکل یہانتک کہ دیکھتا تو لشکر
اور اگر تم نے اطاعت کی میرے قاصدوں کی تو اللہ تمہارا محافظ
ہے اور محمد صلعم اور جو آپکے ساتھ ہیں اور میرے قاصد شرحبیل
اور ابو حرملہ اور حریث بن زید طائی ہیں پس یہ جو حکم کرینگے
تجھپر تو راضی ہونگا میں اوسپر اور تحقیق واسطے تیرے ذمہ
اللہ اور ذمہ محمد رسول اللہ کا ہے اور سلام ہو تم پر اگر تم اطاعت
کرو۔ کہا زرقانی نے یہ فرمان جیسا کہ ظاہر ہے بھیجا تھا یحنہ کو
اوس کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہونے سے اول پس
اوسنے قاصدوں کے جزیہ مقرر کرنے پر نہیں قناعت کی اور خود چلا آیا
رسول اللہ کی خدمت میں اور ہدیہ دیا آپکو اور صلح کی آپ سے اور اسوقت لکھی گئی
اوسکے لئے وہ تحریر جو اوپر مذکور ہوئی پس نہیں ہے کوئی منافات

هذا ما كتب صلى الله عليه وسلم ليهود خيبر

یہ وہ فرمان ہے جو لکھا رسول اللہ نے یہود خیبر کو

اخرج ابو داود فی باب القسم بالقسامة قال
حدثنا احمد بن عمرو بن السرح قال اخبرنا ابن
وهب قال اخبرنی مالك عن ابی لیلی بن
عبد الله بن عبد الرحمن بن سهل عن سهل
ابن ابی حثمة انه اخبره هو ورجال من
كبراء قومه ان عبد الله بن سهل و محيصة
خرجا الی خيبر من جهد اصابهم فاتی محيصة
فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح
فی فقير او عين فاتی يهود فقال انتم والله
قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل
حتی قدم علی قومه فذكر لهم ذلك ثم
اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه
وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم
وهو الذی كان بخيبر فقال رسول الله صلی الله
عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم
تكلم محيصة فقال اما ان يدوا صاحبكم واما ان
يؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلی الله
عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال
صلی الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن
اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال
فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول
الله صلی الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم مائة
ناقة حتی ادخلت عليهم الدار ولفظ الكتاب
كما رواه ايضا ابو داود فی باب ترك القود

تخریج کی ہے ابو داؤد نے باب القسم بالقسامۃ میں کہ حدیث
بیان کی ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے کہا خبر دی ہم کو
ابن وہب نے کہا خبر دی مجھکو مالک نے ابو لیلی بن عبد اللہ
بن عبد الرحمن بن سہل سے روایت کرکے وہ روایت کرتے
ہیں سہل بن ابی حثمہ سے کہ خبر دی اونکو ابو حثمہ اور اوسکی قوم
کے بڑے بوڑہوں نے کہ عبد اللہ بن سہل اور محیصہ نکلے
خیبر کی طرف بوجہ اوس تکلیف کے جو اونکو پہونچی تھی پس آیا
محیصہ اور خبر دی کہ عبد اللہ بن سہل مارے گئے اور ڈالدئے
گئے ایک جنگل میں پس انکار کیا یہود نے پس کہا محیصہ نے قسم
اللہ کی تم نے ہی اوسے مارا ہے کہا یہود نے قسم اللہ کی
ہم نے نہیں قتل کیا پس آیا وہ اپنی قوم کے پاس اور ذکر کیا
اونسے یہ پھر چلے اور حویصہ اون کے بہائی جو اونسے بڑے
تھے اور عبد الرحمن بن سہل پس محیصہ نے کلام کرنا چاہا اور انہوں
نے ہی خبر دی تھی تو فرمایا رسول اللہ نے کہ کبر کبر مراد آپکی
عمر سے تھی یعنی بڑا گفتگو کرے پس کلام کیا حویصہ نے پھر محیصہ نے
پس فرمایا یا تو وہ دیت دیں تمہارے ساتھی کی یا لڑائی کا اعلان
دے جاوینگے پس لکھا اونکو رسول اللہ نے اسکی بابت تو اونہوں
نے جواب لکھا کہ قسم اللہ کی ہم نے اوسکو قتل نہیں کیا ہے پس
فرمایا رسول اللہ نے حویصہ اور محیصہ اور عبد الرحمن سے کہ
کیا قسم کہاتے ہو تم اور مستحق ہوتے ہو اپنے بہائی کے خون کے
تو کہا کہ نہیں۔ فرمایا کہ پھر قسم کہالیں یہود تو کہا کہ وہ مسلمان نہیں
ہیں پس دیت دی اوسکی رسول اللہ نے اپنے پاس سے
پس بھیجے اونکو سو اونٹ یہانتک کہ وہ اون کے گھر پہونچا دیے
گئے اور لفظ فرمان کے جیسے کہ روایت کیا ہے ابو داؤد نے

بالقسامة بطریق عبدالعزیز بن یحییٰ الحرانی هکذا۔	ہی باب ترک القود بالقسامة میں عبد العزیز بن یحییٰ حرانی کے طریقہ سے یہ ہیں کہ
انه قد وجد بین اظهرکم قتیل فدوه	پایا گیا ہے تم میں مقتول۔ پس دیت ادا کرو تم اوس کی۔

هذا ما کتبه صلی الله علیه وسلم الی یهود خیبر یدعوهم الی الاسلام

یہ فرمان بھی لکھا ہے رسول اللہ نے یہود خیبر کو دعوت اسلام کے لئے

ذکر فی السیرة المحمدیة انه اخرج ابو اسحٰق وابو نعیم عن ابن عباسؓ قال کتب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی یهود خیبر۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ من محمد رسول الله صاحب موسی واخیه والمصدق بما جاء به موسی الا ان الله قال لکم یا معشر یهود واهل التوراة وانکم لتجدون ذلك فی کتابکم محمد رسول الله والذین آمنوا معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم تراهم رکعا سجدا یبتغون فضلا من الله ورضوانا وانی انشدکم بالله وبالذی انزل علیکم وانشدکم بالذی اطعم من کان قبلکم المن والسلوی وایبس البحر لآبائکم حتی انجاهم من فرعون وعمله الا اخبرتمونی هل تجدون فیما انزل الله علیکم ان تؤمنوا بمحمد قد تبین الرشد من الغی وادعوکم الی الله والی رسوله۔

ذکر کیا ہے سیرت محمدیہ میں کہ تخریج کی ہے ابو اسحٰق اور ابو نعیم نے ابن عباسؓ سے کہ لکھا رسول اللہ نے فرمان یہود خیبر کی طرف کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (فرمان ہے) محمد رسول اللہ کی جانب سے جو ساتھی ہیں موسیٰ کے در رسالت میں اور بھائی ہیں اونکے اور تصدیق کرنیوالے ہیں اون امور کی جن کو لائے موسیٰ اے گروہ یہود اور اے اہل توراۃ کیا اللہ نے تم سے نہیں کہا ہے اور پاؤ گے تم اسکو اپنی کتابوں میں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ کہ اونکے ساتھ ہیں بہت سخت ہیں کفار پر اور بہت رحم والے ہیں آپس میں دیکھے گا تو انکو راکع و ساجد تلاش کرتے ہیں فضل اللہ کا اور رضامندی اوس کی اور میں قسم دلاتا ہوں تم کو اللہ اور اوس کی جس نے اتاری ہے تم پر توراۃ اور قسم دلاتا ہوں اوس ذات کی جس نے کھلایا تمہارے بزرگوں کو من وسلوے اور خشک کیا دریا تمہارے باپ دادا کیلئے یہانتک کہ نجات دی اونکو فرعون اور اوس کے کام کی کیا نہیں خبر دیتے تم مجھکو کیا پاتے ہو تم اوس کتاب میں جو نازل کی اللہ نے تم پر کہ ایمان لاؤ محمد پر۔ اور تحقیق ظاہر ہوگئی ہدایت گمراہی سے اور بلاتا ہوں میں تم کو اللہ اور اوس کے رسول کی طرف ٭

تمت بالخیر

کتبہ احقر ابو ظفر دہلوی

هذا ما کتبه رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی ثمامة بن اثال فی قریش تتمہ صفحہ ۱۲۹

یہ فرمان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ثمامۃ بن اثال کو دربار سفارش قریش کے

قال الحافظ ابن الاثیر فی الاسد اخبرنا ابو جعفر عبید الله بن احمد بن علی باسناده الی یونس بن بکیر عن ابن اسحاق عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال کان اسلام ثمامه بن اثال الحنفی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دعا الله حین عرض لرسول الله صلی الله علیه وسلم بما عرض ان یمکنه منه وکان عرض لرسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مشرك فاراد قتله فاقبل ثمامة معتمرا وهو علی شرکه حتی دخل المدینة فتحیر فیها حتی اخذ فاتی به رسول الله صلی الله علیه وسلم فامر به فربط الی عمود من عمد المسجد فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم علیه فقال مالك یا ثمامة هل امکننی الله منك فقال قد کان ذلك یا محمد ان تقتل تقتل ذا دم وان تعف تعف عن شاکر وان تسأل مالا تعطه فمضی رسول الله صلی الله علیه وسلم وترکه حتی اذا کان من الغد مر به فقال مالك یا ثمامة قال خیر یا محمد ان

حافظ ابن اثیر نے کتاب اسد الغابہ میں روایت کیا ہے اپنی سند سے بواسطہ عبید اللہ ابن احمد یونس ابن بکیر تک وہ روایت کرتے ہیں ابن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہا کہ قصہ ثمامۃ بن اثال حنفی کے اسلام کا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اون پر قبضہ دیدے اور جبکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیے گئے حالت شرک میں تھے پس ارادہ کر لیا تھا اون کے قتل کا پس آئے تھے ثمامۃ عمرہ کی حالت میں کہ شرک کی حالت میں عمرہ کی نیت کی تھی پس مدینہ میں داخل ہوئے اور ٹھیرے رہے یہاں تک کہ گرفتار کیے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے پس آپ نے حکم فرمایا اور مسجد کے ستون سے باندھے گئے پس تشریف لائے انکے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے

تقتل تقتل ذا دم و ان تعف تعف
عن شاكر و ان تسأل مالا تعطه
ثم انصرف رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ابو هريرة فجعلنا
المساكين تقول بيننا ما نصنع
بدم ثمامة والله لاكلة من
خبز و رسمنية من فداءه احب
الينا من دم ثمامة فلما كان
من الغد مر به رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال مالك يا ثمامة
قال خير يا محمد ان تقتل تقتل
ذا دم وان تعف تعف عن شاكر و
وان تسأل مالا تعطه فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم اطلقوه
فقد عفوت عنك يا ثمامة فخرج
ثمامة حتى الى حائطا من حيطان
المدينة فاغتسل فيه وتطهر وطهر
ثيابه ثم جاء الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم وهو جالس في
المسجد فقال يا محمد لقد كنت
وما وجه ابغض الى وجهك ولا دين
ابغض الى من دينك ولا بلد
ابغض الى من بلدك ثم لقد
اصبحت وما وجه احب الى
من وجهك ولا دين احب الى
من دينك ولا بلد احب الى
من بلدك وانى اشهد ان لا اله

ثمامہ کیا اللہ تعالیٰ نے مجکو تجھپر قدرت دی ہے ثمامہ
نے عرض کیا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی ہوا
ہے. اگر تم قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے
اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار شخص کو معاف
کروگے. اور اگر مال چاہوگے تو مال نذر کیا جائے گا
آپ واپس تشریف لے گئے اور ثمامہ کو اسی طرح سے
دوسرے دن تک رہنے دیا. پھر دوسرے روز اون
کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا ہوا تجکو اے
ثمامہ عرض کیا اے محمد خیر ہے. اگر تم قتل کروگے تو
مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے تو شکر گذار
شخص کو معاف کروگے. اور اگر مال چاہتے ہو تو مال نذر
کیا جائے گا. پھر لوٹ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون کے پاس سے. حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ہم
مساکین لوگوں نے کہا کہ کیا رسول اللہ آپ ثمامہ کو
قتل کرکے کیا لیں گے ایک لقمہ روٹی کا اور تھوڑا
سا گھی قسم اللہ کی بہتر ہے اگر یہ فدیہ میں دیدے
جب اوس سے دوسرا روز ہوا پھر اون کے پاس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے. اور فرمایا
کیا ہوا تجکو اے ثمامہ عرض کیا خیر ہے. اے محمد اگر آپ
قتل کروگے تو مستحق قتل کو قتل کروگے اور اگر معاف کروگے
تو شکر گذار شخص کو معاف کروگے اور اگر مال چاہوگے تو
مال نذر کیا جائے گا. فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حکم کہ ثمامہ کو کھول دو. اس لئے کہ میں نے
اس کا قصور معاف کر دیا. پس نکلے ثمامہ مسجد سے اور
مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں آئے. پھر غسل
کیا اور اپنے کپڑے پاک کیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضر ہوئے. آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے. ثمامہ نے

الا الله واشهد ان محمدا عبده
ورسوله يا رسول الله انى كنت
خرجت معتمرا وانا على دين قومى
فأسرنى اصحابك فى عمرتى
فسيرنى صلى الله وسلم
عليك فى عمرتى فسيره رسول
الله صلى الله عليه وسلم فى عمرته
وعلمه فخرج معتمرا فلما قدم
مكة وسمعته قريش يتكلم
بامر محمد قالوا صبا ثمامة فقال
والله ما صبوت ولكننى اسلمت
وصدقت محمدا وامنت به والذى
نفس ثمامة بيده لا يأتيكم حبة
من اليمامة وكانت ريف
اهل مكة حتى يأذن فيها رسول
الله صلى الله عليه وسلم وانصرف
الى بلده ومنع الحمل الى مكة
فجهدت قريش فكتبوا الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسألونه بارحامهم ان اكتب
الى ثمامة يخلى لهم حمل الطعام
ففعل ذلك رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرجه ابو عمرو
ابن عبد البر عن عبد الرزاق
عن عبد الله وعبد الله بن عمر
عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة
ان ثمامة بن اثال الحنفى —

عرض کیا کہ اے محمدؐ کوئی منہ آپکے منہ سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی دین آپ کے دین سے زیادہ مجکو
مبغوض نہ تہا۔ اور کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مبغوض
نہ تہا۔ پس ہوگیا میں ایسی حالت میں کہ کوئی منہ آپ کے
منہ سے زیادہ محبوب نہیں اور کوئی دین آپ کے دین
سے زیادہ مجکو محبوب نہیں اور کوئی شہر آپ کے شہر سے
زیادہ مجکو محبوب نہیں۔ اور گواہی دیتا ہوں کہ سوائے
اللہ سبحانہ کے کوئی معبود نہیں۔ اور محمدؐ اوس کا بندہ
ہے اور اوس کا رسول ہے۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میں بنیت عمرہ کی کرکے اپنے گھر سے نکلا تہا اس
حالت میں کہ اپنے قوم کے دین پر تہا۔ پس آپ کے
اصحاب نے مجکو حالت عمرہ میں قید کرلیا ہے۔ پس آپ
مجکو حکم دیجئے کہ میں عمرہ کی حالت میں چلا جاؤں۔ آپنے
اونکو عمرہ کی حالت میں بہیجا۔ اور عمرہ کے احکام کی اونکو
تعلیم فرمائی۔ ثمامہ نے بحالت عمرہ مدینہ سے سفر کیا اور
مکہ میں داخل ہوئے۔ جب قریش نے انکو سنا کہ ثمامہ
محمدؐ کی اطاعت کی باتیں کرتے ہیں تو قریش نے کہا کہ ثمامہ
بددین ہوگئے۔ ثمامہ نے کہا کہ قسم ہے خدا کی میں بددین
نہیں ہوں لیکن اسلام لایا ہوں اور محمدؐ پر ایمان لایا ہوں
اور اون کی رسالت کی تصدیق کی ہے اور قسم ہے اوس
ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں ثمامہ کی جان ہے
نہیں لائیں گے ہم ایک دانہ ملک یمامہ سے دیمامہ میں سے
مکہ معظمہ میں غلہ آیا کرتا تہا) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اجازت نہ دیں گے اور ثمامہ اپنے ملک کو لوٹ
آئے اور مکہ کی جانب غلہ کی باربرداری کو روک دیا جس
سے تنگی میں پڑگئے قریش پس قریش نے عریضہ بہیجا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور اوس میں درخواست کی

وساق الحديث الى ان
قال وكانت
ميرة قريش ومنافعهم
من اليمامة ثم خرج
فحبس عنهم ما كان
يأتيهم من ميرتهم
ومنافعهم فلما اضربهم
كتبوا الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم
ان عهدنا بك وانت
تامر بصلة الرحم
وتحض عليها وان
ثمامة قد قطع
عنا ميرتنا واضربنا
فان رأيت ان
تكتب اليه
ان يخلي بيننا و
بين ميرتنا
فعل فكتب
اليه رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ان خل
بين قومي وبين
ميرتهم
الحديث

٭٭٭

رحم کے طفیل سے یہ کہ فرمان بہیجئے ثمامہ کو غلہ کی
باربرداری کو ہماری طرف مانع نہو پس ایساہی کیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس قصہ کو
حافظ عبدالبر نے بہی روایت کیا ہے۔ حافظ
عبدالرزاق سے اونہوں نے عبیداللہ و عبداللہ
ابن عمر سے اونہوں نے سعید مقبری سے اونہوں
نے ابو ہریرہ سے کہ ثمامہ بن اثال حنفی اسطرح
پر ایمان لائے اور سلسلہ قصہ کا یہاں تک پہونچایا
کہ بہا تہا ملک یمامہ قریش کے لیے غلہ کی آمد کی
جگہ اور تجارتی منافع بہی قریش کے لیے ملک یمامہ
سے بہت کچھ تہے۔ پس ثمامہ اپنے ملک
گئے اور غلہ قریش کا روک دیا۔ اور منافع تجارتی بہی
جب قریش کو اس کا نقصان محسوس ہوا تو قریش
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
عریضہ لکہا کہ ہماری آپ کے ساتھ صلح ہے
اور معاہدہ ہو چکا ہے اور آپ صلۂ رحم کا حکم
دیتے ہو اور اوس پر ترغیب دلاتے ہو اور
حال یہ ہے کہ ثمامہ نے ہم سے غلہ کو ترک
کر دیا جس سے ہم کو بہت ضرر پہونچا۔
پس اگر آپ کی رائے ہے کہ آپ
اون کو فرمان دیں جس سے غلہ کو ہماری جانب
نہ روکیں تو ایسا کیجئے۔ اس بنا پر یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمان لکہا کہ قریش
کی جانب غلہ لے کر اون کی قوم کو جانے
دیں

٭٭٭٭

متعلق بکتاب مجاعة بن مرارہ السلمی ۹۲ سلسلہ سطر ۱۱ صفحہ ۲۵۸

وقال في السيرة الشامية روى الطبراني والبغوي برجال ثقات عن مجاعة بن مرارة رضي الله تعالى عنه قال اعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم مجاعة بن مرارة ارضا باليمامة يقال له الغورة وكتب له بذلك كتابا من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن مرارة من بني سلمى اني قد اعطيتك فمن خالفني فيها فالنار وكتب يزيد - هذا ما قال وفيه اختلاف يسير -

سیرۂ شامیہ میں کہا ہے کہ طبرانی نے بروایۃ رواۃ ثقات مجاعۃ بن مرارہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاعۃ کو ملک یمامہ میں معانی کی زمین جو غورہ کے نام سے مشہور تھی عطا فرمائی اور فرمان میں سند یہ لکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے مجاعۃ بن مرارہ کے نام جو بنی سلمی سے ہے کہ میں نے زمین تجکو عطا فرمائی جو آئیں میری مخالفت کرے اوسکی سزا دوزخ ہی ایسی

کتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لمجاعة بن سلمى اليمامي رضي الله عنه ۹۲/۲

بہ فرمان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنام مجاعۃ بن سلمی یمامی رضی اللہ عنہ کے

قال في السيرة الشامية روى الحافظ ابو بكر احمد بن عمرو بن عاصم النبيل عن مجاعة بن سلمى اليمامي رضي الله عنه قال اتيتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقطعني انعقدة واعوانة والجبل وكتب لي - بسم الله الرحمن الرحيم اني اقطعتك العورة واعوانة والجبل فمن حاجك فأتني -

ثم اتيتُ ابا بكر بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاقطعني الحضرمة ثم اتيت عمر بعد ابا بكر فاقطعني وروى الحافظ النبيل ايضا عن سراج بن هلال بن سراج بن مجاعة قال وفدت الى عمر بن عبد العزيز فاخرجت اليه هذا الكتاب فقبله ووضعه

احمد بن عمر بن عاصم النبیل نے روایت کیا حضرت مجاعہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے اراضی غورہ اور اعوانہ اور جبل عطا فرمائی اور اوس کی سند میں یہ فرمان لکھدیا کہ میں نے تجکو غورہ اور اعوانہ اور جبل اراضی معافی میں عطا کی۔ پھر میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاضر ہوا تو اونہوں نے مجکو حضرمہ نام کی زمین اور عطا کی پھر میں حضرت ابو بکر کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اور بھی زیادہ زمین عطا کی۔ اور حافظ نبیل نے سراج بن ہلال بن سراج بن مجاعہ سے یہ بھی روایت کیا ہے کہ میں عمر بن عبد العزیز کے پاس گیا اور اونکو یہ فرمان دکھایا اونہوں نے اوس کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا۔

ترجمۂ عبارت صفحہ ۱۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت کا بیان

سیرۃ نبویہ میں لکھا ہے کہ وہ دُعا اور وہ فرمان جو بنی نہد کے لئے فرمائی گئی اوسکو نظر غائر سے دیکھئے کہ کیا خوب مطابق ہے بنی نہد کے لغت سے اور پورا حصہ برابری کا لئے ہوئے ہے الفاظ کے نادر ہوتے ہیں۔ پھر اسپر مزید براں خوبی نظم کلمات وحُسن ترکیب بھی ہے یہ اِس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سے یہ خاصہ ہے کہ آپ ہر ایک اہل لغت سے اوس کی زبان میں تکلم فرماتے تھے باوجود اس کے کہ اہل عرب کی لغات میں بہت اختلاف ہے اور ترکیب الفاظ اور سلیقہ ہر اہل زبان کا عرب میں اختلاف ملکی کی حیثیت سے جُدا جُدا ہے اور چونکہ کلام بنی نہد کا اور فصاحت وبلاغت اونکی اس سلیقہ کی تہی اور اون کے الفاظ مستعملہ بیشتر اونکے محاورات میں وہی تھے جو اون کے سابق کلام میں مذکور ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھیں الفاظ کو اونسے خطاب کرنے میں استعمال فرمایا۔ پس ان الفاظ کا استعمال کرنا اونکے ساتھ بات کرنے میں فصاحت میں خلل انداز نہیں۔ بلکہ بلاغت کا اعلیٰ درجہ ہے اگرچہ وہ الفاظ بہ نسبت دوسری قوم عرب کے اجنبی وغیر مستعمل ہوں۔ کیونکہ بدو کا کلام بہ نسبت شہری زبان کے بدو کے لئے زیادہ تر فصیح ہے کہ وہ اپنی زبان سے تجاوز نہ کرے اگرچہ بدو شہری زبان بھی سُنتا ہے اور سمجھتا ہے۔ جیسے پارسی زبان کا شخص عربی سُنتا ہے اور یہ مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قوت الٰہیہ اور موہبت ربانیہ کی وجہ سے تہا کہ رسالت آپ کی تمام مخلوق اور تمام بنی نوع انسان سیاہ وسُرخ وسپید کی جانب ہے اِس لئے سبحانہٗ تعالیٰ نے آپ کو تمام لغات اہل زمین کی تعلیم فرمائی تھی کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے کسیکو رسول نہ بنایا مگر اوس کی قوم کے لغت کا اور رسالت آپ کی جب عام ہے جمیع خلق کی جانب تو آپ کو لغات بھی جمیع مخلوق کے تعلیم کیے گئے کہ ہر اہل زبان سے آپ اوسی کی زبان میں بات کریں کہ وہ سمجھ جائے پس یہ مرتبہ آپکی معجزات سے ہوا۔ اِس لئے آپنے اہل حبش سے اونکی زبان میں بات کی ہے اور فارسی شخص سے فارسی زبان میں چنانچہ روایات حدیث وسیر سے یہ بات ثابت ہے انتہی اور قاضی عیاض نے آپکے کلام کی فصاحت وبلاغت کے بارے میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ فصاحت میں نہایت برتر محل پر ہے اور اوس مقام پر ہے جسکی بلندی پوشیدہ نہیں طبیعت کی سلامتی میدان کلام کی فراخی مقطع کلام کے ایجاز الفاظ کی فصاحت کلام کی ترکیب معانی کی صحت تکلف کی نہونے میں ان سب امور میں جوامع کلم عطا فرمائے گئے تھے اور نوادر حکمت سے خاص بہرہ مندی پائے ہوئے تھے اور سب عربوں کے مختلف زبان سے واقف فرمائے گئے تھے ہر ہر قوم سے اوسکی لغت میں خطاب فرماتے اور اونکے محاورات استعمال فرماتے اور میدان بلاغت میں جولانی

فرماتے بیشتر موقع پر صحابہ آپکے کلام کی شرح اور آپ کی قول کی تفسیر موقع بموقع دریافت کیا کرتے تھے۔ جس نے آپ کی روایات واحادیث وسیر کو دیکھا ہے وہ اِس امر کو خوب سمجھا ہوگا اور حقیقت امر اوسپر منکشف ہوگئی ہوگی آپ کا کلام قریش والضار کے لوگوں سے وہ تہا جو محاورۂ آپنے ذو مشعار اور طہفہ نہدی اور قطن بن حارثہ کے ساتھ استعمال فرمایا ہے (چنانچہ تو نے اس مجموعہ میں دیکہا) اسی طرح اشعث بن قیس اور وائل کندی وغیرہ سے جو گفتگو فرمائی ہے یمن اور حضرموت کے سرداروں سے ٭

ترجمہ عبارت صفحہ ۲۸۳

اِس صراحت کے ساتھ سوائے ادن لفظوں کے جنکو محمد بن سعد نے طبقات میں علا حضرمی کے ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے محمد بن عمر واقدی۔ نے انہوں نے کہا کہ مجس ابوبکر بن عبداللہ بن ابی سرہ نے روایت کی اونہوں نے محمد بن یوسف سے اونہوں نے سائب بن یزید سے اونہوں نے علا حضرمی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعرانہ سے واپس تشریف لاتے ہوئے علا حضرمی کو منذر بن ساوی کے پاس بہیجا اور اونکو فرمان تحریر فرماکر دیا جس میں دعوت اسلام تحریر تھی

ترجمہ صفحہ ۲۴۶

قولہ بییبیہ۔ یہ تصغیر ہے بیبج کی جو وزن اغیب پر ہے۔ فارسی لغت میں قمیص کو کہتے ہیں اور کسی نے کہا ہے کہ اس کے معنی سیاہ صوف کا کپڑا۔ قولہ انتقیحت۔ یعنی وثبت بمعنی اظہرت کے یعنی ظاہر ہوا۔ قولہ القصۃ قص عربی میں آثار قدم پر چلنے کو کہتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فقالت لاخفتہ قصیہ یعنی اوس کے آثار قدم کے درپے ہوا اور عرب فال نیک حاصل کیا کرتے تہے خرگوش کے ساتہہ اسی لیے کہا ہے قصہ۔ یعنی ہم اوس کے آثار قدم کے درپے ہوں بسلتے یعنی ظاہر ہوا۔ حلس۔ حلس وہ کپڑا ہے جو اونٹ کے پالان کے نیچے ڈالا جاتا ہے۔ دیر۔ نشار سے کی چوپال کو کہتے ہیں اور اوس کے مالک کو دیار کہا جاتا ہے۔ اس کلمہ سے غرض گالی دینا ہے اوس کے دین کی۔ ساصر۔ عرب کا محاورہ ہے سمر المال شیتہ اللنبات یعنی جانوروں نے چراگاہ میں چارہ چرا۔ ذا قشر۔ قشر بکسرہ قاف لباس ہر جمع اس کی قشور ہے۔ قولہ طمح الیہ بصری۔ یہ عرب کا محاورہ ہے معنی اس کے آنکہہ اوٹہا کر دیکہنا۔ اسمال۔ عرب کا محاورہ ہے سمل۔ الثوب۔ سمولا۔ یعنی کپڑا پرانا ہو ملیتنین۔ ملیہ تصغیر ہے ملأۃ کی۔ بمعنی تہبند۔ قولہ قد نفضتا۔ یعنی جاتی رہی ہو گیا رنگ۔ فس قضاء جلسہ احتیاط کو کہتے ہیں (احتیاط کے معنے پہلے آچکے ہیں) قولہ شخص بہ یہ عرب کا محاورہ ہے یعنی ایسا واقعہ حادث ہوتا کہ جس سے آدمی گھبرا جائے ٭

غلطنامہ عربی رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١	١٣	عنہ وعطا علی	عنہ وعلی عطا	٢٤	١٣	فی الکنی	وفی الکنی
١	١٤	امیز المؤمنین	امیرالمؤمنین	٢٥	١٩	اعتق	اعنق
٢	١٥	النساء اللتی	النساء فاطمۃ الزہراء اللتی	٢٦	٦	بمائۃ	بمائہ
٥	٨	راجعنا لیہا	راجعنا الیہا	//	١٦	یعص	بعض
٧	١١	شوکانی	الشوکانی	٢٧	١	فاتینا اشیخا	فاتینا شیخا
//	٢٢	ابونا	ابینا	٢٨	١٣	موسی ابن سلیمان	موسی بن سلیمان
٨	٣	خیرالمکاتیب	خیرالمکاتیب	٢٩	١٦	لایقرأۃ	لایقرأہ
٩	٢	سیمان	سلیمان	٣٠	١٥	حزار	ضرار
//	٨	وفد النبی	وفد علی النبی	٣٧	٢	البتحتری	البحتری
//	٩	وسلم واخوہ	وسلم ھو واخوہ	٣٨	٥	مایعجبکم فقالو الیزجم	مایعجلکم فقالوا نزیح
١٠	٤	والغنزی	والعنزی	//	٦	فنجزھم	فنخبرھم
١١	٢	یا ؤھم	یا وبھم	٣٩	١١	وازھنۃ	وازھدہ
//	٣	ان تقدما	ان یقدما	٤٠	٣	جاذیۃ	جاریۃ
١٢	٣	البنلایلجی	البندنیجی	٤١	٣	اوردہ	التخریج اوردہ
١٣	١١	کتبھم کتابا	کتب لھم کتابا	٤٣	٢	عن	علی
١٤	٢٤	الجھنی الی	الجھنی وفد الی	٤٤	١٦	وامام	والامام
١٥	٢	لحدایث	الحدیث	٤٥	١٥	وابن للبون	وابن اللبون
//	١٢	الھندی	النھدی	//	٢٥	منفوق	متفرق
١٨	٨	قال وقدمنا	قال وفدمنا	٤٦	١٨	وجوب الجمع	الوجوب بلزم الجمع
//	١٥	کتب بلسم اللہ	کتب لی بسم اللہ	٤٧	٢٠	فالاولی	فاولی
//	١٩	عن ابیہ عن جدہ	عن ابیہ عن ابیہ عن جدہ	٥١	٢	ابن سعد	ابن سعدو
١٩	١	ابتس	ربتس	//	٢٢	والتیم	والیتیم
//	١٨	اردو الجیش	اردد الجیش	٥٢	٩	یکرۃ	ببکرۃ
٢٠	٤	اقبل وحیۃ	اقبل دحیۃ	٥٣	١٦-١٧	الیمن اکتبوا	الیمن وقال اکتبوا
//	١١	وحیۃ	دحیۃ	٥٦	٦	للافانی	للافاتی
//	١٣	دجیۃ	دحیۃ	//	٢٢	دینازا	دینارا
٢١	٩	والشتبہ	والتشبہ	٥٨	١٠	والي	والی
٢٢	٦	لعث	بعث	//	١٦	سروات	سروان
//	٢١-٢٢	سبز	سنبر	٥٩	١١	آذانھم	آذاھم
٢٣	١٠	وقد فاسلم	وفد فاسلم	٦٠	٩	ماحسن	باحسن
//	١٨	مالک فی نصر	مالک فی نفر	٦٢	١٨	قد نزل الیہ	قد انزل اللہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦٢	٢٦	صفراء	صفراءو	١٠١	٢٥	قبية	ثلمة
٦٣	٨	ورعا	درعا	//	٢٦	جلسيها	جلسها
//	٩	ـ ـذرة	مغدرة	١٠٢	٧	معاذان القيلة طبيتها	معاذان القبلية جلسيها
//	٢٦	بامره واصلحوا	بامره بانصحوا وصلحوا	//	٨	حليسيها	جلسها
٦٥	٢٥	احبور	احبوا	//	٢٦	ن	و
٦٧	٢٢	اليعل	اليعل	١٠٤	٢٣	خمسه	خمسه
٦٩	٧	وتراط	وتراط	١٠٥	١٠	وقد	وفد
//	١١	يعتسر	تعسر	//	١٣	فقال	فقام
٧٥	٢٤	الثلاثة قال ابن عبدالله	الثلاثة قال ابن عبدالبر	//	١٤	مائله	غائلة
٧٦	١٦	تنهايته	تنهاية	//	١٩	الابلوح	الابلوج
//	٢١	وخيلا	دخيلا	١٠٦	١٣	حكم	لكم
٧٧	٢٠	وانفقوا	وانفقوا	//	١٥	الركوب الغلو	الركوب والغلو
٧٨	٤	ايدا	احدا	١٠٧	٥	رابعث	وابعث
٨١	٢١	عن	لمن	١٠٨	٢٤	لحضرة	حضرة
//	٢٥	حرمة الخمر	حرمت الخمر	١٠٩	١٩	الادل	الازل
٨٢	٢٢	الى	اى	//	٢٠	الشربة	النسرة
//	٢٤	يشرب	ليشرب	١١٠	٨	بخضبة	مخبضة
//	٢٦	طبيخ	طبخ	١١١	١٨	فعليها	فلها
٨٦	١٠	الحصون فى	الحصون ايضا فى	١١٢	٢٧	وفتحهما	وفتحها
//	١٣	والسلا	والسلاح	١١٣	١٠	من فقهاء	من الفقهاء
٨٨	٦	اعطك	اعطك	//	١٧	حاشية على كتاب بنى نهد بيان فصاحه	بيان فصاحه صلعم
//	١٧	اكنم	اكنم				
٨٩	١٧	طيبنة	طيبة	١١٤	٥	لهم	له
٩١	٦	عنبه	عنبسته	١١٥	٣	كما اقول	اقول كما
٩٤	٦	ببعثه	يبعثه	//	١٠	بمقتنه	بمقتنه
//	حاشية	هرمز	شرويه	١١٧	١٤	المتبرع	المتربع
٩٦	٧	سودات	سروات	١١٨	٦	يحرجه	ليخرجه
٩٦	٢٦-٢٧	ورقاء بسروسودات	ورقاء وسروات	١١٩	٣	بامنهم	بانهم
٩٧	٦	عمر	محمد	//	٧	الله اليه وذمة	الله وذمة
//	٢٢	يجفنته	جفنه	//	٨	رسوله متعلق بكتاب بنى ضمرة واخرجه	رسوله واخرجه
٩٨	١	لنصره	نصره				
//	٣	المسلم	السلم	١٢٠	٦	تخرج	تخرج
١٠٠	١٣	الكفر كالحبشة يفيد	الكفر كالحبشة	//	١٧	ان لابى	ان صارت لابى
١٠١	١٠	من	بن	١٢١	٧	خروج	خزرج

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۱	۱۱	التشریل	التنزیل	۱۴۵	۱۴	لاتخاونوا	لاتخاذلوا
〃	۲۵	فیہا	فیہا	〃	۱۸	ابن سبیل	ابن السبیل
۱۲۲	۱۱	الحوام	الحرم	〃	۱۹	العیب	الغیب
〃	۱۳	وزیر	وزیراً	۱۴۶	۳	عقیۃ	عقبۃ
۱۲۴	۹	الصلاح	المصباح	〃	۱۱	فیہ	فی
〃	۱۹	شحوصا	شخوصا	〃	۱۹	ربیہ	ربیعۃ
۱۲۵	۱۷	شیخ الدحلانی	الشیخ دحلان	۱۴۸	۲۱	وقد	وفد
۱۲۶	۱۸	لہ	لنا	۱۴۹	۷	انس سلمی	انس السلمی
۱۲۷	۱۳	ابی عبیدۃ الجراح	ابی عبیدۃ بن الجراح	〃	۱۳	بایل	بابل
〃	۱۵	قری	فری	〃	۱۸	اتیت والنبی	اتیت النبی
۱۲۷	۱۷	فنزرعوہا	فلیزرعوہا	۱۵۰	۹	لززیل	لوزیل
۱۲۸	۱۴	اباحہ	اباحتہ	۱۵۱	۱۳	فی سمہ	فی اسمہ
۱۲۹	۱۴	الی النبی	اتی النبی	۱۵۲	۱۳	الناس الاسلام	الناس الا الاسلام
۱۳۰	۶	اموالکم	اموالکم	۱۵۴	۲۵	مھبارہ اقاربہ	مھیارہ واقاربہ
〃	۱۲	ابن اجزم	ابن حزم	۱۵۶	۲۳	ساۃ	شاۃ
〃	۱۳	حرم	حزم	〃	۲۴	ومائۃ ففیہا الخ ففیہا	ومائۃ ففیہا
۱۳۱	۲۳	الیہقی	البیہقی	۱۵۷	۱۰	وفی سبیل	ولابن السبیل
۱۳۳	۲	یصرح	بصرخ	〃	۱۱	ولا عمالہا	ولا عمالہا
〃	۳	احرقتنا	احرقتنا	۱۵۹	۱۹	بنو	بنی
〃	۲۶	وندتکما	ولیتکما	۱۵۹	۲۲	نفسہ	بنفسہ
۱۳۶	۸	بنو	بنی	۱۶۱	۴	اونیتہ	اوقیۃ
〃	۲۹	ابنا	ابنی	〃	۲۴	تتکافا	تتکافأ
۱۳۷	۲۵	بنو	بنی	۱۶۴	۹	النی	اللتی
۱۳۸	۴	بنو	بنی	〃	۱۴	بعد الاسلامہ	بعد الاسلام
۱۳۹	۲۲	العشری	العتری	〃	۱۵	نظام	نظامہ
۱۴۰	۲۲	موصعبن	موضعین	۱۶۵	۱۲	التشعئ	الشعبی
۱۴۲	۱۸	خاد	خالد	〃	۲۷	یوم	یوما
۱۴۳	۷	وفی وبھذا	وفی ھذا	۱۶۶	۱۴	خیر	غیر
〃	۲۱	الکلی	العکلی	〃	۱۵	عانما	عالما
〃	۲۳	المنبرین	المنیرین	〃	۲۷	من الفتیا	من الفتیا علیہ
۱۴۴	۸	بروایتہ	بروایۃ	۱۶۷	۱۲	وعرقوا	وعرفوا
〃	۸	عبید ابی اسحٰق	عبید بن ابی اسحٰق	۱۶۸	۲۵	اصلاۃ	اسلاۃ
〃	۹	بنو	بنی	۱۶۹	۱۶	ارض تطلی	ارض تقلی
۱۴۵	۷	ابلغوصا	ابلغوہا	۱۷۳	۹	الجلس	الحلس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۳	۲۶	سمعتم	سمعت
۱۷۴	۲۰	واللہ لا تقتل	واللہ ان لا تقتل
۱۷۵	۱۵	الاجابیش	الاحابیش
//	۲۴	جاؤا	جاء
۱۷۷	۱۸	بعض علی	بعض وعلی
۱۷۹	۱-۲	شیبة	شبة
۱۸۰	۷	عجتاز	مجتازا
//	۱۴	یخبل	بخیل
//	۲۲	عمرورا اصطلحا	عمر و اصطلحا
۱۸۲	۱	التشبه	اشبه
۱۸۴	۱۰	اختلفوا	اختلف
۱۸۵	۴	الیتیمیة	التیمیة
//	۲۲	جبان	حبان
۱۸۸	۷	جرج	حرج
۱۸۹	۱۲	الصیفی	الصفی
۱۹۰	۱۱	عمر و قال	عمرو بن حزم قال
//	۲۰	اسهم	السهم
//	۲۱	حنی	حی
//	۲۴	مکیم	حکیم
۱۹۲	۱۳	معجمة الصحابة	معجم الصحابة
۱۹۵	۱	وبتجوا	واحتجوا
//	۱۱	للاستماع	الاستماع
۱۹۷	۶	سارة	السیرہ
۱۹۹	۹	جامع ازہر	الجامع الازہر
۲۰۲	۱۹	العیب	الغیب
۲۰۳	۱۲	اذاجاء	اذجاء
۲۰۸	۲۳	الانف اوعی	الانف اداوعی
۲۱۰	۲۱	تزیع	تزیغ
۲۱۲	۱۹	عجمی مها	عمی منها
۲۱۷	۱۵	هذا الکتب	هذه الکتب
۲۱۸	۱۴	برویته	یرو ینه
//	۱۶	تضیعوعوها	فضیعوها
//	۲۳	بادمر	نادر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۸	۲۶	عقدة بن	عقبة بن
//	۲۷	امی	امتی
۲۲۱	۴	نقرنه	وقرنه
۲۲۳	۲۵	حازثة	حارثة وفد
۲۲۳	۲۱	سننة	مسنة
//	۲۳	العشری	العنزی
۲۲۴	۲۴	یتمنعتا	یمتعنا
۲۲۶	۲۷	عند	عند ابی داؤد
۲۲۷	۵	الوضائعین	الوضاعین
//	۷	//	//
۲۷۹	۹	انه رب	انه الرب
۲۸۰	۱	بالبجوتی	بالنجوی
۲۸۱	۷	احادیث	الاحادیث
//	۲۲	الهدیه	للهدایه
//	۲۴	یسبب	لسبب
//	۲۵	بقبول	لقبول
۲۸۲	۲۰	فساد	فساد
//	۲۱	الکنانی	الکتانی
۲۸۶	۱۰	لم لیسته هذاه	المسلاة
۲۸۸	۱۳	تنزعی	ترعی
۳۰۷	۲۴	شیخ	الشیخ
۳۱۰	۲۳	وزقه	ورقه
//	۲۶	البش	الشی
۳۱۵	۹	یاورباد	بادوباد
۳۱۷	۲	اهلة	ایلة
//		سرارت	سراة
۳۱۸	۲۰	فاضوک	قاضوک

غلط نامہ اردو کتاب رسالات نبویہ علیہ التحیۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	فرمایاہے کہ میرے	فرمایا ہے کہ حسن اور حسین جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور میرے
۴	۱	مردہیں ہے	مروی ہیں۔
۶	۱۵	کتاب	کتابت
۷	۱۶	والا اس لیے	والا اسی لیئے
〃	۱۷	خارج لیکن	خارج ہے لیکن
〃	۲۲	بھی شمار میں آئے ان کے سوار	بھی اوس شمار میں آئے جنکی گنتی اوپر بیان ہوچکی لیکن ان کے سوا۔الخ
۷	۲۷	اونیسر قسم	اونیسر رقم
۹	۱۶	کی ہے تابین	کی ہے ابن شاہین
۹	۱۷	عالبس نخج	عالبس نخعی
۱۰	۵	وہ عبری ہیں ساعدہ	وہ عنبری ہیں اور ساعدہ
۱۱	۱۶	عبید نہیں تو	عبید ہیں تو
۱۲	۳	بند بلجی	بند نیجی
۱۳	۱۴	ذکر میں بولا جاتا ہے وہ ایک	ذکر میں قریہ الرق عرب کا محاورہ ہے فی رق منشور رق وہ ایک
۱۵	۶	ہیں	ہے
〃	۱۱	ہندی	نہدی
۱۷	۲۶	ماکولا	ماکولا نے
۲۲	۱۹	سبزالاراشی	سنبر الآراشی
۲۴	۴	بالوں	الوں

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۰	۱۴	حسزار	ضرار
۳۲	۱۸	مسلمان	سلمان
〃	۵	مردبانی نے	مرزبانی نے
〃	۲۶	سے روایت	سے وہ روایت
۳۵	۱۶	کیے	کیا
۳۸	۱۸	گرہ	گروہ
۴۰	۳	کے لیے خیبر کے قلعہ کیشبہ میں	کے خیبر کے قلعہ کثیبہ میں سے
۴۴	۲۵	اور	وہ
۴۵	۱۸	حمیہ	حموی
۵۰	۶	تولے	نوتے
۵۴	۱۲	گا	کا
۵۸	۱	یرت	یثرت یعنی اقتادہ
۵۸	۲۵	صعفا	ضعفا
۵۹	۱۴	تقطر	نقطر
۶۲	۱	اسلام	سلام
۶۴	۵	اور احمد	اور وہ اصح
۶۹	۱۶	شین اور دونو	شین اور غین دونو
۷۵	۱۷	اور	اوسکو
۷۶	۱	عبداللہ	عبدالبر
۷۸	۲۶	گوہین	گوہین کے
۸۳	۱۵	لبنی	کھیتی
۸۸	۱۹	شہیا	سٹھیا
۹۲	۱۶	عمارکے	عثمان کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۳	سشکروں	لشکروں
۱۰۵	۱۴	بیرسے	ابرسے
۱۰۶	۲۴	اس ہتوڑے	اس کے مثل ہتوڑے
۱۱۱	۴	مزاد	مراد
۱۱۵	۱۴	اول اورسے	اوس جیزسے
۱۱۶	۱۱	لیاہیں اور	لیاہیں سنے اور
۱۲۲	۱۵	لیجانب سے	کیجانب سے
۱۲۳	۱۹	کہاہے کہ کیا	کہاہے کہ لیا
۱۲۴	۲	کو	کہ
"	۲۴	سیکیئے	سیجیئے
"	۲۵	ة	کہ
۱۳۲	۲	بہنبناہٹ	ہنہناہٹ
"	۶	چھاؤ	جھاؤ
"	۹	ابرائی	بُراہی
"	۱۵	کے	کے لیئے
۱۴۴	۳	سیکیئے	سیکئے جائیں
۱۵۶	۲	الله	اللہ کے
	۳	سیحہ	سیجہ
۱۵۸	۱۳	.	.
۱۶۱	۱۰	کوٹی	کوتی
۱۶۹	۲۵	حکم یا ایسی	حکم سے یا ایسی
۱۷۵	۱۲	اونٹ	اونٹ پر
۱۷۹	۱	شیبہ	شبتہ
"	۲	شیبہ	شبتہ
"	۳	تولوں	قولوں
۱۸۰	۹	کے	کی طرف
۱۸۸	۹	صیفی	صفی
"	۱۲	صیفی	صفی
"	۱۶	معیب	سیب
۱۹۲	۱۴	معجمتہ	معجم
۱۹۵	۱۴	دماغ	دیاغ
۲۰۵	۳	مددگاری	مُدد
"	۴	مددگاری	مُدد
"	۱۰	ہو	ہوں
۲۰۷	۶	جانے	جاتے
۲۱۰		فردٌ	فردیت
۲۱۷	۷	خواہ	یا سوئے
"	۷	کاہو	کے
۲۳۲	۱۹	عرفہ	صرفہ
۲۳۵	۱۹	عاتیہم	عانیہم
"	۲۰	معنے	عنے
۲۳۶	۱۱	سبب	سببیہ ہے
۲۴۹	۲۱	اورمردویہ	اورابن مردویہ
۲۵۴	۲۰	مرٹ	مٹ
"	۲۵	تلفظ	بلفظ
۲۵۵	۱۰	دین	عزم
۲۵۷	۱۶	عیوض	عوض
۲۵۸	۴	عیوض	عوض
"	۸	عیوض	عوض
۲۵۹	۲۵	تیسافہ	قافیہ
۲۷۰	۱۳	عیوض	عوض
۲۷۵	۲	د	رو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۷	۲۷	ہیں اور لکھا	ہیں اور معنی نفث کی پڑھا پا ہے اور معنی رفث کی فاحش کلام	۲۹۹	۱۷	کو	سے
				۳۰۲	۲۰	صورت	سورۃ
				۳۱۷	۶	تریں	تری
۲۸۸	۱۲	بیروں چرتے	بیروں میں چرتے	〃	۱۷	ہں	ہیں
۲۸۸	۱۸	دالی	ڈالی	۳۱۸	۱	آاور	آیا
۲۹۲	۱۴	ردسہے	واردسہے	〃	۵	ہر	پر
۲۹۴	۱۳	ارعایت		〃	〃	کہ	کر
۲۹۸	۵	اروعار	روعاء	۳۱۹	۱۸	دہ ثبت	وہ دیت